

Posted On Kitab Nagri



www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

نزولِ محبت

شاہی

مولوی صاحب سامنے بیٹھے پوچھ رہے تھے کہ
"حور عین جہانزیب ولد جہانزیب سکندر کیا آپ کو شانزل ابراہیم ولد ابراہیم یوسف سے بعوض دس کروڑ سکھ
رانج الوقت نکاح قبول ہے؟"
حور عین نے آنسو بھری نگاہوں سے ایک نظر اپنے چچا کو دیکھا پھر ہاتھ میں پکڑے موبائل کو جو ایک دم خاموش تھا
اسکی آنکھ سے ایک آنسو ٹوٹ کر گرا۔
"قبول ہے" حور عین کو اپنی آواز کھائی سے آتی سنائی دی پھر اس نے اپنے دستخط نکاح نامے پر گھسیٹ دیے۔

www.kitabnagri.com

مولوی چچا گواہان چلے گئے تو اس نے نظر اٹھا کر گھمائی سب کچھ ویسا ہی تھا یہ حویلی، یہ کمرہ وہ اٹھ کر کھڑکی کے
پاس جا کر کھڑی ہو گئی باہر لان، اوپر چمکتا ہوا چاند سب ویسا ہی تھا۔ وہ چلتی ہوئی آئینے کے سامنے آئی اس احساس
ہوا کہ وہ بدل گئی ہے وہ "حور عین جہانزیب" سے "حور عین شانزل ابراہیم" ہو گئی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

وہ ڈھے جانے کے انداز میں صوفے پر بیٹھی اس نے بے یقینی کی کیفیت میں اپنے ہاتھوں کو دیکھا اسے لگا اسکے ہاتھ ایک دم خالی ہیں ایسا لگتا بھی کیوں نہ اسکے ہاتھوں میں نہ مہندی تھی نہ چوڑیاں۔ پھر آئینے میں دیکھا پر نڈلان کے سبز رنگ سوٹ میں کھڑی تھی۔

وہ خود کو دیکھتے ہوئے صورتحال قبول کرنے کی کوشش کر رہی تھی کہ دھڑاکی آواز کے ساتھ دروازہ کھلا آنے والے وجود کو دیکھ کر اسے لگا اب وہ ہل نہیں سکے گی وہ اسکی وجاہت نہیں تھی وجہ اسکی آنکھوں اور صبیحہ چہرے پر موجود ناگوار تاثرات تھے جسے دیکھ کر حور عین کو لگا اب وہ سانس نہیں لے پائے گی لیکن شانزل ابراہیم کو حور عین کو دیکھ کر ایسا محسوس ہوا وہ ابھی اس حویلی کو آگ لگا دے وہ شرابور نگاہوں سے حور عین کو دیکھتے ہوئے آگے بڑھا حور عین کی کلائی ٹھانی اور باہر نکل گیا۔ اب وہ اسے لیے زینے اتر رہا تھا مگر حور عین کی نظریں اسکے ہاتھ پر تھیں۔ وہ تیز قدم اٹھاتا چل رہا تھا اور حور عین تقریباً بھاگتے ہوئے چل رہی تھی۔

شانزل نے اپنی مر سڈیز کا دروازہ کھولا اور اسے بٹھایا اور حور عین کے چچا کو گھورتے ہوئے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی اور جارحانہ انداز میں گاڑی حویلی کے پورے سے باہر نکالی۔ اب گاڑی اپنی راہ پر رواں دواں تھی۔ حور عین کی توہمت ہی نہیں ہوئی شانزل کی طرف دیکھنے کی وہ خاک اپنی صفائی دیتی۔

شانزل نے کوٹ کی جیب سے موبائل نکالا اور کال ملائی۔
فونزریسیو ہوتے ہی علیک سلیک کا تکلف کیے بغیر حکم صادر کیا

Posted On Kitab Nagri

"رفیق، میں ایک گھنٹے میں گھر پہنچنے والا ہوں اس سے پہلے میرے کمرے میں دس کروڑ کیش ہونے چاہیے"
اور پھر فون کانٹے کی ضرورت نہیں پڑی کیونکہ شانزل نے فون ڈش بورڈ پر پھینک دیا اور بیچارہ فون اتنا تشدد
برداشت نہ کر سکا اور کومہ میں چلا گیا۔

اب شانزل کے پاس صرف ایک ہی کام تھا خود پر لعنت بھیجنے کا۔ اس نے خود کو ایک سو ایک دفع لعنت بھیجی کہ
پارٹی میں گیا ہی کیوں؟ نہ پارٹی میں جاتا نہ نکاح ہوتا۔ وہ یہ معاملہ اپنے طریقے سے حل کر سکتا تھا۔

سارا واقعہ شانزل کی آنکھوں کے سامنے گھوم گیا۔

حیات سکندر (حور عین کے چچا) کے گھر پارٹی تھی۔

بزنس کی دنیا کی سبھی بڑی ہستیاں موجود تھیں۔ سبھی کے ساتھ بزنس کی دنیا کا بے تاج بادشاہ شانزل ابراہیم بھی۔

www.kitabnagri.com

پارٹی اپنے عروج پر تھی رنگ و نور کا سیلاب اُٹھ آیا تھا۔ شانزل ابراہیم نے اپنے ارد گرد نظر دوڑائی پوری حویلی
جگر جگر کر رہی تھی۔

"خالو آپ کیسے ہیں؟" شانزل نے اپنے خالو عثمان سفیر کو عقیدت سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

"وعلیکم السلام بر خوردار، میں ایکدم ٹھیک، تمہارے کیا حال ہے؟" عثمان سفیر نے شانزل کے سلام نہ کرنے پر چوٹ کی۔ وہ شانزل کی غلطیوں کا احساس اسی طرح دلاتے تھے۔

ان کی بات سن کر شانزل مسکرایا وہی قاتل مسکراہٹ "آپ کی دعا ہے، آپ پاکستان کب آئے؟"

"میں آج شام ہی آیا ہوں، اور رات کی فلائٹ سے واپس چلا جاؤں گا، تم آسٹریلیا کا چکر کب لگا رہے ہو؟ تمہاری خالہ نے سر کھایا ہوا ہے"

"انشاء اللہ جلد ہی آنے کی کوشش کروں گا"

"بھئی میں تو صرف تمہارے دشمن کی پارٹی اٹینڈ کرنے آیا تھا" انھوں نے جاندار مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

www.kitabnagri.com

"چلیں اچھا ہے اسی بہانے ملاقات ہو گئی" عثمان صاحب کو کسی نے آواز دی تو وہ دوسری طرف چلے گئے۔

شانزل کے والدین ایک حادثے میں جاں بحق ہو گئے تو آٹھ سالہ شانزل ابراہیم کو عثمان صاحب اور انکی بیوی نے اپنی سرپرستی میں لیا۔ کوئی اولاد نہ ہونے کی وجہ سے انکی ساری توجہ کامرکز شانزل ہی تھا لیکن ماں باپ کے بعد شانزل جیسا شراتی بچہ سنجیدہ ہو گیا۔ عثمان صاحب اسے اس بھنور سے نکالنے کے لیے آسٹریلیا شفٹ

Posted On Kitab Nagri

ہوگئے۔ وہاں جانے کے بعد شانزل آگے تو بڑھ گیا لیکن سنجیدگی اسکی شخصیت کا خاصہ بن گئی۔ اس نے پڑھائی مکمل کرنے کے بعد صرف اتنا کہا میں پاکستان جا کر بزنس کرنا چاہتا ہوں اور اسکی مخالفت کسی نے نہیں کی۔ پاکستان آنے کے بعد شانزل نے کمپنی اسٹارٹ کی اور کامیابی کی منزلیں طے کرنے لگا۔ آج وہ بزنس کی دنیا کا سب سے کامیاب بزنس مین تھا جس نے 27 سال کی عمر میں اپنے قدم جما لیے تھے۔ چھ فٹ سے نکلتا قد، کسرتی جسم گہری بھوری آنکھیں کتنی ہی نظریں اسے سراہتیں اور کتنی ہی نظریں حسد کرتیں جیسے حیات سکندر کی نظریں۔

حیات سکندر چلتے ہوئے قریب آنے اور مسکراہٹ کے ساتھ شانزل سے مخاطب ہوئے
"خوش آمدید شانزل ابراہیم"

انکی بات سن کر شانزل اس طرح مسکرایا جیسے کہہ رہا ہو مجھے پتا ہے کہ آپ کو کتنی خوشی ہوئی ہے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"ویسے مجھے یقین تھا کہ تم ضرور آؤ گے"

"چلیں اچھا ہے مجھے خوشی ہے کہ میں آپ کی امیدوں پر پورا اترتا ہوں کہ وہ فون پر مصروف ہو گیا صاف مطلب تھا کہ وہ بات نہیں کرنا چاہتا۔"

Posted On Kitab Nagri

انکے چہرے پر ناگوار تاثرات ابھرے جسے انھوں نے بڑی مشکل سے قابو کیا اور صرف اتنا کہا "انسان کو سوچ سمجھ کر فیصلہ کرنا چاہیے"

شانزل سر جھٹک کر آگے بڑھ گیا۔

شانزل کسی سے بات کرنے میں مصروف تھا جب اسکی نظر حویلی سے نکلتے نسوانی وجود پر پڑی۔ وہ کسی بھی زیبائش سے پاک سادے سے سبز سوٹ میں سر پر دوپٹہ جمائے نظریں نیچے کیے حیات سکندر تک آئی اور کہا "چچا آپکی سی۔ ڈی" نظریں ہنوز نیچے تھیں۔

حیات سکندر نے سی۔ ڈی لے لی اب وہ خاموشی سے مڑ کر حویلی میں چلی گئی۔

کچھ دیر بعد تمام لائٹس بند ہو گئی سب ہی پریشان ہوئے کچھ موبائل ٹارچ آن ہوئی پھر حیات سکندر کی آواز آئی "آپ لوگ پریشان نہ ہو میں ابھی یہ مسئلہ حل کرتا ہوں"

پھر وہ ہوا جس کی توقع شانزل مر کر بھی نہیں کر سکتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ایک پرو جیکٹر روشن ہوا اور پردے پر کچھ تصاویر چلنے لگی شانزل کو لگا چھت اسکے سر پر آگری ہو۔ یہ شانزل اور کسی لڑکی کی قابل اعتراض تصاویر تھیں۔

شانزل کبھی کسی لڑکی کے ساتھ انوالو نہیں ہوا تھا اور یہ تصاویر دیکھنے کے بھی قابل نہیں تھی۔ شانزل کے دماغ میں ایک جھماکہ ہوا یہ لڑکی وہی تھی حیات سکندر کی بھتیجی۔ تیسری کے بعد چوتھی چلتی اس سے پہلے کسی نے پرو جیکٹر بند کروایا اور لائٹ آن ہو گئی۔

شانزل کا دماغ ماؤف ہو چکا تھا لیکن عثمان صاحب کا دماغ کام کر رہا تھا انھوں نے ہی پرو جیکٹر بند کروایا تھا۔ لائٹ آن ہوتے ہی سب ہوش میں آئے اور چہ مگوئیاں ہونے لگی۔ شانزل تو بت بنا کھڑا تھا۔

تبھی عثمان صاحب کی آواز آئی
"حیات سکندر معلوم کرواؤ کسی نے یہ حرکت کی میرے بھتیجے اور اسکی بیوی کے خلاف اس قدر شازش میں برداشت نہیں کروں گا"

"فکر مت کریں میں دیکھتا ہوں یہ حرکت کس کی ہے"
شانزل کے سر پر اب چھت نہیں آسمان آگرات تھا۔
جس لڑکی کو اس نے آج سے پہلے دیکھا نہیں تھا وہ اسکی بیوی کب ہوئی۔

Posted On Kitab Nagri

شانزل غصے سے آگے بڑھا اس سے پہلے وہ کچھ کہتا عثمان صاحب نے اشارے سے اسے خاموش کرادیا۔
اور حیات سکندر سے کہا

"میرا خیال ہے کہ پارٹی ختم کی جائے"

حیات سکندر نے مہمانوں سے معذرت کے ساتھ پارٹی ختم کی۔

شانزل کے تیور تن گئے اب حویلی کے ہال میں تین نفوس تھے اور خاموشی کا راج۔ اس خاموشی کو عثمان صاحب
کی آواز نے توڑا۔

"یہ لڑکی کون تھی؟"

وہ حیات سکندر سے مخاطب تھے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"میری بھتیجی"

"ٹھیک ہے، میں مولوی کو بلارہا ہوں ابھی نکاح پڑھوانا ہے" عثمان صاحب نے جیسے شانزل کے سر پر تیسرا بم
پھوڑا۔

Posted On Kitab Nagri

حیات سکندر کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ عثمان صاحب ایسا کریں گے حیات سکندر کے چہرے پر پہلے حیرانی کے تاثرات ابھرے پھر اسکی جگہ مسکراہٹ نے لے لی۔
"آپ تکلف نہ کریں، میں مولوی صاحب کو بلاتا ہوں"
اتنا کہ کر حیات سکندر اٹھ کر چلے گئے۔

"خالو آپ یہ کیا۔۔۔۔۔"

عثمان صاحب نے شانزل کی بات کاٹ کر کہا
"میں تم سے کوئی صفائی نہیں مانگ رہا ہوں میں نے تمہاری پرورش کی ہے میں تمہیں جانتا ہوں، مگر میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ میں تمہاری زندگی کا فیصلہ کرنے کا حق رکھتا ہوں کہ نہیں"
عثمان صاحب نے جیسے شانزل کے الفاظ ہی چھین لیے۔
شانزل نے خاموشی سے سر جھکا دیا۔
www.kitabnagri.com

مولوی صاحب نے حیات سکندر سے پوچھا
"حق مہر کتنا لکھوں"

Posted On Kitab Nagri

حیات سکندر مسکرائے اور شانزل سے پوچھا
"پچھلے ہفتے جو پروجیکٹ ہمارے بجائے تمہاری کمپنی کو ملا، وہ کتنے روپیوں کا تھا؟"

شانزل نے حیرت سے حیات سکندر کی طرف دیکھا یعنی یہ شخص صرف ایک پروجیکٹ نہ ملنے کی وجہ سے یہ سب
کر رہا ہے۔

شانزل کی طرف سے جواب نہ پا کر حیات سکندر نے حق مہر دس کروڑ لکھوا دیے۔ شانزل کا جی چاہا ابھی انکار کر
دے مگر اس نے اپنے خالو کی طرف دیکھا اور پھر انتہائی اکھڑ، ہٹ دھرم، مغرور، ضدی شانزل ابراہیم بے بس
ہو گیا اور اس نے حور عین جہانزیب کو اپنی زوجیت میں لے لیا۔

نکاح کے بعد عثمان صاحب نے شانزل سے کہا
"میری فلائٹ ہے، میں جا رہا ہوں تمہاری خالہ سے موقع دیکھ کر خود بات کروں گا"
کہ کر وہ چلے گئے۔

شانزل ابھی بھی سوچوں میں گم رہتا لیکن اسکی توجہ روڈ پر سامنے سے آنے والے ٹرک نے دلائی اگر وہ صحیح وقت
پر ٹرن نہ لیتا تو ایکسیڈنٹ ہو جاتا۔

Posted On Kitab Nagri

اس نے آس پاس نظر دوڑائی تو دیکھا کہ وہ گھر کے قریب تھا گھڑی دیکھی بارہ بجنے والے تھے اس نے ڈھائی گھنٹے کا سفر ایک گھنٹے میں طے کیا تھا۔

شانزل کا غصہ کسی قیمت پر کم نہیں ہو رہا تھا۔
اور پھر مر سڈیز آہنی گیٹ کے اندر داخل ہوئی۔

حور عین نے گاڑی رکنے پر نگاہ اٹھا کر دو ہزار گز پر مشتمل عالیشان سے شانزل ولا کو دیکھا۔ شانزل اتر اور اب وہ اسی کی طرف آ رہا تھا دروازہ کھول کر شانزل ابراہیم نے حور عین کی کلائی تھامی اور ایک بار پھر گھسیٹتا ہوا لے جانے لگا وہ ولا میں داخل ہوا ہال کے بعد زینے عبور کرنے لگا۔

شانزل نے ایک کمرے کا دروازہ کھولا اور اندر آ کر جھٹکے سے حور عین کی کلائی چھوڑی۔
حور عین اگر خود کو نہ سنبھالتی تو یقیناً زمین بوس ہو جاتی۔

شانزل آگے بڑھ کر میز کے پاس گیا بیگ اٹھا کر کھولا اور حور عین لے سامنے پھینکا۔ کچھ نوٹ زمین پر بکھر گئے۔
"لو، ہو گیا مقصد پورا؟" لہجے میں حقارت آمیز پھنکار تھی۔

حور عین کو لگا شانزل اسکے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ انڈیل رہا ہو۔
اب شانزل حور عین کے سامنے کھڑا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"خیر تم نے سوچا بھی نہیں ہو گا کہ یہ معاملہ اس حد تک پہنچ جائے گا کہ نکاح کرنا پڑیگا، ایک بات تمہیں باور کرا دیتا ہوں کہ تین مہینے بعد میں اس ڈرامے کو ختم کر دوں گا تب تک تم یہاں رہ سکتی ہو، نیچے جو کمرے ہیں اس میں سے کسی ایک میں رہ لینا یہ سب میری برداشت سے باہر ہے مگر بہت ناقابل برداشت کام کر رہا ہوں یہ ایک اور سہی، جہاں چاہے آؤ جاؤ لیکن کوشش کرنا مجھے تمہاری شکل نہ دیکھنی پڑے"

شانزل بول رہا تھا اور حور عین کو لگ رہا تھا زمین پھٹے اور اس میں سما جائے۔ وہ منہ نیچے کیے آنسو بہانے کے علاوہ کچھ کر بھی نہیں سکتی تھی۔

شانزل کی نظریں روشندان پر تھیں اگر وہ اسے دیکھ لیتا تو اپنا سارا غصہ اس پر اتار دیتا اسی لیے شانزل نے حور عین کی طرف دیکھنے سے گریز کیا۔

شانزل اس وقت خود کو بے بسی کی حد پر محسوس کر رہا تھا اس نے دونوں ہاتھوں سے بال تھامے اور بیڈ پر گرنے کے انداز میں لیٹ گیا۔

سارے دن کی تھکن اور ذہنی افیت کے سبب وہ پانچ منٹ میں ہی نیند کی وادی میں اتر گیا۔ حور عین ساکت کھڑی تھی جیسے پتھر کی ہو اسکا سکتہ تب ٹوٹا جب شانزل کی گہری سانسوں کی آواز کمرے میں گونجنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

حور عین نے آنسو بھری نگاہوں سے پہلے بیگ کو دیکھا پھر شانزل کو وہ بس اتنا ہی سوچ سکی
"یا اللہ،،، ایک اور آزمائش"

بھاری دل اور متواتر بہتے آنسوؤں کے ساتھ آگے بڑھ کر پہلے شانزل کے پیر جو توں سے آزاد کیے پھر موزے۔
اور پھر گھڑی ہاتھ سے نکالی کمفر ٹراوڑھا کر لیمپ بند کیا مڑ کر بکھرے نوٹ بیگ میں ڈالے اور اسے لے کر باہر
نکل گئی۔ نیچے سب سے آخری کمرے کا دروازہ کھول کر اندر چلی گئی۔ وہ رات حور عین پر بہت بھاری گزری مگر
گزر ہی گئی۔

صبح شانزل کی آنکھ کھلی تو سورج اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ چمک رہا تھا۔
شانزل تنے ہوئے اعصاب کے ساتھ تیار ہو کر نیچے آیا سعیدہ بوا (ملازمہ) سے کہہ کر ناشتہ کیا شکر کیا کہ حور عین
کی شکل نظر نہ آئی چابی اور موبائل لے کر آفس روانہ ہو گیا۔

آفس پہنچتے ہی رفیق کو بلوایا ایک پیپر اسے تھمایا جس پر لکھا تھا
"حور عین جہانزیب، حیات سکندر کی بھتیجی"
اور کہا

"تمہارے پاس ایک گھنٹہ ہے انفارمیشن نکالنے کے لیے"

Posted On Kitab Nagri

ایک گھنٹے بعد رفیق شانزل کی کیبین میں داخل ہوا
"ہم، شروع کرو"

اپنے باس کی حکم کی تعمیل کرتے ہوئے بولنا شروع کیا

"حور عین جہانزیب، جہانزیب سکندر کی اولاد ہے جو ایک زمانے کے جاگیر دار تھے۔ سر، جب حور عین دس سال کی تھیں تب حور عین کے والدین ایک سڑک حادثے میں فوت ہو گئے لیکن اس حادثے میں حور عین کی جان بچ گئی"

شانزل کچھ چونک سا گیا۔

"پھر حور عین کی پوری ذمہ داری انکے چچا نے لے لی۔ اٹھارہ سال کے ہونے کے بعد وہ شہر آ گئیں ہو سٹل میں رہنے لگی، پڑھائی جاری رکھی، لاہور انسٹیٹیوٹ میں ایڈمیشن لے رکھا ہے، وہ اپنی پڑھائی وغیرہ کے اخراجات کے لیے ایک فرم میں جاب کرتی تھی"

www.kitabnagri.com

"تھیں مطلب؟" شانزل نے رفیق سے پوچھا

"سردس دن پہلے ان کے چچا آئے اور انھیں لے گئے، جس کی وجہ سے اب وہ جاب لیس ہیں"

Posted On Kitab Nagri

"او کے، یو مے گوناؤ"

رفیق کے جانے کے بعد شانزل نے سامنے میز پر رکھے پیپر ویٹ کو تین چکر گھمانے کے بعد شانزل نے وکیل کو فون لگایا۔

"فاروق صاحب (شانزل کے وکیل) آپ نے سارے پوائنٹس شامل کیے ہیں نہ"

"جی شانزل سر آپ ایک بار چیک کر لیں"

شانزل نے ایگریمنٹ پڑھنا شروع کیا

Kitab Nagri

پھر شانزل نے سر اٹھا کر اثبات میں ہلایا جس کا مطلب تھا All ok

"فاروق صاحب میں چاہتا ہوں یہ ایگریمنٹ آپ کے سامنے ہی سائن ہو" وہ ازلی سنجیدگی سے کہہ کر شانزل نے گھر فون ملایا۔ تیسری بیل پر سعیدہ بوانے فون اٹھایا

"گھر پر جو بی بی ہیں انھیں بلائیں"

Posted On Kitab Nagri

"لیکن بیٹا وہ تو گھر پر نہیں ہے"

"کیا مطلب نہیں ہے؟ کب نکلیں؟"

شانزل نے حیرت سے پوچھا۔

"بیٹا وہ تو تمہارے نکلنے سے پہلے ہی چلی گئی تھی"

"کچھ بتایا آپ کو کہاں جا رہی ہیں"

شانزل نے ایک اور سوال داغا۔

"میں نے پوچھا کہ تم پوچھو گے تو کیا جواب دوں؟ تو کہنے لگی انٹرویو دینے جانا ہے"

www.kitabnagri.com

"اچھا ٹھیک ہے" کہہ کر فون رکھا

اور رفیق کو بلوایا اور اس سے کہا

"نمبر دیں"

رفیق نے سمجھ کر حور عین کا نمبر شانزل کو دیا۔ نمبر ملانے کے بعد دوسری ہی بیل پر فون اٹھالیا

Posted On Kitab Nagri

"اسلام علیکم"

یہ پہلا لفظ تھا جو شانزل نے حور عین سے سنا تھا۔ سلام کا جواب دینے کا تکلف نہیں کیا گیا

"شانزل ابراہیم بات کر رہا ہوں"

حور عین کے بڑھتے قدم رکے اسے لگا جیسے کسی نے اس کے الفاظ ہی چھین لیے ہو۔

"کہاں ہو؟" شانزل نے دو ٹوک لہجے میں پوچھا۔

وہ پہلے ہی حواس میں نہیں تھی اس نے نظر اٹھا کر دیکھا جیسے میں کہاں ہوں؟

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

پانچ سیکنڈ بعد ڈھونڈ ڈھانڈ کر آواز نکالی

"جی۔ٹی۔روڈ"

"ٹھیک ہے، 25 منٹ کی ڈرائیو پر ہے آفس سے، میں ایڈریس سینڈ کر رہا ہوں"

کہہ کر شانزل نے فون رکھ دیا۔

اور ادھر حور عین نے بے بسی سے موبائل دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

شانزل فاروق صاحب سے مخاطب ہوا "آپ کی ضرورت 25 منٹ بعد پڑے گی، میری بھی ایک میٹنگ ہے تب تک آپ لنچ کر لیں"
کہہ کر وہ کانفرنس روم کی طرف چلا گیا۔

میٹنگ ختم کر کے نیچے آکر کلائنٹس کو سی آف کرنے کے بعد جب گھڑی پر نظر ڈالی تو سوا گھنٹہ گزر چکا تھا۔ اسکا غصہ عود آتا اس سے پہلے اسے حور عین نظر آئی۔

کندھے پر پرس ایک ہاتھ میں پانی کی بوتل جو تقریباً آدھی خالی تھی اور دوسرے ہاتھ میں موبائل پکڑے وہ چلی آ رہی تھی۔

اس نے نظر اٹھا کر 25 منزلوں کی شیشے سے بنی Shanzil industries کو دیکھا۔ دھوپ کی شدت سے آنکھیں نہیں کھل رہی تھیں۔ گال سرخ ہو رہے تھے گوری رنگت پر سرخ رخسار الگ ہی منظر پیش کر رہے تھے

www.kitabnagri.com

وہ چلتی ہوئی گیٹ تک آئی اور ٹھٹھک کر وہیں رک گئی کیونکہ سامنے شانزل ابراہیم کھڑا تھا۔
بنا کچھ کہے وہ چلنے لگا اور تین قدم کا فاصلہ رکھے حور عین چل رہی تھی۔
کیبن میں داخل ہونے کے بعد شانزل نے اپنی کرسی سنبھالی اور حور عین کھڑی ہی رہی۔

Posted On Kitab Nagri

"فاروق صاحب شروع کریں" شانزل نے فون دارلہجے میں کہا۔
اور پھر کیا تھا فاروق صاحب شروع ہو گئے۔

"دیکھیں، میں فاروق صدیقی ہوں، شانزل ابراہیم صاحب نے مجھ سے ایگریمنٹ بنوایا ہے جو آپ کے نکاح سے تعلق رکھتا ہے"

حور عین نظریں نیچی کیے ایسے کھڑی تھی جیسے اسے سزا سنائی جا رہی ہو۔

"وکیل ہونے کے ناطے میرا فرض بنتا ہے کہ میں اس ایگریمنٹ کی شقوں سے باور کرواؤں، اس میں لکھا ہے کہ شانزل ابراہیم نے آپ کو حق مہر ادا کر دیا ہے، یہ نکاح وہ تین مہینے ہی قائم رکھیں گے لیکن اس دوران آپ شانزل ابراہیم کے کیسے کسی بھی فیصلے پر آپ اعتراض نہیں کریں گی، ان کی زندگی میں دخل نہیں دیں گی، تین مہینے تک آپ انکے گھر میں رہ سکتی ہیں۔ شانزل ابراہیم، ان کے گھر، پراپرٹی، آفس، پیسے غرض ان سے جڑی کسی بھی چیز پر نہ آپ کو حق ہے نہ ہوگا، جب سر آپ کو آزاد کر دیں گے تو آپ کسی بھی قسم کا دعویٰ نہیں کریں گی، کیا آپ کو منظور ہے؟ اگر ہے، تو اس پر دستخط کر دیں اگر آپ کو کوئی اعتراض ہے یا کچھ پوچھنا ہے یا اس میں کوئی پوائنٹ شامل کرانا ہے تو آپ مجھے کہہ سکتی ہیں"

اتنی بڑی تقریر کے بعد فاروق صاحب خاموش ہو کر دونوں کو دیکھا
حور عین کی نظر اب بھی زمین پر تھیں

اور شانزل کی نظریں میز پر رکھے ہیں ہولڈر پر جیسے نجانے اس میں سے کیا دریافت ہونے والا ہو۔

Posted On Kitab Nagri

حور عین نے بیگ سے پین نکالا اور دستخط کرنے آگے بڑھی تو فاروق صاحب نے اسے ٹوک دیا۔
"میرے خیال میں آپ کو دستخط کرنے سے پہلے ایگریمنٹ پڑھ لینا چاہیے"

حور عین نے انکی بات سن کر انکی طرف دیکھا اور پھر پیپر پڑھنے کی بجائے دستخط کر دیے۔

دستخط کرتے وقت ایک آنسو ٹوٹ کر ایگریمنٹ پر گرا۔

فاروق صاحب نے وہ ایگریمنٹ شانزل کے آگے کیا اس نے پڑھا ہوا ایگریمنٹ پھر پڑھا اور دستخط کر دیے۔
شانزل کی آنکھوں سے ایگریمنٹ پر گرا ہوا آنسو چھپ نہ سکا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

فاروق صاحب اٹھ کھڑے ہوئے

"ٹھیک ہے شانزل سراب مجھے اجازت دیجیئے"

کہہ کر فاروق صاحب چلے گئے۔

انکے جاتے ہی حور عین بھی بنا کچھ کہے شکستہ قدموں سے چلی گئی۔

Posted On Kitab Nagri

شانزل کی نظراب بھی گرے ہوئے آنسو پر تھی۔ صرف خالو کی وجہ سے اسے یہ ڈرامہ تین مہینے تک چلانا پڑے گا ورنہ حیات سکندر کی بھتیجی کو وہاں بھی فارغ کر دیتا۔

"

رات تقریباً نو بجے شانزل گھر آیا۔ فریش ہو کر سعیدہ بوا کو کھانا لگانے کا کہا۔ کھانے کے بعد اجمل پھوپھا (سعیدہ بوا کے شوہر) جو کہ چوکیداری کرتے تھے شانزل سے پوچھا

"بیٹا بی بی تمہارے ساتھ نہیں آئیں؟"

یہ سننے کے بعد تو شانزل کے چودہ طبق روشن ہو گئے مطلب وہ ابھی تک گھر نہیں آئی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

پھر کچھ سوچ کر شانزل نے پوچھا

"کیا وہ کوئی بیگ لے کر گئی ہے؟"

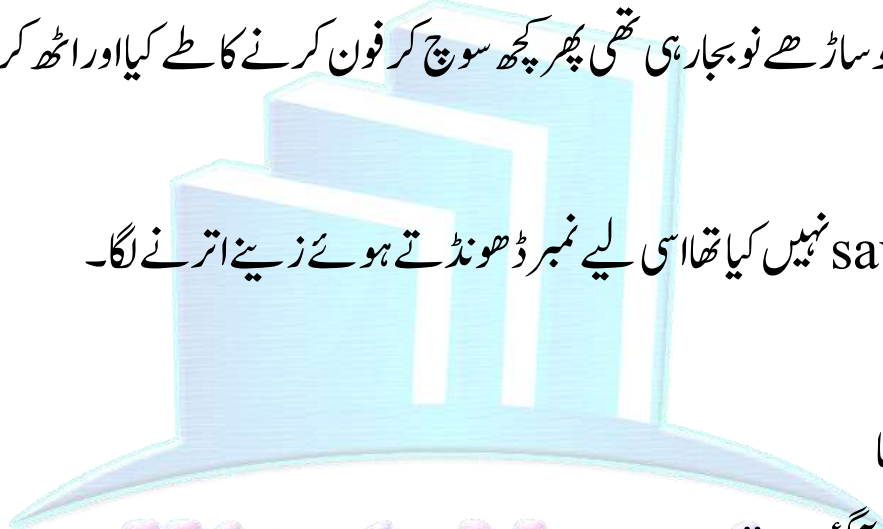
"ہاں صبح بی بی کا لابیگ لے کر گئیں تھی"

شانزل مسکرایا یعنی وہ دس کروڑ لے گئی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

"میں نے ہی تو رکشہ کر کے دیا تھا"

بے وقوف، رکشے میں دس کروڑ لے کر گئی ہے لیکن جب آفس آئی تھی تو اس کے پاس پیسوں والا بیگ تھا کہ
نہیں اف میں نے تو دیکھا ہی نہیں
اس نے سر جھٹکا مجھے کیا کچھ بھی ہوا ہو
ایک بار گھڑی دیکھی جو ساڑھے نو بج رہی تھی پھر کچھ سوچ کر فون کرنے کا طے کیا اور اٹھ کر موبائل لینے کمرے
میں چلا گیا
چونکہ اس نے نمبر save نہیں کیا تھا اسی لیے نمبر ڈھونڈتے ہوئے زینے اترنے لگا۔



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

تب اجمل پھوپھانے کہا

"بیٹا فون مت لگانا بی بی آگئی ہیں"

"کب آئیں؟"

"ابھی کمرے میں گئی ہیں"

شانزل غصے سے صوفے پر بیٹھ گیا

Posted On Kitab Nagri

تبھی حور عین کمرے سے نکلی اور چھوٹے چھوٹے قدم لیتی باہر جانے لگی۔ شانزل کو تو مانو پتنگے لگا گئے مطلب اگر میں نے کہہ دیا کہ جہاں چاہے آؤ جاؤ تو کہیں بھی کبھی بھی چلے جانا چاہیے

"شریف گھر کی عورتیں گھر سے منہ اٹھا کر اندھیرے میں کہیں بھی نہیں نکل جاتیں اور یہ ایک شریف گھرانہ ہے اسی لیے جب تک یہاں ہو اندھیرا ہونے سے پہلے گھر واپس آ جاؤ"

شانزل کا سرد لہجہ حور عین کو دروازے کے پاس ساکت کر گیا اس نے بنا کچھ کہے اپنے قدم واپس کمرے کے طرف موڑ لیے۔

"بیٹا وہ شاید Medical جا رہی تھیں، انھوں نے مجھ سے آنے کے بعد پتا پوچھا تھا شاید انھیں دوائی وغیرہ کی ضرورت ہو"

اجمل پھوپھا شانزل کے غصے سے بخوبی واقف تھے اسی لیے صفائی دینا ضروری سمجھا

www.kitabnagri.com

"تو آتے وقت لے کر آنا چاہیے، یا آپ سے منگا لینا چاہیے، پھر سے اس وقت باہر جانے کی کیا تکبنتی ہے"

شانزل کی بات اجمل پھوپھا خاموش ہو گئے اور چوکیداری کرنے چلے گئے۔

"بواذر ایک کپ کافی پلا دیں"

شانزل غصہ شانت کرنے لگا

Posted On Kitab Nagri

شانزل کافی پی ہی رہا تھا کہ اجمل پھوپھا آئے
"بیٹا باہر رکشے والا آیا ہے۔۔۔۔۔ بی بی سے ملنے"
بات سنتے ہی شانزل کی پیشانی پر بل پڑے۔

"بلائیں اسے اندر"

رکشے والا ہاتھ میں ایک چھوٹا سا لیڈیز پرس لیے اندر آیا۔
"کہو" شانزل کا وہی ازلی رعب دار لہجہ۔

"کیا تم اس لڑکی کے بھائی ہو؟" رکشے والا بڑی ہی معصومیت سے پوچھ رہا تھا اور شانزل کی پیشانی پر بلوں میں
اضافہ ہوا۔

www.kitabnagri.com

"کیوں؟ کیا ہوا؟" شانزل کا انداز پھاڑ کھانے والا تھا
پتہ نہیں کیوں اس کا غصہ آخری حدوں کو چھونے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

"وہ لڑکی جو صبح یہاں سے رکشے میں بیٹھی تھی وہ اپنا پرس رکشے میں بھول گئی مجھے لگا وہ پریشان ہوگی اس میں پیسے تھے میں نے ابھی دیکھا تو دینے چلا آیا۔" رکشے والے نے پوری رو داد سنا دی۔

"ٹھیک ہی اسے مجھے دے دو"

"نہیں یہ امانت میں اسی لڑکی کے کو دوں گا"

رکشے والے کی بات سن کر شانزل نے خود پر ضبط کیا اور سعیدہ بوا سے کہا

"بلائیں"

سعیدہ بوا چلی گئیں

"بچی بیچاری دوپہر ۱۲ بجے پرس بھولی مگر میں نے ابھی دیکھا تو سوچا دے آؤں" رکشے والا شاید زیادہ ہی باتونی تھا۔

www.kitabnagri.com

حور عین ایک پیر سے لڑکھڑا ہوئے رکشے والے کے پاس آئی۔ شانزل نے ایک نظر اسے دیکھ کر اپنی توجہ کافی پر مبذول کر دی لیکن اسکے پیروں کی لڑکھڑاہٹ محسوس کر لی تھی۔

حور عین نے تشکرانہ مسکراہٹ کے ساتھ ایک نوٹ رکشے والے کو دیا اور وہ رکشے والا لوٹ گیا۔ اور حور عین اپنے کمرے میں۔

Posted On Kitab Nagri

شانزل نے نظر اٹھا کر اسکی پشت دیکھی سر پر سلیقے سے اوڑھا ہوا دوپٹہ، وہ کل والے ہی لباس میں تھی۔

حور عین کے جانے کے بعد اجمل پھوپھا شانزل سے مخاطب ہوئے
"شاید اسی وجہ سے بی بی لیٹ آئی ہوں، وہ پیدل آئی ہوں گی، پتہ نہیں کتنی پریشانی ہوئی ہو گی بی بی کو"
شانزل استہزائیہ ہنسا۔

آپکی بی بی کے پاس اتنے پیسے تھے کہ وہ سواری کیا سواری کی دکان بھی خرید سکتی تھی"
کہہ کر شانزل اٹھ کھڑا ہوا۔



"بیٹا شاید تمہارا کوئی پرچہ گرا ہے"
اجمل پھوپھا نے کہتے ہوئے ایک کاغذ بڑھایا جسے شانزل نے کھول کر پڑھا

وہ کوئی مسجد کی رسید تھی جہاں صدقہ یا خیرات دی ہو۔ صدقے کی رقم 10 کروڑ تھی۔

شانزل کے چہرے پر حیرانی کے تاثرے رات ابھرے۔

صدقہ شانزل ابراہیم کے نام پر دیا گیا تھا۔

وقت صبح کے 10 بجے کا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

یعنی وہ پہلے مسجد گئی تھی پھر بارہ بجے کے قریب انٹرویو دینے جب رکشے سے اتری طور پر س وہیں رہ گیا۔

شانزل نے اسے آفس بلا یا وہ پیدل آئی تھی اسی لیے اسے ڈیڑھ گھنٹہ لگا۔

وہ وہاں سے نکل گئی شاید پیدل ہی گھر آئی تھی۔

اس کا لڑکھڑا کر چلنا، میڈیکل جانا، اور اپنی بات یاد آئی۔

وہ پرچہ شاید رکشے والے کو پیسے دیتے وقت گرا ہو گا۔ شانزل پرچہ ہاتھ میں لیے کھڑا رہ گیا۔ س نے اپنی سوچوں کو

لگام ڈالی۔ اور اجمل پھوپھا سے کہا

"آپ جا کر اپنی بی بی سے پوچھ لیں انھیں کیا منگوانا تھا"

وہ اپنے کمرے میں آ کر ایسے ہی لیٹ گیا اور پھر نیند کی وادی میں اتر گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ادھر حور عین کروٹ بدل بدل کر در د سے بے حال ہو رہی تھی اتنا پیدل چلنے کے بعد اس کے پیروں میں چھالے

آگئے تھے۔ اجمل پھوپھا پوچھ کر گئے تھے لیکن اس نے انکار کر دیا تھا۔ وہ بار بار فون کو دیکھ کر دعا کر رہی تھی کہ وہ

بس ایک بار بجے۔

اور کچھ دیر بعد فون بجا لیکن نام دیکھتے ہی حور عین کے مسکان غائب نہیں ہوئی لیکن پھیکی ضرور پڑی۔

اور اس نے فون اٹھا لیا

Posted On Kitab Nagri

"السلام وعلیکم حیا"

"وعلیکم السلام حور! نالائق، کہاں مری ہو؟ تین دن سے فون نہیں کیا میں نے بھی سوچ لیا تھا کہ اب کی بار جب تک تم خود فون نہیں کروں گی میں بھی نہیں کروں گی لیکن حد ہوتی ہے تمہارا تو کوئی فون ہی نہیں آیا بہت صبر کیا پھر رہا نہیں گیا تو بے شرم بن خود ہی فون کیا لیکن تم بہت بے وفا ہو بتایا ہی نہیں ہو سٹل آرہی ہو میں یونی نہیں جاتی اب بک بھی چکو کیا ہوا تھا سب کچھ میں ہی بول رہی ہوں اب پھوٹو بھی!"

حیا بولنے پر آئی تو بولتی ہیں چلی گئی نہ درمیان میں قوم تھانہ فل سٹاپ۔

حور نے خاموشی سے اس کی پوری روداد سنی اور کہا

"آپ مجھے فون کرنا چاہیے تھا"

www.kitabnagri.com

"اف، تو کیا کیوں نہیں ویسے تم ہو سٹل کیوں آئی تھی"

"اپنی سرٹیفکیٹ اور ڈگری لینے انٹرویو دینا تھا"

"اوہ تو کیا بنا انٹرویو کا" حیا نے تجسس سے پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

"مل گئی ہے جاب لیکن سنو میں یونی صرف ہاف ڈے ہی اٹینڈ کرو گی"

"کوئی نہیں، باقی لیکچر کے نوٹس میں دے دوں گی"
حیالسی ہی تھی اس کابس چلتا تو وہ حور کے لیے سب کچھ کر ڈالتی۔

"لیکن تم ہو کہاں؟ حویلی میں؟" حیا کو اب خیال آ گیا۔

"نہیں شہر میں ہی ہوں"

"ہیں؟ لیکن ہو سٹل میں تو نہیں ہو؟ اللہ اللہ کہیں تمہارے چچا invisible نے تمہیں تو نہیں کر دیا

www.kitabnagri.com

حیا کی بات سن کر حورین کا دل کیا حیا کو فون میں سے ہیں دو تھپڑ لگائے جا خود کا ہی سر پیٹ لے۔

پہلا آپشن تو عمل نہیں کیا جاسکتا تھا اسی لیے حور عین نے دوسرا آپشن عمل کیا اور اپنا سر پیٹ لیا۔

"ارے بکو بھی کیا تھا جس سے ہی ماروں گی؟"

Posted On Kitab Nagri

حیا نے جھنجھلا کر کہا۔

"تمہارا ریڈیو بند ہو تو میں کچھ کہوں نا"

حور عین نے تیز لہجے میں کہا۔

"اب اتنا بھی نہیں بولتی میں اچھا بتاؤ کچھ نہیں بولوں گی"

حور عین ورین کا تیز لہجہ سن کر ہی حیا لائن پر آگئی۔

"دیکھو تم میری بات تحمل سے سننا بعد میں مجھے ڈانٹنا مت"

حورین نے تمہید باندھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"ہم" حیا سے زیادہ شریف اس وقت کوئی نہیں تھا۔

"دیکھو حیا میرے چچا مجھے حویلی کر گئے تو وہاں کچھ ایسے حالات ہوئے کہ....." ادھر حورین کو سمجھ نہیں آ رہا

تھا کہ کیسے بتائے اور ادھر ہی حیا صبر کا دامن تھامے بیٹھی سن رہی تھی

بالآخر حور عین نے کہہ ہی دیا

Posted On Kitab Nagri

"حالات ایسے ہوئے کہا نہیں میرا نکاح کرنا پڑا"
اور پھر کیا تھا صبر کا دامن چھوٹ گیا۔

"نالائق، بے وفا! اتنی بڑی بات تم مجھے بتا نہیں سکتی تھی؟ اف اللہ مجھے تو تمہارے نکاح کے چھوارے تک نصیب
نہیں ہوئے"

حیا ایک بار پھر شروع ہو چکی تھی۔

"بریک لگاؤ لڑکی، حد ہے چپ کرو میں بہت پریشان ہوں"
حورین کی بات سن کر حیا خاموش ہو گئی۔



"حور تم ٹھیک ہونا؟"

"پتا نہیں، میرا نکاح عام لوگوں کی طرح نہیں ہوا ہے" حور عین روہانسی ہو گئی۔

"حور تم کہاں ہو؟ میں ابھی آرہی ہوں تم ایڈریس بتاؤ"
حیا ایک دم پریشان ہو گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"نہیں، تم ابھی پریشان مت ہو، تم صبح انا ہم ساتھ یونی جائیں گے اور ذرا میرا سامان لے آنا"
حورین نے اسے ٹھنڈا کیا نہیں تو حیا ابھی اڑ کر پہنچ جاتی۔

"وہ سب تو میں لے آؤں گی، لیکن تم مجھے بتاؤ یہ سب ہوا کیسے؟"

"میں تمہیں صبح سب بتا دوں گی اور ایڈریس بھی صبح ہی میسج کروں گی نہیں تو تم ابھی نازل ہو جاؤں گی"

"مجھے اتنا جانتی ہوں تو تم یہ بھی جانتی ہو گی کہ نئے ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں تم سب کچھ سنیں کر سکتی ہو"

"ہاں جانتی ہوں، اب تم سو جاؤ اب تمہیں اٹھانے کے لیے میں وہاں نہیں ہوں"

"تمہیں کیا لگتا ہے اب میں سو پاؤں گی پتا نہیں صبح کب ہو گی؟"

حیا کی بات سن کر حورین کی ہنسی چھوٹ گئی۔

"تم کبھی نہیں سدھر سکتی"

فون رکھنے کے بعد حورین پھر ادا اس ہو گئی۔

Posted On Kitab Nagri

فون رکھ کر کمرے سے نکلی رات کے ایک بجنے والے تھے زینے عبور کر کے شانزل کے کمرے کے پاس آئی کچھ سوچ کر دل دھڑکتے دل کے ساتھ کمرے میں داخل ہو گئی۔

شانزل آج بھی کل کی طرح ہی سویا تھا اور حور عین نے آج بھی اس کے ہاتھ سے گھڑی نکالی شانزل کو بلیکٹیٹ اڑایا سائیڈ لیمپ بند کیا اور پردے برابر کیے آج شانزل جوتے اتار چکا تھا۔

اپنے کمرے میں آ کر ایک کونے میں بیٹھ گئی وہ ایک خود دار لڑکی تھی اس کا ضمیر گوارا نہیں کر رہا تھا کہ وہ کمرے کا بیڈ بھی استعمال کرے ویسے بھی اسے اس کی حیثیت پتا تھی۔

سوچوں میں گم اسے بھوک لگنے لگی کل سے پانی کے سوا اس کے حلق سے کچھ بھی نہیں اتر تھا صبح کا ناشتہ اور کھانا اسی نے پکایا تھا لیکن بغیر کچھ کھائے ہی نکل گئی تھی۔

وہ جب اس گھر کا بیڈ استعمال نہیں کر رہی تھی تو کھانا بہت دور کی بات ہے صبح وہ پہلے مسجد گئی پھر ہاسٹل اور پھر انٹرویو دینے اور تہیہ پر س چھوٹ گیا۔

پھر آفس تک، پھر آفس سے شانزل و لاپیدل آنا گھر آئے تک تو اسے چکر آنے لگے تھے۔

لیکن شانزل کی بات سن کر اس نے طے کر لیا تھا کہ کل سے اندھیرا ہونے سے پہلے گھر پہنچ جائے گی انہی سوچوں میں فجر ہو گئی۔

Posted On Kitab Nagri

حور عین نماز پڑھ کر باہر آئی کل کی طرح ناشتہ اور کھانا پکانے کی تیاری کرنے لگی حالانکہ اس کی حالت ایسی نہیں تھی کہ وہ کام کر سکے بار بار آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا رہا تھا اس کی آنکھوں سے آنسو گرنے لگے لیکن اس نے ہمت کی۔

جیسے ہی روشنی ہوئی وہ میڈیکل گی اور دوائی لے آئیں پیروں پر لگائیں اور کھانا ناشتہ پکانے لگی فارغ ہوئی تو اسے حیا کا خیال آیا اور اس نے ایڈریس میسج کیا۔

شانزل نماز پڑھ کر واپس سوتا تھا اسی لیے وہ اسکے سامنے نہیں آئی۔

صبح سات بجے حیا شانزل ولا کے باہر سامان لے کر کھڑی تھی۔ اجمل پھوپھانے حورین کو آکر اطلاع دی تو وہ فوراً باہر آئی سامان لیا حیا پہلے حور عین کے گلے لگی۔

حورین کو لگا کہ وہ بس رو دے لیکن خود پر ضبط کیا اور کہا

"میں تمہیں اندر نہیں بلا سکتی شاید پسند نہ آئے، لیکن میں تمہارے ساتھ ایسے نہیں چل سکتی پہلے میں کپڑے

بدلوں گی کیا تم انتظار کر لو گی؟"

حورین نے تھوڑا جھک کر کہا

Posted On Kitab Nagri

"حور میں تمہارا انتظار آخری سانس تک کر سکتی ہوں"
وہ حیا ہی کیا جو سیدھا جواب دے۔

اس کے بات سن کر حور عین نے صرف ایک ہی لفظ کہا
"نو ٹنکی"
اور پھر سامان لے کر اندر چلی گئی۔

حور عین نے جلدی سے نہا کر کپڑے بدلے باہر آ کر کیچن سمیٹا جلدی جلدی ٹیبل لگائی شانزل ٹھیک آٹھ بجے
ناشتہ کرتا تھا یہ بات اسے سعیدہ بوانے بتائی تھی۔ وہ سعیدہ بوا کو کہتے ہوئے باہر آ گئی جہاں حیا گیٹ کے باہر کھڑی
تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ساڑھے سات ہو رہے تھے آٹھ بجے کا پہلا لیکچر تھا رکشہ لیا اور دونوں سوار ہو گئے۔

"اف حور اب جلدی جلدی بتاؤ"
حور عین نے اسے بتایا کہ پارٹی میں کچھ تصاویر کی وجہ سے نکاح ہوا تو مانو حیا کی آنکھیں باہر آ گئیں۔

Posted On Kitab Nagri

"حور، کہیں یہ شانزل وہی شانزل تو نہیں ہے، شانزل انڈسٹریز والا"

حیا پھر شروع ہو چکی تھی۔

"ہاں وہی ہے"

حور نے بس اتنا کہا۔

"دیکھو تم فکر مت کرو وقت کے ساتھ تمہیں سمجھیں گے"

حیا کی بات پر حور عین نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"تم ٹھیک تو ہو وہ مجھ سے ایگریمنٹ سائن کروا چکے ہیں تین مہینے کا، پھر یہ سب ختم"

حور عین نے کہا کہ تو حیا کچھ وقت کے لئے چپ ہو گئی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اور پھر کہا

"تم اس وقت سب اللہ بھروسے چھوڑ دو انشاء اللہ سب ٹھیک ہو جائے گا"

انہی باتوں میں یونیورسٹی آگئی اور دونوں اندر چلی گئیں۔

Posted On Kitab Nagri

حورین جب شہر آئیں تھی تب سے وہ اور حیاروم میٹ تھی حیا دوسرے شہر میں رہتی تھی۔ حورین کافی خاموش طبیعت اور اپنے آپ میں مگن رہنے والی جبکہ حیا شوخ و چنچل مزاج بقول حور عین کے 'چلتا پھرتا ریڈیو' تھی۔ دونوں کی کافی گہری دوستی تھی ایسا پہلی بار ہوا تھا کہ حور عین نے حیا کو اپنی پرسنل لائف کے بارے میں بتایا ہو ورنہ وہ صرف حورین کو اتنا ہی جانتی تھی جتنا باقی لوگ۔ حور عین نے اپنے گرد ایک دیوار کھڑی کر رکھی تھی جس میں وہ کسی کو آنے نہیں دیتی تھی لیکن ان سب کے باوجود حیا اس کے ساتھ مخلص تھی حور عین خود جاب کر کے فیس وغیرہ بھرتی تھی کئی مرتبہ حیا نے اس کی مدد کرنے کی کوشش کی لیکن اس کی خودداری بیچ میں آگئی اور کبھی کبھی حیا اس بات پر چڑ بھی جاتی تھی بقول حیا کے "وہ دوست ہی کیا جو چھین کر نہ کھائے"

حور عین بھی حیا کو اتنا ہی چاہتی تھی بس جتنی نہیں تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

صبح اٹھ کر شانزل نیچے آیا ناشتہ کیا اور حسب معمول باہر نکل گیا تب اجمل پھوپھانے اسے بتایا کہ صبح شاید بی بی کی دوست آئی تھی وہ اس کے ساتھ چلی گئی شانزل نے ان کی بات سنی ان سنی کرتا گاڑی گیٹ سے باہر نکال لے گیا

حور عین نے یونیورسٹی جاتے ہیں پہلے ناشتہ کیا پھر لیکچر لئے اور ہاف ڈے سے آفس چلی گئی۔

Posted On Kitab Nagri

عصر تک وہ گھر آگئی۔ گھر آکر نماز ادا کی اور رات کے کھانے کی تیاری کرنے لگی حور عین نے شانزل کے آنے سے پہلے ہی کھانا پکا کر تیار کر لیا۔

وہ شانزل کی ہر بات پر عمل کر رہی تھی اس نے گھڑی دیکھی تو شانزل کے آنے کا وقت ہو گیا تھا وہ فوراً کمرے میں چلی گئی۔

کچھ دیر میں گاڑی روکنے کی آواز آئی فوراً سمجھ گئی کہ وہ آگیا ہے۔ پانچ منٹ بعد وہ کمرے سے نکلی شانزل شاور لینے کے بعد ڈنر کرتا تھا۔

وہ پارن ٹیبل لگانے لگی ٹیبل لگاتے ہیں وہ کمرے میں چلی گئی۔

شانزل کھانا کھانے کے بعد سعیدہ بوا کو کافی کمرے میں دے جانے کا کہہ کر اٹھ کر چلا گیا برتن سمیٹنے کے بعد حور عین نے کافی بنا کر سعیدہ بوا کے ہاتھوں شانزل کے کمرے میں بھجوائی

سارے کام نپٹا کر وہ کمرے میں آئی ایک کونے میں جا نماز بچھا کر نماز ادا کی پھر اپنی بکس لے کر پڑھنے بیٹھ گئی۔

www.kitabnagri.com

رات تقریباً ایک بجے بکس بند کی اور شانزل کے کمرے کی طرف بڑھ گئی آج بھی وہ ایسے ہی سویا تھا شاید اس کی عادت تھی ایسے سونے کی۔

آج بھی حورین نے گھڑی نکال کر رکھی کمفر ٹراڈھا یا پردے برابر کیے سائنڈ لیمپ بند کیا اور اپنے کمرے میں آگئی ایک چادر کونے میں بھی بچھائی اور لیٹ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

زندگی اسی طرح معمول سے گزرنے لگی حورین صبح اٹھ کر ناشتہ کر کے حیا کے ساتھ یونیورسٹی چاہتی، ہاف ڈی سے آفس، آکر ڈنر وغیرہ بناتی حور عین نے پورے گھر کی ذمہ داری اپنے اوپر لے لی تھی البتہ شانزل کی نظر کے سامنے نہیں آتی تھی رات گئے کمرے میں جانا اس کا معمول تھا۔

شانزل بھی بے نیا سا اپنی زندگی گزار رہا تھا اسے یہ ضرور پتہ تھا کہ وہ عصر تک گھر آ جاتی ہے اور وہ کسی دوست کے ساتھ یونیورسٹی جاتی ہے۔ اس دوران شانزل نے حورین کو صرف ایک مرتبہ دیکھا تھا جب وہ ایک مرتبہ اتفاقاً دوپہر کو آفس سے گھر آیا تھا تو گیٹ کے باہر ایک لڑکی کھڑی تھی وہ حور عین نہیں تھی۔ شانزل کو لگا وہ اسکی دوست ہوگی وہ سر جھٹک کر گاڑی اندر لے گیا وہ فائل لینے گھر پر آیا تھا

جب گھر میں داخل ہوا اور مطلوبہ فائل لے کر زینے اترنے لگا تو سعیدہ بوا کہا
"بیٹا کھانا کھالو"

www.kitabnagri.com

اب ان کے احترام میں بیٹھ گیا کھانے سے فارغ ہو کر باہر آیا گاڑی اسٹارٹ کر کے گیٹ پر آیا تو وہاں اجمل پھوپھا نہیں تھے۔ ویسے ہی کھانے کی وجہ سے پانچ منٹ کی بجائے آدھا گھنٹہ اور لگا اور اب گیٹ اف وہ باہر نکل کر گیٹ کھولنے لگا۔ تب اس نے اسی لڑکی کو دیکھا وہ اب تک کھڑی تھی اتنی دھوپ میں۔

Posted On Kitab Nagri

اس نے آگے بڑھ کر اس سے پوچھا
"ایکسیوزمی مس، آپ کب سے یہاں کھڑی کیا کر رہی ہیں؟ کون ہیں آپ؟"

حیا شانزل کی بات سن کر اچھل کر پلٹی
"وہ..... وہ..... م..... میں "حیا چانک شانزل کو دیکھ کر سٹپٹا گئی پھر خود کو ڈپٹا وہ کیوں ڈر رہی ہے وہ
ڈر پوک نہیں ہے 'حیا ہے'۔"

پھر پورے اعتماد سے جواب دیا۔
"بھائی..... سوری، سر میں حیا ہوں حورین کی دوست ہوں اور اس کا انتظار کر رہی ہوں"
وہ سمجھ گئی کہ یہ شانزل ابراہیم ہے اس نے اس کے فوٹو اخبار میں دیکھی تھی۔

Kitab Nagri

اس نے حور عین کے خیال سے اسے بھائی کہا لیکن فوراً حور عین کے غصے کے خیال سے سر کہا ورنہ اس کے ایسے
سوال پر کوئی اور ہوتا تو ہی اچھا خاصا جھاڑ دیتی۔

اتنے میں ایک رکشہ کی جس میں سے حور عین اتری پہلے تو وہ شانزل کو دیکھ کر چونک گئی پھر فوراً اپنی آنکھیں جھکا
لی اور گھر کے اندر چلی گئیں چونکا تو شانزل بھی تھا۔ اس کے بھیگے ہوئے گال، سرخ ناک اس کے رونے کی چغلی
کر رہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

"مجھے کیا"

شانزل نے سر جھٹک کر گیٹ کھولا اور گاڑی کی طرف بڑھاتے میں حورین تیز قدم اٹھاتی تقریباً بھاگتے ہوئی آئی اور ایک رول کیا ہوا چارٹ حیا کی طرف بڑھایا حیا نے حورین کو گلے لگایا اور کہا "میں سب سنبھال لوں گی، بے فکر ہو کر آفس جاؤ"

شانزل بھی گاڑی میں بیٹھ کر روانہ ہو گیا۔

اب تک شانزل، حورین کے بارے میں کوئی رائے قائم نہیں کر پایا تھا اب وہ پھر سے شانزل کو نظر نہیں آرہی تھی اسی طرح ان کے نکاح کو ایک مہینہ ہو گیا۔

حورین کا معمول وہی تھا اور شانزل کا بھی لیکن یہ معمول بدلا، نکاح کے ایک مہینے بعد،۔

شانزل ناشتہ کرنے نیچے آیا۔ ناشتے کے بعد سعیدہ بوانے ایک پیپر شانزل کو دے کر کہا "یہ صبح بی بی جاتے وقت دے کر گئی ہے"

شانزل نے وہ پیپر کھولا وہ ایک خط تھا جو نہایت نفیس تحریر اردو میں لکھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"اسلام علیکم

میں جانتی ہوں اس نکاح میں آپ کی رضا شامل نہیں تھی لیکن پھر بھی آپ نے ایک مہینہ مجھے اپنے گھر میں رہنے کی جگہ دی، اس لئے میں آپ کی احسان مند ہوں میں اپنے معاشی حالات کی وجہ سے ہاسٹل میں رہنے سے قاصر تھی لیکن اب میں ہو سٹل میں رہ سکتی ہوں۔ اسی لیے میں جارہی ہوں میں جانتی ہوں میرا وجود آپ کیلئے ناقابل برداشت ہے۔ اس لئے جس دن ایگریمنٹ ختم ہو گا میں آکر جہاں آپ کہیں گے دستخط کر دوں گی۔

فی امان اللہ

حور عین"

شانزل نے خط پڑھا مگر اسے سمجھ نہیں آیا کہ وہ کیسا محسوس کر رہا ہے۔
وہ اٹھا اور آفس کے لیے نکل گیا۔



www.kitabnagri.com

آج حورین کو گئے چار دن ہونے والے تھے وہ خوا مخواہ جھنجھلایا ہوا گھوم رہا تھا اسے گھر میں کوئی چیز جگہ پر نہیں مل رہی تھی۔

کھانے کافی کا ذائقہ تبدیل ہو گیا تھا چوتھے دن برداشت کے باوجود پوچھ بیٹھا
"سعیدہ بوا آپ کھانا لگ سا کیوں پکار رہی ہیں؟"

Posted On Kitab Nagri

"بیٹا کھانے کا ذائقہ تمہیں اسی لئے الگ لگ رہا ہے کیونکہ کھانا اتنے دنوں سے بی بی پکاتی تھیں" شانزل چونک گیا۔ پھر سر جھکا کر کھانا کھانے لگا۔

اسے لگا وہ کھانے کی تبدیلی کی وجہ سے جھنجھلایا ہوا ہے۔ عجیب سوچ ہے نہ لیکن یہ شانزل ابراہیم کی سوچ ہے، غلط نہیں ہو سکتی کم از کم شانزل تو یہی سوچتا تھا۔

اور کیا وجہ ہو سکتی ہے وہ صرف نکاح والے دن، اس کے دوسرے دن اور درمیان میں ایک بار ہی سامنے آئی تھیں تینوں ملاقاتوں میں حور عین نے شانزل سے دوہی لفظ کہے تھے۔ "السلام علیکم" اور "جی ٹی روڈ" اس کے علاوہ ان کی کوئی بات چیت ہوئی تھی جو وہ اسے مس کرے گا ہاں وہ اسے مس نہیں کر رہا۔ یہ سوچ کر شانزل نے خود کو دلیل پیش کی اور اسی رات میٹنگ کے لیے دبئی چلا گیا اور تیسرے دن واپس آیا۔

www.kitabnagri.com

آج حورین کو گئے ہفتہ ہونے والا تھا رات کے ساڑھے گیارہ بج رہے تھے وہ ایئر پورٹ سے خود ہی ڈرائیو کر کے گھر آیا۔ گھر کے گیٹ کے باہر پھر وہی حیا نظر آئی۔

وہ گاڑی روک کر باہر نکل آیا۔

Posted On Kitab Nagri

"کیا بات ہے مس حیا؟ آپ اس وقت یہاں"
شانزل نے کہا تو وہ رو رہی تھی اور وہ بھی نہ جانے کب سے پورا چہرہ آنسوؤں سے بھیگا ہوا تھا۔

شانزل کو دیکھ کر اجمل پھوپھا بھاگ کر آئے۔

"بیٹا یہ بچی آٹھ بجے سے کھڑی ہے اور روئے جا رہی ہے، بس صرف تمہارے بارے میں پوچھ رہی ہے اور کچھ
بول ہی نہیں رہی ہے"
ان کی بات سن کر پریشانی سے شانزل نے حیا کو دیکھا۔

"چلیں اندر چل کر بات کرتے ہیں" شانزل نے کہا تو حیا نے فوراً نفی میں سر ہلایا حیا ہمت کر کے جلدی جلدی
سے بولنے لگی،

"نہیں آپ بس چلیں حور عین کو لینے"
اس کی بات سن کر شانزل کو جھٹکا لگا۔
www.kitabnagri.com

"کہاں سے لینے؟ وہ ہو سٹل میں نہیں ہیں؟"
شانزل کو لگا اس کے اندر کہیں بہت اندر کچھ ڈوبا۔

Posted On Kitab Nagri

"ہاسٹل میں میرے ساتھ ہی رہتی ہے، وہ..... وہ.... آفس سے ساڑھے چار بجے تک واپس آ جاتی ہے لیکن آج وہ نہیں آئی تو مجھے فکر ہونے لگی، میں فون کرنے لگی تو نہیں لگا چھ بجے کے قریب اس کا فون آیا، وہ آفس میں ہے بہت..... بہت پریشان لگ رہی تھی بس یہی کہہ رہی تھی کہ میں اسے وہاں سے لے جاؤں درمیان میں فون کٹ گیا۔ میں آفس گئی تو گارڈ نے مجھے اندر جانے نہیں دیا۔ میں پولیس اسٹیشن گئی تو انہوں نے بھی مدد سے انکار کر دیا۔ آپ پلیز میری مدد کریں بھائی، بس ایک بار مدد کر دیں میں..... میں کسی اور سے مدد نہیں مانگ سکتی،،،،، پلیز"

وہ روتے ہوئے بتا رہی تھی اور شانزل بے تاثر سا اسے سنے جا رہا تھا۔#

ٹھیک ہے ٹھیک ہے آپ بیٹھیں گاڑی میں چلیں جلدی کریں"

اس کا کہنا تھا کہ ہی حیا بھاگ کر گاڑی میں بیٹھ گئی گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے شانزل نے نظر گھما کر حیا کو دیکھا دونوں ہی چادر لیتی تھیں۔ وہ پریشانی کے عالم میں فون لگا رہی تھی پھر کچھ دیر رد کرتی پھر فون لگانے لگتی البتہ رونا جاری تھا اور شانزل نے ترحم نظروں سے حیا تو دیکھا اور کہا

"آپ پانی پی لیں" کہہ کر بوتل آگے بڑھائی۔

"نہیں بھائی ذرا اسپید بڑھائیں پلیز"

Posted On Kitab Nagri

شانزل نے اس سے آفس کا ایڈریس پوچھا اس نے ایک سانس میں آفس کا ایڈریس بتا دیا۔

آفس پہنچتے حیا نے گاڑی رکنے سے پہلے ہی دروازہ کھول دیا۔

"حیا کابس چلتا تو وہ اس کے پاس پہنچ جاتی"

شانزل ابراہیم کا تو یہی خیال تھا اور صحیح بھی تھا۔

شانزل کی پرسنلیٹی ایسی تھی کہ گارڈ خاموش ہو گیا اور اس کی دھمکی تو گارڈ کی سانس روکنے کے لئے کافی تھی۔

ابھی کے ابھی بلڈنگ انلاک کرو" یہ حکم سن کر فوراً گارڈ نے عمل کیا
شانزل سے پہلے ہی حیا اندر چلی گئی۔ وہ چل نہیں رہی تھی بھاگ رہی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

شانزل نے کہا

"مس حیا ہم دونوں مختلف سمت میں ڈھونڈتے ہیں" شانزل کو اندازہ نہیں ہوا کہ حیا نے اس کی بات سنی بھی یا نہیں لیکن وہ "اسے" ڈھونڈنے لگا وہ st1 فلور پر ڈھونڈ رہا تھا اور حیا nd2 فلور پر۔

ساری لائٹ بند تھیں وہ فون کی ٹارچ آن کیے ڈھونڈ رہا تھا کچھ منٹ بعد سیڑھیوں کے پاس سے آواز آئی تو وہ
سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا اسے دو ہیو لے نظر آئے وہ سمجھ گیا کہ یہ کون ہو گے۔

Posted On Kitab Nagri

اس نے ٹارچ کی روشنی ایک ہیولے کے چہرے پر کی اور شانزل ابراہیم ایک لمحے کے لئے ساکت ہو گیا۔ چاند سارو شن چہرہ، پسینے کے عرق سے چمکتی پیشانی خم دار پلکوں والی سبز آنکھیں، سبز کٹورے اس وقت آنسوؤں سے بھرے ہوئے اور ان آنکھوں میں حیرت۔ شانزل ابراہیم کو سینے میں بائیں طرف ایک طوفان اٹھتا محسوس ہوا لیکن وہ ایک لمحے میں سنبھل گیا اور مڑ کر باہر چلا گیا۔

پیچھے سے حیا کی آواز آئی
"حور غلطی سے اندر لوک ہو گئی تھی" حیا نے حور کو چلنے کا اشارہ کیا تو خاموشی سے سیڑھیاں اترنے لگی۔ شانزل گاڑی میں بیٹھ چکا تھا اس نے حیا اور اس کو باہر آتے دیکھا حیا نے حور کا ہاتھ مضبوطی سے تھام رکھا تھا۔ ایک تبدیلی تھی حیا میں وہ چادر کی بجائے دوپٹے میں تھی اس کی چادر حور نے اوڑھ رکھی تھی شانزل لا تعلق بنا اسٹیئرنگ کو گھورنے لگا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

حیا حور کو لے کر پیچھے بیٹھ گئی۔ پورا راستہ خاموشی سے کٹا فرق صرف اتنا تھا کہ آتے وقت حیا آنسو بہا رہی تھی، اور جاتے وقت یہ رسم حور عین پوری کر رہی تھی۔

شانزل نے بیک ویو میرر دیکھا وہ سرخ ہوتی آنسو بہا رہی تھی۔ شانزل نے گاڑی شانزل ولا کے گیٹ میں داخل کی اور اتر گیا حیا نے گاڑی سے اتر کر حور عین کو نکالا اور اسے لئے اندر بڑھنے لگی

Posted On Kitab Nagri

حور عین نے حیا کو بھی اندر کی طرف ساتھ میں چلتے ہوئے دیکھا تو کچھ کہنے کے لیے لب کھولنے لگی فوراً حیا نے ٹوک دیا

"حور تم اپنا منہ بند رکھو، اپنی غیرت کی دکان کسی اور دن کھولنا، اب اگر تمہارے منہ سے ایک بھی لفظ نکلا تو تمہیں شوٹ کر کے خود کو پھانسی پر چڑھ جاؤں گی"

حیا حقیقتاً تپتی ہوئی تھی۔

حور تو خاموش ہو گئی مگر شانزل نے حیرت سے دونوں کو دیکھا اور گھر میں داخل ہوا سامنے اجمل پھوپھا اور سعیدہ بوا نظر آئے۔

دروازے پر ہی حیا کے موبائل کی گھنٹی بجی اس نے چونک کر نمبر دیکھا اور فون اٹھایا

www.kitabnagri.com

"جی ابوالسلام علیکم! سب خیریت؟"

سامنے سے پتہ نہیں کیا کہا گیا ہے کی پیشانی پر بل نمودار ہونے لگے۔

"آپ فکر نہیں کریں میں پہنچ رہی ہوں"

حیا نے عجلت میں فون کاٹا۔ حور نے سوالیہ نظروں سے حیا کی طرف دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

حیا نے خاموشی سے اسے لے جا کر صوفے پر بٹھایا۔

اور بوا سے کہا کہ

"آپ پانی لادیں گی؟"

سعیدہ بوا فوراً لے آئی اس نے اپنے ہاتھ سے حور کی طرف گلاس بڑھایا تو اس نے نفی میں سر ہلا کر منع کر دیا۔

"حور مجھے جانا ہو گا دادی کی طبیعت خراب ہے وہ ہوسپٹل میں ہیں، میں جلد آنے کی کوشش کروں گی"

حور عین نے اثبات میں سر کو جنبش دی اور اٹھنے لگی۔

شانزے حور عین کی حرکت سمجھ کر حیا کو مخاطب کیا

"حیا آپ کو اجمل پھوپھا چھوڑ دیں گے اور آپ کی فرینڈ اب ہوسٹل میں نہیں رہیں گی، بے فکر ہو کر اجمل پھوپھا

کے ساتھ جائیے۔"

www.kitabnagri.com

"جی شکریہ"

حیا نے شانزل کو کہا پھر حورین کو مخاطب کیا "کھانا کھاؤ اور آرام کرو، مجبوری نہیں ہوتی تو تمہیں چھوڑ کر نہیں

جاتی"

کہہ کر باہر نکل گئی۔

Posted On Kitab Nagri

سعیدہ بوانے شانزل سے پوچھا
"تمہارے لیے کھانا لاؤں؟ بیٹا"

"نہیں بوا میں کھا چکا ہوں، بس ایک کپ کافی کمرے میں بھیج دینا"
کہہ کر لمبے لمبے ڈگ بھرتا کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

حور عین خاموشی سے اٹھ کر کچن میں چلی گئی اور کافی بنانے لگی۔
سعیدہ بوا فوراً کچن میں آئی
"بیٹا تم رہنے دو میں بنادوں گی"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"نہیں بوا کوئی بات نہیں، میں بنادوں گی آپ لے جانا"

سعیدہ بوانے ایک اور سوال پوچھا حالانکہ جواب پتا تھا۔
"بیٹا کھانا لگاؤں؟"

ہمیشہ کی طرح ایک ہی جواب تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"نہیں بوا بھوک نہیں ہے بھوک لگے گی تو کھالوں گی۔"

سعیدہ بوانے ترحم نگاہوں سے اسے دیکھا جو کافی کو کپ میں انڈیل رہی تھی۔
گھر کا پورا کام سنبھالتی تھیں لیکن کبھی یہاں کا کھانا نہیں کھایا تھا وہ تو اس گھر میں کسی بھی چیز پر حق نہیں جاتی تھی
کمرے میں ایک کنارے چادر پر سو جاتی تھی۔

پتا نہیں کیا وجہ تھی؟

"بوا یہ دے آئیں" بوا کپ لے کر شانزل کے کمرے کی طرف چلے گئیں اور حور عین اپنے کمرے میں۔

ایک کونے میں زمین پر خود میں سمٹ کر لیٹ گئی اس کا سارا سامان ہاسٹل میں تھا۔ ایک جوڑا کپڑا تک نہیں تھا۔ اس
کے ہاتھ میں صرف موبائل تھا آفس سے نکلتے وقت پرس بھی وہیں رہ گیا تھا اپنی بے بسی پر اس کی آنکھوں سے
آنسو رواں ہو گئے اس کے دل نے شدت سے خواہش کی کہ اس کا موبائل بجے لیکن وہ ہنوز خاموش تھا۔

"آہ..... کہاں ہے آپ؟ اس سے پہلے موت مجھے اپنی آغوش میں لے لے بس ایک بار آجائیں،

یا اللہ یہ آزمائشیں ختم کر دیں اب تھکنے لگی ہوں"

بے بسی ہی بے بسی، افیت ہی افیت۔

Posted On Kitab Nagri

لیکن کون جانے کہ قیامت آنے والی تھی یا خدا سے دنیا ہی میں جنت دینے والا تھا۔

شاذل کمرے میں آنے کے بعد جوتے اتار کر بیڈ پر ڈھے گیا اسے اپنی ہی کیفیت سمجھ میں نہیں آرہی تھی۔

اس کی آنکھوں میں صرف آنسو سے بھرے سبز نین کٹورے گھوم رہے تھے۔ حیرت کی بات تھی وہ ایک مہینے سے اس گھر میں تھی لیکن آج تک اسے اس کی آنکھوں کا رنگ ہی نہیں پتا تھا۔

اتنے میں دروازہ بجا، بوا آئیں

"بیٹا کافی"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"بوا سے لے جائیں"

اس کا دل ہر چیز سے اچاٹ ہو گیا وہ خاموشی سے چلی گئی۔ وہ اتنا تھکا ہوا تھا کہ ایسے ہی سو گیا۔

حور عین کی آنکھوں سے تو نیند روٹھ چکی تھی وہ اٹھی اور پھر شاذل کے کمرے کی طرف بڑھ گئی رات کے ڈھائی بج رہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

وہ داخل ہوئی اور ہمیشہ والا کام انجام دیا۔

شانزل ابراہیم ایک شہزادہ تھا جو اپنی سلطنت میں اپنی مرضی کا مالک تھا اور حور عین جہان زیب اس کی زندگی میں مسلط کر دی گئی، یہ احساس بڑا اذیت ناک تھا۔

کام انجام دینے کے بعد باہر آگئی اور کمرے میں آکر سو گئی۔

دوسرا دن بھی اسی خاموشی کے ساتھ گزر گیا حور عین آج شانزل کے سامنے نہیں آئی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اگلے دن بھی صبح ناشتے کے لیے شانزل نیچے آیا تو حورین سامنے نہیں آئی وہ ناشتہ کرنے ہی لگا تھا کہ اجمل پھوپھا اندر آئے۔

وہ حور عین کے کمرے کی طرف بڑھنے لگے تو شانزل نے ان سے پوچھا

"کیا ہوا پھوپھا"

Posted On Kitab Nagri

"بیٹا وہ بی بی کی دوست آئیں ہے باہر"

"تو انہیں اندر بلائیں"

"بیٹا وہ کہہ رہی ہیں کہ میں بی بی کو بلا دوں ویسے بھی وہ اندر نہیں آتیں"

شانزل کو اچھا نہیں لگا تو وہ اٹھ کر باہر حیا کو بلانے چلا گیا۔ نجانے وہ حور عین کے معاملے میں اتنا بداخلاق کیوں تھا۔ ہمیشہ کے طرح حیا گیٹ کے پاس کھڑی تھی اسے دیکھ کر مسکرائی۔

"اسلام و علیکم بھائی..... مطلب سر"

"و علیکم سلام حیا آپ اندر آئیں باہر کیوں کھڑی ہیں"

نہیں، میں ٹھیک ہوں بھ.... سر"

اس کا جملہ سن کر شانزل کے چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی۔

Posted On Kitab Nagri

"آپ مجھے بھائی بلا سکتی ہیں، میں بھی تو آپ کے نام سے پہلے 'مس' کا تکلف نہیں کرتا یعنی میں بھی آپ کو بہن مانتا ہوں"

"ٹھیک ہے بھائی آپ نے تو میری مشکل آسان کر دی"
حیا نے مسکرا کر کہا۔

"اب بھائی کہا ہے تو چلیں اندر میرا گھر کاٹتا نہیں ہے"

اتنے میں اجمل پھوپھا آگئے اور کہا کہ
"بیٹا وہ بی بی کہہ رہی ہیں کہ آپ سامان دے کر چلی جائیں وہ آپ سے بعد میں مل لیں گی"
شانزل کے ماتھے پر بل پڑ گئے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"آپ چلیے حیا" اب وہ اسے لئے اندر آگیا۔

وہ اسے لئے ڈائننگ روم آیا اور بیٹھ گیا۔ حیا نے اجمل پھوپھا کو کہا

"حور کو یہاں بلا دیں کیونکہ میں ایسے نہیں جانے والی" حیا نے درخواست کی تو سعیدہ بوا حور کو بلانے سے چلی گئیں۔

Posted On Kitab Nagri

"لیس، شروع کریں" شانزل نے اسے ناشتے کی دعوت دی۔ تو حیا اوپر لٹکے فانوس کو دیکھنے لگی شانزل کو حیرت ہوئی تو اس نے حیا سے پوچھ لیا۔
"کیا ہوا حیا"

"بھائی یہ فانوس کتنا اچھا لگ رہا ہے نہ؟"
حیا کے جواب پر شانزل کو اس کی دماغی حالت پر شبہ ہوا۔

"کیا مطلب؟"
بھلا ناشتے اور فانوس میں کیا تعلق؟

"مطلب یہ کہ میں اس پر لٹکتی ہوئی اچھی نہیں لگوں گی"

www.kitabnagri.com

"ہیں؟"
شانزل صرف اتنا ہی کہہ پایا۔

"ابھی آپ مجھے اندر لے آئے ہیں یہی چیز حور کو اچھی نہیں لگے گی اوپر سے ناشتہ! اف وہ تو مجھے فانوس سے الٹا لٹکا دے گی"

Posted On Kitab Nagri

حیا باقاعدہ ہاتھ ہلا ہلا شانزل کو بتا رہی تھی جیسے بڑی ہی کوئی پتہ کی بات ہو۔ حیا کی بات سن شانزل کا ہتھ پہ بلند ہوا، حیا بھی بھرپور ساتھ دے رہی تھی۔

دونوں کی ہنسی کو بریک تو تب لگی جب حور عین ڈاننگ ایریا میں داخل ہوئی۔

حور عین دروازے پر نظر جھکائے کھڑی تھی اسے دیکھ کر حیا بھی اپنی جگہ سے کھڑی ہو گئی حور عین کے پاس آئی اسے اس کی حالت دیکھ کر بہت افسوس ہوا، حیرتوں کا پہاڑ ٹوٹا تھا۔

وجہ اس کا حلیہ تھا وہ پرسوں والے ہی لباس میں تھی۔ حیا کی کالی چادر آج بھی اس کے وجود کو چھپائے ہوئے تھی۔ حیا نے اپنے آنسوؤں پر ضبط کرتے ہوئے سامان اسے دیا اور کہا "میں چلتی ہوں" حور عین تو خاموش ہی رہی ہیں یہ کہہ کر حیا شانزل سے مخاطب ہوئی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

خدا حافظ کہہ کر چلی گئی۔

اور شانزل وہ تو مانو پتھر کا ہی ہو گیا اسے ڈھیروں شرمندگی میں آگھیرا اسے خیال ہی نہیں آیا تھا کہ اسکے پاس کپڑے اور ضرورت کی چیزیں نہیں ہوں گی۔ اس نے تو پرسوں کے بعد اسے اب دیکھا تھا شکن آلود لباس میں۔

Posted On Kitab Nagri

حورین فور آسمان کے ساتھ چلی گئی اس کے قدموں میں لڑکھڑاہٹ واضح تھی۔

شانزل اٹھ کر حیا کی طرف گیا، پتا نہیں کیا سوچ رہی ہوں گی وہ گیٹ کے باہر نکل رہی تھی اس نے آواز لگائی تو حیا نے مڑ کر دیکھا

"جی؟"

"حیا آپ کا کم از کم چائے پی لیں چلیں"

"بھائی وہ....."

"بھائی کو منع نہیں کرتے چلیں شاباش"

شانزل نے حیا کو کچھ کہنے کا موقع ہی نہیں دیا وہ شانزل کے ساتھ پھر اندر چل دی۔

حور عین نے کمرے میں آکر بیگ کھولا اس میں سے ایک جوڑا نکالا۔

"کیا سوچ رہی ہو گی حیا، اتنے دھڑلے سے روکا تھا اور میرے پاس بدلنے کے لئے کپڑے نہیں ہے"

Posted On Kitab Nagri

کچھ بھی ہو وہ شانزل کی بے عزتی نہیں کروا سکتی تھی، اپنا تماشا لگانا اسے پسند ہی نہیں تھا چاہے سامنے حیا ہی کیوں نہ ہو۔ کتنی کوشش کی تھی کہ حیا سے اس کا سامنا نہ ہو پر وہ ڈھیٹ ابن اللہ ڈھیٹ۔

اب جو بھی ہو اسے سامنا کرنا ہے یہ سوچ کر وہ واش روم چلی گئی۔

حیا نے شانزل کو کچھ نہ کہا، نہ پوچھا جو بھی تھا وہ ان دونوں کا نجی معاملہ تھا۔
سعیدہ بوا حیا کے آگے چائے بڑھائی۔

"لو بیٹا"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"شکریہ بوا"

کہہ کر حیا نے کپ تھام لیا بوا حور عین کو بتانے چلی گئی کہ حیا اس کا انتظار کر رہی ہے

شانزل بریڈ پر بٹر لگا رہا تھا تو حیا نے کہا

"بھائی آپ یہ چیز آملیٹ ٹرائے کریں نا"

شانزل نے اسے حیرت سے دیکھا تو حیا نے کہا

Posted On Kitab Nagri

"ہاں! شکل دیکھ کر ہی لگ رہا ہے کہ حور نے بنایا ہے اور اس کے ہاتھ کے چیز آملیٹ کے آگے کوئی بھی ہفتِ اقلیم کی دولت ٹھکرا سکتا ہے"

شانزل نے مسکرا کر بریڈر کھا اور ایک چیز آملیٹ اپنی پلیٹ میں رکھا۔

اتنے میں حیا کا موبائل بجا تو وہ سننے کے لیے اٹھ کر وہاں سے چلی گئی۔

شانزل نے بوا کو مخاطب کیا۔

"بوا کم از کم آپ ہی بتا دیتیں کہ کپڑوں کی ضرورت ہے"

شانزل کی بات سمجھ کر بوا نے کہا

جب بی بی نے خود ہی نہیں بتایا تو میں کیا بتاتی، ویسے بھی کپڑے تو بہت بعد کی چیز ہے بی بی تو بنیادی ضرورت تک

کو اس گھر سے پورا نہیں کرتی"

شانزل نے چونک کر وہ کو دیکھا۔

"کیا مطلب؟"

Posted On Kitab Nagri

"مطلب یہ بیٹا کہ بی بی تو گھر میں کسی سے کھانا تک تو نہیں مانگتی نہ تم سے نہ ہم سے، کپڑے تو پھر بھی دور کی بات ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ کھانا وہی بناتی ہیں"

شانزل ابراہیم کو محسوس ہوا کسی نے اسکے مغرور چہرے پر زوردار طمانچہ دے مارا ہو۔ وہ پرسوں سے اس گھر میں ہے یعنی وہ تب سے بھوکے ہو گئے وہ تو اس حال میں ہی نہیں تھی کہ باہر جاسکے۔ زندگی میں پہلی مرتبہ شانزل ابراہیم کو لگانوالہ اسکے گلے میں اٹک گیا ہو۔

ایک دم سے اس نے سوال کیا
"تو بوا آپ کو ہی کھانے کا پوچھ لینا تھا"

"ایک مہینے سے روز ہی پوچھتی تھی وہ صرف یہی کہتی تھیں کہ بھوک نہیں ہے، لگے گی تو کھالوں گی"
یہ بات سن کر مانو شانزل تو سکتے میں آگیا۔
www.kitabnagri.com

اتنے میں سے قدموں کی چاپ سنائی دی تو اس نے گردن موڑ کر دیکھا حور عین وکچے پیلے رنگ کے سوٹ میں مہرون چادر اپنے گرد لپیٹے۔ کاندھے پر پرس لٹکائے آئی حیا بھی دوسری طرف سے آگئی۔

"ارے! ریڈی ہو گئی تم، بس دو منٹ میری تھوڑی سی چائے باقی ہے پھر چلتے ہیں"

Posted On Kitab Nagri

یہ کہہ کر حیا ٹیبل کے پاس کرسی پر بیٹھ گئی اور کپ اٹھالیا

حور عین وہیں نظریں جھکا کر کھڑی رہی حالانکہ کھڑا رہنا محال ہو رہا تھا وہ دروازے کو مضبوطی سے تھامے ہوئے تھی۔

"آپ نے ناشتہ کر لیا؟"

شانزل کی آواز گونجی حور نے چونک کر سر اٹھایا وہ اسی کو دیکھ رہا تھا، یعنی اسی سے مخاطب تھا یہ وہ پہلا جملہ تھا جو وہ بغیر تطنز اور تیز لہجے کے حورین سے کہہ رہا تھا
حورین نے جواب دینے کے لیے آواز حلق میں ڈھونڈی لیکن نہیں ملی اس نے سر جھکا کافی میں سر ہلایا۔

"تو آئیں بیٹھیں ناشتہ کریں، آپ لوگوں کو جانا بھی ہے" اس نے عام لہجے میں کہا ہو حور عین کا دل سو کی اسپیڈ سے دھڑکنے لگا۔

www.kitabnagri.com

وہ کہاں اس کی بات ٹال سکتی تھی اسی لیے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے ہوئے ٹیبل کے طرف آنے لگی۔

اتنے میں پھر حیا کا فون بجا وہ فون اٹھاتے ہوئے کہنے لگی

"آف! دادی کو سکون ہی نہیں ہے" کہہ کر فون سننے پھر باہر جانے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

"تم ناشتہ کروں میں باہر ہی ہوں"

"خدا حافظ بھائی" اور حیا یہ جاوہ جا۔

حور خاموشی سے ایک کرسی پر بیٹھ گئی شانزل نے اپنے آگے پڑی چیز آملیٹ اور بریڈ کی ٹرے اس کے آگے سرکائی حور نے ایک آملیٹ اور بریڈ کا نوالہ منہ میں رکھا پہلے نے والے کے ساتھ اسکی آنکھ سے آنسو بھی ٹوٹا۔



بمشکل تین والے کھائے اور اٹھ کھڑی ہوئی۔

ہوانے اسے ٹوک دیا

"بی بی پورا ختم تو کر لیں"

"بس بوا بھوک نہیں ہے"

کہہ کر پر سنبھالتی باہر چلی گئی شانزل بس اسے جاتے دیکھتا ہی رہ گیا۔

اس کے آگے ناشتہ ویسا کا ویسا ہی تھا ایک کپ چائے پی کر وہ بھی نکل گیا۔

پورا راستہ ڈرائیو کرتے وہ "اسے" ہی سوچ رہا تھا۔

وہ جب سے گھر آئی تھی تو اس کے بعد اس نے اس گھر میں کھانا ہی نہیں کھایا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ ساڑھے چار بجے تک گھر آ جاتی تھی یعنی وہ تب سے بھوک ہی رہتی، رات وہ بھوک ہی سوتی تھی یہ ایک دن کی بات نہیں تھی پورے ایک مہینے کا معمول تھا۔ اس کے گھر میں تو کوئی ملازم بھی بھوکا نہیں سوتا تھا۔

اف! ذائقے کی تبدیلی سے احساس تھا کہ وہی پکاتی ہے اب تو حد ہو گئی وہ پرسوں سے بھوک تھی۔
"کیا لڑکی ہے وہ؟"

حیا نے حور عین سے کوئی سوال نہیں کیا وہ معمول کی طرح ہی اس کا سر کھا رہی تھی اب حور عین کے پاس جو ب نہیں تھی اس نے ریزائن کر دیا تھا تو وہ پورا دن جو ب ڈھونڈنے کی تگ و دو میں تھی وہ معمول کے مطابق گھر پہنچی کھانا پکا یا اور کمرے میں چلی گئی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

آٹھ بجے دروازے پر دستک ہوئی سامنے سعیدہ بوا تھیں

"وہ بیٹا آپ کو کھانے کے لیے بلا رہے ہیں"

مرتے کیا نہ کرتے کے مصداق وہ ڈرتے ڈرتے کھانے کے لئے چلے گی شانزل شاید اسی کے لئے رکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ ٹراؤزر ٹی شرٹ میں ملبوس ایک ہاتھ میں گھڑی پہنے موبائل میں مصروف تھا۔ یہ وہی گھڑی تھی جسے آج تک ہر رات اس کے ہاتھوں سے نکالتی آئی تھی۔ وہ خاموشی سے بیٹھ گئی شانزل نے کھانا شروع کیا تو بوانے اسکے آگے بھی ڈش بڑھائی وہ تھوڑے سے چاول نکال کر کھانے لگی۔

اب دونوں کے معمول میں صرف یہ تبدیلی آئی تھی کہ ناشتے اور رات کے کھانے کے وقت دونوں کا سامنا ہوتا۔

حیا اور شانزل کی ملاقات ہوتی تو ہلکی پھلکی بات چیت ہو جاتی حور عین اب یونی نہیں جا رہی تھی وہ جو بڈھونڈنے پر فوکس کر رہی تھی۔

تیسرے دن رات کے کھانے پر حور عین نے شانزل کو پہلی مرتبہ مخاطب کیا۔
"ح.... حیا کی منگنی ہے ت... ت..... تو مجھے اس میں شرکت کرنے کے لیے اجازت چاہیے" وہ تقریباً منمائی تھی نظر اٹھانے کی جرأت نہیں کی۔ شانزل بمشکل سن پایا۔

"ہمم، کہاں پر ہے؟"

"دوسرے شہر، دن کا فنکشن ہے" نظریں اٹھا کر بات کرنا تو جیسے گناہ تھا۔

Posted On Kitab Nagri

نور اوقت بتا دیا مبادہ کہیں انکار ہی نہ کر دے

"ٹھیک ہے"

وہ برتن اٹھا کر کچن میں اس طرح گئی جیسے قید سے رہائی ملی ہو۔

حور عین نے کمرے میں آ کر اور فوراً حیا کو فون لگایا پہلی ہی بیل پر فون اٹھالیا گیا۔
"السلام علیکم" ہمیشہ کی طرح حیا کی چہکتی ہوئی آواز آئی۔

"وعلیکم السلام فون پر بیٹھی تھی کیا؟"

اف، حور کی بچی اس کال کے انتظار میں میرا بس چلتا تو موبائل ٹاور پر بیٹھ جاتی، اب طعنے مارنا بند کرو اور مجھے بتاؤ تم
اؤگی نا؟ ورنہ میں منگنی کینسل کر دوں"

اس کی بات پر حور نے مسکرا کر کہا

"تم بھی کیا یاد رکھو گی آ جاؤں گی"

ہلکی پھلکی گفتگو کے بعد حور نے فون رکھ دیا۔

Posted On Kitab Nagri

حیا اپنے گھر چلی گئی تھی منگنی کی تیاریوں کے لیے۔ حیا زمان دوسرے شہر میں رہتی تھی لیکن اپنی سوتیلی ماں کے چپقلش کی وجہ سے بہت کم گھر جاتی تھی۔ اس کے ابا اور سوتیلے بھائی بھی تھا لیکن مجال ہے جو حیا زمان کی کسی سے بنتی ہوں سوائے اپنی دادی کے۔ اس کا رشتہ طے ہو چکا تھا اور منگنی کی تیاری عروج پر تھی مہینے بھر بعد شادی کی تاریخ تھی۔ چونکہ منگنی گھر پر تھی اسی لیے شانزل سے اجازت لینا ضروری تھا صرف حور کی وجہ سے حیا نے اعلان کر دیا تھا کہ فنکشن دن میں ہو گا کیوں کہ اندھیرا ہونے سے پہلے اسے گھر پہنچنا تھا۔

دوسرے دن وہ صبح سویرے ہی حیا کے گھر کے لیے نکل گئی حیا کا چہکنہ عروج پر تھا اسے دیکھ کر حور نے اس کی دائمی خوشیوں کی دعا مانگی۔

حیا گلابی رنگ کے فرائ میں ہلکے سے میک اپ کے ساتھ خوبصورت لگ رہی تھی سبھی تیار ہو کر حال کے لیے روانہ ہو گئے۔

شانزل بھی ہال میں پہنچا تو اس کا استقبال گرم جوشی سے ہوا خالد دوست کے بیٹے کی منگنی تھی شک تو اسے 'اس' کے پوچھنے کے وقت ہی ہوا تھا لیکن یہ سوچا کہ ہو سکتا ہے اندازہ غلط ہو لیکن اس کا شک یقین میں تب بدلاجب

Posted On Kitab Nagri

اس نے حیا کو اندر آتے دیکھا لا شعوری طور پر اس نے حیا کے ارد گرد نظر دوڑائی لیکن صرف کچھ لڑکیاں تھیں۔
شاید اس کی کزنز تھیں۔

حیا سہج سہج کر قدم اٹھاتی اسٹیج تک گئی شور بلند ہوا کی منگنی کی رسم شروع کی جائے لیکن حیا نے منع کر دیا کہ کوئی آنے والا ہے اس کے بعد رسم شروع ہو گی۔

شانزل کو پتا تھا وہ 'کوئی' کون ہے۔ تقریباً 20 منٹ بعد حیا بنا وقت کا خیال کیے اسٹیج سے اتر کر گیٹ کی طرف بڑھی حور اندر داخل ہو رہی تھی حیا کو ایسے آتے دیکھ کر سٹیٹا آ گئی۔
"اس لڑکی کو کب عقل آئے گی؟" سبھی آنکھیں پھاڑے حیا کو دیکھ رہے تھے۔

لیکن وہ حیا تھی اسے کہاں فرق پڑتا تھا شانزل نے بھی دیکھا مگر حور عین کی طرف دیکھنے پر ٹھٹھک گیا۔

حور عین نفیس سی سادہ کالی ساڑھی میں ملبوس تھی کانوں میں کالے چھوٹے بوندے، دودھیارنگت پر رخصتوں کو چھوٹی شرارتی لٹ اور اس پر تضاد سبز آنکھوں میں گہرا کاجل۔ وہ اسے آج الگ ہی لگ رہی تھی۔

حیا اس کے پاس پہنچنے کے بعد شروع ہو چکی تھی۔

"اتنی جلدی کیوں آگئی میرے چہلم پر آنا تھا نا، نیاز کھانے"

حیا نے اس کے لیٹ آنے پر طنز کیا حور عین اسے گھوری سے نوازا اور اسے لیے اسٹیج پر جانے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی لیکن دل کر رہا تھا کہ ابھی دو تھپڑ لگا دے۔
"تمہاری وجہ سے لیٹ ہوئی ہوں کس نے کہا تھا کہ یہ تھا یہ تھان گفٹ کرو"
اس کا اشارہ ساڑھی کی طرف تھا
"اور قسم دو کہ یہی پہننا ہے"

"اف حور تم اس وقت اتنی پیاری لگ رہی ہو کہ غصہ بھی نہیں آ رہا ہے دل کر رہا ہے کہ دو چار کس کر ڈالوں"
حیا کی بات سن کر حور عین نے اسے کرسی پر بٹھانے کے بعد دو قدم دور ہوئی حیا سے کچھ بعید نہیں تھا کہ وہ ایسا کر
بھی ڈالے حور عین کی حرکت دیکھ کر حیا کو ہنسی آئی۔

حورین نے اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورا
"آج تو اپنا ریڈیو بند کر لو، منگنی ہے تمہاری، سب سسرال والے یہیں موجود ہیں۔"

کچھ ہی منٹوں میں منگنی کی رسم ادا کی گئی اور حیا طلال مرزا سے منسوب ہو گئی۔ حور عین انہیں دیکھ کر بہت خوش
تھی۔ اسے مسکراتے ہوئے تو شانزل پہلی بار دیکھ رہا تھا۔ کچھ دیر بعد حور عین وقت دیکھتے ہوئے گھر کے لئے
روانہ ہو گئی۔

Posted On Kitab Nagri

حور عین کے جانے کے بعد بشانزل اسٹیج پر مبارکباد دینے آیا تو حیا چونک گئی۔
"بھائی آپ؟"

"جی بھائی کی بہن میں"

شانزل نے جواب دیا

"متنگنی مبارک ہو"

"خیر مبارک بھائی"

"تم نے تو بلایا نہیں اسی لئے میں لڑکے والوں کی طرف سے آگیا" شانزل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

Kitab Nagri

"بھائی سب کچھ اتنا چانک ہوا اسلئے، لیکن میں شادی میں آپ کو ابھی سے انوائٹ کر دیتی ہوں" حیا کی بات پر
شانزل نے قہقہہ لگایا۔ اس طرح یہ تقریب خوشی خوشی اختتام پر پہنچی۔

Posted On Kitab Nagri

حور عین کو ایک ہفتہ ہو گیا تھا جو بلیس ہوئے۔ وہ پوری کوشش کر رہی تھی کہ جو بمل جائے لیکن کوئی نتیجہ نہیں۔ وہ پورا پورا دن خوار ہوتی رہتی۔ کچھ ہی دنوں میں فیس بھی بھرنی تھی لیکن وہ کچھ نہیں کر پا رہی تھی۔ کئی مرتبہ حیا نے کہا کہ وہ اسے قرض دے دے گی لیکن ہائے رے! حور عین کی غیرت مندی، اس نے منع کر دیا۔

حیا سے جب برداشت نہ ہو اتو وہ حور عین کے سر ہو گئی
"حد ہے حور، تم نے قسم لے رکھی ہے نہ سمجھنے کی،"

"دیکھو حیا، میں تمہیں کئی مرتبہ منع کر چکی ہوں"

"حور میں صرف تمہیں قرض دوں گی تم وقت پر مجھے لوٹا دینا"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"یہ نہیں ہو سکتا" حور عین کا لہجہ اٹل تھا۔

"کیوں نہیں ہو سکتا؟ تم اپنا سال خراب کر لوں گی؟ حد ہے"
حیا ایک دم تپ گئی۔

"میری غیرت مندی مجھے اس کی اجازت نہیں دیتی"

Posted On Kitab Nagri

حور نے سپاٹ لہجے میں کہا

"ٹھیک ہے میں تمہاری کچھ نہیں لگتی اس لیے تم میری مدد نہیں لے سکتی، لیکن بھائی تو تمہارے شوہر ہے ان سے لے لو"

"تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے"
حیا کی بات سن کر تو حور بھڑک اٹھی

"کیا غلط کہہ رہی ہوں؟ تمہارے نان نفقے سے لے کر ہر چیز کی ذمہ داری ان کی ہے"
حیا بھی دو بدو بولی۔



"بالکل بھی نہیں میں ایسا کچھ نہیں کرنے والی، آئی سمجھ؟"
لہجہ اٹل تھا

اس کی بات سن کر حیا کا دل کیا کے ابھی اس کے دماغ سے خناس نکال دے
"تمہیں پتا ہے تمہاری یہ غیرت مندی سے مجھے سخت چڑ ہے، تم اس غیرت مندی کے آگے سامنے والے کی
محبت نہیں دیکھتی تمہارے لئے تو سب کچھ tit-for-tat ہے کیا مجھے سمجھ نہیں آتا تم ہر چیز کا بدلہ اتارتی ہو حد

Posted On Kitab Nagri

ہوتی ہے کسی چیز کی۔ میں سب سمجھتی ہوں بھائی تمہیں اس گھر میں رہنے دے رہے ہیں اس کے بدلے تم گھر کے کام کرتی ہوتا کہ تمہاری سو کالڈ غیرت قائم رہے۔ تمہیں میرا دیا ہوا قرض نظر آ رہا ہے لیکن اس کے پیچھے میری محبت، تمہارے لئے فکر کچھ نظر نہیں آ رہا تو میں تمہارا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ تم نے مجھے اتنے سال جھیلا "حیا بول نہیں رہی تھی چیخ رہی تھی حور عین سانس رو کے اسے سن رہی تھی یہ کیا کہہ رہی تھی وہ۔

حیا جانے لگی لیکن اچانک کچھ یاد آنے پر پلٹی
"اوہ میں تو بھول گئی tit-for-tat, شکریہ سے کام نہیں چلے گا اس لیے"
حیا نے کچھ نوٹ نکال کر حور عین کے قدموں میں پھینکے۔ حور عین کا دل شدت سے چاہا کہ وہ یہاں سے غائب ہو جائے۔

تم نے اتنے سال دوستی نبھائی اس لیے یہ tit-for-tat ہے "کہہ کر چلی گئی۔
وہ لوگ لان میں کھڑے تھے اور اپنے روم کے بالکنی سے یہ منظر شانزل نے میں پورا دیکھا تھا۔

حور نے بھاری قدموں سے چلتے ہوئے خود کو کمرے میں بند کر لیا اور پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

وہ جتنی نہیں تھی لیکن حیا اس کے لیے بہت اہمیت رکھتی تھی۔
کچھ رشتے ایسے ہوتے ہیں جنہیں ہم بیان نہیں کر سکتے۔

Posted On Kitab Nagri

"کاش! آپ ہوتے تو آج یہ نہ ہوتا، لیکن آپ ہوتے تب نا،، آہ اب اور انتظار نہیں ہوتا، اور صبر نہیں ہوتا، نہیں ہوتا، آپ کا انتظار کسی دن میری جان لے لے گا"

حیا کو باہر نکلنے کے بعد شدت سے احساس ہوا کہ اسے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا وہ تو حور کے بغیر رہ ہی نہیں سکتی وہ پھر سے حور عین کی طرف لوٹ گئی۔

شانزل سوچ ہی رہا تھا کہ وہ 'اس' کے پاس جائے یا نہ جائے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

نیچے سے شور سنائی دیا یقیناً حیا کی آواز تھی۔

"حور، دروازہ کھولو تمہیں پتا ہے میں ایسے نہیں جانے والی"

آخر حور عین نے دروازہ کھولا اور باہر ہال میں آئی۔

"تم ابھی اور اسی وقت یہاں سے چلی جاؤ"

Posted On Kitab Nagri

حور عین نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"حور مجھے معاف کر دو مجھ سے غلطی ہو گئی میں نے غصے میں کہہ دیا"

"لیکن تم کہہ چکی ہوں حیا"

حیا بہتی ہوئی آنکھوں سمیت کہہ
"حور میرے ساتھ ایسا مت کرو، تم واحد سچا رشتہ ہو میرا، تم سے تعلق توڑ کر میں کہاں جاؤں، پلیز حور"

"مر گئی حور!"

حور عین دھاڑی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"ایسا مت کہو،، میری غلطی ہے مجھے سزا دے دو میں تم سے معافی مانگتی ہوں"

حیا روئے جارہی تھی

حور عین نے حیا کے آگے ہاتھ جوڑ دیے

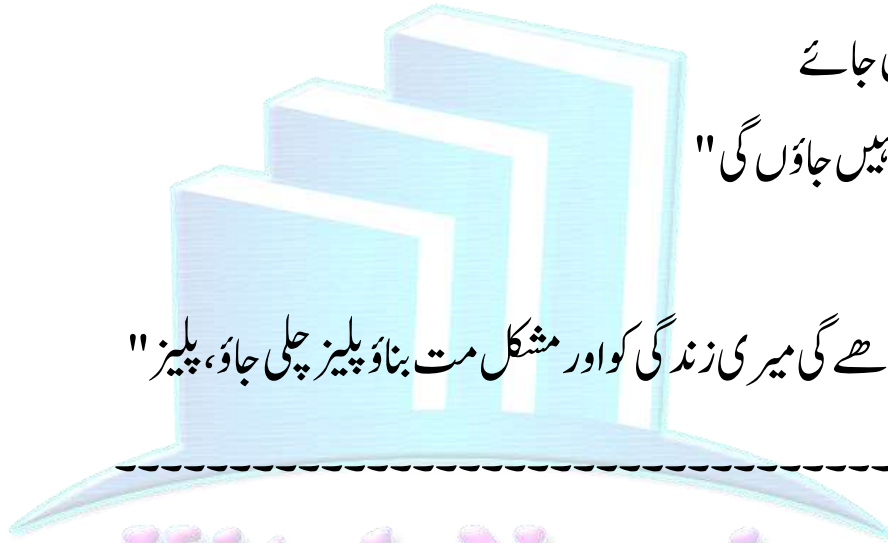
Posted On Kitab Nagri

"حیا میرے پاس اب صرف اس چھت کا آسرا ہے اگر انہوں نے مجھے یہاں سے نکال دیا تو میں در بدر ہو جاؤں گی، شکر ہے وہ گھر پر نہیں ہے اگر وہ تمہاری بات سن لیتے تو مجھے گھر سے باہر نکال دیتے اس لیے پلیز چلی جاؤ"

آنسو ایک تو اتر سے بہہ رہے تھے اور اوپر شانزل ابراہیم کو ان الفاظ نے برف کا مجسمہ بنا دیا تھا۔

وہ حیا ہی کیا جو بات مان جائے
"دیکھو حور میں ایسے نہیں جاؤں گی"

"بخدا حیا ایسے بات بڑھے گی میری زندگی کو اور مشکل مت بناؤ پلیز چلی جاؤ، پلیز"



شانزل تو مانو پتھر کا ہو گیا تھا وہ سے کیا سمجھ رہی تھی ویسے غلط بھی نہیں تھی جس طریقے سے اسے ٹریٹ کرتا تھا تو کوئی بھی یہی سمجھتا۔

شانزل نے لاکھ کوشش کی اس سے فیس کے بارے میں بات کرنے کی مگر بات نہیں کر پایا حیا بھی پوری کوشش کر رہی تھی حور عین کو منانے کی مگر حور عین کا غصہ اللہ معاف کرے کسی طور پر کم نہیں ہو رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

تین دن مزید گزر گئے شام پانچ بجے شانزل گھر میں داخل ہوا اور بوا سے کہا:
بی بی کو بلائے"

کچھ دیر میں حورین کچن سے باہر آئی
"وہ آج مجھے پارٹی میں جانا ہے تو آپ کھانا کھا لیجئے گا میں ڈنر باہر ہی کروں گا"
عام سے لہجے میں کہا حور عین نے نظریں نیچے کیے اثبات میں سر ہلایا۔
شانزل کے دل نے شدت سے خواہش کی کہ وہ نظریں اٹھائے تاکہ سبز آنکھیں نظر آئیں لیکن خود کی سوچ پر
سرزنش کرتا کمرے میں چلا گیا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

رات تقریباً دو بجے شانزل کی آنکھ کھلی سر بھاری ہو رہا تھا۔

اچانک بازو میں کسی کا احساس ہوا تو اس نے گردن موڑ کر دیکھا۔
بازو میں ایک دوشیزہ لیٹی ہوئی تھی کہ شانزل کرنٹ کھا کر کھڑا ہوا۔

Posted On Kitab Nagri

اسے یاد آنے لگا وہ پارٹی میں گیا تھا اس کے آگے پیچھے یہی لڑکی گھوم رہی تھی پھر اس نے جو سہیا تھا آگے اسے کچھ یاد نہیں آیا۔

"اف یہ یہاں کیا کر رہی ہے؟ وہ بھی میرے بیڈروم میں"

شانزل نے بازو سے پکڑ کر لڑکی کو جارحانہ انداز میں کھڑا کیا وہ ہڑبڑا کر اٹھ گئی، پھر شانزل کو دیکھ کر خباثت سے مسکرائی۔

"What the hell are you doing here?"

آگ چھلکاتا لہجہ۔

اس لڑکی نے ایک ادا سے مسکرا کر جواب دیا

"وہی جو کیا جاتا ہے"

شانزل اسے بازو سے پکڑ کر کمرے سے گھسیٹتے ہوئے باہر نکال رہا تھا۔

"Just shut up ایسا کچھ نہیں ہے"

کوئی اور ہوتی تو سہم جاتی لیکن اس پر کوئی اثر نہیں ہوا اس نے قہقہہ لگایا اور کہا

"یہ تو صرف تمہیں اور مجھے پتا ہے"

Posted On Kitab Nagri

شانزل کا ضبط جواب دے دیا گیا اس نے اس لڑکی کو گھر سے باہر نکال دیا۔

"Get the hell out of here, otherwise I'll kill you"

وہ تن فن کرتی چلی گئی۔

شانزل غصہ ضبط کرتے ہوئے ہال کے صوفے پر بیٹھ گیا اور اپنا سر ہاتھوں میں گرا لیا اس کا سر درد سے پھٹ رہا تھا۔

قدموں کی آہٹ پر اس نے سر اٹھا کر دیکھا تو سامنے اجمل پھوپھا کھڑے تھے اس نے چونک کر انہیں پوچھا "پھوپھا آپ سوئے نہیں؟"

"صاحب جی اب ہم یہاں کام نہیں کر سکتے اس لیے آپ حساب کر دے میں اور سعیدہ ابھی چلے جائیں گے"

"پھوپھا آپ بیٹھے پہلے دیکھیں جو آپ نے دیکھا وہ سچ نہیں ہے"

"صاحب جی ہم اس معاملے کی وجہ سے ایسا نہیں کر رہے ہیں"

Posted On Kitab Nagri

"پھر؟" شانزل نے پوچھا تو پھوپھا اسے سب بتانے لگے۔

شانزل پارٹی کے بعد کسی لڑکی کے ساتھ نشے میں دھت گھر آیا تھا۔ تب حور عین، اجمل پھوپھا، بواہال میں موجود تھے۔ شانزل کو دیکھ کر سب چونک گئے اور اسے سنبھالنے کے لئے آگے بڑھے۔

بمشکل شانزل جیسے قد کاٹھ والے آدمی کو صوفے پر بٹھایا، اس لڑکی نے پوچھا شانزل کا روم کہاں ہے تو بوانے بتا دیا۔ وہ محترمہ لہراتی بلکھاتی ہوئی شانزل کے کمرے چلی گئی۔

حور عین نے دیکھا شانزل حواسوں میں نہیں ہے تو جلدی سے بوا سے کہا "بوا، جلدی پانی لے کر آئیں"



بوا دوڑ کر پانی لینے گئی

حور عین نے بوا سے پانی لے کر شانزل کو پلانا چاہا تو شانزل نے حور عین کا ہاتھ جھٹک دیا جس سے پانی کا گلاس چھنا کے کے ساتھ ٹوٹا اور فرش پر بکھر گیا۔

"دور رہو مجھ سے بے ہودہ عورت، دوبارہ ہاتھ لگانے کی کوشش کی تو حلق سے جان نکال لوں گا"

Posted On Kitab Nagri

پھر ایک زوردار دھکا حور عین کو دیا۔ حورین جیسی نازک لڑکی کچیلی ڈال کی طرح زمین پر گری خود کو گرنے سے بچانے کے لئے ہاتھ کا سہارا لینا چاہا مگر ہاتھ کانچ کے ٹکڑوں پر پڑا اور سر سینٹر ٹیبل سے جا ٹکرایا۔ شانزل حواسوں میں نہیں تھا لیکن اس کے لہجے میں اتنی تپش تھی کہ حورین کانپ اٹھی۔

(حقیقت شانزل کے ارد گرد وہ لڑکی گھوم رہی تھی اور چپکنے کی کوشش کر رہی تھی شانزل کو لگا پھر سے وہ اس کے قریب آنے کی کوشش کر رہی ہے تو یہ اس کا رد عمل تھا۔ لیکن وہاں سب کو لگا شانزل نے یہ الفاظ حور عین کو کہے ہیں)

اس کے بعد شانزل پوری طریقے سے بے ہوش ہو گیا۔

حور عین نیچے بیٹھے کراہ رہی تھی بوا اسے اٹھانے کے لئے آگے بڑھتیں اس سے پہلے ہی وہ لڑکی اوپر کھڑی حکم صادر کرنے لگی۔

www.kitabnagri.com

"ڈرامہ ختم ہو گیا ہو تو دو منٹ میں شانزل کو کمرے میں پہنچاؤ"

"پھوپھا آپ انہیں کمرے میں لے جائیں مجھے یہ ٹھیک نہیں لگ رہے"

حور عین پیشانی پر ہاتھ رکھے کراہتے ہوئے بمشکل بول پائی۔

Posted On Kitab Nagri

پھوپھا گارڈز کی مدد سے شانزل کو کمرے میں لے گئے۔

"یا اللہ یہ مجھ سے کیا ہو گیا"

شانزل کا شرم سے زمین میں گر جانا کا دل ہوا کچھ خیال آنے پر اس نے پوچھا۔

"ابھی آپ کی بی بی کہاں ہیں؟ بلائیں انہیں"

"بی بی گھر پر نہیں ہے"

"یہ نہیں ہو سکتا وہ مجھ سے اجازت لیے بغیر کہیں نہیں جاسکتی"

شانزل کے لہجے میں یقین بول رہا تھا۔

www.kitabnagri.com

"لیکن بی بی سچ میں گھر پر نہیں ہے۔"

Posted On Kitab Nagri

"وہ آئیں تھی آپ کے پاس اجازت لینے دراصل بارہ بجے کے قریب بیوی کو فون آیا تھا کہ حیابی بی کا ایکسڈنٹ ہو گیا ہے تو اسپتال جانے کے لیے اجازت چاہیے تھی، وہ آپ کے پاس آئیں تو دروازہ اسی لڑکی نے کھولا بی بی نے کہا آپ کو بلا دیں تو اس لڑکی تو غصہ آگیا اس نے.... اس نے....."

وہ الفاظ ڈھونڈنے لگے

"اس نے کیا پھوپھا؟"

شانزل نے بے قراری سے پوچھا۔

"اس نے بی بی کو تھپڑ مار دیا جس سے بی بی سیڑھیوں سے گر گئیں"

پھوپھا کی بات سن کر شانزل نے مٹھیاں بھیجنے لگی۔

"وہ بہت بے بس تھی تو میں ہی ان کے ساتھ حیابی بی کے پاس چلا گیا لیکن بی بی نے کبھی کسی کو تکلیف نہیں دی اس لیے انہوں نے مجھے بھی گھر بھیج دیا"

"دیکھئے پھوپھا میں آپ کو سب کچھ بتا دوں گا لیکن فلحال آپ مجھے اسپتال کا نام بتائیں"

Posted On Kitab Nagri

پھوپھا کے نام بتاتے ہی وہ اسپتال کے لیے روانہ ہوا وہ ریش ڈرائیونگ کر رہا تھا جب وہ پارٹی میں جاتا تھا کچھ نہ کچھ ہو جاتا تھا پسند رہ منٹ ہسپتال میں موجود تھا۔

رات کے تین بج رہے تھے اسپتال تقریباً سنان تھا اسے کاریڈور میں ایک وجود نظر آیا جو ہچکیوں کے ساتھ رونے میں مصروف تھا وہ فوراً حور عین کے پاس گیا حور عین نے ڈر کر سر اٹھایا۔

سا منے شانزل ابراہیم کو دیکھ کر اس کا خون خشک ہو گیا وہ ڈر کر کھڑی ہوئی اور قدم پیچھے کی طرف بڑھانے لگی۔

"م...م.... میں جان.... جان کر نہیں آ... آئی.... و... وہ.... حیا کا.... حیا کا.....

س... سو.... سوری.... وہ.... وہ.... اندر.... م... م.... ڈر گئی.... تھی..."

وہ خوف کے مارے بے ربط جملے بول رہی تھی شانزل کو حور عین پر رحم اور خود پر بے انتہا غصہ آیا اس نے آگے بڑھ کر حورین کو شانلوں سے تھما اور کرسی پر بٹھایا۔

"Relax hoor, keep calm.... everything will be fine"

Posted On Kitab Nagri

وہ ہمیشہ خیالوں میں بھی "اس" "اسے" کہہ کر مخاطب کرتا تھا لیکن بے اختیاری میں شانزل نے اسے حور کہہ کر پکارا کوئی اور صورت حال ہوتی تو حور عین ضرورتی کیونکہ شانزل نے آج پہلی مرتبہ اسکا نام لیا تھا۔ شانزل کا لہجہ انتہائی نرم تھا مگر اس کا حور عین پر کوئی اثر نہیں ہوا۔ حور عین ہنوز رونے میں مصروف تھی۔

"حیا کہاں ہیں؟" اس نے آرام سے پوچھا، حور عین ابھی بھی آنکھیں پھاڑے آنکھوں میں خوف سمائے اسے دیکھ رہی تھی

"اندر" حورین کے صرف ہونٹ ہلے آواز نہیں آئی۔

حور عین بے طرح کانپ رہی تھی رونے کے باعث سبز آنکھیں سو ج گئی تھی پیشانی اور ہاتھ پر زخم لگے تھے ان سے خون نکل کر وہیں سوکھ چکا تھا۔ آج بھی وہ چادر میں اپنے وجود کو چھپائے ہوئے تھی بسکٹ کلر کی چادر پر کہیں کہیں خون کے دھبے تھے جو اس کے ہاتھ اور پیشانی سے نکلا تھا شانزل نے دیکھا وہ بنا چیل کے ہی آگئی ہے دونوں سہیلیاں ایک دوسرے کے پیچھے پاگل ہے اس کا یقین شانزل ابراہیم کو ہو گیا۔

"حور سب ٹھیک ہو جائے گا میں ڈاکٹر سے مل کر آتا ہوں آپ رونا بند کرو۔"

حور نے کوئی تاثر نہیں دیا۔

Posted On Kitab Nagri

ڈاکٹر نے تسلی بخش جواب دیا تو شانزل نے ایک نرس سے کہا کہ ointment لے کر آئے۔

وہ واپس آیا تو حور عین نماز پڑھنے میں مشغول تھی۔ چہرہ وضو کے پانی اور آنسوؤں کے قطرے کے وجہ سے نم تھا۔ سبز آنکھوں کے گرد خمدار پلکیں پانی کی وجہ سے بھیگی ہوئی تھی۔ شانزل کے دل نے ایک بیٹ مِس کی۔ وہ نماز ختم کر کے کرسی پر بیٹھ گئی۔

نرس نے آکر اس کی پیشانی اور ہتھیلی پر مرہم لگایا۔
پھر حور عین ورد کرنے میں مشغول ہو گئی اور شانزل اسے دیکھنے میں۔

بسکٹ کلر کی چادر کے ہالے میں لپٹا ہوا چہرہ، سب سے اہم چہرے پر پاکیزگی۔
آج تک وہ اسے حیات سکندر کی بھتیجی کی طرح ٹریٹ کرتا آیا تھا لیکن آج اس کے دل نے خاموش خواہش کی تھی کہ شانزل ابراہیم کو پتہ لگے کہ حور عین جہانزیب کیسی ہے؟
وہ حیات سکندر اور حویلی والوں کے صفات سے بخوبی واقف تھا کہ وہ لوگ سیسے کے پیچھے کس حد تک پاگل ہے، لیکن حور عین کیا تھی؟

اس کی سوچوں کا ارتکاز فجر کی اذان نے توڑا، شرمندگی کے باعث وہ حور عین کو مخاطب نہ کر سکا اور فجر پڑھنے چلا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

شانزل واپس آیا تو کاریڈور پورا خالی تھا اس نے آس پاس نظر دوڑائی لیکن حور عین کہیں نظر نہ آئیں پھر اس نے بیقراری سے نرس سے پوچھا اس نے کہا مجھے نہیں پتا۔

شانزل کو خود پر بے تحاشا غصہ آیا اسے حور عین کو اس وقت یہاں اکیلے چھوڑ کر جانا ہی نہیں چاہیے تھا۔
تبھی حور عین تیز تیز قدم اٹھاتی کاریڈور میں داخل ہوئی اور ڈاکٹر روم میں چلی گئی۔

"اس نے مجھے دیکھا یا نہیں مطلب ہے دونوں سہیلیاں ایک دوسرے کے علاوہ کچھ دیکھنا ہی نہیں چاہتی مجھے کیا ہو گیا ہے میں کیا سوچ رہا ہوں، اف!!!"

حور عین ڈاکٹر روم سے باہر آئی تو وہ اس کی جانب لپکا
"کہاں تھیں آپ؟"

حور عین نے نظر اٹھا کر نظر شانزل کو نہیں دیکھا حلق تر کر کے ایک لفظی جواب دیا
"انجیکشن"

www.kitabnagri.com

"اب کسی بھی چیز کی ضرورت ہو تو مجھے بتائیے گا اور اسے پہن لیں"

شانزل نے ایک شاپر حور عین کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

حور عین شاپر تھام کر خاموشی سے کرسی پر ٹک گئی۔ شاپر کھول کر دیکھا تو اس میں چپل کا نیا جوڑا تھا۔ کسی خیال کے تحت اس نے اپنے پاؤں دیکھے،

Posted On Kitab Nagri

اف!!!! میں چپل پہننا ہی بھول گئی۔ چپل نکال کر پیروں میں ڈالیں۔ شانزل حور عین کی حرکت سے محظوظ ہو رہا تھا۔

ڈاکٹر نے آکر کہا "ہم نے پیشینہ کو روم میں شفٹ کر دیا ہے انشاء اللہ کچھ گھنٹوں میں ہوش آجائے گا"

حور عین کی جان میں جان آئی۔

دونوں اٹھ کر روم میں آگئے جہاں حیا دنیا جہاں سے بے خبر تھی۔ شانزل صوفے پر بیٹھ گیا اور حور عین بیڈ کے قریب کرسی پر۔ کچھ گھنٹے گزرے تو حور عین اٹھ کر باہر چلی گئی جب وہ واپس روم میں داخل ہوئی تو اس کے ہاتھ میں ناشتہ سے بھری ٹرے تھی۔ شانزل اسے دیکھنے میں اتنا محو تھا کہ اسے ناشتہ کا خیال ہی نہیں آیا۔ حور عین نے ٹرے صوفے کے آگے ٹیبل پر رکھی اور مڑ کر باہر جانے لگی۔

Kitab Nagri

"آپ....." شانزل کے کچھ کہنے سے پہلے ہی جواب دیا "ڈاکٹر نے بلایا ہے" اور تیز تیز قدم اٹھاتی چلی گئی۔ شانزل کو کچھ کہنے کا موقع ہی نہ دیا۔ شانزل نے ایک نظر اپنے آگے رکھے ناشتہ کو دیکھا پھر ایک نظر گھڑی پر ڈالی صبح کے آٹھ بج رہے تھے۔

"وہ ہر طریقے سے مکمل بیوی تھی"

"بیوی؟"

"لا حول ولا قوۃ میں یہ کیا بول رہا ہوں"

Posted On Kitab Nagri

حور عین جب کمرے میں واپس داخل ہوئی تب بھی ناشتہ ویسے کا ویسے ہی رکھا تھا وہ پھر سے بیڈ کے پاس کرسی پر بیٹھ گئی

"کیا ہو جاتا اگر پوچھ لیتی کہ ناشتہ کیوں نہیں کیا؟ یہ سوچ کر شانزل نے اسے خود مخاطب کیا
"حور آپ نے ناشتہ کر لیا؟"

"بھ... بھوک نہیں ہے" شانزل کچھ کہتا اس سے پہلے ہی حیا کے کراہنے کی آواز آئی حور عین فوراً اس کی طرف متوجہ ہوئی۔

حیا آہستہ آہستہ ہوش میں آرہی تھی
"حیا"

حور عین اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگی
"آنکھیں کھولو حیا، مجھے دیکھو"

www.kitabnagri.com

حیا نے آنکھیں کھول کر حور عین کو دیکھا۔ حور عین مسکرائی۔

شانزل تعجب سے دونوں کی محبت دیکھ رہا تھا۔

"حد ہے مطلب ایسی سیچویشن تو ڈراموں میں ہیر و ہیر و سن کے بیچ میں ہوتی ہے۔"

Posted On Kitab Nagri

نرس نے آکر کہا انہیں کچھ کھلا دیجئے اسپتال سے حیا کے لئے سوپ بھیجوا یا گیا۔ حور عین نے اسے سہارا دے کر بٹھایا اور سوپ پلانے کے لئے چمچ اس کے آگے کیا تو حیا نے منہ پھیر لیا اور منہ پھلا کر کہا "مجھے نہیں پینا میں ناراض ہوں"

حور عین نے باؤل نیچے رکھ دیا شانزل کو لگاب حور عین حیا کو منائے گی، لیکن حور عین نے ایک تھپڑ حیا کے گال پر لگا دیا وہ الگ بات ہے کہ نازک ہاتھوں کا تھپڑ بھی نازک سا پڑا تھا۔

جہاں شانزل چونک گیا تھا وہیں حیا گال پر ہاتھ رکھے منہ کھول کر دور آنکھیں پھاڑے دیکھ رہی تھی۔
"حد ہے! نالائق ہو تو تم جیسا، خود ناراض ہو کر منٹیں کرواتی ہو اور میں ناراض ہوں تو تھپڑ رسید دیا"

"کیوں میرے ضبط کو آزما رہی ہوں پلیز کھالو"

لہجہ بھیگا ہوا تھا حور عین کی پشت شانزل کی طرف تھی لیکن اسے پتہ تھا اور وہ رو رہی ہے۔
حورین نے سوپ سے بھرا چمچ حیا کی طرف بڑھایا تو اس مرتبہ حیا نے بلاچوں چرا کیے سوپ پی لیا۔

www.kitabnagri.com

سوپ ختم ہونے کے بعد آخر حیا نے ہی کہا
"اچھا ناسوری، جان بوجھ کر تھوڑی ایکسیڈنٹ کروایا تھا"

"تمہیں اندازہ نہیں ہے حیا تم مجھے کتنا پریشان کرتی ہو، کل کی رات مجھ پر کیسی گزری ہے"

Posted On Kitab Nagri

حیا فوراً اپنے جون میں آئی۔

"وہ دوست ہی کیا جو پریشان نہ کرے ابھی تو تمہیں اور پریشان کرنا ہے، خد متیں کروانی ہے، چلو قنیض ہمیں پانی پلاؤ"

ایک ادا سے حکم صادر کیا جسے دیکھ کر شانزل مسکرایا۔

حورین کچھ کہتی اس سے پہلے ہی ڈاکٹر اندر آئیں حیا نے چھوٹے ہی ڈاکٹر سے پوچھا
"ڈاکٹر میری لکھنوی کڑتی کہاں ہیں؟ جو میں نے پہنی ہوئی تھی"

اس کی بات سن کر ڈاکٹر مسکرائی اور کہا
"وہ کپڑے خون لگنے کی وجہ سے خراب ہو گئے تھے تو ہم نے انہیں dispose کر دیے"

اس دوران حور عین ایسے دیکھ رہی تھی جیسے کیا کروں میں اس لڑکی کا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ڈاکٹر وہ میری فیورٹ کڑتی تھی۔ آپ بتائیں مجھے کس کم بخت نے ٹکرماری تھی؟ میں نے اس کا سر پھاڑ دینا ہے۔"

حیا تو اپنی کڑتی کا صدمہ ہی لگ گیا تھا اور ڈاکٹر بیچاری حیران، آج تک اس نے ایسا نمونہ نہیں دیکھا تھا۔

"تھم جاؤ لڑکی، سوری ڈاکٹر"

Posted On Kitab Nagri

حور عین نے پہلے ڈاکٹر کو پھر حیا کو مخاطب کیا۔

"آپ بتائیں مس حیا آپ کو کہیں درد تو نہیں ہو رہا؟"

ڈاکٹر نے پیشہ وارانہ سوال کیا

"میں نہیں بتاؤں گی پہلے حور سے کہیں کہ وہ مجھے معاف کر دے"

ڈاکٹر بیچاری پریشان، اس نے "حور" کی طرف دیکھا

"حیا چیک اپ کراؤ یار"

حور عین نے عاجزی سے کہا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"ٹھیک ہے ہم نے یہ التجا قبول کی قنیض"

شانزل پورا ڈرامہ دیکھ رہا تھا حیا کہ نظر اب تک اس پر نہیں پڑی تھی۔

ڈاکٹر رپورٹ دیکھ رہی تھی تو اچانک حیا کو یاد آیا "ہائے اللہ! ڈاکٹر یہ زخم نشان تو نہیں چھوڑیں گے نا؟ اسی مہینے

میری شادی ہے"

ڈاکٹر نے کوئی جواب نہیں دیا وہ صرف حیا کو دیکھ کر رہ گئی لیکن حیا کو مجال ہے جو کوئی فرق پڑا ہو۔

Posted On Kitab Nagri

"میں بتا رہی ہوں حور، اگر ان زخموں کی وجہ سے میری شادی کی تصویریں خراب آئی تو.... تو..... میں پتا نہیں کیا کر ڈالوں گی"

اور شانزل کا ضبط یہیں تک تھا شانزل قہقہہ لگا کر ہنس پڑا قہقہے کی آواز پر تینوں نے مڑ کر دیکھا حیا تو شانزل کو دیکھ کر خوش ہو گئی لیکن ڈاکٹر تو جیسے شانزل کے قہقہے میں کھو گئی ڈاکٹر کو ایسے ٹکٹکی باندھ کر شانزل کو دیکھنا حور عین کو عجیب لگا۔ اب بھی شانزل اگر "اچھے" کی جگہ "الگ" لفظ استعمال کر سکتا ہے، تو اتنا حق تو حور عین کا بھی ہے کہ وہ "برے" کی جگہ "عجیب" لفظ استعمال کرے، خیر۔ شانزل کے لئے یہ عام بات تھی کی لڑکیاں اس کی دیوانی تھی اس لئے اس نے نظر انداز کیا۔

حیا کو تو بڑا مزہ آیا

"ارے بھائی! آپ بھی آئے ہیں؟"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"کیوں میں نہیں آسکتا؟"

"ارے واہ! بھائی اب تو بہت مزہ آئے گا"

ڈاکٹر تو حیا کو ایسے دیکھنے لگی جیسے کہنا چاہ رہی ہو کیا آپ پکنک منانے آئی ہو؟

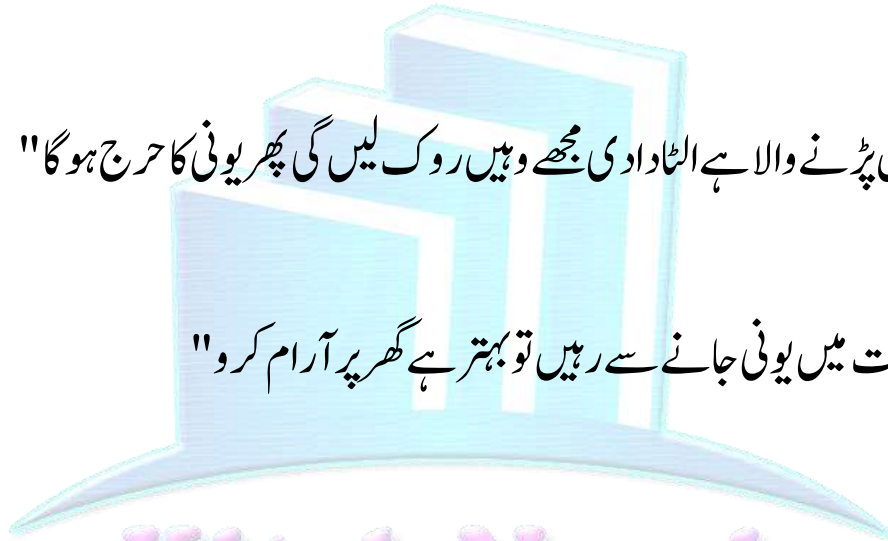
Posted On Kitab Nagri

"دیکھیں آپ لوگ پلیز باہر جائیں میں پیشنٹ کوچیک کر لوں"
ڈاکٹر نے تھک ہار کر کہا

"تم اپنے گھر پر فون کرو اور ایکسیڈنٹ کے بارے میں بتاؤ"
حور عین نے حیا کی طرف فون بڑھاتے ہوئے کہا

"کسی کو کوئی فرق نہیں پڑنے والا ہے الٹا دادی مجھے وہیں روک لیں گی پھر یونی کا حرج ہوگا"

"ویسے بھی تم اس حالت میں یونی جانے سے رہیں تو بہتر ہے گھر پر آرام کرو"
حور نے سمجھانا چاہا



باتوں کے درمیان حور کا فون بجا حور عین نے سیکنڈ کی بھی دیر کیے بغیر حیا کے ہاتھ سے فون لیا نمبر دیکھ کر فوراً
ر سیو کیا

"جی اسلام علیکم"

"جی ٹھیک ہوں"

"شہر میں ہی ہوں"

"جی نہیں صرف امتحان دینے جاؤں گی"

Posted On Kitab Nagri

"مجھے فرق نہیں پڑتا"

"نہیں کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے"

"نہیں کوئی رابطہ نہیں کیا، آپ سے بات ہوئی ہے کیا؟"

آخری جملہ بولتے ہوئے حور کے چہرے پر اشتیاق تھا جو کہ جواب سننے کے بعد ماند پڑ گیا۔

"جی اچھا، خدا حافظ"

فون رکھتے ہی حیا سے مخاطب ہوئی

"میں نمبر ڈائیل کر رہی ہوں لو بات کر لو"

یہ کہہ کر حور عین نے فون حیا کی طرف بڑھایا لیکن اس نے فون نہیں لیا

"بات کر لو حیا"

آخر کار شانزل نے مداخلت کی اس کی بات سن کر حیا نے موبائل کان سے لگایا

"جی ابو، السلام علیکم"

"یہ بتانے کے لیے فون کیا ہے کہ ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا"

"خدا حافظ"

پھر گہرا سانس بھر کر کہا "آرہے ہیں ابو"

Posted On Kitab Nagri

ایکسڈنٹ کیسے ہوا؟ مطلب تم نے کسی کو ٹکرماری ہے یا کسی نے تمہی ٹکرماری ہے؟

"کسی نے مجھے ٹکرماری ہے"

"شکر ہے پولیس وغیرہ کا چکر نہیں ہے، میں نے ڈاکٹر سے بات کر لی ہے تم گھر چلو میں انتظامات دیکھتا ہوں" کہہ کر وہ باہر چلے گئے

"اسی لئے، اسی لئے میں کہہ رہی تھی مت بتاؤ کون سا فرق پڑنا ہے"

"تمہارے ابا ہے وہ حیا"

حور عین نے سمجھنا چاہا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

کچھ دیر بعد حیا کو خیال آیا کہ

"میری میڈیکل رپورٹ یونی میں سبٹ کرنی ہوگی"

"میں کردوں گی"

Posted On Kitab Nagri

"تم یونی جاؤ گی؟"
حیا نے تعجب سے پوچھا

"کیوں میں نہیں جاسکتی کیا؟"
حور عین نے الٹا سوال کیا

"نہیں حور تم نہیں جاؤ گی"
حیا کا لہجہ اٹل تھا۔

"ہم اس بارے میں بعد میں بات کریں گے ابھی رہنے دو مجھ میں جھگڑنے کی ہمت نہیں ہے"
شانزل کو محسوس ہوا حور اس کے سامنے بات نہیں کرنا چاہتی کچھ دیر بعد حیا اپنے ہیں اپنے ابا کے ساتھ روانہ ہو گئی۔

www.kitabnagri.com

"میں گاڑی لاتا ہوں آپ باہر آئیں"

پورے راستے حور عین دروازے سے لگ کر بیٹھی رہی ولا آنے کے بعد دونوں کو ہی رات کا منظر یاد آ گیا

Posted On Kitab Nagri

شاذل نظریں جھکا گیا سامنے بوا کھڑی تھی۔

بوا اور پھوپھا آپ میرے کمرے میں آئیں "
کہہ کر سیڑھیاں عبور کر گیا۔

حور عین نے کچن کا رخ کیا
"رہنے دو بچے، تم تھک گئی ہو گی میں دوپہر کا کھانا بنا لوں گی"

"میں ٹھیک ہوں بوا"
حور عین نے سادگی سے جواب دیا

"جب تم کہتی ہونا کہ میں ٹھیک ہوں مجھے بہت تکلیف ہوتی ہے تمہارے اس جملے کے پیچھے بہت درد چھپا ہوتا ہے"

حور عین کے کام کرتے ہوئے ہاتھ رکے

"آپ کو پتہ ہے بوا آپ ایک دم بی امان کی طرح باتیں کرتی ہیں"

Posted On Kitab Nagri

"وہ کون ہے؟"

بوانے استفسار کیا۔

"وہ انہوں نے ہی مجھے پالا ہے بالکل آپ کی طرح لگتی ہے بس آپ سے عمر تھوڑی زیادہ ہوگی"

"اچھا چلو میں ذرا اوپر ہو کر آتی ہوں تم نے تو بات ماننی نہیں ہے الٹا مجھے باتوں میں لگا کر کام ہی بھلا دینا ہے"

شانزل بوا اور پھوپھا کو مطمئن کرنے کے بعد چادر تان کر سو گیا اس کی آنکھ عصر کے اذان سے کھلی جب شانزل عصر پڑھ کر آیا تو گھر میں ہمیشہ کی طرح حور عین نظر نہ آئی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"بوا کھانے میں کیا بنایا ہے؟"

"میں نے تو کچھ نہیں پکایا، البتہ بی بی نے قورمہ بنایا ہے کہو تو کھانا لگاؤں؟"

بوانے مسکرا کر بتایا

"آپ کی بی بی کہاں ہے؟"

Posted On Kitab Nagri

شانزل نے سرسری سا پوچھا

"وہ گھنٹہ بھر پہلے ہی کمرے میں گئی تھی سونے، اٹھاؤں کیا؟"

بوانے بتاتے ہوئے آخر میں سوال کیا

"نہیں رہنے دیں....."

وہ کہہ ہی رہا تھا حور عین کمرے سے باہر آئی سوئی ہوئی آنکھیں جن میں نیند کا خمرا بھی تھا آنکھوں کو اور دلکش بنا رہا تھا لیکن جیسے ہی سبز آنکھیں اٹھیں تو شانزل کو دیکھ کر خوف کے آثار نظر آئے اس نے فوراً نظریں جھکالی اور وہیں جم گئی۔ قدم تو جیسے آگے بڑھنے سے انکاری ہو گئے

"کھانا لگا دیں بوا"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

شانزل نے بوا سے مخاطب ہوا

حور عین فوراً پلٹ کر کمرے میں چلی گئی کل کے واقع کے بعد خوف اس کے دل میں گھر کر گیا تھا لیکن شانزل کے الفاظ تو تیر کے مانند لگے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

شانزل کل سے لے کر آج تک کے وقفے کو ہی سوچ رہا تھا اس کے حواسوں پر صرف حور عین ہی چھائی ہوئی تھی اس کی جگہ کوئی اور لڑکی ہوتی تو اسپتال میں ہی اس کے رویہ پر اچھی خاصی سنا دیتی لیکن حور عین ایک دم الگ تھی یا اسے ہی لگ رہی تھی اس کی سوچوں کا ارتکاز فون کی بیل نے توڑا اس نے دیکھا خالو کی کال تھی، "السلام علیکم خالو"



"وعلیکم السلام کیسے ہو؟"
خالو کے لہجے سے محبت صاف ظاہر تھی

"ٹھیک ہوں، آپ کیسے ہیں؟"

"الحمد للہ"

"خالہ کیسی ہیں؟"

"پچھلے کچھ دنوں میں طبیعت خراب تھی مگر اب ایک دم ٹھیک ہے میں نے تمہارے خالہ کی طبیعت دیکھتے ہوئے کچھ نہیں بتایا، انشاء اللہ وقت دیکھ کر خود ہی بتا دوں گا"
خالو نے تفصیل بتائی

Posted On Kitab Nagri

"جیسا آپ کو ٹھیک لگے"
شانزل نے اتنا ہی کہا

شانزل بچے، حور عین کو بعد میں کوئی پریشانی تو نہیں آئی؟"
خالو کا لہجہ تشویش آمیز تھا

"کیا مطلب؟"
شانزل نے نا سمجھی سے پوچھا

"مطلب یہ کہ اس دن پارٹی میں کتنے ہی لوگ تھے کسی نے اس واقعے کے بارے میں کچھ کہا تو نہیں"

www.kitabnagri.com

"نہیں خالو ایسا تو کچھ نہیں ہوا"

"ہمم، اچھا ہے ہی ہے ورنہ لوگ ایسے واقعے کے بعد لڑکی کا جینا حرام کر دیتے ہیں"

"اچھا خالو مجھے کال آرہی ہے میں آپ سے بعد میں بات کرتا ہوں"

Posted On Kitab Nagri

"سرہم نے انٹرویو لے لیے ہیں ہماری ٹیم نے انھیں select کیا ہے"

شانزل آفس میں بیٹھالیپ ٹاپ پر مصروف تھا جب رفیق نے ایک resume شانزل کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا

"ٹھیک ہے رفیق، تم یہ Resume اپنے پاس ہی رکھو میں بعد میں دیکھ لوں گا"

سرہم نے انہیں سول انجینئر کے طور پر منتخب کر کیا ہے، یہ اپنی انسٹیٹوشن کی bright student ہے مگر ان کی کچھ شرائط ہیں"

"دیکھو رفیق اگر یہ ہمارے لئے بہترین انجینئر ثابت ہوئی تو میں انہیں کسی بھی قیمت پر اپوائنٹ کروں گا"

وہ ہنوز لیپ ٹاپ پر مصروف تھا

"ٹھیک ہے سر میں ان سے کہتا ہوں کہ پریزنٹیشن ready کریں"

"Ok"

Posted On Kitab Nagri

شانزل کو ایک سول انجینئر کی ضرورت تھی اس لئے اس نے شہر کے انسٹی ٹیوٹ میں انٹرویو رکھے تھے اور چنے گئے لوگوں کا آج پریزنٹیشن تھا۔

جب وہ انسٹیٹیوٹ میں داخل ہوا تو اس کی نظر حور عین پر پڑی جو ڈین کے آفس میں داخل ہو رہی تھی۔



شانزل نے رفیق کو فون ملایا اور کہا
"تم نے کسے فائل کیا تھا؟"

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اریٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

Posted On Kitab Nagri

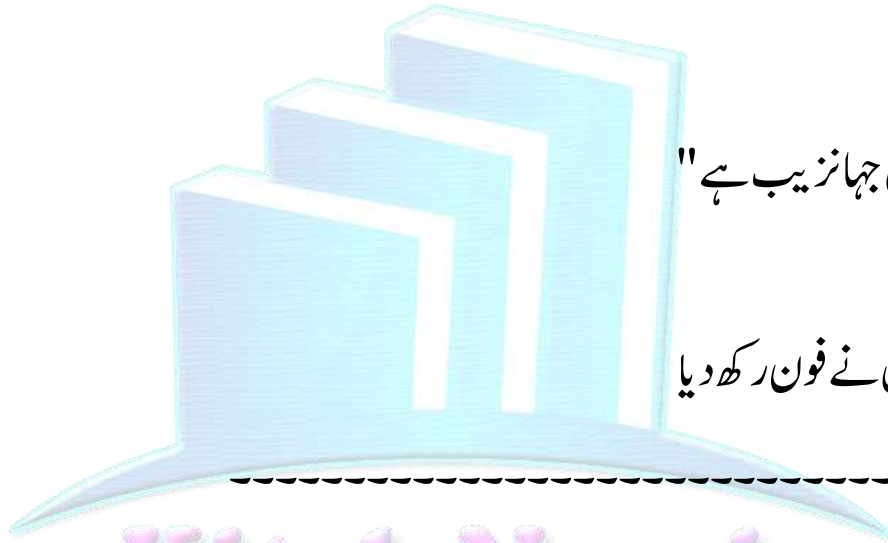
samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595



"سراں کا نام حور عین جہانزیب ہے"

یہ سننے کے بعد شانزل نے فون رکھ دیا

شانزل بیٹھا سامنے اسکرین پر چلتے منظر کو دیکھ رہا تھا جس میں حور عین پر یزٹیشن دے رہی تھی یہ سکرین کیمرے میں قید ہونے والے منظر پیش کر رہی تھی۔

شانزل ابراہیم کی توپو چھو ہی مت وہ منہ کھولے اسے دیکھ رہا تھا وہ کہیں سے بھی وہ حور عین نہیں لگ رہی تھی جو اتنے دنوں سے اس کے گھر میں رہ رہی تھی۔ کہاں وہ دبوسی نظریں جھکا کر بات کرنے والی حور عین کہاں یہ حور عین جو پورے اعتماد کے ساتھ کھڑی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے اپنی بات رکھ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

شانزل نے رفیق کو فون کیا اور کہا اسے اپنا نمٹنٹ لیٹر دے دے سب ہی اس کی پریزنٹیشن کی تعریف کر رہے تھے اور نوکری مل جانے کی وجہ سے مبارکباد دیتے ہوئے باہر نکل گئے۔

حورین اپنا سامان سمیٹ رہی تھی تب اس کے کانوں میں شانزل ابراہیم کی آواز گونجی۔

Congratulations and welcome to"

"THE SHANZIL INDUSTRIES

حورین کو ایک لمحہ لگا تھا سمجھنے میں کہ اسے شانزل کے آفس میں نوکری ملی ہے۔ اس کی آنکھیں حیرت کے بعد خوف سے پھیلیں۔

اور شانزل ابراہیم کو لگا وہ ان سبز رنگ آنکھوں میں ڈوب جائے گا لیکن اس کے ڈوبنے سے پہلے ہی حورین نے نظریں جھکالی۔

فوراََ صفائی دینے لگی

"مجھے نہیں پتا تھا کہ یہ ویکنسی آپ کی کمپنی میں ہے"

"ٹھیک ہے اب پتا لگ گیا ہے، کل سے وقت پر آفس آئیے گا میں کافی سخت گیر باس ہوں، خدا حافظ"

Posted On Kitab Nagri

پھر پلٹ کا نفرنس روم سے باہر چلا گیا۔

"مجھ سے بہتر کون جان سکتا ہے کہ آپ کتنے سخت گیر ہیں" یہ صرف سوچ سکی بولنے کی جرأت تو اس میں تھی ہی نہیں۔

حور عین اس رات اس قدر ڈری ہوئی تھی اکیلی تھی اسے ایک سہارے کی ضرورت تھی اسے شانزل کو دیکھ کر اطمینان ہونا چاہئے تھا مگر شانزل کو دیکھ کر اسکے خوف اور بڑھ گیا شانزل کے تسلی بخش جملے کسی کام نہ آئے۔ اسے شانزل کے کسی جملے، یا آمد اسکے لیے راحت کا باعث کیوں نہیں تھے؟ شانزل ابراہیم جتنا سنجیدہ، سخت مزاج اور ضدی تھا اس سے پوری دنیا واقف تھی لیکن وہ حور عین کے آگے بخود کیوں ہوتا جا رہا تھا؟ میں اتنی سی نازک سی لڑکی کے آگے بے اختیار کیوں ہوتا جا رہا ہوں؟ وہ میرے اعصاب پر کیوں سوار ہونے لگی ہے؟ کیوں ہر وقت میری سوچوں پر اسی کا قبضہ رہتا ہے؟ نہ جانے کون سی کشش ہے جو مجھے کھینچتی ہے اور میں کھینچا چلا جاتا ہوں،،،،

اف.....! بے اختیار؟ اعصاب پر سوار؟ قبضہ؟ کشش؟ شانزل ابراہیم ہوش میں آؤ کیا حرکت کر رہے ہو تم؟ یہ صرف شرمندگی ہے اور کچھ نہیں، انجانے میں ہی سہی تم سے زیادتی ہوئی ہے بس اسی کا guilt ہے۔

Posted On Kitab Nagri

دراصل اسے خوشی ہوئی تھی حور عین کے بارے میں جان کر کہ وہ سول انجینئرنگ کے لاسٹ ایئر میں ہے حالانکہ وہ بہت کمزور اور نازک سے سراپے کی مالک تھی اسے دیکھ کر کہیں سے بھی گماں نہیں ہوتا تھا کہ وہ سول انجینئرنگ کی اسٹوڈنٹ ہوگی۔ جب شانزل کو پتہ لگا وہ پڑھتی تو اس نے سوچا کہ فرسٹ یا سیکنڈ ایئر کی اسٹوڈنٹ ہوگی۔

شانزل نے اسے اس کی قابلیت کے بل بوتے پر ہی اپوائنٹ کیا تھا رفیق سے حور عین کی شرط سن کر اس کے چہرے پر جاندار مسکراہٹ نے احاطہ کیا۔
حور عین کی شرط تھی کہ وہ کبھی بھی چار بجے سے زیادہ کام نہیں کرے گی یعنی وہ کبھی بھی اندھیرا ہونے تک آفس میں نہیں رہے گی۔

پتا نہیں کیوں شانزل کو یہ سب الگ رہا تھا جی بالکل شانزل کو یہ سب "الگ" رہا تھا کیونکہ وہ اس الگ کی جگہ "اچھا" لفظ استعمال نہیں کرنا چاہ رہا تھا۔
www.kitabnagri.com

صبح جب شانزل نیچے آیا تو حور عین آفس جا چکی تھی۔

جب وہ آفس میں داخل ہوا تو سب میں اس نے "اسے" ڈھونڈا لیکن وہ نظر نہیں آئی۔

Posted On Kitab Nagri

کچھ دیر بعد رفیق نے اسے یاد دلایا کہ نئی انجینئر کے ساتھ بورڈ ممبر کی میٹنگ ہے تو وہ سر ہلاتا میٹنگ روم میں چلا آیا۔

جب وہ داخل ہوا تو اس نے دیکھا تقریباً آٹھ لوگ پہلے سے موجود ہیں اور لمبی سی میز کے ایک سرے پر "وہ" کھڑی ہے سب شاید شانزل کے ہی منتظر تھے۔

شانزل نے باس کی کرسی یعنی لمبی سی میز کے دوسرے سرے پر رکھی کرسی سنبھالی اب حور عین ایک دم اس کے سامنے تھی۔

میٹنگ اسٹارٹ ہوئی تو سب ہی حور عین سے سوالات کر رہے تھے جس کا جواب وہ بہت اعتماد کے ساتھ دے رہی تھی یہ الگ بات تھی کہ اس نے ایک نظر بھی اپنے باس کی طرف نہیں ڈالی تھی۔ پھر سب نے ایک ایک کر کے مسئلے بتائے جو شانزل انڈسٹریز کو پیش آرہے تھے اور اس کے علاوہ اسے کون کون سے پروجیکٹ دیکھنے ہیں اس کے بارے میں بھی اطلاع دی۔ میٹنگ خیر و عافیت سے اختتام پذیر ہوئی اس دوران شانزل ابراہیم ایک ہی زاویے پر بیٹھا تھا جیسے سامنے اس کی من پسند مووی ہو اور وہ اسے بڑے انہماک سے دیکھ رہا ہو اسے تو میٹنگ میں کوئی دلچسپی ہی نہیں تھی رفیق نے ایک آدھ مرتبہ اسے کچھ کہنا چاہا تو شانزل نے اسے جن نظروں سے گھورا جیسے اسے یہ مداخلت سخت ناگوار گزری ہو تو رفیق نے تو کچھ کہنے سے توبہ کر لی۔

Posted On Kitab Nagri

(اف....اف.... شانزل ابراہیم کا غصہ)

سبھی اسے سراہتے ہوئے باہر نکلنے لگے آفس کے ایک در کرنے مصافحہ کرنے کے لیے حور عین کے آگے ہاتھ بڑھایا شانزل کو پتہ تھا وہ کبھی بھی یہ ہاتھ نہیں تھامے گی اور ایسا ہی ہوا۔

شانزل بنا کچھ کہے اپنے کیبین میں آگیا۔ کیبین بہت کشادہ تھا۔ کیبین کے دروازے والی دیوار باہر سے دیکھنے پر آئینے کی طرح لگتی تھی لیکن اندر سے خالص کانچ تھی۔ جس کی وجہ سے اندر سے باہر کا منظر صاف دکھائی دیتا تھا اور باہر سے کچھ نظر نہ آتا۔ داخل ہوتے ہی سامنے شانزل کی میز تھی جس کی ایک طرف شانزل کی کرسی جس پر جب وہ بیٹھا تو ریاست کا شہزادہ معلوم ہوتا۔ دائیں طرف اٹیچڈ باتھ روم کا دروازہ اور دوسرے کمرے کا دروازہ تھا اس کمرے شانزل تب استعمال کرتا جب اسے آفس میں ہی رکنا پڑتا۔ اس کمرے میں ایک وارڈرب ایک بیڈ اور صوفہ تھا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

شانزل نے کیبین میں آتے ہی رفیق سے کہا

"میرے بائیں طرف والی کیبین نئی انجینئر کوکل سے دے دو، لیکن اس سے پہلے میرے اور اس کیبین کے درمیان دیوار کی جگہ ایسی دیوار ہونی چاہیے"

اس نے دروازے کی کانچ اور آئینے کی دیوار کی طرف اشارہ کیا۔ جس شانزل حور عین کی کیبین کا منظر دیکھ سکتا تھا اس کی بات سن کر رفیق نے سر ہلایا۔

Posted On Kitab Nagri

دوسرے دن آفس میں اس کے حکم کی تعمیل ہو چکی تھی۔ دیوار پر سے بلائینڈرز ہٹائے تو "وہ" نظر آئی جو پوری طرح سے اپنے کام میں محو تھی ہمیشہ کی طرح چادر سے اپنے وجود کو چھپائے ہوئے وہ سبھی سے لیے دیے انداز میں بات کر رہی تھی۔

رفیق انتہائی عقلمند پی اے تھا اس نے بن کہے بلائینڈرز لگوا لیے تھے جس کی وجہ سے جب بھی کوئی شانزل کے آفس میں آتا تو وہ بلائینڈرز لگا لیتا، جب اکیلا ہوتا تو بلائینڈرز ہٹا دیتا۔

اگلے دن شانزل نے دیکھا وہ دروازے کے باہر کھڑی ہے تقریباً پانچ منٹ حور عین نے اسی کشمکش میں گزار دیے کہ اندر جائے یا نہ جائے آخر کار ہمت کر کے دروازہ کھٹکھٹا دیا اور کہا

"May I come in sir?"

شانزل اس کی حالت سے محظوظ ہو رہا تھا

"Yes"

اندر آتے ہی حور عین کو اچانک سے وہ ایگریمنٹ والا منظر یاد آیا۔ اس نے سر جھٹک کر کہا

"ان پیپرس پر آپ کے سائن چاہیے تھے"

Posted On Kitab Nagri

شانزل نے دیکھا اس کی نظریں ہنوز نیچے تھی وہ لڑکی جو سب سے پورے اعتماد سے بات کرتی تھی وہ شانزل ابراہیم کے آگے نروس ہو جاتی تھی۔

"اوکے، اسے رکھ دیں"

وہ فائل رکھ کر فوراً مڑ گئی تبھی شانزل نے پوچھا "آپ کو کوئی مشکل تو پیش نہیں آرہی یہاں" حور عین کی نظر دروازے کی دیوار پر تھی یعنی وہ سب دیکھ چکا تھا۔

"جی نہیں"

کہہ کر وہ فوراً اپنے کیبن میں گئی شانزل نے بلائینڈر زہٹائے تو اس نے دیکھا "وہ" لمبے لمبے سانس لے رہی تھی جیسے نہ جانے کتنے میلوں کا سفر کر کے آئی ہو۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اس کے اگلے دن شانزل کا نفرنس روم میں جارہا تو دیکھا کہ پیون حور عین کے کیبن میں داخل ہو رہا تھا اس نے پوچھا

"کیا بات ہے؟"

پیون نے کہا

Posted On Kitab Nagri

"سروہ اندر گلاس ٹوٹ گیا ہے تو صاف کرنے جا رہا ہوں میم تو چلی گئی ہیں"
"اوکے" پھر وہ آگے بڑھ گیا مگر زینے کی طرف دیکھ کر چونک گیا۔ چونکے کی وجہ یہ تھی کہ حور عین زمین پر
گری ہوئی تھی اور اس کے پیر سے خون نکل رہا تھا جو زمین پر پھیل رہا تھا۔

شاید وہ دوسرے پیون سے ٹکرا کر گری تھی جو بھاری باکس لے کر اوپر آ رہا تھا پاس کھڑی آفس میں کام کرنے
والی لڑکیاں اس پر ہنس رہی تھیں۔ شانزل کی شفاف پیشانی پر بل نمودار ہو نشانزل کو دیکھ کر حور عین اپنا درد بھول
بھال گئی اور اسے خوف نے آگھیرا۔

حیا کے اکسیڈنٹ والی رات سے وہ اس سے ڈرنے لگی تھی۔
شانزل نے آگے بڑھ کر سیکیئنڈ کی بھی دیر کیے بغیر حور عین کو بانہوں میں بھر لیا، حور عین اس افتاد کے لیے تیار
نہیں تھی اسکی اندر کی سانس اندر اور باہر کی باہر رہ گئی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

شانزل نے آگے بڑھ کر سیکیئنڈ کی بھی دیر کیے بغیر حور عین کو بانہوں میں بھر لیا، حور عین اس افتاد کے لیے تیار
نہیں تھی اسکی اندر کی سانس اندر اور باہر کی باہر رہ گئی۔ لیکن مجال ہے جو شانزل ابراہیم کو کسی چیز سے فرق پڑا ہو۔

شانزل نے اپنے قدم کیبن کی طرف بڑھا دیئے۔ کیبن میں آ کر حور عین کو کرسی پر بٹھایا فون نکال کر رفق کو کال
ملائی۔ اور گھٹنوں کے بل حور عین کے پاس بیٹھ گیا

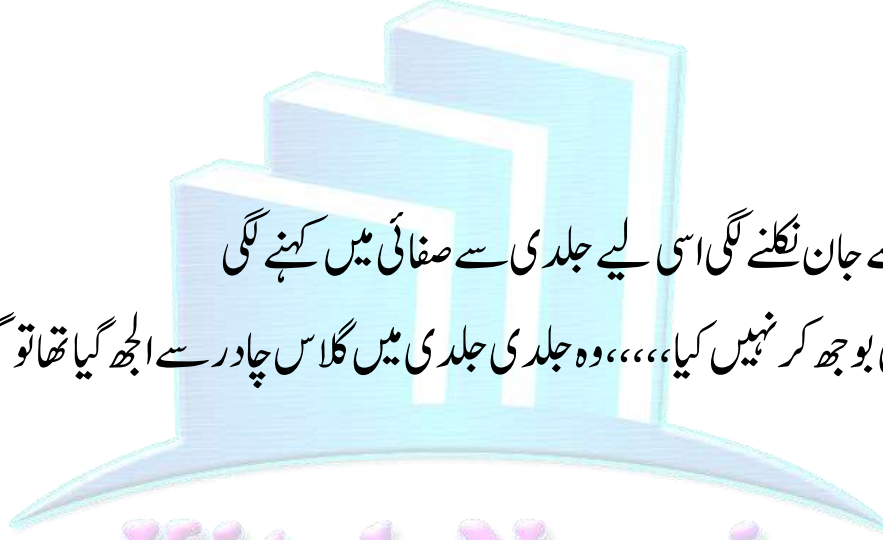
Posted On Kitab Nagri

"رفیق ابھی کے ابھی ڈاکٹر کو میرے پاس بھیجو"

کہہ فون رکھ دیا۔

شانزل نے دیکھا کہ زخم پر کوئی کپڑا بندھا ہوا ہے شاید رومال تھا جو خون کی وجہ سے سرخ ہو گیا تھا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر پیر چپل سے آزاد کیا اور پھر رومال کھولنے لگا یعنی محترمہ کو پہلے سے چوٹ آئی تھی پھر بھی زینے اتر رہی تھی۔

حور عین کی تو خوف سے جان نکلنے لگی اسی لیے جلدی سے صفائی میں کہنے لگی
"میں نے یہ سب جان بوجھ کر نہیں کیا،،،، وہ جلدی جلدی میں گلاس چادر سے الجھ گیا تھا تو گر کر ٹوٹ گیا،،،، غلطی سے!"



شانزل نے اسے سراٹھا کر دیکھا وہ کچھ کہتا اس سے پہلے ہی رفیق ڈاکٹر کے ساتھ داخل ہوا ڈاکٹر نے اپنا بیگ کھولا اور بینڈیج نکالنے لگا۔ جیسے ہی وہ حور عین کی طرف بڑھا اس نے فوراً اپنا پیر پیچھے کیا
"نہیں پلینز!!!!!! میں ٹھیک ہوں"

اس کی بات سن کر ڈاکٹر نے شانزل کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

شانزل نے گہرا سانس لے کر رفیق سے کہا

"منٹ ختم ہونے سے پہلے لیڈی ڈاکٹر کا انتظام کرو"

Posted On Kitab Nagri

اس کی بات سن کر رفیق فوراً غائب ہوا۔

شانزل ابراہیم مغرور تھا، ضدی تھا، منہ پھٹ تھا، بد دماغ تھا، حور عین کے معاملے میں کچھ حد تک بد اخلاق بھی تھا لیکن سنگدل نہیں تھا۔

شانزل پیر سے نکتے خون کو تفکر سے دیکھ رہا تھا جو زمین کے کارپٹ کو نذرانہ پیش کر رہا تھا۔
"ڈاکٹر آپ جب تک کوئی pain killer ہی دے دیں"

ڈاکٹر نے فوراً pain killer دی جسے حور عین نے انتہائی مشکل سے حلق سے اتارا۔ اتنے میں رفیق لیڈی ڈاکٹر کے ساتھ حاضر ہوا۔ ڈاکٹر نے فوراً ڈریسنگ اسٹارٹ کی بینڈج کرتے وقت ڈاکٹر حور عین سے باتیں کر رہی تھی
"اتنی چوٹ کیسے آئی آپ کو؟"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"کانچ چھ گئی تھی"

بینڈج کرنے کے بعد ڈاکٹر شانزل سے مخاطب ہوئیں۔

"دیکھیں، stitches کی ضرورت نہیں ہے لیکن پھر بھی چوٹ کافی گہری ہے میں نے انجکشن لگا کر پیٹی کر دی ہے مگر پاؤں کو لٹکا کر مت رکھیں نہیں تو بلیڈینگ بند نہیں ہوگی، اور پیٹی کو بھگنے مت دیں۔ کچھ گھنٹے تو پیروں کو بالکل حرکت نہ دیں"

Posted On Kitab Nagri

وہ پیشہ دارانہ انداز میں ہدایت دے رہی تھی۔
حورین کی آنکھیں نیند کے بار سے بند ہو رہی تھی۔

ڈاکٹر کے جاتے ہی شانزل نے پوچھا
"کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ آپ کو اتنی جلدی کس بات کی تھی؟"

"وہ....." حور عین نے تھوک نگلا اور ہمت جمع کر کے کہا
"وہ میں لیٹ ہو گئی تھی بس چھوٹ جاتی اس لئے" وہ کہہ کر خاموش ہوئی تو شانزل اس کی طرف بڑھنے لگا اور
حور عین کو لگا اب اس کا دل بند ہو جائے گا، حور عین نے خوف سے آنکھیں میچ لی ہاتھ میں موجود موبائل پر اپنی
گرفت مضبوط کر لی۔

اسکے دل سے صدا نکلی "بس ایک بار آجائیں"
شانزل نے پھر سے اسے بانہوں میں اٹھالیا اور کیمین سے ملحق کمرے کی طرف قدم بڑھا دیئے حور عین نے خوف
کے مارے اس کے کوٹ کا کالر تھام لیا۔

شانزل نے اسے بیڈ پر بٹھایا اور قدرے دور بیڈ کے سرے پر خود بیٹھ گیا حور عین جہانزیب کی نگاہوں میں اپنے
لیے خوف برداشت کرنا شانزل ابراہیم کی برداشت سے باہر ہو رہا تھا

Posted On Kitab Nagri

"حور عین"

شانزل کی پکار پر اس نے چونک کر دیکھا پھر شانزل نے اپنی بات کا آغاز کیا

"حیا کے ایکسیڈینٹ کی رات میں Drink spiking کا شکار ہوا تھا بیلا نے میرے جوس میں پتہ نہیں کیا ملا دیا تھا جس سے میں حواس کھونے لگا، میں نے کسی قسم کا نشہ نہیں کیا تھا وہ میری غلطی نہیں تھی۔ جب آپ میرے پاس آئیں، مطلب پانی پلانے "شانزل نے فوراً تصحیح کی

"تو مجھے لگا بیلا ہے اس لیے میرا برا تاؤ ایسا تھا میں اس کے لیے شرمندہ ہوں"

اگر کوئی شخص شانزل ابراہیم کو ایسے دیکھ لیتا تو یقیناً بے ہوش ہو جاتا۔ حور عین کا بھی یہی حال تھا مگر اس نے کہا

"آپ پلیز ایسے مت کہیں"

کچھ بھی ہو وہ شانزل سے معافی نہیں منگوانا چاہتی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"اور ایک بات، میرا کبھی بھی کسی بھی لڑکی سے کوئی تعلق نہیں رہا ہے جیسا دکھ رہا تھا ویسا کچھ بھی نہیں تھا اور میرے وہ جملے آپ کے لئے نہیں تھے نہ ہی میرے سر پر سینگ لگے ہیں تو مجھ سے ڈرنا بند کریں"

شانزل کے آخری جملے پر حور عین نے سسٹھا کر نظر جھکا لی۔ میں جوس بھیجواتا ہوں کہہ کر کمرے سے باہر چلا گیا

-

حور عین تو ساکت تھی اسے کہاں عادت تھی شانزل کے ایسے لہجے کی۔

کچھ دیر بعد شانزل خود ہی جوس کے ساتھ کمرے میں آیا

Posted On Kitab Nagri

"آپ کچھ گھنٹے آرام کریں میں باہر ہی ہوں"

وہ عام سے لہجے میں بول کر چلا گیا لیکن حور عین تو خود کو یقین دلارہی تھی کہ یہ سب سچ ہے۔
مگر زیادہ دیر سوچ نہ سکی کیوں کہ آنکھیں نیند سے بند ہو گئی۔

حور عین کی آنکھ موبائل کی آواز سے کھلی، حیا کی کال تھی اس سے بات کرنے کے بعد شانزل کمرے میں آیا وہ ابھی بھی سوئی جاگی کیفیت میں تھی

"اب درد کیسا ہے؟"

"اب نہیں ہے۔"

حور عین نے بمشکل آنکھیں کھولتے ہوئے جواب دیا



"چلیں گھر؟"

www.kitabnagri.com

کہہ کر آگے بڑھا اور اسے پھر سے اٹھالیا اس کا انداز ایک دم عام سا تھا۔ حور عین کا دماغ اب بھی غنودی میں تھا اسے لیے وہ لفٹ میں گیا پھر پارکنگ ایریا میں گاڑی کی پچھلی سیٹ پر بٹھا دیا اور خود ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی۔
اب تک حور عین پوری طرح غافل ہو چکی تھی۔ ڈاکٹر نے نیند کی انجیکشن لگائی تھی جو اپنا اثر دکھا رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

شانزل و لا پہنچنے کے بعد شانزل اسے بانہوں میں لیے گھر میں داخل ہوا وہ اجمل پھوپھا سے کچھ کہہ رہا تھا جب حور عین کی آنکھ کھلی۔ پہلے تو وہ صورتِ حال سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن جیسے ہی اپنی پوزیشن کا خیال آیا اس کا چہرہ پل میں سرخ ہوا تھا۔ سارے ملازم اسے آنکھیں پھاڑ کر دیکھ رہے تھے اس نے خفت مارے شانزل کے سینے میں منہ چھپالیا۔ حور عین یہ حرکت کرتے ہوئے اسے بڑی معصوم لگی۔ شانزل حور عین کو لیے اسی کے کمرے میں چلا آیا، وہ پہلی مرتبہ حور عین کے کمرے میں آیا تھا۔

اس نے دیکھا کہ ایک کونے میں ایک سوٹ کیس رکھا ہوا ہے اس کے اوپر ایک تکیہ اور دو چادریں رکھی ہوئی ہیں اور بیڈ غرض کمرے کی ہر چیز سفید کپڑے سے ڈھکی ہوئی ہے اس نے بوا کو آواز لگا کر کہا "یہ سب ہٹائیں" وہ فوراً اس کے کہے پر عمل کرنے لگیں شانزل سمجھ گیا کہ یہ حور عین کی غیرت مندی کا ایک اور نمونہ ہے، اس ساری کارروائی کے دوران وہ شانزل کے سینے میں منہ چھپائے اپنی تیز ہوتی دھڑکنوں کو قابو کرنے کی تگ و دو میں تھی۔ شانزل کے وجود سے اٹھتی پرفیوم کی مہک نے اسے سحر میں جکڑ رکھا تھا۔ اس کی اتنی قربت اس کی حالت خراب کر رہی تھی۔

www.kitabnagri.com

اس سے پہلے وہ خوف میں تھی جب آفس سے نکلے تو اس کا دماغ غنودی میں تھا مگر یہاں اتنی لوگوں کی موجودگی میں اف.....

Posted On Kitab Nagri

شانزل اس کا دل اپنے سینے پر دھڑکتا ہوا محسوس کر رہا تھا اس کی دھڑکنیں اتنی تیز تھی کہ شانزل کے کانوں تک آسانی سے پہنچ رہی تھی۔

اس کی حالت دیکھ کر شانزل کے چہرے پر دلکش مسکراہٹ نے احاطہ کیا۔

بوا کا کام ختم ہوتے ہی شانزل نے حور عین کو بیڈ پر لٹایا اور کہا
"میں ذرا چینج کر کے آتا ہوں، ہلنا مت"

وہ تو چاہ کر بھی ہل نہیں سکتی تھی وہ جاتے ہوئے سارے اختیارات اپنے ساتھ لے گیا تھا۔

Kitab Nagri

کچھ دیر بعد شانزل بوا کے ساتھ کمرے میں آیا جن کے ہاتھ میں کھانے کی ٹرے تھی وہ ٹرے رکھ کر چلی گئی اور
شانزل بیڈ کی سائیڈ پر بیٹھ گیا اور کہا "شروع کریں" وہ بھی ساتھ کھا رہا تھا۔

کھانے کے بعد اس نے حور عین کو میڈیسن بھی دی پھر کہا

"آج رات بوا آپ کے روم میں سو جائیں گی کسی چیز کی ضرورت ہو تو ان سے کہہ دیجئے گا اگر زیادہ درد ہو تو ان سے کہہ کر مجھے بلوالینا میں ہسپتال لے جاؤں گا" وہ کہہ کر چلا گیا

Posted On Kitab Nagri

حور عین کا سار اور دجیسے لمحے میں غائب ہو گیا تھا لیکن حور عین بے چین تھی کیونکہ وہ آج شانزل کے روم میں جا نہیں سکتی تھی۔

اگلی صبح حور عین کو کافی روشن سی لگی اس نے پاؤں زمین پر رکھا تو اتنا درد نہیں تھا۔

نماز پڑھ کر وہ کچن میں آکر بیٹھ گئی اور ناشتہ تیار کرنے لگی جب شانزل نے اسے دیکھا تو فوراً اس کی طرف بڑھا

"آپ کام کیوں کر رہی ہیں؟ زخم نہیں بھریں گے"

"زخم بھرنے لگے ہیں، آپ فکر نہیں کریں مجھے درد نہیں ہو رہا ویسے بھی میں بیٹھ کر کام کر رہی ہوں"

(اب "زخم" کا مطلب کس کے لیے کیا تھا یہ اب آپ لوگ ہی سوچیں (☺))

وہ دونوں ناشتہ کرنے لگے شانزل چائے ہی پی رہا تھا تب حیا داخل ہوئی

"السلام وعلیکم everyone"

اسے دیکھ کر حور عین اور شانزل خوش ہو گئے

Posted On Kitab Nagri

"وعلیکم اسلام آؤ بیٹھو"

شانزل نے مسکراہٹ کے ساتھ کہا

حیا نے دوڑ کر حور کے رخسار چوم لیے حور عین نے پہلے اپنے رخسار کو رگڑا پھر اس کا دھیان بٹانے کے لیے کہا

"تم اتنی صبح؟ گھر سے کب آئی؟"

حالانکہ چہرہ پورا سرخ ہو رہا تھا

"جی بالکل، کل ہی تو تم سے بات ہوئی تھی میں گھر پر ہی تھی ابھی صبح آئی ہوں اور تمہارے دیدار کو تڑپ اٹھی"

حیا نے کرسی سنبھالتے ہوئے کہا

"ہاں لیکن تم نے بتایا تھوڑی تھا کہ تم آرہی ہو"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"ارے تم تکلیف میں تھی تو میں کیسے نہ آتی تمہارے لئے تو میں زمانے کے رسم و رواج بھی توڑ کر آسکتی ہوں"

حیا فل اداکاری کر رہی تھی

"لیکن میں نے تم سے کب کہا کہ میں تکلیف میں ہوں"

حور عین جھنجھلا گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"تم ہی نے تو کہا تھا کہ تم ٹھیک ہو اسی لیے میں نے فوراً آگئی، ویسے بھی اس جیل میں میرا دم گھٹ رہا تھا"

"تمہارا گھر ہے وہ حیا"

حور عین نے جان کر پہلی بات کو نظر انداز کیا

"تمہارا شکریہ میری ناقص معلومات میں اضافہ کرنے کے لئے، ویسے تم بڑی کھلی ہوئی لگ رہی ہو کیا بات ہے؟"

حیا کی بات پر شانزل نے بے اختیار حور عین کو دیکھا حور عین نے سٹپٹا کر چائے کا کپ منہ سے لگایا "تمہارا دماغ بہت زیادہ ہی کام کر رہا ہے"

"ماشاء اللہ سے وہ تو حیا زمان کا دماغ ہے۔۔۔۔۔ اللہ حور تمہارے پیر کو کیا ہوا ہے؟" بات کرتے کرتے اچانک حیا کی نظموں عین کے پیروں پر پڑی تو چیخ اٹھی۔

"وہ آفس میں چوٹ لگ گئی، کانچ کا گلاس ٹوٹ کر لگ گیا تھا"

Posted On Kitab Nagri

اف..... حور تمہارے باس کو عقل نام کی کوئی چیز نہیں ہے؟ کوئی آفس میں کانچ کا گلاس استعمال کرتا ہے اور تم..... تم نے اپنی آنکھیں کہاں نیچی تھی
ان سبز رنگ آنکھوں کو بھائی کو دیکھنے کے علاوہ بھی استعمال کر لیا کرو"
حیا ہمیشہ کی طرح بولنے پر آئی تو بولتی ہی چلی گئی اور حور عین کا دل کیا ابھی کے ابھی حیا کو دھکے دے کر باہر نکال دے۔

حیا کی بات کا جواب شانزل نے دیا
"صحیح کہا تم نے، حور عین کا باس واقعی کم عقل ہے بیچارہ کل بہت شرمندہ تھا، حور عین کو باقاعدہ اپنی گاڑی میں گھر لے کر آیا تھا بلکہ اپنی بانہوں میں اٹھائے کمرے تک چھوڑ کر گیا"



شانزل بہت آرام سے بول رہا تھا اور حیا منہ کھولے سن رہی تھی
"منہ بند کرو! خدا حافظ" کہہ کر چلا گیا

اب حیا حور عین پر برسے لگی
"تمہیں شرم نہیں آئی حور تمہارا باس تمہیں اٹھا کر گھر چھوڑ کر گیا ہے لا حول ولا قوۃ، وہ بھی بھائی کے سامنے تم تو کبھی ایسا نہیں ہونے دوں گی تم بتاؤ تمہارے باس نے ایسا زبردستی کیا ہے کیا؟ کہاں کام کرتی ہو تم؟ تمہارے باس کا کیا نام ہے؟"

Posted On Kitab Nagri

وہ.....میں.....میں..."

حور عین کو شانزل کا نام لینا سب سے مشکل کام لگ رہا تھا

"اف.....بولو بھی"

حیاتو جھنجھلا گئی تھی تبھی پیچھے سے شانزل کی آواز آئی

"شانزل انڈسٹریز حور کے باس کا نام شانزل ابراہیم ہے، ویسے میں موبائل بھول گیا تھا"

وہ لے کر پھر چلا گیا اور جاتے جاتے حور عین سے کہا

"آپ آج آفس نہیں آئیں گی"

اف.....حور کی بچی تم نے بتایا کیوں نہیں کہ تمہارے باس بھائی ہی ہیں.....ایک منٹ.....ایک منٹ.....مطلب بھائی تمہیں اٹھا کر، ہائے اللہ! کیا فلمی سین ہوگا، تم اور بھائی، بھائی اور تم آنکھوں میں آنکھیں ڈالے...." اس سے پہلے حور بولتی حور عین نے ایک دھموکہ اسکی پیٹھ پر جڑ دیا۔

لاحول ولا قوۃ، کیا اول فول بک رہی ہو، ابھی میں تمہارا سر پھوڑ دوں گی منہ بند کرو اپنا"
وہ شرم اور غصے سے لال ہو رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"ہائے اللہ ظالم، کتنی زور سے مارا ہے، ویسے تم نے مجھے بتایا ہی نہیں کہ تم بھائی کی آفس میں کام کر رہی ہو"

"بتانے وہی والی تھی اور بتاؤ تمہارے زخم کیسے ہیں؟"
اس کا دھیان بھٹکانے کے لیے موضوع تبدیل کر دیا۔

میں تو تمہیں دیکھتے ہی اچھی ہو گئی تھی ویسے بھی میری شاپنگ وہ بھی شادی کی کون کروائے گا تم تو چوٹ لگوا کر بیٹھ گئی ہو"

"مجھے تو تم معاف ہی رکھو، دن میں آفس ہے اور پھر اندھیرا ہونے کے بعد میں تمہارے ساتھ جا نہیں سکتی....."

وہ دونوں باتوں میں مشغول ہو گئیں۔

شانزل اور حور عین میں اب بھی اجنبیت قائم تھی یہ بات الگ ہے کہ پہلے والی سرد مہری نہیں تھی دونوں حیا کی باتوں پر مسکراہٹ دیتے۔

حور عین کوئی بھی خوش فہمی شانزل کے متعلق پالنا نہیں چاہتی تھی۔ اس کے لیے یہی بہت تھا کہ شانزل کے لہجے میں حقارت نہیں ہے۔

اسی اثناء میں کئی دن گزر گئے۔

Posted On Kitab Nagri

شانزل اب بھی حور عین کو دیوار کے پار سے دیکھتا۔

جب شانزل گھر پہنچا تو اس نے دیکھا حور عین لان میں کھڑی ہے

"کیا ہوا آپ باہر کیوں کھڑی ہیں؟"

"وہ.... وہ شاید آپ کی خالہ آئی ہوئی ہیں"

حور عین نے انگلیاں چٹختے ہوئے جواب دیا

"تو؟"

"تو میں اندر کیسے جاسکتی ہوں؟"

وہ حیران سی ہو کر پوچھنے لگی۔

"اپنے پیروں سے، چلیے"

(اف... اف..... شانزل ابراہیم کی بے نیازی)



Posted On Kitab Nagri

خالہ نے شانزل کو دیکھ کر گرم جوشی سے پیشانی چومی اور اتنی ہی گرم جوشی سے وہ جھجھکتی حور عین سے ملیں۔

تمہارے خالو نے مجھے میرے شہزادے کے بارے میں بتایا تو میں فوراً اپنی شہزادی سی بہو سے ملنے چلی آئی۔

"بہو" کہنے پر حور عین نے چورنگا ہوں سے شانزل کی طرف دیکھا پر سکون تھا۔

"اچھا ہی کیا خالہ"

"اچھا چلو میں مغرب پڑھ لوں تم لوگ بھی ذرا فریش ہو جاؤ پھر بات کرتے ہیں"

وہ کہہ کر اوپر والے کمرے میں چلی گئی تو حور عین کی کب کی ہوئی سانس بحال ہوئی وہ فوراً کپڑے چینج کر آئی اور کچن میں ناشتہ اور کھانے کی تیاری کرنے لگی۔ باہر سے شانزل اور خالہ کی باتیں کرنے کی آوازیں آرہی تھی کچھ دیر بعد ایک نوکر نے آکر اطلاع دی کہ اسے بھی باہر بلا رہے ہیں۔

وہ قدرے جھجکتے ہوئے باہر آئی خالہ اس سے ہلکی پھلکی باتیں کرنے لگی جس میں 80 فیصد شانزل کی تعریفیں تھیں۔ اس دوران شانزل اپنے موبائل میں مصروف ہو گیا تب ہی خالہ نے اس سے کہا

Posted On Kitab Nagri

"بیٹا تمہاری شادی کو دو مہینے بھی نہیں ہوئے ذرا سچ سنو کر رہا کرو، شوہر خوش ہوتے ہیں ماشاء اللہ سے تم اتنی خوبصورت ہو اس کا فائدہ اٹھاؤ تمہارا شوہر تو کسی کے قابو میں نہیں آتا کم از کم تم ہی یہ کارنامہ انجام دے دو، ویسے اچھا ہی ہے جو تم ساتھ میں آفس جاتی ہو"

وہ اسے روایتی ساسوں کی طرح بیٹے کو خوش رکھنے کا کہہ رہی تھیں اور حور عین سر جھکائے سرخ ہوتے رخسار کے ساتھ سن رہی تھی شانزل بظاہر تو موبائل میں مصروف تھا مگر اس کے کان وہیں لگے ہوئے تھے حور عین نے آخر میں اثبات میں سر ہلایا شانزل نے بمشکل اپنی ہنسی روکی۔ حور عین نے تو کبھی شانزل اور اپنے رشتے کو عام لڑکی کی طرح محسوس ہی نہیں کیا تھا۔

خالہ اس کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر جڑاؤ کنگن پہنانے لگیں حور عین نے انہیں روکنا چاہا تو انہوں نے ٹوک دیا۔

"شش، یہ شانزل کے امی کے کنگن ہیں خاموشی سے پہن لو"

حور عین کی شفاف کالائی میں وہ کنگن بچ رہے تھے خالہ رات کے کھانے کے بعد امریکا کیلئے روانہ ہو گئیں۔

حور عین نے خاموشی سے وہ کنگن شانزل کے روم میں رکھ دیے شانزل نے حور عین سے اس کے بارے میں کوئی سوال نہیں کیا۔

Posted On Kitab Nagri

یہ سنڈے کی خوشگوار صبح تھی شانزل لان میں بیٹھا تھا جب حیا اندر آئی

"السلام علیکم بھائی"

"وعلیکم السلام، bride to be"

"کیا bride to be، میں دلہن کیسے بنوں گی جب میری شاپنگ ہی پوری نہیں ہوئی"
حیا کے چہرے سے معصومیت ٹپک رہی تھی

"تو کیا ہوا اب کر لو، تمہیں تو ویسے بھی شوق ہے" شانزل نے مسئلہ کا حل بتایا

"کیسے کر لوں آپ کی بیوی تو مجھے منہ ہی نہیں لگاتی کب سے کہہ رہی ہوں ایک بار تو چلو شاپنگ پر مجال ہے جو
حور عین صاحبہ کسی کی بات مان لیں، بھائی آپ میری سفارش کر دیں، میرے اچھے بھائی نہیں ہے؟"

"ٹھیک ہے' ویسے تم بھائی بھائی کر کہ مجھ سے ہر بات منوالیتی ہو"

شانزل نے حور عین کو باہر بلوایا

Posted On Kitab Nagri

"کیا آپ میری بہن کو شاپنگ میں help کر دیں گی؟"

حور عین نے ایک خونخوار نظر حیا پر ڈالی پھر کہا "جی"

"ہائے اللہ تم کتنی پیاری ہو"

کہہ کر حیا نے کے گال چوم لیے، حور عین ویسے ہی شاپنگ پر جانے پر تپی ہوئی تھی اوپر سے یہ حرکت، حور عین نے اسے فوراً دور کیا۔

"دور ہٹو، بے شرم نہ ہو تو" کہہ کر اندر چلی گئی لیکن اس کا حیا پر کوئی اثر نہ ہوا۔



"حور عین"

شانزل ابراہیم کی ایک پکار پر حور عین جہانزیب کے قدم زنجیر کرنے کو کافی تھی حور عین نے فوراً پلٹ کر دیکھا

"یہ لیجئے"

شانزل نے ایک کریڈٹ کارڈ اس کی طرف بڑھایا

"آپ کی بھی تو شاپنگ باقی ہوگی"

Posted On Kitab Nagri

وہ اسے کارڈ تھما کر چلا گیا اور وہ اس کارڈ کو دیکھ کر رہ گئی۔

کہیں چار بجے جا کر دونوں لدی پھندی گھر پہنچیں دونوں آتے ہی صوفے پر ڈھیر ہو گئیں

"کمبخت لڑکی اسی لیے میں تمہارے ساتھ شاپنگ پر نہیں جاتی کتنا خوار کراتی ہو چلو اب پانی پلاؤ"
حور عین نے تھکن سے چور لہجے میں کہا یہ منظر شانزل اوپر سے دیکھ رہا تھا

"شرم کر لو حور، میں تمہارے گھر میں مہمان ہوں، تمہیں پانی پلانا چاہیے"

"تم مہمان کہاں سے ہو گئی؟ یہ تو تمہارے بھائی کا گھر ہے"

www.kitabnagri.com

"ہاں تو تمہیں کیا مسئلہ ہے؟ ایک تو تم اتنی مشکل سے شاپنگ پر چلنے کے لئے راضی ہوئی ہو اوپر سے سنار ہی ہو"

"تو کیا کروں تمہیں بھی تو اتنا چھان پھٹک کر ہر چیز لینے کی عادت ہے"

Posted On Kitab Nagri

"یہ تو اچھی بات ہے ورنہ کل کو میرے بچے میری شادی کی تصویریں دیکھیں گے تو کہیں گے کہ ان کی اماں کتنی اولڈ فیشن ہے"

"بچوں کی تو دور کی بات ہے مجھے تو طلال بھائی کی فکر ہو رہی ہے"
دونوں اپنے آپ میں مگن تھی

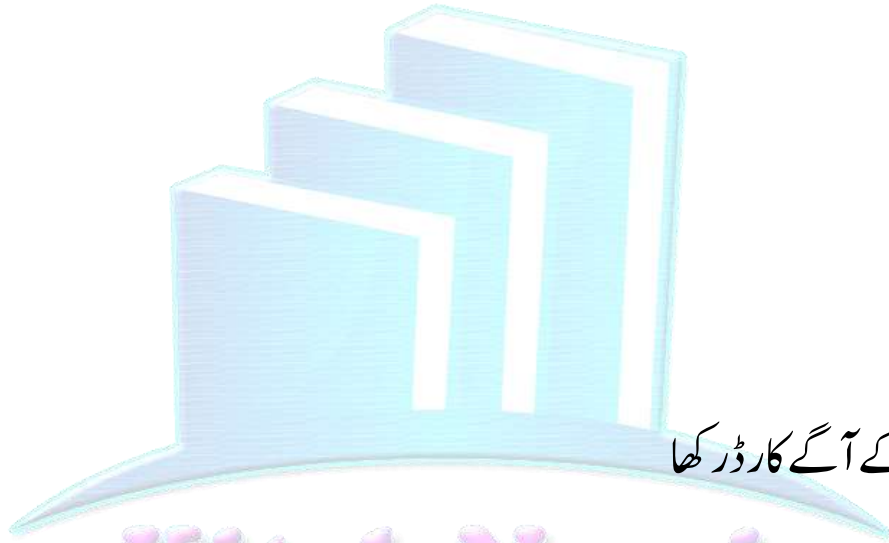
"فکر تو مجھے بھی ہے حور میری تو کبھی طلال سے بات بھی نہیں ہوئی کیا وہ مجھے پسند کریں گے؟"
حیاءات کرتے ہوئے ایک دم سنجیدہ ہو گئی
"میں نے اپنے دل کو ٹٹولا مگر مجھے طلال کے لئے دل میں کوئی جذبہ نہیں ملا"

حیا کے بات پر حور مسکرائی
"نکاح کے وقت تو ایک دوسرے کے لئے محبت خدا کی طرف سے انعام میں ملتی ہے، نکاح کے دو بول میں بہت طاقت ہوتی ہے تم نکاح ہونے دو سب ٹھیک ہو جائے گا"
"سچ؟"

حیا نے چپک کر پوچھا وہ اپنے انداز میں پھر لوٹ آئی تھی
"اس کا مطلب بھائی بھی تم سے محبت کرتے ہیں؟"
حیا کی بات سن کر حور عین کو ایسا لگا کسی نے اس کے چہرے پر سے مسکراہٹ نوچ پھینکی ہو۔

Posted On Kitab Nagri

"ہر کوئی چاہے جانے لائق نہیں ہوتا، میں پانی لے کر آتی ہوں"
وہ ہمیشہ کی طرح شانزل کو ساکت کر گئی۔



"یہ آپ کا کارڈ"

حور عین نے شانزل کے آگے کارڈ رکھا

"آپ دونوں نے شاپنگ نہیں کی مجھے تو بینک سے ایک بھی میسج نہیں آیا"

بھائی میرے ابو مجھے محبت تو دیں نہیں سکے کم از کم میری شادی پر پیسے ہی خرچ کر دے اس لئے میں ان کے پیسوں سے شاپنگ کی، لیکن آپ فکر نہیں کریں شادی پر اپنی پسند کا گفٹ لوں گی باقی حور سے آپ خود ہی پوچھ لیں"

Posted On Kitab Nagri

شانزل نے سوالیہ نظروں سے اس کی طرف دیکھا
"وہ مجھے کسی چیز کی ضرورت نہیں تھی اسی لیے کچھ نہیں لیا"

"میں اس بارے میں کوئی صفائی نہیں دوں گا مجھے کوئی افسوس نہیں ہے نہ کوئی شرمندگی ہے جو میں نے کیا وہ صحیح
تھا"

ایک ور کرنے شانزل سے کہا

شانزل اپنے کیمین میں بیٹھا تھا آفس کے دو در کر میں لڑائی ہو گئی تھی وہ دونوں شانزل کی عدالت میں کھڑے تھے
اور جس کی وجہ سے لڑائی ہوئی تھی وہ نظر جھکائے ضبط کی آخری حدوں کو چھو رہی تھی۔

حور عین کاشدیت سے دل چاہا وہ غائب ہو جائے اس کے لیے انتہائی شرم کی بات تھی کہ دو مرد اس کے لیے لڑ
رہے ہیں وہ بھی اس کے شوہر کے سامنے۔

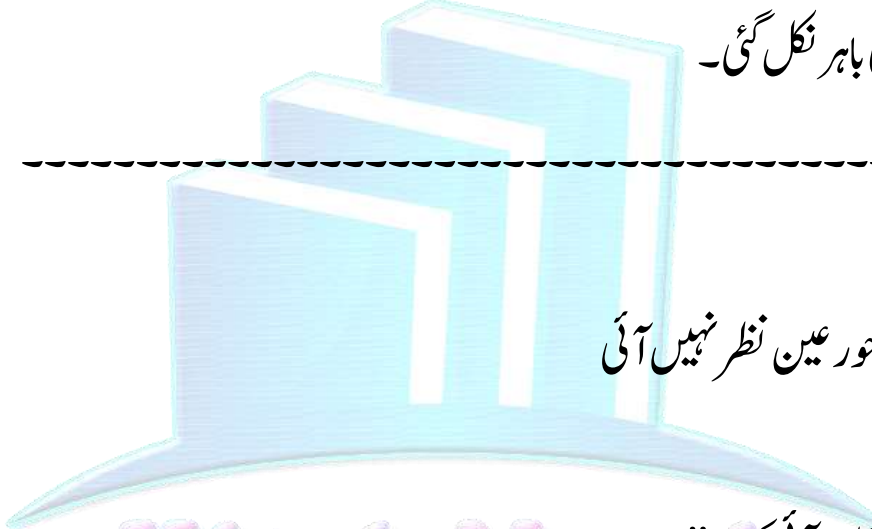
"میں نے صرف حقیقت بیان کی تھی"

دوسرے ور کرنے اپنی ناک سے نکلتے خون کو صاف کرتے ہوئے کہا

Posted On Kitab Nagri

پہلے نے کہا "سر آپ مس حور عین سے پوچھ لیجئے کہ انہوں نے مس حور عین سے کیا کہا تھا میری جگہ کوئی اور بھی ہوتا تو یہی کرتا"

اس کی بات سن کر شانزل نے حور عین کی جانب دیکھا حور عین کا ضبط جواب دے گیا
"مجھے کچھ نہیں کہنا، نا ہی مجھے کوئی فرق پڑتا ہے کسی کے کچھ بھی کہنے سے، میرا آفس ٹائمنگ ختم ہو گیا ہے"
کہہ کر اپنا پر سنبھال دی باہر نکل گئی۔



شانزل جب گھر پہنچا تو حور عین نظر نہیں آئی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"بی بی تمہارے ساتھ نہیں آئی کیا؟"

شانزل چونک کر بوا کو دیکھا

ویسے باہر اندھیرا نہیں ہوا تھا وہ بس سے آتی تھی ہو سکتا ہے اسی وجہ سے لیٹ ہو اور شانزل رلیکس ہونے کے لیے سوئے پر بیٹھ گیا

تبھی ایک عمر رسیدہ خاتون گھر میں داخل ہوئی اجمل پھوپھانے بتایا کہ یہ بی بی سی ملنے آئی ہیں ان خاتون شانزل کو سلام کیا۔

Posted On Kitab Nagri

"وعلیکم السلام آئیں بیٹھیں"

انہوں نے چار قدم کا فاصلہ طے کیا ہی تھا کہ پیچھے داخلی دروازے سے حور عین کی آواز آئی
"بی اماں"

انہوں نے فوراً مڑ کر دیکھا حور عین کو اس پاس کا کوئی ہوش نہیں تھا وہ آگے بڑھ کر اور ان کے گلے لگی کیا نہیں تھا اس کی پکار میں۔ اتنے دنوں سے وہ اتنی بے بس تھی جو جو اس پر گزری تھی وہ کسی سے کہہ نہیں سکتی تھی بی اماں کو سامنے پا کر وہ بے اختیار ہو گئی اور بچوں کی طرح آواز کے ساتھ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔ روتے روتے وہ زمین پر بیٹھ گئی تھی بی اماں سے وہ سنبھالی نہیں جا رہی تھی اس نے کتنی تکلیف برداشت کی تھی اس کا اندازہ اس کے آنسو سے لگایا جاسکتا تھا۔ شانزل کو لگا اس کے آنسو شانزل کے دل پر گر رہے ہیں اور اس کا دل قطرہ قطرہ موم کی طرح پگھلتا جا رہا ہے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

کچھ دیر بعد حور عین نے چونک کر سر اٹھایا اور بی اماں کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہنے لگی
"میں بھی کم عقل ہوں یہ رونے کا وقت نہیں ہے آپ فکر نہیں کریں میں نے سارے انتظام کر دیے ہیں،"
دونوں کھڑی ہو گئی اس نے اپنا پرس اٹھا کر نوٹوں کو ان کے حوالے کیا
"بی اماں آپ نے بالکل فکر نہیں کرنی ہے، سب ٹھیک ہو جائے گا وہ لوگ آپ کو ڈھونڈنے کے لئے کچھ بھی کر سکتے ہیں مگر آپ اب میرے پاس نہیں آئیں گی"

Posted On Kitab Nagri

یہ کہتے ہوئے اس نے ہاتھوں سے انگوٹھی اور گلے سے چین نکال کر دیں۔

"دیکھیں بی اماں وہ لوگ ہر طرح سے کوشش کریں گے آپ تک پہنچنے کی، کچھ بھی ہو جائے آپ واپس نہیں آئیں گی، 'کچھ.... بھی....' بھلے میرا جنازہ اٹھنے کی خبر کیوں نہ آئے آپ واپس نہیں آئیں گی"

"کیسی باتیں کر رہی ہو میری بچی"
تڑپ شانزل بھی گیا تھا

"میں حقیقت بیان کر رہی ہوں آپ فوراً بس پکڑے ہمارے پاس وقت نہیں ہے"
کہتے ہوئے حور عین نے اپنی نوزپن تک ان کو نکال کر دے دی

"ٹھیک ہے بچے اللہ تمہیں صبر دے، لیکن میں نے ایک بات سنی ہے پتا نہیں یہ سچ ہے یا نہیں لیکن....."

"لیکن کیا بی اماں؟"

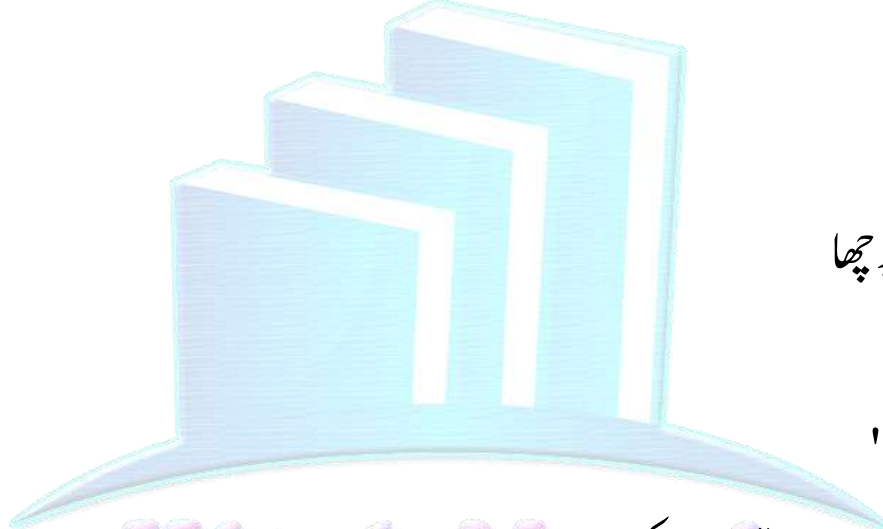
حور نے بے قراری سے پوچھا

بیٹا شاید تمہارا انتظار لا حاصل ہے"

Posted On Kitab Nagri

حور عین نے دہل کر کہا
"کیسی بات کر رہی ہیں بی اماں اللہ نہ کریں چلے جلدی سے نکلیں فی امان اللہ"
"فی امان اللہ میری بچی"

شانزل نا سمجھی سے دونوں کی گفتگو سن رہا تھا بی اماں چلی گئی تو وہ اندر آئی



"سب ٹھیک ہے؟"
شانزل نے تفکر سے پوچھا

"اب سب ٹھیک ہے"
حور عین نے گہری سانس بھرتے ہوئے کہا

آپ کو آج دیر ہو گئی، خیریت؟

"بینک گئی تھی"

"یہ کون تھیں؟"

Posted On Kitab Nagri

"بی اماں"

شانزل اسے کچھ اور پوچھتا اس سے پہلے ہی حیا آگئی
"اسلام علیکم"

"وعلیکم السلام آؤ بیٹھو جب تک میں ذرا چیخ کر آؤ پھر ساتھ میں کافی پیتے ہیں"
کہہ شانزل اوپر چلا گیا

حور عین بے دھیانی سے سب کام کر رہی تھی یہ بات شانزل نے نوٹس کی تھی حیا یہ بتانے آئی تھی کہ وہ شادی کی تیاریوں کے لیے گھر جا رہی ہے اس کی شادی کے بعد ہی واپس آئے گی شادی کے فوراً بعد امتحان شروع ہونے والے تھے اس لئے حور عین نے اسے پڑھائی پر بھی توجہ دینے کو کہا
شانزل کو کوئی چیز missing لگ رہی تھی اس نے غور کیا تو پتہ چلا کہ حور عین کے چہرے پر نوزپن نہیں ہے یہ خالی پن سے اچھا نہیں لگا۔

حور عین نے اپنی محبت کی جڑیں شانزل ابراہیم کے دل میں مضبوط کر لی تھی اس سے وہ بے خبر تھی لیکن شانزل اب بے بس ہو رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اسی ماحول میں حیا کھانا کھا کر روانہ ہو گئیں نازل حور عین سے بی اماں کے بارے میں اور آفس والے واقعے کے بارے میں پوچھنا چاہتا تھا مگر حیا کے جاتے ہی وہ کمرے میں چلے گئی۔

رات کو حور عین اپنی بکس لے کر پڑھنے بیٹھی تھی کہ کسی کے چیخنے کی آواز آئی پہلا خیال آتے ہی فوراً باہر آئی۔ جو اس نے سوچا تھا وہی سچ تھا اس کے بدترین خیال کی تصدیق ہو گئی تھی باہر ہال میں حیات سکندر کھڑا چیخ رہا تھا

شانزل بھی سیڑھیاں پھلانگتے نیچے آیا شانزل کچھ کر بیٹھتا اس سے پہلے حور عین حیات سکندر تک پہنچی "خبردار! ابھی کے ابھی باہر نکلو"

اس کی دھاڑ سن کر حیات سکندر کے گارڈ نے اپنی بندوقوں کا رخ حور عین کی طرف کیا یہ دیکھ کر شانزل آگے بڑھا لیکن حور عین کو کسی سے کوئی فرق نہیں پڑا اس نے آگے بڑھ کر حیات سکندر کے ہاتھ سے گن لے لی اور ایک

زوردار دھکا دیا

"تمہیں سنائی نہیں دیا؟ باہر نکلو"

دھکا دینے کی وجہ سے حیات سکندر دروازے کے باہر ہو گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"چیونٹی کے بھی پر نکل آئے ہیں، واہ! لیکن مجھے اس میں کوئی دلچسپی نہیں ہے مجھے یہ بتاؤ کہ اس بد ذات کو کہاں چھپا رکھا ہے؟"

حیات سکندر نے تمسخرانہ مسکراہٹ کے ساتھ کہا

"اپنی زبان سنبھال کر بات کرو بی اماں کے بارے میں"

"تم سیدھی طرح مجھے بتاؤ ورنہ....."

حیات سکندر نے کہتے ہوئے گارڈز کی طرف اشارہ کیا (یعنی یہ تمہیں مار دیں گے)

"کم از کم ابھی تو تم مجھے نہیں مار سکتے"

اب تو شانزل کا ضبط جواب دے گیا وہ حیات سکندر پر جھپٹا لیکن حور عین نے اسے روک لیا

"نہیں پلیز رک جائیں" حور عین نے شانزل کا بازو تھام کر کہا

گارڈز میں سے ایک گارڈ نے اپنی بندوق کا رخ شانزل کی طرف کیا تو حور عین نے ہاتھ میں پکڑی گن جو اس نے حیات سکندر سے لی تھی اس سے فائر کیا اسے نکلی گولی گارڈ کا بازو زخمی کر گئی

"اپنی اوقات میں رہو تم سب نہیں تو اگلی تم پر چلے گی"

Posted On Kitab Nagri

اتنی اکڑا چھی نہیں سیدھی طرح سے جو پوچھا ہے اس کا جواب دو"

"ہاں آئی تھی بی اماں میرے پاس میں نے چھپایا ہے انہیں وہ کہاں ہے یہ تو میں تمہیں نہیں بتانے والی کیا کر لوگے اب؟"

"میں کیا کچھ کر چکا ہوں اور کیا کچھ کر سکتا ہوں اس کا تمہیں اندازہ ہے اور تم کچھ نہیں کر سکتی" حیات سکندر کے لہجے میں تکبر بول رہا تھا

"میں بھی اسی حویلی سے ہوں تمہارے بڑے بھائی کی بیٹی، اس لیے میں تم سے زیادہ سفاک اور ظالم ہوں تم یہ مت سمجھنا میں کچھ نہیں کر سکتی تمہارے کئے پر تمہیں معاف نہیں کرنے والی، تم سے تو میں روز محشر حساب لوں گی"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"لگتا ہے ابھی تک تمہاری عقل ٹھکانے نہیں لگی کچھ سوچنا ہوگا"

"سوچنا بھی مت حیات سکندر، اس گھر اور گھر کے مکینوں کی طرف آنکھ بھی اٹھا کر مت دیکھنا نہیں تو میں تمہیں شوٹ کر دوں گی میرا نشانہ خطا نہیں ہوتا تمہیں تو پتا ہی ہے مجھے گن چلانا کس نے سکھایا ہے ابھی کے ابھی اپنا غلیظ وجود لے کر دفع ہو جاؤ اور دوبارہ یہاں کارخ مت کرنا ورنہ میں صبر کا دامن چھوڑ دوں گی"

Posted On Kitab Nagri

حور عین کے لہجے میں چٹانوں جیسی سختی تھی۔

حیات سکندر دو قدم آگے بڑھا اور حور عین کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑتے ہوئے کہا

"تم نے صحیح کہا میں تمہیں فی الحال نہیں مار سکتا لیکن تمہاری روح فنا کر چکا ہوں"

شانزل نے دیکھا حور عین کی آنکھوں میں بے یقینی ہے "سچ میں نے تو اسے مٹی تک نصیب ہونے نہیں دی"

حیات سکندر نے خباثت سے شیطانی قہقہہ لگایا اور چلا گیا حور عین تو پتھر کی ہو گئی تھی۔ اسے اس کی سانس رکتی ہوئی محسوس ہوئی

شانزل کو تشویش ہوئی تو وہ اس کی جانب بڑھا لیکن اس کے پاس پہنچنے سے پہلے حور عین پورے قد سے زمین بوس ہو گئی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

شانزل اسے لیے اسی کے کمرے میں آیا تھا ڈاکٹر کو بلوایا تو ڈاکٹر نے چیک کرنے کے بعد کہا

"شاید ٹینشن کی وجہ سے بے ہوش ہو گئی ہیں بہت ویکنسیس بھی ہے، آپ ان کی خوراک کا دھیان رکھیں اسٹریس فری رکھیں"

Posted On Kitab Nagri

ڈاکٹر کہہ کر چلی گئی مگر شانزل حور عین کو دیکھنے لگا آج ایک دن میں کیا کیا ہو گیا تھا وہ آفس والا واقعہ نہ جانے کیا ہوا تھا، پھر بی اماں کے ساتھ گفتگو، دن بھر کی بے دھیانی تھی حور میں، حیا کے ساتھ بھی وہ فوکسڈ نہیں تھی پھر حیات سکندر.... آہ.... آج تو شانزل نے حور عین کا الگ ہی روپ دیکھا تھا۔ وہ گولی چلانا وہ بھی شانزل کی خاطر؟ جو بھی تھا ایک بات واضح ہو گئی تھی کہ حور عین جہانزیب شانزل ابراہیم کے لیے بہت اہمیت رکھتی ہے اسے اس وقت وہ دنیا کا سب سے قیمتی اثاثہ معلوم ہو رہی تھی۔

آج جو بھی ہوا تھا اس کا ذکر وہ اس سے کبھی نہیں کرے گا، کیوں اسکی تکلیف میں اضافے کا باعث بنے ویرانیاں بستی تھی اس کی آنکھوں میں، اس نے کبھی حور عین کو حیا کی طرح کھلکھلا کر ہنستے ہوئے نہیں دیکھا تھا۔ شانزل کے دل میں پھنسی آخری کیل حیات سکندر تھا لیکن آج حور عین کے رویے نے وہ کیل بھی نکال دی تھی آج وہ اسے حیات سکندر کی بھتیجی نہیں حور عین جہانزیب ہی لگ رہی تھی، اب اس سے حور عین جہانزیب سے حور عین شانزل ابراہیم تک کا سفر طے کرنا تھا انہی خیالات میں شانزل کرسی پر بیٹھے بیٹھے ہی سو گیا۔

www.kitabnagri.com

"تمہاری قسم میں واپس آؤں گا، تم بس میرا انتظار کرنا، کرو گی نا؟"

حور عین نے ہڑبڑا کر آنکھ کھولی اس کے کانوں میں بس ایک ہی جملہ گونج رہا تھا گھبراہٹ اور پسینے میں شرابور، یادوں کا دریچہ کھلا تھا جس سے ماضی کی ہوا کچھ جملے بہا لائی تھی ان جملوں کی گونج حور عین کی آنکھیں نم کر گئی،

Posted On Kitab Nagri

اس سے پہلے وہ سسکیوں سے روتی اسکی نظر کرسی پر بے آرامی سے محواستراحت شانزل پر پڑی اس نے اپنی سسکیوں کا گلا گھونٹا۔ شانزل کے کمرے سے کمفر ٹلا کر اوڑھایا فون لے کر باہر آگئی بے چینی سے نمبر ملایا "اسلام علیکم"

سامنے والے کا جواب سنے بغیر ہی سوال داغا

"حیات سکندر نے جو کچھ مجھ سے کہا کیا وہ سچ ہے؟"

ایک لمحے کو زبان لڑکھرائی تھی سامنے سے پتہ نہیں کیا کہا گیا

"بی اماں خیریت سے پہنچ گئیں؟ لہجہ ہر جذبات سے عاری تھا

"خدا حافظ"

حور عین تہجد کی نماز ادا کرنے کی غرض سے کمرے میں چلی گئی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

شانزل کی آنکھ فجر کے اذان سے کھلی اس نے دیکھا بیڈ خالی تھا اندروا شروم سے پانی گرنے کی آواز آرہی تھی وہ نماز ادا کرنے چلا گیا۔

آفس کے لئے تیار ہونے کے بعد تقریباً سات بجے نیچے آیا حور عین کو حسب معمول کچن میں پایا وہ دھڑادھڑ کام کرنے میں مگن تھی

Posted On Kitab Nagri

"اسلام و علیکم"

حور عین نے چونک کر اسے دیکھا وہ عموماً آٹھ بجے نیچے آتا تھا

"و علیکم السلام"

قدرے جھنجھکتا اور دھیمالہجہ تھا

"وہ آج ناشتے میں کیا ہے؟"

حور عین کے برعکس شانزل کالہجہ نرم اور دوستانہ تھا

"ابھی تک ناشتہ تو نہیں بنا، میں تو کھانا بنا رہی تھی"

یہ گھبراہٹ بھی تھی اگر اس نے کل کے کسی بھی واقعے کے بارے میں پوچھا تو وہ کیا جواب دے گی، جھوٹ تو وہ اس سے کبھی نہیں کہے گی لیکن سچ جاننے کے بعد نہ جانے وہ کیا کر ڈالے

"اچھا کوئی نہیں آپ جو س اور اوٹس کا انتظام کر دیں گی؟"

وہ پہلی مرتبہ کوئی خواہش ظاہر کر رہا تھا اور حور عین؟ وہ منع کیسے کر سکتی تھی۔

"جی بالکل"

Posted On Kitab Nagri

وہ باہر جانے کی بجائے کچن میں ہی بیٹھ گیا۔

"ویسے آپ ابھی کھانا پکا لیتی ہیں؟"

"جی صرف دوپہر کا ڈنر تو آکر بناتی ہوں"

"تو آپ ایسا کریں، لنچ پیک کر لیا کریں مجھے بھی آفس میں سہولت ہوگی"

"جی"

اتنے میں وہ ناشتہ تیار کر کے ٹیبل لگا رہی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

آج ہمیں سائیٹ پر جانا ہوگا، وہ نیا پر وجیکٹ....."

وہ اس سے ہلکی پھلکی باتیں کرنے لگا۔

وہ سائیٹ پر کھڑی میز پر رکھے پیپر پر لکیریں کھینچ رہی تھی وہ کبھی اسکیل سے اسے ناپتی پھر کیلکولیٹر سے الجھنے کے بعد غلط ہونے پر مٹاتی پھر بناتی اسکی تمام حرکات و سکنات شانزل دور کھڑا محویت سے دیکھ رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ پستارنگ کے سوٹ میں خاکی رنگ کی چادر میں اپنے وجود کو چھپائے سیدھا شانزل ابراہیم کے دل میں اتر رہی تھی۔

وہ چلتے ہوئے قریب آیا اور پوچھا "ready?"

حور عین نے سراٹھا کر دیکھا دھوپ کے باعث حور عین کی رنگت سرخ ہو رہی تھی اور دھوپ کی شدت سے آنکھیں نہیں کھل سکیں مگر دھوپ کے باوجود شانزل کی بھوری آنکھیں بڑی دلکش لگ رہی تھیں جیسے کسی شیر کی چمکتی آنکھوں میں فتح مندی کا تاثر ہو۔ لیکن اگلا سوال کرنے سے پہلے حور عین نے اپنے دل کو دپٹ دیا۔

"جی سر دیکھ لیں"

"اوکے، چلیے اوپر چل کر کام دیکھ لیتے ہیں"

اب وہ لوگ زینے طے کر رہے تھے یہ ایک زیر تعمیر عمارت تھی۔

شانزل نے گردن گھما کر دیکھا وہ اسکے ہم قدم تھی یہ احساس کتنا سکون بخش تھا۔ اسکی نظر حور عین کی ناک پر ٹھہر گئی، نوزپن کی کمی اسے بری طرح کھلی۔

ادھر حور عین کی حالت غیر ہو رہی تھی۔ وہ شانزل کی نظروں کی تپش اپنے چہرے پر محسوس کر رہی تھی لیکن اپنے دل کی حالت پہلے بھی کسی پر ظاہر نہیں کی تھی تو اب کیسے کر دیتی۔

Posted On Kitab Nagri

حور عین اپنے کعبین میں بیٹھے کافی کا دوسرا گ خالی کر رہی تھی وہ کسی فائل میں آس پاس بلائے پوری طرح سے غرق تھی کوئی مسئلہ تھا شاید فائل کے ساتھ۔ شانزل اس کی حرکات دیوار کے پار سے دیکھ رہا تھا اس کا ازلی غصہ عود آیا حالانکہ لُنج ٹائم ہے مگر محترمہ کو کافی اور کام سے فرصت ہی نہیں وہ ہمیشہ دوپہر کا کھانا گول کر دیتی تھی۔ اگر لُنج کرتی بھی تو احسان عظیم کرتے ہوئے لُنج کے نام پر کافی کے ساتھ چار بسکٹ کھالیتی، پھر ویکنیز نہیں ہوگی تو کیا ہوگا؟

شانزل نے انٹر کام اٹھا کر حور عین کو ملا یا دھر حور عین اتنی مگن تھی کہ انٹر کام بجنے پر گھبرا گئی کافی اس کے ہاتھ سے چھلکتے چھلکتے پچی۔ یہ دیکھ شانزل کے ہونٹوں پر مسکراہٹ دوڑ گئی اور اس کا غصہ جھاگ کی مانند بیٹھ گیا "اف.... یہ سادگی"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"جی؟"

"آپ ابھی میرے کعبین میں آئیں"

اتنا کہہ شانزل نے انٹر کام رکھ دیا

Posted On Kitab Nagri

حور عین نے انٹرکام کو دیکھا ہمیشہ اپنی کہہ کر فون رکھ دیتے ہیں مجال ہے جو سامنے والے کی بھی سن لیں۔ اس نے براسامنے بنا کر کافی کو دیکھا یعنی اسے بھی چھوڑنا پڑے گا، اٹھ کر شانزل کے کبین کے دروازے پر دستک دی شانزل نے فوراً بلائینڈرز لگائے

"May I come in, sir?"

"Yes"

وہ اندر آئی تو شانزل نے کہا

"بیٹھیں پلیز"

حور عین نے شانزل کے سامنے والی کرسی سنبھالی اتنے میں ایک پیون آیا ٹیبل پر ٹفن، پلیٹ اور چمچے رکھ کر چلا گیا یہ وہی ٹفن تھی جو صبح حور عین نے پیک کی تھی

"آپ کھانا نکالیں میں ہاتھ دھو کر آتا ہوں"

یہ کہہ کر وہ اٹھ گیا

Posted On Kitab Nagri

حور عین یہ کام گھر پر بھی کرتی تھی مگر یہاں عجیب لگ رہا تھا وہ سر جھٹک کر کھانا نکالنے لگی اتنے میں شانزل بھی آ گیا مگر وہ اپنی باس والی کرسی پر نہیں بیٹھا بلکہ گھوم کر میز کے دوسری طرف آیا اور حور عین کے پاس والی کرسی پر بیٹھ گیا یہ دیکھ کر حور عین کا دل تیز سادھڑک "اتنا قریب"

یہ شخص ہمیشہ اسے حیرت میں مبتلا کر کے خود نارمل رہتا تھا جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو اس نے جلدی جلدی کھانا نکالا پھر پلیٹ میں چچہ رکھا اور پلیٹ شانزل کے آگے رکھ دی ہاتھوں میں لرزش واضح تھی شانزل نے پلیٹ تھامی مگر کھانا شروع نہیں کیا

"میں جاؤں؟"

حور عین نے فوراً سوال کیا

"یہ کیا اتنا سارا میں اکیلا کھاؤں گا؟ ویسے بھی مجھے اکیلے کھانے کی عادت نہیں، چلیں جلدی اپنے لیے بھی نکالے"

"وہ میں نے کافی پی لی تھی"

Posted On Kitab Nagri

"حور عین یہ کھانے کا ٹائم ہے آپ کو کافی نہیں پینی چاہیے تھی بے شک تھوڑا سا کھالیں مگر کھالیں کھانا اسکپ نہیں کرتے"

حور عین کو اس کا ٹھہرا ہوا لہجہ اچھا لگ رہا تھا وہ تو اس کی غصے میں کہی ہوئی بات نہیں ٹال سکتی تھی اب تو اتنی نرمی سے کہہ رہا تھا کیسے ٹال دیتی؟

وہ اپنے لیے کھانا نکالنے لگی شانزل نے اپنا کوٹ اتار دیا اور آستین فولڈ کرنے لگا۔ حور عین نے نظر اٹھا کر نہیں دیکھا ایک تو وہ اتنا قریب اوپر سے اس کے پرفیوم کی مہک۔

کھانے کے درمیان کی خاموشی کو شانزل کی آواز نے توڑا
"آپ کو کیا لگتا ہے یہ پروجیکٹ successful رہے گا؟"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"انشاء اللہ، ساری چیزیں تو پلاننگ سے ہو رہی ہیں"

"ویسے آپ کافی قابل سول انجینئر ثابت ہوئی ہیں اسی لئے میں آپ کو خاص طور پر ایک پروجیکٹ آفر کرنا چاہتا ہوں"

"کس نوعیت کا؟"

Posted On Kitab Nagri

"کچھ پرسنل نوعیت کا ہے، ویسے میں یہ پروجیکٹ کسی تجربہ کار انجینئر کو آفر کرنا چاہتا تھا مگر جس طرح آپ نے نیا پروجیکٹ سنبھالا ہے

"I am impressed

حور عین کو شانزل کے منہ سے اپنی تعریف سن کر اپنی سماعتوں پر شبہ ہوا،، ہوتا بھی کیوں نہ مجال ہے جو شانزل ابراہیم نے کبھی کسی کی تعریف کی ہو۔

"میں چاہتا ہوں آپ میرے لیے ایک پروجیکٹ پر کام کرے جو کہ ایک گھر ہو سنگ مرمر سے بنا ہوا"



"پھر تو وہ گھر نہیں محل ہوگا"

"نہیں محل نہیں، گھر چاہیے"

"کیسا گھر؟"

حور نے الجھ کر پوچھا

Posted On Kitab Nagri

"یہی تو بات ہے میں بیان کرنے سے قاصر ہوں، میں اپنے تصورات کو الفاظ نہیں دے پاتا اس لیے یہ گھراب تک بنا نہیں" وہ سانس لینے کو رکھا پھر گویا ہوا "وہ جگہ ایسی ہو جہاں صرف سکون ہو" وہ کھوئے ہوئے لہجے میں بول رہا تھا اور حور عین دم سادھے اسے دیکھ رہی تھی اس کی آنکھوں میں پھیلے رنگوں کو پوری شدت سے محسوس کر رہی تھی اور اچانک حور کے منہ سے نکلا

"فردوس بریں"

شانزل نے چونک کر اسے دیکھا اور حور عین سٹپٹا گئی کیا ضرورت تھی کچھ بھی بولنے کی شانزل حیرانی سے مسکرایا

"بالکل، ایک دم صحیح، ویسا ہی، صحیح guess کیا آپ نے، اس بات پر تو آپ کو انعام ملنا چاہیے"

شانزل کا فون بجنے لگا تو اس نے رسیو کر لیا

اور حور عین ٹیبل سمیٹنے لگی کھانا تو باتوں باتوں میں کب ختم ہوا اسے پتا بھی نہ چلا شانزل کا رویہ کافی چونکا دینے والا تھا مگر اچھا تھا۔

شاید خالہ کی کال تھی

"جی ساتھ میں ہی ہیں آپ بات کریں گی اچھا رکے میں کرتا ہوں"

کال کاٹ دی

Posted On Kitab Nagri

"خالہ کا فون تھا انہیں آپ کو دیکھنا ہے اسی لئے ویڈیو کال کر رہا ہوں"

"مجھے؟"

"جی بالکل"

وہ یہ کہہ کر ویڈیو کال کر چکا تھا

خالہ بہت اپنائیت سے بات کر رہی تھی انہوں نے حور عین کو تیار ہو کر رہنے پر پھر ٹوکا

"لگنا چاہیے تم باس کی بیوی ہو"



"جی"

www.kitabnagri.com

حور عین نے ہمیشہ کی طرح یہ لفظی جواب دیا

"کم از کم بیٹا نوزپن تو پہنو"

(شانزل کی دل کی مراد 😊)

Posted On Kitab Nagri

"جی" انہوں نے ہلکی پھلکی گفتگو کر کے فون رکھ دیا

شانزل نے بلائینڈرز ہٹا کر دیکھا تو حور عین اپنا سامان سمیٹ رہی تھی اس کے جاتے ہی شانزل کا دل ہر چیز سے اچاٹ ہو گیا۔

کل کا دن جتنا برا تھا آج کا دن اتنا ہی اچھا ثابت ہوا تھا حور عین رات کے کھانے کے برتن دھو رہی تھی اور مسکراتے ہوئے پورے دن کو سوچ رہی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

لگتا ہے بی بی آج بہت خوش ہیں"

حور عین نے چونک کر پیچھے دیکھا تو سعیدہ بواکھڑی تھی۔

"آپ کو ایسا کیوں لگا؟"

Posted On Kitab Nagri

"بس ایسے ہی، ویسے یہ پیالہ آپ تیسری بار دھور ہی ہیں"
حور عین نے اپنے ہاتھ میں پکڑے پیالے کو دیکھا اور اپنی خفت مٹانے کے لیے کہا تھا

"ہاں یہ صاف نہیں ہو رہا تھا، آپ کو کوئی کام تھا؟"

"جی بی بی وہ کافی بنانے آئی تھی"

"آپ رہنے دیں میں بناتی ہوں آپ لے جانا"

"بی بی لے بھی آپ جائے گا میں تھوڑا تھک گئی ہوں"

سعیدہ بوانے مسکرا کر اپنی تھکاوٹ کا تذکرہ کیا انہیں خوشگوار حیرت ہوئی تھی شانزل کے اچھے رویے کو دیکھ کر وہ
اس معاملے میں اپنا بھی کچھ حصہ ڈال رہی تھی

"جی اچھا آپ کو ارٹریں چلی جائیں باقی میں دیکھ لوں گی"

Posted On Kitab Nagri

حور عین نے کافی بنائی اور اب سب سے بڑا مسئلہ کافی دینے کا تھا شانزل کے دروازے پر دستک دینے پر بھی اندر سے کوئی جواب نہ آیا حور عین کافی دیر تک کھڑی رہی مگر پھر ہمت کر کے دروازہ کھولا تو کمرہ خالی تھا "یہ کدھر گئے؟" کچھ سوچ کر اس نے اپنے قدم ٹیس کی طرف بڑھا دیے توقع کے مطابق وہ وہیں تھا اپنی تمام تر وجاہت سمیت۔

بلیوٹی شرٹ اور بلیک ٹراؤزر میں بلاشبہ وہ ہر لڑکی کا prince charming تھا وہ چاند کو تک رہا تھا حور عین کو بھی وہ چاند جیسا لگا جسے وہ صرف دیکھ ہی سکتی ہے وہ اس کی دسترس میں کبھی نہیں آ سکتا۔ ☹

اپنی سوچ پر خود کو ڈانٹا اگر وہ اس کے ساتھ اچھا رویہ رکھے ہوئے ہیں تو اسے کسی خوش فہمی میں مبتلا نہیں ہونا چاہیے۔ ویسے بھی کچھ دنوں کی بات ہے پھر ایگریمنٹ ختم ہو جائے گا اپنی تمام تر سوچوں کو ذہن سے نکالا اور پھر چلتے ہوئے آگے آئی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"کافی"

شانزل نے پلٹ کر دیکھا وہ اسی پستہ رنگ کے سوٹ اور خاکی چادر میں ملبوس تھی البتہ چاند کی روشنی اس کے چہرے پر چمک رہی تھی شانزل نے مگ تھام لیا۔

Posted On Kitab Nagri

"تھینک یو، آپ کی کہاں ہیں؟"

"وہ ابھی نہیں لوں گی پڑھتے وقت ضرورت محسوس ہوتی ہے"

شانزل نے سوچا وہ یہیں رہے تاکہ او اسے دیکھتا رہے مگر وہ جاچکی تھی،
دوسری طرف حور عین اپنے ہی دل سے پریشان تھی۔

شانزل اسے پہلے اعتماد میں لینا چاہتا تھا شانزل اور حورین کے درمیان سرد مہری نہیں رہی تھی دونوں ساتھ لُچ
کرتے تھے آج کل تو صرف دیوار کے پار سے حورین کو دیکھ رہا تھا کچھ دن اسی طرح گزرے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

دستک کی اواز پر حور عین نے سراٹھایا

"ایس؟"

جیسے ہی شانزل کیبن میں داخل ہوا تو حور عین کھڑی ہو گئی

"جی سر"

Posted On Kitab Nagri

بیٹھیں حور عین مجھے کچھ بات کرنی تھی"

شانزل کی نظریں بے اختیار آئینے کی دیوار کی طرف گئی 'کہیں میں اسے نظر تو نہیں آتا'

"جی سر آئیے نا"

وہ مسکرا کر ایک کرسی پر بیٹھ گیا وہ حسب توقع کافی مگ خالی کر رہی تھی
"در اصل ایک مسئلہ ہے"

"مطلب؟"

"وہ actually، میں آپ سے پرستلی ہیلپ مانگنے آیا ہوں"
حور عین نے سوچا یہ شخص سامنے والے کی کبھی سنتا ہی نہیں تھا صرف حکم صادر کرتا تھا۔ اور آج تک اس نے
شانزل ابراہیم کو کسی سے مدد مانگتے ہوئے دیکھا تو کیا سوچا بھی نہیں تھا۔

"جی سر؟"

حور عین نے الجھ کر پوچھا

Posted On Kitab Nagri

"ہمیں ایک ملٹی نیشنل کمپنی کی طرف سے پروجیکٹ آفر ہوا ہے"

"یہ تو اچھی بات ہے سر"

"ہے تو، لیکن اب ذرا دھیان سے سنیں اس ملٹی نیشنل کمپنی نے پاکستان کی top 5 کمپنی کو یہ پروجیکٹ آفر کیا ہے جس میں سے شانزل انڈسٹریز بھی ایک ہے، مگر وہ کمپنی ڈیل کرنے سے پہلے ہر کمپنی کی طرف سے ایک پریزنٹیشن چاہتی ہے جس میں ان کی پچھلے پانچ سال کی کارکردگی ہو..... اور مسئلہ یہ ہے کہ پریزنٹیشن کل دینا ہے"

شانزے نے بات کرتے ہوئے آخر میں بم پھوڑا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"کل؟"

"جی بالکل، میں سچ میں یہ پروجیکٹ جانے نہیں دینا چاہتا ہوں، دیکھیں سارے پروجیکٹ کی بلو پرنٹ کا analysis کوئی سول انجینئر ہی کر سکتا ہے اور شانزل انڈسٹریز میں فل الوقت آپ واحد ہے میں جانتا ہوں کہ یہ آپ کے کانٹریکٹ میں نہیں ہے مگر میں دو گھنٹے سے الجھا ہوا ہوں اور اب میرا دماغ ماؤف ہو رہا ہے"

Posted On Kitab Nagri

حور عین نے دیکھا وہ نیوی بلیو کوٹ پینٹ، وائٹ شرٹ اور ہلکے نیلے رنگ کی ٹائی میں جھنجھلایا ہوا لگ رہا تھا۔ اسے ہر بات پر جلدی غصہ آ جاتا تھا لیکن اس کے چہرے پر ہر تاثر اس کی وجاہت کو اور بڑھاتا تھا۔

"ہم کوئی نہ کوئی حل نکال لیں گے آپ مجھے بتادیں بلیو پرنٹ کہاں رکھے ہیں"

شانزل نے سکون کی سانس خارج کی
"ٹھیک ہے میں آپ کو بھیج دیتا ہوں، وہ آپ کو بلیو پرنٹ بتا دے گا میں finance غیرہ کی رپورٹ تیار کرتا ہوں"

شانزل کا دھیان بھٹک کر کی طرف جا رہا تھا اگر ایسا ہی رہا تو میں پریزینٹیشن کبھی نہیں پوری کر پاؤں گا
اف... خدا

www.kitabnagri.com

وہ پیپر کے ساتھ خود سے بھی الجھ رہا تھا اس کا دل ہمک ہمک کر حور عین کی طرف جا رہا تھا۔ کوئی انجانی کشش تھی جو اسے کھینچ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اس نے دیکھا حور عین رفیق کے ساتھ چلی گئی ہے شاید وہ بلو پرٹ لینے گئی تھی تو وہ بھی اپنے کام میں منہمک ہو گیا حالانکہ یہ مشکل مرحلہ تھا۔ حور عین جہانزیب اس کے شعور پر قابض تھی اس کے لاشعور پر بھی قابض تھی کوئی ایسی جگہ نہیں بنی تھی جہاں وہ موجود نہ ہو۔ وہ اس کی غیر موجودگی میں بھی ہر جگہ موجود تھی۔ وہ شانزل ابراہیم کی زندگی میں صبح کا پہلا خیال اور رات کی آخری سوچ تھی۔ شانزل کو محسوس ہو رہا تھا حور عین جہانزیب اس کے وجود میں قطرہ قطرہ اتر رہی ہے۔

شانزل ابراہیم اپنے وجود میں خود کو نہیں پاتا تھا نہ اس کا غرور موجود تھا نہ اس کی انا موجود تھی نہ اس کا غصہ موجود تھا نہ ضد۔ شانزل ابراہیم اپنے اندر کہیں بھی نہیں تھا کچھ موجود تھا تو صرف حور عین جہانزیب اور اس کا احساس۔ مگر خود میں حور عین جہانزیب کی موجودگی اسے تکلیف نہیں پہنچا رہی تھی اسے زچ نہیں کر رہی تھی بلکہ یہ احساس بہت سکون بخش تھا۔ ایسا سکون جو اس نے پہلے کبھی محسوس نہیں کیا تھا۔ شانزل ابراہیم بعد میں سوچ لینا بھی پہلے اپنا پریزنٹیشن کمپلیٹ کرو۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اپنے دل کو silent mode پر ڈال دے تاکہ وہ پریزنٹیشن تیار کر سکے۔

تقریباً دو گھنٹے تک وہ نہیں آئی تو شانزل بھی اپنا کام کرنے لگا شاید نیچے ہی analyse کر رہی ہوگی۔

دو گھنٹے تک میز پر رکھی فائلز کے انبار کے ساتھ الجھنے سے اس کی گردن میں درد شروع ہو گیا تھا اس نے اپنا کوٹ اتار کر آستین فولڈ کی پھر اسے وہ نظر آئیں ایک بار پھر شانزل ابراہیم خود پر سے اختیار کھونے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

ڈھیر سارے رول کیے ہوئے پیپر کو کیبن میں رکھا اور کیبن کے بیچ میں کھڑی شہادت کی انگلی دانتوں میں دبائے کیبن کو دیکھنے لگی۔

کچھ دیر سوچنے کے بعد اس نے اپنی میز اور کرسی کو ایک کونے میں کیا اور لائے ہوئے بلو پرنٹ کو زمین پر رکھا اپنے پرس سے پینسل، ایریسر، اسکیل وغیرہ سارا سامان نکالا

پھر خود بھی زمین پر بیٹھ گئی اور تمام بلو پرنٹ کو ایک ایک کر کے غور سے دیکھنے لگی کچھ کو سائڈ میں رکھتی پر کچھ کو دیکھنے لگتی اس طرح کبھی کسی پر کچھ لکھتی، کبھی کسی پر لائن کھینچی پھر اسی پینسل کو بالوں میں جوڑے میں لگا لیتی، پھر کچھ فائل وغیرہ پڑھنے کے بعد پینسل کی ضرورت محسوس ہوتی تو ادھر ادھر ڈھونڈتی پینسل نہیں ملتی تو نئی نکال لیتی اور پھر ایک بار یہی سلسلہ شروع ہو جاتا۔

اف اللہ..... یہ لڑکی!!!

شانزل نے خود کو زبردست ساڈاٹھا اور دل پر پتھر، پہاڑ نجانے کیا کیا رکھ کر بلائینڈرز لگا لیے۔

www.kitabnagri.com

شانزل تھک گیا تو کلائی پر بندھی گھڑی پر ٹائمنگ دیکھا ساڈھے آٹھ بج رہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

اس نے دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر بلائینڈرز ہٹائے حور عین ابھی بھی تمام پیپر کے درمیان کام میں مگن تھی اور کافی کے چھ کپ خالی کونے میں رکھے ہوئے تھے اور وہ ساتواں کپ خالی کرتے ہوئے کام میں منہمک تھی وہ چلتا ہوا دیوار کی طرف آیا ہے حور عین نے دیواروں پر چارٹ چسپاں کر رکھے تھے کچھ آئینے والی دیوار پر بھی تھے وہ کھڑی ہو کر آئینے کی دیوار طرف آرہی تھی اور شانزل کے دل میں ہلچل مچی اس نے بمشکل دل پر ہاتھ رکھ کر اپنی بے قابو ہوتی دھڑکنوں کو سنبھالا اور اب وہ اسکے سامنے تھی وہ دونوں اتنے قریب تھے کہ اگر دیوار نہ ہوتی تو دونوں میں چند کا فاصلہ ہوتا۔ دائیں طرف گردن موڑے چارٹ میں مگن تھی اور شانزل انتہائی قریب سے اس کے من موہنے چہرے کو دیکھ رہا تھا۔

اس کی چادر سر پر ہی تھی مگر کھسک کر جوڑے پرائک گئی تھی اس نے اچانک سامنے دیکھا تو چونک گئی آہ..... شانزل کی دھڑکن ایک پل کے لئے رکی "کہیں مجھے دیکھ تو نہیں لیا"

حور عین چونکنے کے بعد منہ پر ہاتھ رکھے ہنسنے لگی اور پھر اپنے سر میں لگے سینسل کے گلدستے کو نکالا۔

شانزل نے سکھ کا سانس لیا وہ خود ہی کو دیکھ کر ہنسی تھی۔

اف..... میں بھی کیا ٹین ایجز جیسی حرکتیں کر رہا ہوں

.....

Posted On Kitab Nagri

شانزل نے انٹرکام حور کو ملایا حور عین نے پہلے اپنے سر پر چادر ٹھیک کی پھر انٹرکام اٹھایا جیسے شانزل اس کے سامنے ہو

شانزل اس کی حرکت پر مسکرایا

"جی سر"

"آپ کا کام کہاں تک پہنچا؟"

"70% ہو گیا ہے"



www.kitabnagri.com

"میرا بھی تقریباً ہو گیا ہے۔ اگر آپ میری حواسوں پر چھائی نہیں ہوتی تو اب تک مکمل ہو گیا ہوتا"

صرف شروع کر جملہ حور عین سے کہا پھر باقی دل میں ادا کیا۔

"ٹھیک ہے آپ سب wrap up کر دیں، باقی گھر پر دیکھتا ہوں اور دوپہر سے لگے ہوئے ہیں کام میں"

Posted On Kitab Nagri

"اوکے"

جب حور عین کیسین سے باہر نکلی تو پورا آفس بھاں بھاں کر رہا تھا ۲۵ منزلوں میں صرف وہی دونوں تھے۔
راستے بھر وہ لوگ پروجیکٹ ہی ڈسکس کرتے ہوئے آئے تھے۔

شاہور لینے کے بعد جب وہ لوگ کھانا کھانے لگے تو پہلے نوالے سے ہی شانزل کو اندازہ ہوا کہ کھانا حور عین نے
نہیں پکایا ہے۔

"آپ نے نوکروں کے ساتھ سعیدہ بوا کی بھی عادتیں خراب کر رکھی ہیں"

حالانکہ شانزل جانتا تھا عادتیں سعیدہ بوا کی نہیں خراب ہوئی ہیں بلکہ اسے حور عین کی عادت ہو گئی ہے اور یہ
عادت اسے مشکل میں ڈال رہی تھی اسے صرف حور عین سے غرض تھا اسے ہر وقت ہر لمحہ حور عین سامنے
چاہیئے تھی شانزل ابراہیم کی زندگی حور عین جہانزیب کے گرد گھومنے لگی تھی۔ اسکی ذات حور عین جہانزیب
کے حصار میں قید تھی مگر یہ قید بڑی حسین تھی اس قید سے نکلنے کے لیے وہ کسی قسم کی کوشش نہیں کر رہا تھا
کیونکہ وہ کرنا ہی نہیں چاہتا تھا، کیوں نہیں کرنا چاہتا تھا؟ ظاہر ہے اسے اس قید سے آزادی چاہیے ہی نہیں تھی۔

(گر تو کھینچ دے میرے گرد چاہت کا حصار

اس حصار میں بکھرنے کو جی چاہتا ہے)

Posted On Kitab Nagri

"اب ایسی بھی بات نہیں ہے"

کھانے کے بعد شانزل ہال میں ہی بیٹھ گیا حور عین سے کہا کہ وہ بھی یہاں ہی آجائے اس طرح دونوں ایک دوسرے کی ہیلپ بھی کر دیں گے اصل میں شانزل حور عین کے ساتھ وقت گزارنے کے بہانے ڈھونڈ رہا تھا۔

حور عین پورے انہماک سے کام کر رہی تھی شانزل اسے دیکھتے ہوئے سوچ رہا تھا یہ محترمہ کتنے آرام سے میرا سکون حرام کر کے کام کر رہی ہیں۔

رات تقریباً ایک بجے فائل ورک کمپلیٹ ہوا تو شانزل پریزنٹیشن بنانے لگا اور حور عین ابھی بھی اپنے کام میں مصروف تھی۔

کچھ دیر بعد حور عین نے یوں ہی سراٹھا کر دیکھا تو موصوف سو رہے تھے۔

وہ سفید ٹی شرٹ اور گرے ٹراؤزر میں مغرور شہزادہ لگ رہا تھا لیکن اس پر غرور چچتا تھا اس نے دیکھا وہ لیپ ٹاپ گود میں لیے ہی سو گیا ہے

Posted On Kitab Nagri

حور عین نے لیپ ٹاپ اٹھا کر ٹیبل پر رکھا شانزل کر کے چہرے پر تھکن کے آثار نمایاں تھے

آپ کیا چاہتے ہیں؟ آپ کا رویہ، آپ کا نرم لہجہ ان سب کو میں کیا سمجھوں؟ ابھی تو آپ کو حقیقت کا علم نہیں ہے، ایک انتظار پہلے ہی، اندر ہی اندر مجھے ختم کر رہا ہے خدا کے لیے میرے ہاتھ میں کسی سنہری شام کی آس نہ تھمائیں، میں کسی بھی قسم کی خوش فہمی پالنے کا خطرہ مول نہیں لے سکتی، آپ کا یہ رویہ میرے وجود کو سکون بخشتا ہے لیکن یہی رویہ میرے لیے عذاب بن جائے گا جب آپ سب کچھ ختم کر دیں گے۔۔۔۔۔

اس عذاب کے عتاب میں زخم ہم دونوں کو ملیں گے آپ کے زخم تو بھر جائیں گے مگر میرا لہو لہو ہوتا وجود کیسے برداشت کر پائے گا؟ اس سے ملنے والا زخم ناسور بن جائے گا جو میری جان لے کر ہی چھوڑے گا، اوہ..... خدا میری زندگی آسان کر دے، یہ شخص میری زندگی کا مرکز بنتا جا رہا ہے، کیا ہو گا جب مجھ سے میری زندگی کا مرکز چھین لیا جائے گا"

Kitab Nagri

حور عین نے بھاری قدموں سے کمرے کا رخ کیا اور کمفر ٹرلا کر شانزل کو اوڑھایا ساری سوچوں کو ایک طرف رکھ کر خود پر یز نٹیشن بنانے لگی۔ حالانکہ ڈر تو بہت لگ رہا تھا کہیں وہ لیپ ٹاپ استعمال کرنے پر ناراض نہ ہو جائے مگر جس طرح پروجیکٹ کے لئے desperate تھا اس کی آنکھوں کی چمک کے لیے وہ یکسوئی سے پریزنٹیشن بنانے لگی۔ پیپر ورک تو سارا ہو ہی چکا تھا ساری detail فائل میں تھی اب صرف اسے پریزنٹیشن کا روپ دینا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

فجر کی اذان سے شانزل کی آنکھ کھلی تو وہ ہڑبڑا گیا
میں سو گیا تھا۔۔۔۔۔ اف۔۔۔۔۔ اب پریزنٹیشن کا کیا ہوگا؟ یا اللہ!
پہلا خیال یہی آیا۔

اس کی نظر مسکراتی ہوئی ہاتھ میں فائل لئے کھڑی حور عین پر پڑی۔

"آپ فریش ہو لیں، ناشتہ ابھی کریں گے یا بعد میں؟"

"ابھی نہیں"

وہ سنجیدگی سے کہتا اٹھ گیا تھا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

حد ہے! اگر مجھے جگادیتی تو کیا ہو جاتا؟ چھوڑو گئی پریزنٹیشن بھاڑ میں
یہ سوچتا ہوا وہ نماز پڑھنے چلا گیا۔

"آپ ناشتے میں کیا لیں گے؟"

جب نماز پڑھ آیا تو حور عین نے پوچھا

Posted On Kitab Nagri

"نہیں مجھے بھوک نہیں ہے آپ کر لیں"

"ارے یہ سب میں اکیلے کھاؤ گی کیا؟ ویسے بھی مجھے اکیلے کھانے کی عادت نہیں ہے، بے شک تھوڑا سا کھائیں مگر کھالیں، ناشتہ اسکپ نہیں کرتے"

وہ شرارتی مسکان کے ساتھ شانزل کو اسی کے الفاظ لوٹا رہی تھی۔ اصل میں وہ ایک دم روٹھے ہوئے بچے جتنا معصوم لگ رہا تھا۔ لٹکا ہوا منہ، تعجب کی بات یہ تھی کہ اس نے غصہ نہیں کیا تھا کیونکہ غلطی موصوف کی تھی۔

حور عین کی بات سن کر شانزل بے اختیار مسکرایا اور حور عین کو یہ دنیا کا سب سے حسین منظر لگا

"اچھا کیا پکا ہے آپ نے؟"

www.kitabnagri.com

"چیز آملیٹ، لیکن آپ کو کچھ اور چاہیے تو بتادیں"

"نہیں رہنے دیں، وہی لے آئیں ویسے بھی بقول حیا آپ کے ہاتھ کے چیز آملیٹ کے لئے کوئی بھی ہفتِ اقلیم کی دولت ٹھکرا سکتا ہے"

Posted On Kitab Nagri

حور عین ٹرے لے آئی

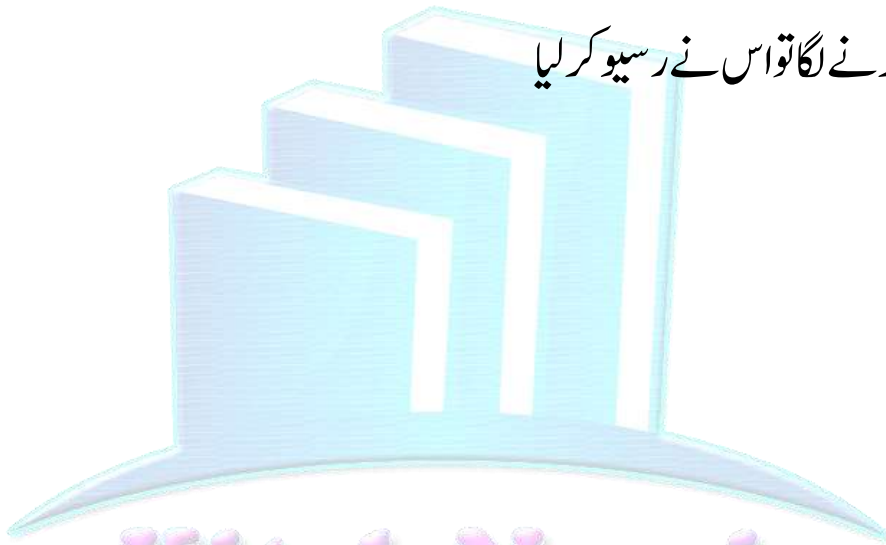
"جیا بھی نا اسے فضول بکنے کے علاوہ کچھ کام نہیں ہیں"

ان دونوں میں اجنبیت بھی اب دم توڑنے لگی تھی کیوں کہ دل کے اندر کسی پودے کی کوئیل نے سراٹھایا تھا۔

شانزل کا فون رنگ کرنے لگا تو اس نے رسیو کر لیا

"ہاں رفیق"

"نہیں رہنے دو"



"پریز نٹیشن نہیں بنیں"

www.kitabnagri.com

"ہاں جانتا ہوں مگر اب کچھ نہیں ہو سکتا"

حور عین کا منہ کو جاتا نوالا رک گیا، اب میں کیسے بتاؤں کہ پریز نٹیشن بن گئی ہے اب کہیں غصہ ہی نہ کریں آخر

ہمت کر کے کہہ دیا

"وہ۔۔۔۔۔ وہ پریز نٹیشن تیار ہے"

Posted On Kitab Nagri

شانزل نے الجھ کر اسے دیکھا پھر جب مطلب سمجھ میں آیا تو سوال کیا
"آپ نے بنائی ہے"

حور عین نے اثبات میں سر ہلایا اور سر جھکا کر ناشتہ کرنے لگی جیسے اس کے آنے والے تاثرات سے بچنا چاہ رہی
ہو۔ شانزل کے دل کی دنیا ایک لمحے کو تھمی اور اس کے دل نے ایک سوال کیا
تم نے آج تک اس لڑکی کو کیا دیا ہے؟
جواب واضح تھا۔۔۔۔

کچھ بھی نہیں مگر یہ ہر طرح سے مکمل ہے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

شانزل جب نہاد ہو کر آفس کے لئے تیار ہو کر نیچے آیا تو حور عین کچھ نروس لگ رہی تھی

"کیا بات ہے؟"

"کچھ نہیں آپ ایک بار پریزنٹیشن دیکھ لیں"

Posted On Kitab Nagri

"آپ نے بنائی ہے تو ٹھیک ہی ہوگی ابھی تو میں ذرا رقیق کو انفارم کر دوں"

شانزل نے ٹال دیا

حور عین سمجھ گئی کہ پریزینٹیشن دیکھنے کا اس کا کوئی موڈ نہیں ہے اس لیے اس نے کہا

"پھر میں اس کے پرنٹ آؤٹس نکال کر فائلنگ کر دیتی ہوں"

وہ فائل لے کر اسٹڈی روم میں چلی گئی۔

"آپ آرام کریں آج آفس نہ جائیں"

آٹھ بجے کے قریب وہ آفس جانے کے لیے نکل رہا تھا تب اس نے حور عین سے کہا

اس کے جاتے ہی حور عین جلدی سے گھر کے کام نمٹانے لگی حالانکہ گھر میں نوکروں کی فوج تھی لیکن اسے یہ گھر اپنا اپنا لگتا تھا وہ اسے اپنا گھر سمجھتی نہیں تھی بس اسے یہ گھر اپنا لگتا تھا۔

تقریباً سو انوبجے فارغ ہوئی تو تھکن سے چور ہو رہی تھی فوراً اپنے کمرے کا رخ کیا

دس بجے کے قریب شانزل پھر گھر میں داخل ہوا اس نے حور عین کو بلا بھیجا یاد و منٹ بعد حور عین باہر آئی۔

Posted On Kitab Nagri

نم چہرہ، سبز رنگ آنکھوں کے ڈورے لال ہو رہے تھے وہ نیوی بلیو چادر اور خاکی رنگ کے سوٹ میں ملبوس تھیں

شانزل کو شرمندگی نے آگھیرا۔ یقیناً رات بھر جاگ کر پریز نٹیشن بنا رہی تھی اور رات بھر جاگنے کے بعد ناشتہ وغیرہ سب تیار کیا پھر اس کے جانے کے بعد ہی سوئی ہوگی۔

"اوہ مجھے دھیان ہی نہیں رہا آپ سو رہی ہوگی آپ سو جائیں میں چلتا ہوں" پریز نٹیشن کا خبط سر سے اترے تو تم کچھ سوچو نہ شانزل ابراہیم اس نے خود کو زبردست سالتاڑا۔

"نہیں پلیز، آپ بتائیں کیا کام تھا"

اس نے مسکرا کر شانزل کی شرمندگی کو کم کرنا چاہا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"نتھنگ امپورٹنٹ، آپ سو جائیں"

"اگر important نہ ہوتا تو آپ واپس نہ آتے"

آج اسکی نئی صفت پتہ چلی تھی وہ حاضر جواب بھی تھی۔ شانزل مسکرایا۔

Posted On Kitab Nagri

"وہ دراصل ساری پریزنٹیشن آپ نے بنائی ہے تو میں سوچ رہا تھا اگر آپ present بھی کر دیں تو۔۔۔۔۔؟"

وہ اتنے مان سے پوچھ رہا تھا حور عین کے منہ سے بے ساختہ نکلا
"جی بالکل، میں ابھی چینج کر کے آتی ہوں"

وہ کہہ کر کمرے میں آتو گئی مگر اسے اپنی غلطی کا شدت سے احساس ہوا۔ ظاہر ہے پاکستان کی 5 سب سے بڑی کمپنیاں ہوں گی، سب بڑی بڑی ہستیاں اور experts ہوں گے وہ کوئی بزنس وومن تو تھی نہیں صرف ایک انجینئر تھی اگر اسکی وجہ سے شانزل کی سسکی ہوئی تو؟ یا اللہ! یہ کیا کر دیا میں نے،،،، بالکل حیا جیسی حرکتیں کر رہی ہوں،،،،، اب اوکھلی میں سردے ہی دیا ہے تو ڈرنا کیا؟

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

جب وہ لوگ منزل پر پہنچے تو گیارہ بج چکے تھے

"آپ کچھ کھائیں گی؟"
"نہیں"

یہاں سانس لینا مشکل تھا اور وہ کھانے کی بات کر رہا تھا

Posted On Kitab Nagri

"چلیں اندر، پریزینٹیشن تو ایک بجے ہوگی"

"نہیں میں کار میں ہی بیٹھتی ہوں تب تک mind make up کر لوں گی"

"ٹھیک ہے میں بھی یہیں بیٹھتا ہوں"

کہہ کر وہ موبائل پر مصروف ہو گیا۔

کچھ دیر بعد جب حور عین نے فائل سے سر اٹھا کر دیکھا تو موصوف سو گئے تھے

یہ کہیں بھی سو جاتے ہیں یقیناً وہ دن بھر کا تھکا تھا اور پھر رات میں صوف پر بے آرام سا سویا تھا وہ بھی کچھ گھنٹے۔

مگر وہ سوتے ہوئے اس قدر معصوم لگ رہا تھا حور عین کا دل اسکی طرف ہمکنے لگا۔ حور عین نے اپنے دل کو منطق

کی زنجیر میں جکڑا اور اپنا دھیان فائل کی طرف کیا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

جب وہ لوگ ایک بجے داخل ہوئے تو پتا چلا کہ صرف دو اور کمپنیاں آئیں ہے ظاہر ہے ایک دن میں پریزینٹیشن

تیار کرنا ہر کسی کے بس کی بات نہیں تھی۔

Posted On Kitab Nagri

سب ہی کو ملٹی نیشنل کمپنی کے ساتھ پروجیکٹ کرنا تھا سب ہی انھیں امپریس کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ وہاں اور بھی لڑکیاں اور عورتیں تھیں ہائی سوسائٹی کی عورتوں کا لباس لا حول ولاقوۃ اس نے ایک نظر چادر میں اپنے وجود کو چھپائے حور عین کو دیکھا وہ جانتا تھا حور عین کس قدر باصلاحیت ہے مگر وہ نمائش نہیں کرتی تھی۔

شانزل انڈسٹریز کا نمبر دو سرا تھا حور عین نے جب پہلی پریزینٹیشن دیکھی تو نزوس ہو گئی مگر بظاہر پر اعتماد تھی۔

جب حور عین کی باری آئی اس نے سوچا یہ پریزینٹیشن وہ صرف اپنے لباس کے لیے دے رہی ہے وہ الگ بات ہے ایک مرتبہ بھی اپنے لباس کی طرف نہیں دیکھا۔

اندھیرے میں پروجیکٹر کی روشنی حور عین کے چہرے پر پڑ رہی تھی اور آنکھیں آہ۔۔۔۔ آنکھیں تو شانزل ابراہیم پر قیامت ڈھا رہی تھی۔

شانزل کا رویہ کس قدر برا تھا مگر حور عین پیشانی پر ایک بھی بل لائے بغیر، سر جھکائے ساری زیادتی برداشت کرتی تھی۔ اب جب اس کا رویہ اچھا ہو گیا تھا اس نے کسی بھی بات کے حوالے سے طنز نہیں کیا تھا۔

وہ اس قدر مضبوط، پر اعتماد اور ساحرہ شخصیت کی مالک تھی اور اس کے سحر نے شانزل ابراہیم کو بھی اپنے تابع میں کر لیا تھا۔ وہ اس سحر سے آزاد نہیں ہونا چاہتا تھا۔ آج اسے یہ بات ماننے سے کوئی عار نہیں تھا کہ حور عین جہانزیب نے اسے تسخیر کر لیا ہے

Posted On Kitab Nagri

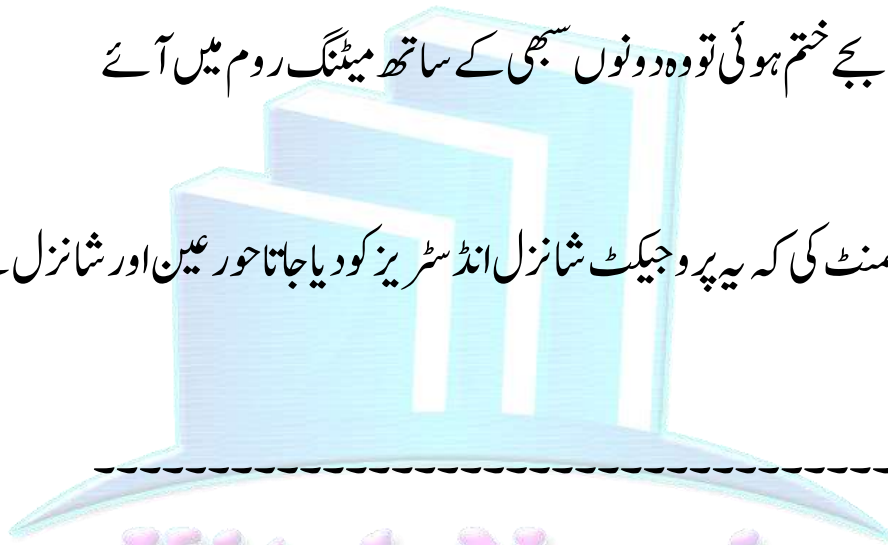
"محبت مبارک ہو شانزل ابراہیم"

یہ جملہ اپنی تمام تر ایما سے کہا

پھر شانزل ابراہیم نے اپنے دل کی دیواروں پر تابد، تا قیامت حور عین کا نام نقش کر دیا۔

پریزنٹیشن ساڑھے چھ بجے ختم ہوئی تو وہ دونوں سبھی کے ساتھ میٹنگ روم میں آئے

آخر میں اونر نے اناؤنسمنٹ کی کہ یہ پروجیکٹ شانزل انڈسٹریز کو دیا جاتا حور عین اور شانزل نے بے اختیار ایک دوسرے کو دیکھا۔



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

جب وہ دونوں باہر نکلے تو سورج غروب ہو رہا تھا

حور عین نے شانزل کو دیکھا اس کی بھوری آنکھیں چمک رہی تھیں دھوپ کے باعث یا خوشی کے باعث وہ اندازہ نہیں لگا سکی مگر اس کی آنکھوں کی چمک حور عین کے دل کو سکون بخش رہی تھی۔

گاڑی اپنی راہ پر گامزن تھی شانزل نے گردن موڑ کر حور عین سے سوال کیا

"ہاں تو آپ مجھے بتائیں حور عین صاحبہ، کیا آپ مجھے اپنے ساتھ ڈنر کرنے کا شرف بخشیں گی؟"

Posted On Kitab Nagri

وہ اپنی فطرت سے ہٹ کر بات کر رہا تھا

"روز ہی تو ساتھ کرتے ہیں"

"ہاں مگر یہ ڈنپر و جیکٹ ملنے کی خوشی میں ہے"
حور عین نے مسکرا کر انے پر اکتفا کیا وہ کہاں اس کی بات ٹال سکتی تھی۔

"کیا کھائیں گی آپ؟"

وہ مینیو کارڈ ہاتھ میں لئے اس سے پوچھ رہا تھا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"جو آپ کو بہتر لگے وہ آرڈر کر دیں"

شانزل نے آرڈر دیا پھر حور عین سے مخاطب ہوا

"تھینک یو حور، آپ نے اتنی محنت کی ورنہ پتا نہیں کیا ہوتا، دراصل صبح مجھے بالکل دھیان نہیں رہا کہ

Posted On Kitab Nagri

آپ سو رہی ہوں گی، وہ دراصل مجھے نمبر جو بلو پرنٹ کے figures میں تھے وہ یاد ہی نہیں ہوتے پھر اگر پریزنٹیشن میں بنانا تو ضرور دیتا مگر وہ بھی آپ نے بنائی تو مجھے تو کچھ اندازہ ہی نہیں تھا " حور عین مسکرائی اس کی دلیل سن کر نہیں بلکہ اس سے "حور" لفظ سن کر۔

"اب ایسی بھی بات نہیں ہے انجینئر ہونے کی وجہ سے مجھے بلو پرنٹ کی figures یاد رہتے ہیں لیکن finance میں، میں ایک دم نالائق ہوں " ہوٹل کی لابی میں شانزل کا جاندار قہقہہ گونجا آس پاس کے کئی لوگ متوجہ ہوئے کچھ لڑکیوں نے حور عین کو رشک بھری نگاہوں سے دیکھا۔

"ہو ہی نہیں سکتا، ابھی تو آپ نے اتنی زبردست پریزنٹیشن دی ہے "

اتنے میں ویٹر نے آکر کھانا شروع کیا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"ایسا ہی ہے فائننس کی رپورٹ تو آپ نے تیار کی تھی میں نے تو رٹا لگایا تھا "

حور عین مزید بتایا اور شانزل کی پلیٹ میں کھانا نکالنے لگی

"مجھے تو حیرت ہو رہی ہے لاہور انسٹیٹیوٹ کی ٹاپر، finance میں رٹا لگاتی ہے؟ "

Posted On Kitab Nagri

"بالکل، میں finance میں ڈبہ ہوں"

خاموشی سے کھانا کھاتے ہوئے حور عین نے کہا
"وہ آپ سے ایک بات کہوں؟"

"بولیں حور"

اور اس کے منہ سے حور لفظ سن کر اس کی ہمت بندھی تو اس نے کہا
"وہ۔۔۔۔۔ آپ اپنی ٹینڈر کی کوٹیشن کسی سے ڈسکس مت کیجئے گا"

"ٹھیک ہے لیکن کیوں؟"

حور عین اس کے سوال کا جواب دیتی اس سے پہلے شانزل کا موبائل بجا

www.kitabnagri.com

"یہ حیا مجھے کیوں فون کر رہی ہے"

کہتے ہوئے اس نے فون ریسیو کر لیا۔

"اسلام علیکم کیا بات ہے آج بھائی کی یاد کیسے آگئی؟"

اور حور عین نے اپنا سر جھکا لیا جیسے اس وقت کھانے سے زیادہ کوئی ضروری چیز نہیں۔

Posted On Kitab Nagri

"وعلیکم السلام کیا بھائی آپ لوگ ابھی تک آئے نہیں اور وہ بیو فالٹر کی میرا فون تک رسیو نہیں کرتی حد ہوتی ہے میں بتا رہی ہوں وہ نہیں آئی نہ تو میں شادی نہیں کروں گی"

بات کرتے کرتے آخر میں حیا کی آواز رندھ گئی

ارے حیا! کیا بچوں جیسی حرکت ہے اچھا دل چھوٹا نہیں کرو، ہم ابھی تھوڑی دیر میں یہاں سے نکلتے ہیں"

فون رکھنے کے بعد شانزل نے حور سے پوچھا

"آپ حیا کا فون رسیو نہیں کر رہی ہیں؟"

وہ اسی سوال سے بچنا چاہ رہی تھی اب وہ کیا بتاتی کل سے اس کی آفس کی چھٹی سٹارٹ ہو گئی تھی مگر پریزینٹیشن کی وجہ سے جا نہیں پائی اور حیا کے عتاب سے بچنے کیلئے فون رسیو نہیں کر رہی ہے۔

کچھ دیر سوچنے کے بعد اس نے جواب دیا

"ہاں ابھی ہم تو وہاں سے نکلے ہیں میں نے دھیان نہیں دیا کیا کہہ رہی تھی؟"

"کہہ رہی تھی کب آرہے ہیں تھوڑی روہانسی ہو گئی تو میں نے کہہ دیا ابھی نکلیں گے"

"انتہائی قسم کی نوٹسکی لڑکی ہے"

Posted On Kitab Nagri

اس طرح کافی اچھے ماحول میں کھانا کھایا گیا۔

کار میں بیٹھتے ہی شانزل نے کہا
"آپ ریلیکس ہو کر سو جائیں سفر کافی لمبا ہے"

"کیا مطلب؟ ہم ابھی نکل رہے ہیں حیا کی طرف کے لئے"

"جی ہاں"

شانزل کار اسٹارٹ کر چکا تھا

حور عین نے وقت دیکھا نو بج چکے تھے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"آپ کی پیکنگ؟ اور آپ تھک گئے ہیں"

شانزل نے اس کی طرف دیکھا کیا لڑکی ہے یہ؟ کل سے سوئی نہیں ہے، خود تھکن سے چور ہو رہی ہے لیکن اسے

شانزل کا خیال تھا۔ اس کے کپڑوں کا خیال تھا۔ اپنا وجود تو جیسے حور عین کے لیے بے معنی تھا

"نہیں میں ٹھیک ہوں، کپڑوں کی آپ فکر نہ کریں اور سو جائیں"

Posted On Kitab Nagri

"میں ٹھیک ہوں ایسے ہی"

شانزل کو لگا وہ سو جائے گی مگر آدھا گھنٹہ گزرنے کے باوجود بھی وہ نہیں سوئی تو شانزل نے کہا

"حور آپ سو جائیں ورنہ طبیعت خراب ہو جائے گی"

میں atleast ڈرائیونگ کے اصولوں سے واقف ہوں، آپ ڈرائیو کر رہے ہیں اور میں ایسے میں سو نہیں
سکتی"

اس کی بات پر شانزل مسکرایا۔

"ویسے مجھے آپ سے ہمارے بارے میں ضروری باتیں کرنی تھی مگر اب ذرا ان سب چیزوں سے فارغ ہو کر
سکون سے کرونگا"

شانزل نارمل انداز میں بات کر رہا تھا لیکن اس کی بات سن کر حور عین کا دل اس کے کانوں میں دھڑکنے لگا۔
شانزل کا رویہ لہجہ اور نظریں بہت کچھ کہہ رہی تھی لیکن اس نے خود کو کسی بھی خوش فہمی سے دور رکھا۔ اس کی
بات سن کر حور عین یہاں وہاں دیکھنے لگی شانزل اس کی حرکتوں سے محفوظ ہو رہا تھا

"ویسے رپورٹ کب submit کرنی ہے؟"

حور عین نے بے تکی بات کر کے موضوع تبدیل کر دیا

Posted On Kitab Nagri

"ایک توپتا نہیں ان ملٹی نیشنل کمپنی والوں کو کیا آفت آئی ہے انہیں رپورٹ جلد از جلد چاہیے یعنی کل سے پہلے"

"کوئی مسئلہ نہیں ہے میں ویسے بھی فضول بیٹھی ہوں لائیں میں اسٹارٹ کر دیتی ہوں پھر آپ اپنی مناسبت سے changes کر لیجئے گا"

"کوئی ضرورت نہیں آپ آرام کریں"

"دیکھیں وہ شادی والا گھر ہے آپ کیسے کر پائیں گے اور ابھی آپ اتنا ڈرائیو کریں گے آل ریڈی تھکے ہوئے ہیں میں اسٹارٹ کرتی ہوں تھک جاؤ گی تو رکھ دوں گی"

حور عین نے کہتے ہوئے فائل نکال رہی تھی یعنی وہ ماننے والی نہیں تھی

"لیپ ٹاپ پیچھے رکھا ہوا ہے"

www.kitabnagri.com

شانزل نے کہا اچھا ہی ہے اسی بہانے وہ اس سے بات تو کر سکے گا

وہ رپورٹ بنانے لگی

"ایک بات بتائیں گی حور؟"

Posted On Kitab Nagri

"جی؟"

"آپ پریزنٹیشن دیتے وقت مجھے کیوں نہیں دیکھتی"
شانزل کی بات پر حور عین کے ہاتھ ر کے

"ایسا تو نہیں ہے"

حور عین نے نظریں چرا کر جواب دیا

"اچھا؟ مجھے تو ایسا ہی لگا ویسے مجھے یہ بھی لگا کے میں آپ کو ڈسٹریکٹ کرتا ہوں"
شانزل کے ہونٹوں پر ایک مسکراہٹ دوڑ گئی۔

اور حور عین کی دل کی دھڑکن حد سے زیادہ شور مچانے لگیں

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"ایسا۔۔۔۔۔ ایسا نہیں ہے"

شانزل حور عین لہجے میں گھبراہٹ محسوس کر سکتا تھا۔

"یعنی میں اتنا برا دیکھتا ہوں کہ آپ یا کوئی لڑکی مجھے دیکھ کر میسر اُز نہیں ہو سکتی؟"
شانزل کی بات پر حور عین گڑ بڑا گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"ن۔۔۔ن۔۔ نہیں ایسا نہیں ہے"

یعنی کہ میں آپ کو ہینڈ سم لگتا ہوں وہ بھی اتنا کہ آپ مجھے دیکھ کر میسمرائز ہو جاتی ہیں"

شانزل ابراہیم کو آج ادراک ہوا تھا کہ اس کے اندر اپنی بیوی سے فلرٹ کرنے کی اچھی خاصی صلاحیت موجود ہے۔ دوسری طرف حور عین اتنا صحیح اندازہ لگانے پر گھبرا گئی اور بولی بھی تو کیا

"میں۔۔۔۔۔ میں حیا کو فون کر کے بتا دیتی ہوں کہ ہم نکل گئے ہیں"

باقی کاراستہ خاموشی مگر معنی خیز خاموشی سے طے ہوا۔

(اے میرے محبوب جن راستوں پر تو ہم قدم،

ان راستوں کے صدقے منزلیں ٹھکرانے کو جی چاہتا ہے)

www.kitabnagri.com

جب شانزل اور حور عین حیا کے گھر میں داخل ہوئے تو بارہ بج چکے تھے۔ حیا لپک کر حور عین کے گلے لگی۔

کم بخت بے وفا کہاں تھی تم؟ اگر تم بھول گئی ہو تو یاد دلادوں کہ تمہاری دوست کی شادی ہے"

Posted On Kitab Nagri

"یاد ہے مجھے، ویسے بھی تم بھولنے کہاں دیتی ہو، تمہارا بس چلے تو گلے میں بورڈ لٹکا کر گھومو میری شادی ہونے والی ہے"

"ارے! اسلام علیکم بھائی"

"آئیں اندر"

جب تینوں اندر داخل ہوئے تو سونے پر ایک لڑکا اور لڑکی بیٹھے ہوئے تھے

"بھائی یہ میرے کزن ہے یہ ہانیہ ہیں اور یہ اشعر ہے دوسرے لفظوں میں سانپ اور نیولا"

"لا حول ولا قوۃ حیا کی بچی یہ تو پھر بھی سانپ ہے میں کہاں سے نیولا نظر آیا تمہیں"

اشعر کو تو صدمہ ہی ہو گیا اور اشعر کی بات سن کر ہانیہ کا منہ کھل گیا۔

www.kitabnagri.com

"اشعر کے بچے میں تمہیں سانپ نظر آتی ہوں؟"

"ہاں یہ بھی ہے تم سانپ نہیں ہو"

اشعر کی بات سن کر ہانیہ کے تاثرات ٹھیک ہوئے مگر اگلے ہی لمحے اس کا دماغ بھک سے اڑ گیا کیونکہ اشعر نے کہا

"سانپ تو میل ہوتا ہے، تم ناگن ہو"

Posted On Kitab Nagri

اور پھر کیا تھا ہانیہ صاحبہ اشعر کا حشر نشر کرنے اٹھا تھی کہ حیا نے روک دیا۔

چپ کرو تم دونوں، چلو اشعر کمرے میں حور آگئی ہے اب"

"شرم کر لو حیا میں تم سے پورے دو دن بڑا ہوں"

"نکلو یہاں سے، صبح اٹھنے میں تم بہت پریشان کرو گے"
اشعر منہ بناتا چلا گیا۔

جب تک حور عین اور شانزل سوئے پر بیٹھ چکے تھے۔

"گھر کے پیچھے سب ینگ پارٹی ہڈ کر رہی ہے ان دونوں کو میرا خیال ہے اسی لیے رکے ہوئے تھے، تم کچھ جلدی
نہیں آگئی"

"آ تو گئی ہوں نہ، تم کیسی ہو ہانیہ؟"

"ٹھیک ہو حور آپی، آپ کیسی ہیں ویسے شانزل بھائی بڑے مینڈ سم ہیں"

Posted On Kitab Nagri

اب وہ اس کی بات کا کیا جواب دیتی پہلے تو وہ خفیف سا مسکرائی پھر کہا
"الحمد للہ" وہ الگ بات ہے چپکے سے دل میں ماشا اللہ کہا

"چلو حور میں تمہیں کمرہ لکھا دیتی ہوں تھک گئے ہوں گے تم لوگ"
حیادونوں کو لے کر اوپر کی طرف چلی گئی

"یہ کمرہ میں نے آپ لوگوں کے لئے رکھا ہے"

حور عین کچھ کہتی اسے پہلے ہی شانزل بول پڑا "شکریہ"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"کچھ چاہیے آپ دونوں کو؟"

"کافی بھجوادویار"

حور نے کہا

"اچھا چلو فریش ہو جاؤ میں بھی جواتی ہوں"

Posted On Kitab Nagri

یہ کہہ کر حیانے ایک آنکھ دبائی اور حور عین نے اسے ایک اچھی خاصی گھوری سے نوازا۔

کمرہ نہ زیادہ بڑا تھا نہ چھوٹا معمولی سا تھا مگر خوبصورت تھا

شانزل نے اپنا لپ ٹاپ بیگ رکھا اور واش روم میں فریش ہونے چلا گیا۔ اور حور عین کمرے کے درمیان میں کھڑی سوچ رہی تھی "ایک ہی کمرہ" دل کیا حیا کا گلاب دے اتنے میں دروازے پر دستک ہوئی۔

دروازہ کھولنے پر ہانیہ کافی لیے کھڑی تھی حور عین کافی لے کر مڑی تو شانزل باہر آیا کوٹ تو اتار چکا تھا حور نے اس کی طرف کافی بڑھائی اس نے مسکراہٹ کے ساتھ کافی تھام لی حور نے اپنی کافی ٹیبل پر رکھ دی پھر منہ ہاتھ دھونے چلی گئی۔

شانزل نے نظر گھما کر کمرے کو دیکھا درمیانے سائز کا کمرہ تھا ایک طرف ڈریسنگ ٹیبل تھا دوسری طرف اسٹڈی ٹیبل اور ایک بیڈ نفاس سے رکھا ہوا تھا وہ چلتے ہوئے کھڑکی کے پاس آیا گھر کے پیچھے سبھی ینگ پارٹی مزے کر رہی تھی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

حور عین دروازہ کھول کر باہر نکلی۔

"یہ حیا کی شادی ہے اور اس کے علاوہ سبھی مزے کر رہے ہیں؟"

"در اصل حیا کی کسی سے بنتی نہیں ہے اس کی سوتیلی امی کی وجہ سے، صرف کچھ لوگ ہیں جن سے وہ بات کرتی ہے حیا کی دادی، اشعر اور ہانیہ سے تو آپ مل ہی چکے ہیں ایک رادیہ بھابی اور اعظم بھائی بھی ہیں پتا نہیں وہ آئے ہیں کہ نہیں"

Posted On Kitab Nagri

"ویسے حیاتنی سو فٹ سپوکن ہے اس نے مجھ کو بھی بھائی بنالیا تعجب کی بات ہے اس کی کسی سے بنتی نہیں ہے"

کہہ کر شانزل نے کافی کا گھونٹ بھرا
حور عین چلتے ہوئے اسٹڈی ٹیبل کے پاس آئی اور لیپ ٹاپ کھولا

"آپ پھر رپورٹ لے کر بیٹھ رہی ہیں"

"دیکھیں رپورٹ ہم دونوں کو ہی بنانی ہوگی اس لئے میں اپنے حصے کی بنالیتی ہوں اور آپ سو جائیں، باقی آپ اٹھ کر بنالیجئے گا ایک ساتھ جا کر دونوں ہی تھک جائیں گے"

حور عین رخ موڑ کر لیپ ٹاپ پر بڑی ہو گئی ایک ہاتھ میں کافی کا کپ تھا وہ اسی کچے پیلے رنگ کے سوٹ اور مرون چادر میں ملبوس تھیں شانزل اس کا گریز سمجھ رہا تھا۔

شانزل کی کافی ختم ہوئی تو وہ کپ ٹیبل پر رکھنے کے بعد اسٹڈی ٹیبل کے پاس آیا جہاں حور عین لیپ ٹاپ میں کچھ لکھی ہوئی تھی

"کیا ہوا فائل اوپن نہیں ہو رہی ہے کیا؟"

Posted On Kitab Nagri

شانزل نے حور عین سے پوچھا جو لپ ٹاپ میں فائل کھول رہی تھی

"جی"

"دکھائیے ذرا"

اس سے پہلے حور عین کرسی سے اٹھتی وہ لپ ٹاپ پر جھک گیا اس طرح ایک ہاتھ ٹیبل پر تھا اور دوسرے ہاتھ سے وہ لپ ٹاپ پر نمبر د آزماں تھا جس سے حور عین شانزل کے حصار میں تھی شانزل حور عین کو ٹچ نہیں کر رہا تھا مگر پھر بھی شانزل کے اس قدر قریب ہونے پر حور عین نظریں جھکا گئی اور اپنے دل کی تیز ہوتی دھڑکنوں کو قابو کرنے کی کوشش کرنے لگی۔

"در اصل اس فائل پر کوڈ لگایا تھا میں نے"

اس نے حور عین کو دیکھتے ہوئے کہا اتنا خوبصورت منظر وہ پہلی بار اتنے قریب سے دیکھ رہا تھا اور حور عین جو اپنی تیز ہوتی دھڑکنوں کو ہموار کرنے کی کوشش کر رہی تھی شانزل کی گھمبیر آواز نے تو اس کی دھڑکنوں کو اور منتشر کر دیا حور عین سانس روکے بیٹھی تھی شانزل نے اسے اور تنگ کرنے کا ارادہ ملتوی کر دیا اس نے پیچھے ہو کر حور عین کی کافی کاگ اٹھا کر ہونٹوں سے لگایا۔

"یہ میری جھوٹی کافی ہے، میں آپ کے لیے دوسری بنالاتی ہوں"

Posted On Kitab Nagri

حور عین نے دیکھا وہ کافی کا گھونٹ بھر رہا تھا شانزل اس کی بات سن کر زیرِ لب مسکرایا۔

"اچھا؟ یہ آپ کی کافی ہے؟ اور کافی والی کس کی ہے؟"

شانزل کی بات سن کر حور عین بلش کر گئی شانزل نے یہ رنگ حور عین کے چہرے پر پہلی بار دیکھا تھا حالانکہ شانزل کی بات کا مطلب حور عین بہت اچھے سے سمجھ گئی تھی لیکن جواب دیا

"مجھے کیسے پتا ہوگا"

اور اس کی بات سن کر شانزل نے قہقہہ لگایا۔

"آپ۔۔۔۔ آپ سو جائیں میں رپورٹ بنالیتی ہوں۔" شانزل نے کوئی جواب نہیں دیا اور بیڈ پر جا کر سونے لیٹ گیا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"پوری رپورٹ خود مت منائیے گا مجھے اٹھا دینا، اوکے؟"

"اوکے"

Posted On Kitab Nagri

شانزل نے کمفرٹراوڑھ کر آنکھیں موند لی حور عین نے سکون کا سانس خارج کیا اف توبہ انہیں آج کیا ہو گیا ہے اور رپورٹ بنانے لگی۔

ہمیشہ کی طرح شانزل کی آنکھ کا فجر کی اذان سے کھلی اس نے دیکھا بیڈ کی دوسری سائیڈ خالی ہے یعنی محترمہ سوئی ہی نہیں ہے اور مجھے جگایا بھی نہیں۔

تبھی حور عین واش روم کا دروازہ کھول کر باہر نکلی نماز اسٹائل میں دوپٹے لپیٹا ہوا تھا وضو کے قطرے چہرے سے ٹپک رہے تھے اٹھ کر چلتا ہوا اس کے پاس آیا

"آپ نے مجھے اٹھایا ہی نہیں"

"ہاں وہ آپ نماز یہیں پڑھیں گے یا مسجد میں؟"

حور نے سوال کر کے موضوع بدلا

"مسجد میں ہی پڑھوں گا"

"آپ اشعر کے ساتھ چلے جائیے گا"

Posted On Kitab Nagri

"ہم"

شانزل چلتا ہوا لیکن آپ کے پاس آیا پھر کہا

"آپ نے پوری رپورٹ بنائی؟ میں نے کہا تھا پوری مت بنائیے گا"

"پوری کہاں بنائی ہے، میں نے اپنے حصے کا کام کیا ہے"

حور عین مجھے لگتا ہے نیند نہ ملنے کی باعث آپ کو باتیں سمجھ نہیں آرہی ہیں، دیکھیں، آپ نے پوری رپورٹ بنائی

ہے جب کہ میں نے منع کیا تھا"

شانزل نے رسان سے سمجھایا

"ہاں، میں نے پوری نہیں بنائی ہے نیچے The end لکھنا باقی ہے اور سینڈ کرنا بھی باقی ہے"

حور عین شرارتی مسکان کے ساتھ اپنی عجیب سی لوجک پیش کر رہی تھی۔ شانزل سمجھ گیا مستقبل قریب میں وہ

ہمیشہ اپنی منوانے والی تھی۔ مگر شانزل کو وہ اس کے ساتھ بھی قبول تھی یہ وہی شانزل ابراہیم ہے جو ایک تنکے کا

بھی اپنی مرضی بغیر ہلنا پسند نہیں کرتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"مجھے ایسا لگ رہا ہے آپ کے آنے کے بعد میں ایک دم نکماں ہو گیا ہوں" اس کے لہجے میں کہیں بھی افسوس نہیں تھا جیسے وہ اپنی ہی حالت سے حظ اٹھا رہا تھا اسے اپنی یہ کیفیت جھنجھلاہٹ میں مبتلا نہیں کر رہی تھی۔

"آپ نماز پڑھ کر سو جائے گا اور میرے ناشتہ کی فکر نہیں کرنا میں لیٹ آؤں گا اور بھرپور نیند لیجئے گا اگر آپ نے رپورٹ والی چالاکی کی تو میرے پاس بات منوانے کے بہت سے طریقے ہیں"

شانزل نے بہت کوشش کی کہ اس کے لہجے میں وہی رعب آجائے جو سامنے والے کو مرعوب کر دیتا تھا لیکن کوشش ناکام رہی اس لڑکی کے لیے چاہ کر بھی وہ اپنا لہجہ سخت نہیں کر پا رہا تھا لیکن اسے یہ بے اختیار ہی عزیز تھی ہر چیز اپنے اختیار میں رکھنے والا بے اختیار ہو کر بھی پرسکون تھا۔

"جی"

حور عین سمجھ گئی کہ وہ غصہ کرنا چاہتا ہے مگر کر نہیں پا رہا ہے اس کی حالت حور عین کو مسکرا نے پر مجبور کر گئی۔

www.kitabnagri.com

شانزل چلا گیا تو وہ بھی سونے کے لئے لیٹ گئی کمفرٹ میں سے شانزل کی خوشبو آ رہی تھی جو حور عین کی سانسوں کو مہکار ہی تھی۔

(بہار بن کر تیری چمن ذات کو گلزار کردوں
یوں تیری سانسوں میں مہکنے کو جی چاہتا ہے)

Posted On Kitab Nagri

آٹھ بجے اس کی آنکھ کھلی تو پہلا خیال شانزل کے ناشتے کا آیا حیا کو فون لگا کر پوچھا کہ تمہارے بھائی واپس آگئے تو اس نے کہا ابھی تک نہیں آئے۔ اس نے پھر سے آنکھیں بند کر لیں جب دوبارہ اس کی آنکھ کھلی تو گھڑی نوبجے کا اعلان کر رہی تھی وہ اٹھ کر منہ ہاتھ دھونے کے بعد باہر نکلی پھر چادر درست کر رہی رہی تھی کہ حیا نے کمرے پر دھاوا بول دیا۔ وہ اسے گھسیٹ کر نیچے لے گئی جہاں اس کی دادی ہانیہ، اشعر، موجود تھے اس نے دادی کو سلام کیا پھر بیٹھ گئی۔ اتنے میں شانزل بھی آگیا حور عین نے دیکھا وہ کپڑے تبدیل کر چکا تھا



"السلام علیکم بھائی"

حیا نے سلام کیا

"وعلیکم السلام"

"بھائی یہ میری دادی ہیں"

"حور عین اللہ تمہارے نصیب اور اچھے کرے"

دادی شانزل کو دیکھتے ہوئے حور عین کو دادی حور عین نے کن آنکھوں سے شانزل کو دیکھا وہ مسکرا رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"بھائی یہ آپ اتنی ساری شاپنگ کر کے آرہے ہیں"

"دراصل جب تمہارا فون آیا تو ہم باہر ڈنر کر رہے تھے وہاں سے نکلے تو پیکنگ کا موقع ہی نہیں ملا"

"حور عین بچے تم گھر میں چادر اوڑھ کر بیٹھی ہو"
دادی نے حور عین کو ٹوکا لیکن کیا جواب دیتی ہلکا سا مسکرائی

"چلو حور جلدی سے چینیج کرو پھر مل کر ناشتہ کریں گے"



کمرے میں آکر شانزل نے حور عین کو شاپنگ بیگز پکڑائے اور کہا
اس میں میرے کپڑے ہیں، یہ جوتے ہیں، اور میری کچھ ضرورت کا سامان، اور یہ والے بیگز میں آپ کے کپڑے
ہیں، اس میں سینڈل ہے اور میک اپ کا سامان اس میں ہیں، اور یہ آپ کی جویلری۔"

حور عین شانزل کو منہ کھولے سن رہی تھی
"یہ اتنا سب آپ میرے لیے لائے ہیں ان سب کی ضرورت نہیں تھی"

Posted On Kitab Nagri

"یہ تھینکیو بولنے کا طریقہ ہے"
شانزل مسکرایا۔

"مگر میں اس طرز کا ویکم نہیں بول پاؤں گی"
حور عین نے جواب دیا

"کوئی نہیں، میں دوسرے طرز سے ویکم وصول کروں گا فی الحال آپ یہ والا ڈریس پہنیں، چلیں شاہاش"
حور عین شاہپر لے کر واش روم میں چلی گئی۔

کچھ دیر حور عین باہر آئی اس کا خیال تھا کہ شانزل چلا گیا ہو گا لیکن شانزل وہیں تھا جب شانزل نے حور عین کو دیکھا تو دیکھتا ہی رہ گیا۔ یہ منظر نظر کو باندھ لینے والا تھا جس نے شانزل ابراہیم کی نظر کو باندھ لیا تھا۔
حور عین اس کے لائے ہوئے گہرے گلابی رنگ کے انگر کھا میں ملبوس تھی جس پر سفید رنگ کی کڑھائی کی ہوئی تھی اور دوپٹے پر سفید رنگ کے بوٹے لگے ہوئے تھے۔ حور عین ہمیشہ پھیکے رنگ ہی پہنتی تھی اور اس کے لیے جان بوجھ کر گہرے اور کھلتے رنگ لے کر آیا تھا۔ وہ ہمیشہ اسے چادر میں ہی دیکھتا آیا تھا مگر ابھی نہانے کے بعد وہ دوپٹے میں باہر نکلی تھی۔ گیلے کمر تک آتے بال پشت پر آشبار کی طرح پھیلے ہوئے تھے۔ شانزل کے اس طرح عکسکی باندھ کر دیکھنے سے حورین کے گال اس کے کپڑوں کی طرح گلابی ہو گئے۔

Posted On Kitab Nagri

(قوسِ قزح بن کے اتروں تیری صفحہ ہستی پر
تیری زندگی یوں رنگنے کو جی چاہتا ہے)

آہ۔۔۔۔ یہ منظر شانزل ابراہیم کے دل میں اتر گیا۔ وہ اپنے اسی جاندار انداز میں مسکرایا۔ حور عین چلتے ہوئے
ڈریسنگ ٹیبل تک آئی پھر بال سلجھائے اور انہیں چوٹی کی شکل دی

شانزل نے اس کے آگے ایک شاپر کیا
"اسے پہن لیں"

حور عین نے خاموشی سے شاپر لے لیا اور شانزل بیڈ پر بیٹھ کر دیکھنے لگا وہ اس کی حرکات و سکنات کو اسی طرح دیکھ
رہا تھا جیسے وہ ہمیشہ دیکھتا تھا۔ حور عین نے شاپر میں سے ڈبہ نکالا اس میں گہرے گلابی رنگ کا سیٹ تھا۔ جس میں
چو کور شیپ کے کرسٹل کے بوندے تھے اور چو کور ہی انگوٹھی اور پینڈینٹ بھی۔

حور عین نے اسے پہننے کے بعد اندر سے کڑے نکالے اور اپنے ہاتھوں میں ڈالے۔ ایک مٹھی ڈبی بھی تھی جسے
کھولنے پر اندر سے نوز پن نکلی حور عین نے نوز پن پہنی اور شانزل ابراہیم کی روح اندر تک شاد ہو گئی۔ اس کا خالی
خالی دل سکون سے بھر گیا۔ حور عین نے نظر اٹھا کر آئینے میں سے ہی شانزل کو دیکھا اور فوراً نظریں جھکا
گئی۔ حور عین نے آگے بڑھ کر چادر اٹھانی چاہیے تو شانزل روک دیا

Posted On Kitab Nagri

"رہنے دیں حور، مطلب ابھی دادی نے کہا تھا نہ"

اس کی بات سن کر حور عین نے چادر رکھ دی دوپٹہ سر پر جمالیا اس دوران شانزل ابراہیم کی نظریں حور عین کی نوز پن میں اٹکی تھیں بلکہ یہ کہنا بہتر ہو گا کہ شانزل ابراہیم کا دل حور عین کی نوز پن میں اٹک گیا تھا۔

حیا نے حور عین کو نیچے اترتے ہوئے دیکھا تو کھل اٹھی مگر وہ حیا تھی

"تم کون ہو"

حیا کی بات پر سب نے حور عین کو دیکھا ہو وہ ایک دم گھبرا گئی

"جو بھی ہو بڑی خوبصورت ہو"

www.kitabnagri.com

دادی نے حیا کے سر پر چیت لگائی

"ماشاء اللہ کہتے ہیں، ایسے منہ پھاڑ کر خوبصورت کہہ رہی ہو"

"کیا ہے دادی اب بس بھی کریں"

Posted On Kitab Nagri

"آؤ بچوں بیٹھو میں ناشتہ لگوانے کا کہتی ہوں، ہانیہ ہانیہ ناشتہ لے آؤ"
شانزل نے حور کے بغل والی کرسی سنبھالی۔

"ماشاء اللہ میں تم سے کہنے ہی والی تھی کہ تھوڑا سچ سنو کر رہا کرو شادی والا گھر ہے رونق اچھی لگتی ہے"

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

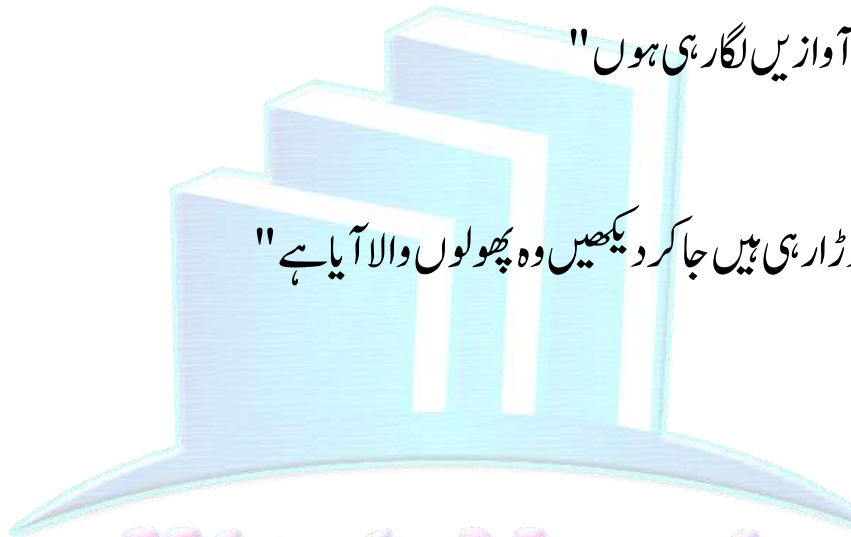
[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.facebook.com/KitabNagri)

Posted On Kitab Nagri
samiyach02@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

دادی نے حور عین سے کہا اتنے میں اشعر بھی آگیا

"آگئے تم، میں کب سے آوازیں لگا رہی ہوں"

"کیا ہے داری صبح سے دوڑا رہی ہیں جا کر دیکھیں وہ پھولوں والا آیا ہے"
دادی اٹھ کر چلی گئیں۔



ہانیہ ناشتہ ٹیبل پر لگانے لگی
"ویسے حیا آپنی لوگ دو کام کرتے نہیں ہیں کہ رونے لگتے ہیں"
ہانیہ نے اشعر پر طنز کیا۔

"ہاں تو تم سے تو بہتر ہی ہوں چپ کر کے کام کرو" اشعر کون سا خاموش رہنے والا تھا

حیا نے ہی بات کا موضوع تبدیل کیا

Posted On Kitab Nagri

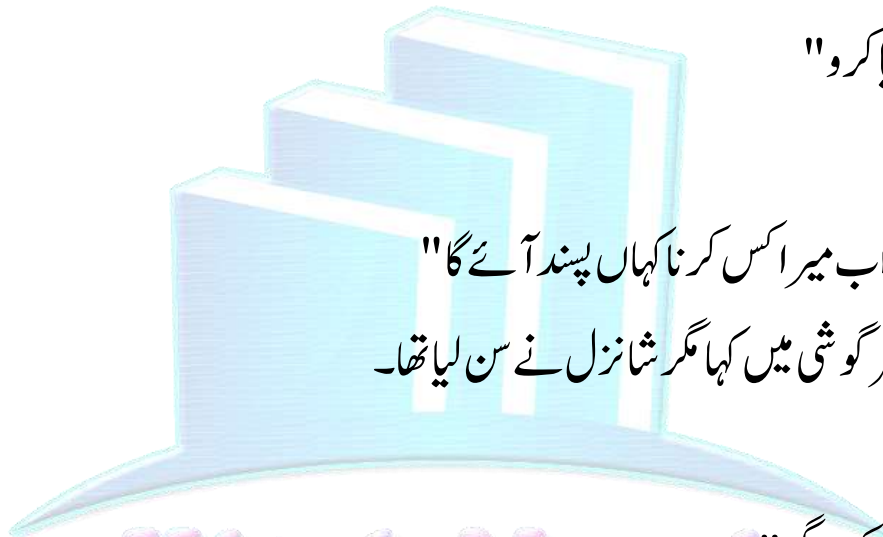
"ویسے بھائی آپ کی پسند تو لا جواب ہے، کیا شوپنگ کی ہے حور کتنی پیاری لگ رہی ہے"

کہتے ہوئے حیا نے آخر میں حور عین کے گال چوم لیے حور ایسے ہی شانزل کی نظروں سے کنفیوز ہو رہی تھی اوپر سے حیا وہ پوری پوری طرح سرخ ہو گئی

"حیا یہ حرکت مت کیا کرو"

"ہاں، ہاں اب تمہیں اب میرا کس کرنا کہاں پسند آئے گا"

حیا نے حور عین سے سرگوشی میں کہا مگر شانزل نے سن لیا تھا۔



"چپ کر جاؤ ورنہ تھپڑ کھاؤ گی"

حور عین نے ناشتہ شانزل کی پلیٹ میں نکالا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ناشتہ کے دوران اشعر نے کہا کہ

"حیا تمہاری شادی دیکھ کر مجھے بھی شادی کرنے کا دل چاہ رہا ہے"

"یہ کیا کوئی سموسہ ہے جو دیکھ کر کھانے کا دل چاہ رہا ہے، ویسے بھی حیا آپنی ان کا تو وہ حال ہے کہ

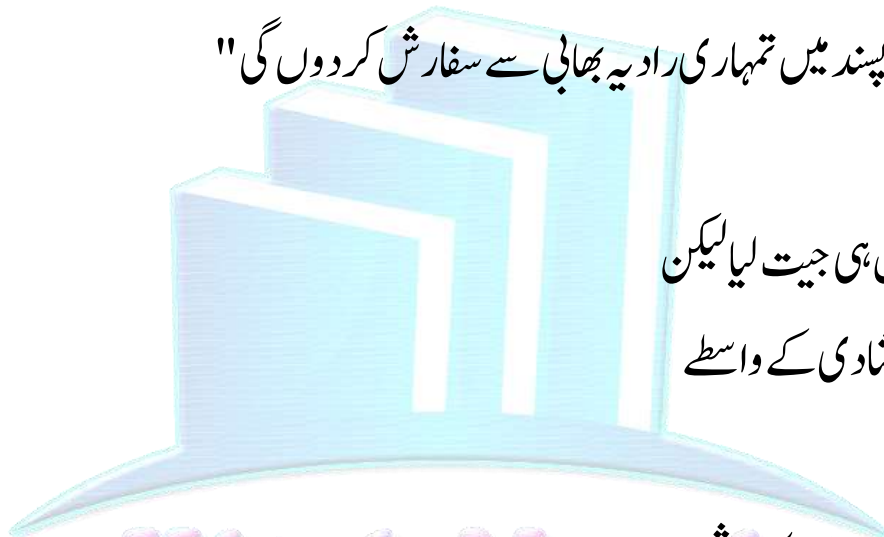
Posted On Kitab Nagri

ڈوبتے کو تنکے کا سہارا چاہیے
شادی کے لیے بساماں کا اشارہ چاہیے "

جواب ہانیہ کی طرف سے تھا

"ہاں کر لو لڑکی وغیرہ پسند میں تمہاری رادیہ بھابی سے سفارش کر دوں گی "

"ارے حیاتم نے تو دل ہی جیت لیا لیکن
لڑکی کہاں سے لاؤں شادی کے واسطے



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

شاید کہ اس میں میرے مقدر کا دوش ہے
عذرا، نسیم، کوثر و تسنیم بھی گئیں
ایک شمع رہ گئی ہے وہ بھی خاموش ہے "

"واہ واہ!"

شانزل نے ں جھر پور داد دی

Posted On Kitab Nagri

"کیا بات کر رہے ہو اتنی ساری تھیں کیا؟"

حور عین نے تعجب سے پوچھا

مگر جواب ہانیہ کی طرف سے آیا

"جہاں دیکھو عشق کے بیمار بیٹھے ہیں

ہزاروں مر گئے لاکھوں تیار بیٹھے ہیں

بر باد کر کے اپنی تعلیم لڑکیوں کے پیچھے

کہتے ہیں مولوی صاحب دعا کریں بے روزگار بیٹھے ہیں"



www.kitabnagri.com

ہانیہ نے ترنگ میں شعر پڑھا

"اوہیلو باقی سب تو ٹھیک ہے، مگر میں بے روزگار نہیں ہوں"

"ہاں بے روزگار نہیں ہے" مگر آپ کو لڑکی کون دے گا"

ہانیہ کی بات پر اشعر نے پھر سے شعر داغا

Posted On Kitab Nagri

Jab tje dekhu my dil start flying"

Jab tu door jaye I feel like crying

"Tu mjh se baat kre I keep trying

۱

شعر بہت سنجیدگی سے کہہ رہا تھا اور سب ہی وہاں چونک گئے پھر اشعر نے آخری مصرع پڑھا

"Tension mat le pagli I was lying"

اور پھر کیا تھا سب ہی کے قہقہے چھوٹے اور ہانی اشعر کے پیچھے دوڑی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"رکو تمہیں ابھی بتاتی ہوں"

"اگر تیسری جنگ عظیم ہوئی تو ان دونوں کے درمیان ہی ہو گئی"

حیا نے ہنستے ہوئے بتایا

"حیا ابھی تک رادیو بھا بھی نہیں آئی ہے کیا؟"

Posted On Kitab Nagri

حور عین نے پوچھا

"ارے وہ تو مجھ سے بھی پہلے ہی آگئی تھیں، ویسے تم جو پوچھنا چاہ رہی ہو وہ پوچھو نہ کہ حدید آیا ہے کہ نہیں" حیانے شوخی سے کہا تو حور عین مسکرا گئی۔

مگر شانزل کو حدید کا ذکر ناگوار گزرا حور عین کوئی جواب دیتی اس سے پہلے ہی پیچھے سے آواز آگئی "حور!"

شانزل کے ساتھ حیانے بھی پلٹ کر دیکھا۔

حور عین اٹھ کر فوراً اس کے پاس گئی اور گھٹنوں کے بل بیٹھ گئی شانزل نے دیکھا وہ کوئی چار پانچ سال کا گولو مولو بچہ ہے جو اپنے پھولے پھولے گالوں کے ساتھ مسکرا رہا تھا۔ وہ اپنی چھوٹی چھوٹی آنکھوں اور موٹی موٹی ابرو کے ساتھ پورا چائینیز لگ رہا تھا

www.kitabnagri.com

تب حیانے شانزل سے کہا

"بچ کر رہیے گا بھائی، آپ کی بیوی پر پورے کے پورے لٹو ہیں یہ صاحب"

اس بچے نے کہا

Posted On Kitab Nagri

"حور آپ کب آئیں"

"رات ہی آئی ہوں آؤ ناشتہ کریں"

حور عین اسے لیے کرسی کے پاس آئی حورین کی ایک طرف شانزل اور دوسری طرف حیا تھی اس بچے نے شاید شانزل کو دیکھا ہی نہیں وہ سیدھا حیا کی طرف آیا

"حیا پھپھو اٹھیں مجھے یہاں حور کے بازو میں بیٹھنا ہے"

"اے فٹ بال دماغ مت کھاؤ، میں نہیں اٹھنے والی تم نے تو آتے ساتھ حور پر قبضہ جمانا شروع کر دیا ہے"

"کیا ہے حیا تنے سے بچے سے جیسے حور ہی ہو چلو بیٹھنے دو"

حیا چار و ناچار اٹھ گئی۔

حور عین نوالا بنا کر اس بچے کے منہ میں ڈالنے لگی وہ شرماسرما کر منہ کھولتا اور نوالہ کھاتا اور حیا کو ایسے دیکھ رہا تھا جیسے 'دیکھا حور مجھے کتنا پیار کرتی ہے'

"زیادہ دانت مت نکالو تم فٹ بال، یہیں بیٹھے ہیں شانزل بھائی"

حیا نے تنک کر کہا حیا کی بات پر اس بچے کی آنکھیں آنسو سے بھر گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"امی بھی بول رہی تھیں آپ نے شادی کر لی ہے میں نے کہا تھا نہ میں آپ سے شادی کروں گا"

پھر اس نے شانزل کو دیکھا اور اتر کے اس کے پاس آیا اپنا ہاتھ آگے بڑھا کر کہا

"السلام علیکم، آئی ایم حدید اعظم"

شانزل نے مسکرا کر ہاتھ ملا یا اور اپنا تعارف بھی کرایا

"وعلیکم السلام، شانزل ابراہیم"

"حور میں بھی تو اچھا دیکھتا ہوں مانا کہ میری eyes کی طرح نہیں ہے مگر میں کیوٹ ہوں"

کہتے کہتے حدید پھر سے رونے لگا حدید کو تو حور عین کی شادی کا صدمہ ہی ہو گیا

"تم کیوٹ نہیں ہوں فٹ بال ہو"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

دیکھیں نہ حور، حیا پھپھو کیسے بول رہی ہیں"

وہ اور زور سے رونے لگا

"ارے نہیں حدید تو حور کے لیے سب سے کیوٹ ہے"

"کیا ہوا کون میرے بیٹے کو رلا رہا ہے"

Posted On Kitab Nagri

راد یہ بھا بھی بھی داخل ہوئیں

"یہ حیا پھوپھا مجھے تنگ کر رہی ہیں"

"کیوں حیا کیوں میرے بیٹے کو تنگ کر رہی ہو"

"آپ ذرا اپنے بیٹے کو سنبھال کر رکھئے ایویں میری فرینڈ پر لائن مار رہا ہے"

"حیا پھوپھا آپ تو مجھ سے جلتی ہیں"

"چپ کر جاؤ حیا، کیوں حیران کرتی ہوں کتنا کیوٹ ہے حدید"

حور عین نے حدید کی حمایت کی

"حور آپ آج کتنی پیاری لگ رہی ہیں میں آپ کی earrings چھو سکتا ہوں؟"

حدید نے لگے ہاتھ فرمائش کر ڈالی

حیا کہاں چپ رہنے والی تھی

Posted On Kitab Nagri

"دیکھا رادیہ بھابھی اس کو"

"تم چپ کرو، لوحید تم دیکھ لو"

حور عین نے پھر حدید کی حمایت کی

"کوئی ضرورت نہیں ہے یہ میری حور ہے سمجھے"

حیا کو کوئی حال میں ماننے کو تیار نہیں تھی۔

"دیکھیں آپ، جب آپ کو کوئی پرالیم نہیں ہے تو حیا پھپھو کیوں منع کر رہی ہیں؟"

حدید نے سیدھا شانزل کو گھسیٹا

Kitab Nagri

"کوئی بات نہیں ہم حدید کو آئس کریم کھلائے گے، کھاؤ گے آپ؟"

www.kitabnagri.com

شانزل نے بیچ کاراستہ نکالا

"اگر حور کھلائیں گی تو"

اس کی بات پر سن ہی مسکرا دیئے مگر حیا نے منہ بنایا جسے حدید نے دیکھ لیا۔

"اگر میری حور سے شادی ہو جاتی تو میں حور کو آپ سے کبھی ملنے نہیں دیتا"

Posted On Kitab Nagri

حدید منہ بنانا چلا گیا

"بھابھی یہ تو ایک دم پٹاخہ ہے"

حیا نے رادیہ بھابھی سے کہا

"میری جھولی میں تو سبھی پٹانے گرے ہیں ایک حدید، دوسرا میرا دیورا شعر، تیسری میری بہن ہانیہ اور چوتھی تم،"

رادیہ بھابھی نے حساب برابر کیا

"تو کیا آپ اور اعظم بھائی بہت سیدھے ہیں"

"تم تو چپ کر جاؤ لڑکی، چار دن بعد شادی ہے اور اتنا بولتی ہوں اتنا بولنے سے روپ نہیں آتا"

دادی نے پیچھے سے آتے ہوئے کہا

"میں کب بولتی ہوں یہ تو سرا سرا الزام ہے"

ہائے ہمارے بیچاری حیا

Posted On Kitab Nagri

"اوہانیہ جاؤ ذرا سب کو اٹھا بھی تک کہ بستر توڑ رہے ہیں"
دادی حیا کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے

"دادی دیکھیں نہ حور اور شانزل بھائی آئے ہیں میں سوچ رہی تھی ان کو شہر گھومالاؤں"

کوئی ضرورت نہیں ہے کل سے تم مایوں میں بیٹھو گی"

"ہاں تو کل سے بیٹھوں گی نہ آج تو نہیں"

"ہونے والی دلہن گھر سے باہر نہیں نکلتی نہیں تو روپ نہیں آتا"

حیا نے تو سر ہی پیٹ لیا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"حد ہے اب آپ یہ بھی کہہ دیں کہ سانس مت لو ورنہ روپ نہیں آئے گا، جانے دیں میں نہیں جاتی ہوں دن

بھر گھر میں رہ کر آپ کے پوتے اور بہو کو برداشت کروں گی"

حیا کے نوٹنکی سے کوئی متاثر ہوا تھا یا نہیں مگر رادیہ بھابھی ضرور ہو گئی تھی انہوں نے دادی سے سفارش کی تو

دادی نے اجازت دے دی۔

Posted On Kitab Nagri

حدید حور عین شانزل اشعر ہانیہ اور حیا شہر گھومنے نکل گئے حدید پورا وقت ہو حور عین کے ساتھ لگا ہوا تھا حیا اس بات سے جل رہی تھی اشعر اور ہانیہ کو لڑنے سے فرصت ہی نہیں تھی

"حور آپ بہت اچھی ہو"

حدید کی بات پر ہنسے وہ لوگ سمندر کے کنارے کھڑے تھے

"ہمیں پتا ہے تم مت بتاؤ فٹ بال"

"میں فٹ بال نہیں ہوں حیا پھپھو، اشعر چاچو دیکھو نا نہیں"

"ارے حیا کی بچی چپ کر کے آنسکریم کھاؤ میرا حدید بہت کیوٹ ہے"

www.kitabnagri.com

"ہاں، ہاں اتنا کیوٹ ہے"

حیا نے اشعر کی نقل اتاری

"حور دیکھیں نا، میں اتنا اچھا ہوں، میں روز برش کرتا ہوں، اسکول جاتا ہوں، میں ممی کی بات بھی سنتا ہوں، میں tall اور کیوٹ بھی ہوں آپ مجھ سے شادی کر لیں میں آپ کی ہر بات مانوں گا"

Posted On Kitab Nagri

حدید کی تقریر پر اشعر اور ہانیہ زور زور سے ہنسنے لگے شانزل تو اتنے چھوٹے سے بچے کی اتنی جرات پر حیران تھا اور حیا کو تو پوچھو ہی مت اسے پتنگے ہی لگ گئے۔

"چپ کر جاؤ حدید، جو منہ میں آیا بولتے ہی جارہے ہو بڑے آئے tall اور کیوٹ، تم بٹکے حور کے شوہر کے کندھے سے کود کر خودکشی کر سکتے ہو، بڑے آئے میری حور سے شادی کرنے والے حیا ہمیشہ کی طرح بولتی ہی چلی گئی

"ہیں؟ حیا پھپھو مجھے تو کچھ سمجھ نہیں آیا بٹکے کیا ہوتا ہے اور میں ان کے کندھے پر کیوں چڑھوں گا؟"

حدید کی بات پر سب ہی ہنسنے لگے

"اچھا حیا اب جاؤ ذرا وہاں سے حدید کے لئے ایک اور آئسکریم لے آؤ"

حور عین نے معاملے کو ٹھنڈا کرنا چاہا شانزل بھی ساتھ دکان پر چلا گیا اشعر اور ہانیہ بھی آرڈر دینے اٹھ گئے

حور عین حدید کو چمچے سے آئسکریم کھلا رہی تھی تب اشعر اس سے آئسکریم کا فلیور پوچھنے آیا

اتنے میں پیچھے سے آواز آئی

"مس حور عین، اسلام و علیکم"

Posted On Kitab Nagri

"وعلیکم السلام،"

حور عین نے جواب دیا

"مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے"

اس نوجوان نے مودبانہ لہجے میں کہا

اشعر تم ذرا حدید کو لے جاؤ میں بات کر کے آتی ہوں "اشعر حدید کو لے کر چلا گیا۔
حورین اسے جانتی تھی وہ اس کا اور حیا کا کلاس میٹ تھا "عادل یزدانی"

"آپ یہاں کیسے؟"

"حیا کی شادی میں آئی ہوں"

"کیسی ہیں آپ"

"الحمد للہ"

شانزل نے اشعر سے حور کے بارے میں پوچھا اس نے بتایا کہ وہاں ہیں شانزل سے بھی وہی آگیا۔

Posted On Kitab Nagri

"آپ یونی کیوں نہیں آرہی ہیں؟ میں نے حیا سے بھی پوچھا تھا"
شانزل کو وہ دونوں دیکھ نہیں سکتے تھے

"میرے خیال میں یہ میرا ذاتی معاملہ ہے"
حور عین نے ٹوک دیا

حور عین کے جواب پر شانزل کے چہرے پر مسکراہٹ آئی مگر اگلے ہی لمحے اس کی رگیں تن گئی۔

"حور عین میں اپنے پیرینٹس کو آپ کے گھر بھیجنا چاہتا ہوں"

شانزل حور عین کے جواب کا منتظر تھا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"پہلی بات 'مس' حور عین دوسری بات مسٹر عادل یزدانی آپ نے آج یہ فضول بکواس کر دی ہے دوبارہ مت
کیجئے گا"

حور عین نے سر دلہجے میں کہا

Posted On Kitab Nagri

مس حور عین میں نے صرف اپنی خواہش کا اظہار کیا ہے آپ سوچ کر دیکھیے میں مانتا ہوں آپ انکار و اقرار کا حق رکھتی ہیں، یقین جانیں میں کبھی بھی آپ سے شانزل ابراہیم اور آپ کی تصاویر کا ذکر نہیں کروں گا کبھی اس بات کا طعنہ نہیں دوں گا میں پوری یونیورسٹی کی طرح نہیں ہوں مجھے کبھی بھی آپ کی پاکیزگی پر یقین کرنے کے لئے کسی کی گواہی کی ضرورت نہیں ہوگی آپ کے کردار کی پختگی کو میں جانتا ہوں پلیز آپ ایک بار سوچیں تو "وہ ایک جذب کے ساتھ کہہ رہا تھا اور شانزل کا دماغ تو عادل کے جملے آپ کی اور شانزل ابراہیم کی تصویر پر بھک سے اڑ گیا، اس شخص نے وہ تصویر دیکھی ہوئی ہے باقی یونیورسٹی کے لوگوں سے کیا مطلب ہے؟ شانزل کی سوچوں کا اتکا زحور عین کی آواز نے توڑا

"انکار و اقرار کا حق مجھے ہے اور میں انکار کرتی ہوں"

"آپ جانتی ہیں حور عین ان تصاویر کے بعد کوئی بھی آپ کو قبول نہیں کرے گا لیکن میرے جذبات مخلص ہے"

www.kitabnagri.com

"خدا حافظ"

حور عین کا لہجہ ایسا تھا مطلب اب دفع ہو جاؤ

پھر وہیں بیٹھ کر لمبی سانسیں لینے لگیں اور پھر شانزل وہیں سے واپس پلٹ گیا

Posted On Kitab Nagri

وہ لوگ رات گئے واپس آئے تھے

حور عین نے سوچا شانزل کارویہ کتنا اچھا ہو گیا ہے وہ سب کچھ نہیں تو کچھ اس کی باتوں سے اندازہ لگا سکتی تھی کہ وہ کیا چاہتا ہے۔

وہ خوشی خوشی دونوں ہاتھوں میں کافی کے مگ لئے ٹیرس پر جا رہی تھی اس کے بارے میں سوچ کر اس کے لبوں پر مسکراہٹ آگئی۔

"آپ کی کافی"

حور عین کی آواز پر شانزل نے پلٹ کر دیکھا اور کافی کا مگ تھام لیا شانزل نے گلا کھنکھار کر بات کا آغاز کیا

"حور عین میں آپ سے کچھ پوچھوں گا تو سچ جواب دیجیے گا"



"پوچھیے"

"میں نے غیر ارادتا آپ کی اور عادل یزدانی کی باتیں سن لی تھی اسے تصویر کے بارے میں کیسے معلوم ہوا؟"

اور حور عین کو لگا اب اس کا دل بند ہو جائے گا اس نے اپنی گرفت کافی کے مگ پر مضبوط کر لی اس کی آنکھیں یلخت آنسوؤں سے بھری اور آنسوؤں نے یلخت آنکھوں سے رخسار تک کا سفر طے کیا۔

Posted On Kitab Nagri

"یو۔۔۔۔ یونیورسٹی کی و۔۔۔ ویب سائٹ پر کسی نے تصاویر اپ۔۔۔۔۔ اپلوڈ کر دی تھی" شازنزل تو ساکت ہو گیا

"اور کسے پتا ہے؟"

اور۔۔۔۔۔ یونیورسٹی کو اور میری پرانی آفس والوں۔۔۔۔۔ والوں کو۔۔۔۔۔"

حور عین نے تھوک نہگلا

"او۔۔۔ اور۔۔۔ اور آپ کی۔۔۔ آپ کی آ۔۔۔ آفس میں بھی"

حور عین سے اب اپنے پیروں پر کھڑا رہنا محال ہو گیا تھا

"کیا اس دن بھی آفس میں اسی وجہ سے ورکرز میں جھگڑا ہوا تھا؟"

"جی" حور عین نے اس کی لی

"کیا ہوا تھا؟"

شہانزیل کا لہجہ پوری گفتگو میں سیاٹ تھا بلکل ہر جذبات سے عاری

Posted On Kitab Nagri

"مس۔۔۔۔ مسٹر۔۔۔۔ ہمدان نے۔۔۔۔"

حور عین کو اس وقت لگا خدا سے موت دے دے۔

"کیا ہوا تھا؟"

شانزل سوال دہرایا

"مسٹر ہمدان۔۔۔۔ مسٹر ہمدان م۔۔۔۔ میری تصاویر دیکھنے کے بعد بہت۔۔۔۔ بہت بد تمیزی سے بات کر رہے

تھے مجھے آپ کی۔۔۔۔ آپ کی۔۔۔۔ رکھیل۔۔۔۔ رکھیل کہہ رہے تھے"

لفظ رکھیل پر شانزل نے جھٹکے سے سراٹھا کر حور عین کو دیکھا وہ سر جھکائے آنسو بہاتے ہوئے کہہ رہی تھی یکا یک

شانزل کی پیشانی پر بل پڑے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"کہہ رہے تھے تو مسٹر یوسف کے منع کرنے کے بعد بھی چپ نہیں ہوئے تو دونوں میں جھگڑا ہو گیا"

کہہ کر حور عین ایک نظر شانزل کے غصے سے خطرناک حد تک سرخ ہوتے چہرے پر ڈالی

وہ ایک نظر حور عین کو دہلا دینے کے لئے کافی تھی۔

حور عین کپ وہیں چھوڑ کر نیچے کی طرف دوڑتی چلی گئی کپ کے ساتھ بہت کچھ ٹوٹا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ بھاگتے ہوئے حیا کے کمرے کی طرف آئی اور دھڑام سے دروازہ کھولا۔

حیا نے چونک کر حور کے سفید پڑتے چہرے کو دیکھا اور ہانیہ سے کہا
"تم آج راد یہ بھا بھی کے پاس سو جاؤ۔"

ہانیہ لمحے کی بھی دیر کیے بغیر وہاں سے چلی گئی۔

حیا فوراً اٹھ کر حور عین کے پاس گئی دروازہ بند کیا اسکے ٹھنڈے پڑتے وجود کو تھام کر بیڈ پر بٹھایا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

حور عین نے آنسو بھری نگاہیں اٹھائیں اور کہا
"سب ختم ہو گیا حیا، سب ختم ہو گیا، انھوں نے عادل یزدانی کی باتیں سن لی"

پھر پھوٹ پھوٹ کر رودی

لرزتے ہونٹوں سے حیا کو سب بتایا۔

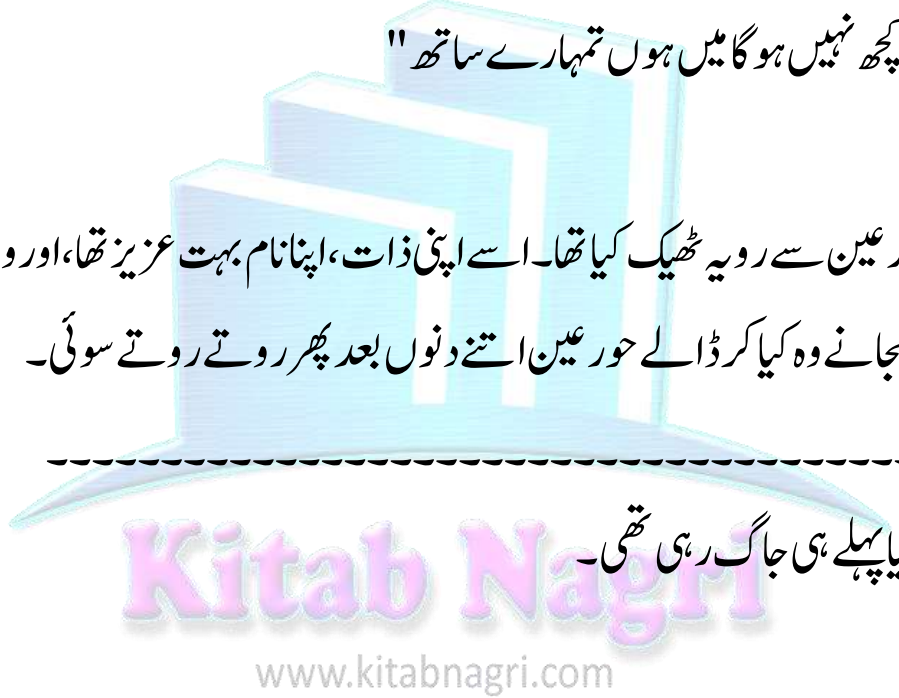
Posted On Kitab Nagri

"یا خدا! میں نے سب اپنے منہ سے کہا بہت تکلیف دہ ہے سب، مجھے کہیں چھپا دو حیا، کہیں چھپا دو، وہ۔۔ وہ بہت غصہ کریں گے اور۔۔۔۔ پلیز مجھے کہیں چھپا دو"

حیا نے کرب سے حور عین کو دیکھا کیسے کیسے جملے کسے جاتے تھے تنگ آکر حور عین نے یونیورسٹی آنا ہی چھوڑ دیا۔ بہت تکلیف دہ تھا سب، وہ تو حور عین کا ظرف تھا کہ وہ اتنا سب برداشت کر رہی تھی۔

"تم چپ کر کے لیٹو، کچھ نہیں ہو گا میں ہوں تمہارے ساتھ"

ابھی تو شانزل نے حور عین سے رویہ ٹھیک کیا تھا۔ اسے اپنی ذات، اپنا نام بہت عزیز تھا، اور وہ اس کے نام پر صرف ایک داغ تھی۔ اب نجانے وہ کیا کر ڈالے حور عین اتنے دنوں بعد پھر روتے روتے سوئی۔



صبح حور عین اٹھی تو حیا پہلے ہی جاگ رہی تھی۔

"تم فریش ہو کر نماز پڑھو، میں ناشتہ لے کر آتی ہوں"

"نہیں، مجھے بھوک نہیں ہے"

Posted On Kitab Nagri

حور عین نماز پڑھ کر اٹھی ہی تھی کہ ہانیہ کمرے میں داخل ہوئی اس کے ہاتھ میں ویسے ہی شاپر تھے جو شاپنگ کر کے شانزل لے کر آیا تھا

"حور آپ یہ بھائی نے دیا ہے اور کہا ہے کہ چھ بجے تک شہر کے لئے نکلنا ہے آپ تیار ہو جائیں"

حور عین نے بھاری دل کے ساتھ شاپر لے لیا کپڑے بدل کر چادر لی اور حیا سے کہا
"فکر نہیں کرو میں ٹھیک ہوں خاموشی سے شادی کر لینا کوئی واویلا مچانے کی ضرورت نہیں ہے"

"ہاں میں سمجھ گئی چلو دیر ہو رہی ہے"
کہتے ہوئے حیا نے چادر اوڑھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"کیا مطلب ہے چلو؟"

"دیکھو حور نہ ہی مجھ میں اور نہ ہی تم میں ہمت ہے کہ بحث کریں اس لیے چپ کر کے چلو"

حور عین کو پتا تھا اگر حیا نے سوچ لیا ہے کہ وہ اس کے ساتھ جائے گی تو حیا سے بحث کرنے کا کوئی فائدہ نہیں اس لیے خاموشی سے چلنا شروع کیا۔

Posted On Kitab Nagri

شانزل گاڑی کے پاس کھڑا انتظار کر رہا تھا حیا پہلے چلتے ہوئے اس کے پاس آئی
 "بھائی مجھے تھوڑا کام ہے آپ مجھے بھی ساتھ لے جائیں گے"

!! بیٹھو !!

حیاتِ پیچھے بیٹھ گئی اور حور عین آگے۔

گاڑی راستے پر رواں دواں تھی اور گاڑی میں گہری خاموشی۔ حیات بھر جاگنے کے باعث سو گئی تھی اور
حور عین کھڑکی کی طرف منہ کیے اپنے آنسوؤں پر بند باندھنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔
آتے وقت کتنا حسین سفر تھا اور یہ سفر۔۔۔۔۔اف۔۔۔

www.kitabnagri.com

"بھائی کتنا وقت لگے گا؟"

"بس پندرہ منٹ تک پہنچ رہے ہیں ویسے تمہیں کیا کام ہے؟"

"وہ آج یونیورسٹی میں اینول فنکشن ہیں"

کچھ نہیں سو جھاتو یہی بتا دیا حالانکہ یہ سچ تھا

Posted On Kitab Nagri

"ہاں مجھے پتا ہے"

"ابھی آپ مجھے ہو سٹل چھوڑ دیجیے گا"

"ٹھیک ہے"

حیا کو ہاسپٹل چھوڑنے کے بعد شانزل نے گاڑی آگے بڑھادیں تبھی حور عین کو میسج موصول ہوا



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اکچھ بھی ہو تو فوراً کال کرنا

تمہارا چلتا پھرتا ریڈیو

حور عین نے گہری سانس بھر کر موبائل اندر رکھا
یا اللہ اب کیا ہو گا وہ شانزل کی طرف سے کوئی اندازہ نہیں لگا پا رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

شانزل نے گاڑی شانزل انڈسٹریز کے سامنے روکی شانزل باقاعدہ آگے چل رہا تھا اور حور عین اس سے دو قدم پیچھے سر جھکائے حور عین نے نظر اٹھا کر اس کی پشت کو دیکھا وہ آج بھی اسے چاند جتنا دور لگا اسے خود پر غصہ آ رہا تھا وہ کیوں بھول گئی کہ شانزل تو کیا کوئی بھی لڑکا اسے قبول نہیں کرے گا وہ تصاویر اس کے کردار پر سوالیہ نشان تھیں۔

شانزل پوری شان سے چلتا ہوا کین میں گیا حور عین کی ہمت ہی نہیں ہوئی بیٹھنے کی۔

شانزل نے انٹرکام اٹھا کر رفیق کو فوراً کین میں پہنچنے کا حکم صادر کیا رفیق بوتل کی جن کی طرح حاضر ہوا

"ایگریمنٹ نکالو"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

رفیق نے فوراً عمل کیا اور باہر چلا گیا

شانزل نے وہی ایگریمنٹ نکالا جو حور عین نے سائن کیا تھا

"کتنے دن باقی ہے آپ کو یاد ہے؟"

وقفے کے بھی دیر کیے بغیر حور عین نے جواب دیا

Posted On Kitab Nagri

"19 دن"

پھر شانزل نے ڈر اور میں سے لائٹر نکالا اور ایگریمنٹ کو لائٹر سے نکلنے والے شعلے کی نذر کیا یعنی یہ 19 دن بھی انتظار نہیں کریں گے یا اللہ۔

اس کے بعد حور عین کی سوچیں اور دماغ ماؤف ہو گیا شانزل باہر نکلا اور گاڑی پھر سے اپنے راستے پر رواں دواں تھی شانزل نے گاڑی یونیورسٹی کے باہر روکی

"اندر جائیں"

یہ وہی جگہ تھی جہاں اسکی عزت، ذات اور کردار کے پرچے اڑائے جاتے تھے۔

حورین کے آنکھ سے آنسو گرے اس نے آنسو صاف کیے چادر ٹھیک کر کے باہر نکل گئی

سب اسے دیکھ کر ہمیشہ کی طرح چہ میگوئیاں کرنے لگے وہ خاموشی سے چل رہی تھی۔ جب کسی نے اس کا ہاتھ تھاما حور عین نے خالی خالی نظر اٹھا کر دیکھا سامنے حیا تھی۔

"کیا ہوا؟"

Posted On Kitab Nagri

حورین نے نفی میں سر ہلایا یعنی کچھ نہیں

"اچھا چلو یہاں سے"

حور عین نے پھر سے نفی میں سر ہلایا

"کیوں بھائی نے کہا ہے کیا اندر رہنے؟"

اس مرتبہ حور عین نے اثبات میں سر ہلایا حیا نے اسے دیکھ کر گہری سانس خارج کی اور اسے لئے آڈیٹوریم میں آ گئی دونوں نے کرسیاں سنبھالی۔

حورین کو پتہ ہی نہیں چلا کب پروگرام سٹارٹ ہوا کب کون کون آیا مگر جب چیف گیسٹ کا نام اناؤنس ہوا حور عین چونک تو گئی مگر نظر اٹھا کر نہیں دیکھا
www.kitabnagri.com
چیف گیسٹ اور کوئی نہیں بلکہ شانزل ابراہیم تھا۔

اسے پتہ ہی نہ چلا کتنی دیر گزر گئی ہے وہ ایک ہی زاویہ میں کب سے بیٹھی ہے۔

فنکشن کے بعد ایوارڈ دینے کا سلسلہ شروع ہوا

Posted On Kitab Nagri

"اب آخری ایوارڈ ہے جو کہ انجینئر آف دائرہ کا ہے"

اینکر اپنی جون میں کہہ رہا تھا

"جس کو پیش کرنے کے لئے میں شانزل ابراہیم صاحب کو آواز دیتا ہوں"

شانزل ٹرائی لیے اسٹیج پر چڑھا اینکر نے پھر کہا

"اور یہ ایوارڈ کا اعزاز جاتا ہے حور عین جہانزیب کو"

حورین ابھی سر جھکائے بیٹھی تھی

پھر حور عین کے کانوں میں شانزل کی آواز ٹکرائی

"حور عین جہانزیب نہیں حور عین شانزل ابراہیم"

حور عین نے جھٹکے سے سراٹھا کر دیکھا وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا سبز آنکھیں، بھوری آنکھوں سے ٹکرائی

گریہ آنکھیں تیرے دل تک رسائی دے

ان آنکھوں میں کھونے کو جی چاہتا ہے

Posted On Kitab Nagri

حورین کی آنکھیں ایک بار پھر اشکبار ہوئی مگر یہ آنسو تشکر کے تھے۔ شانزل اسے دیکھ کر مسکرایا ہال میں سبھی ساکت ہو گئے۔

"آئیے بیگم صاحبہ"

شانزل نے شرارت سے کہا

اتنے بڑے انسٹیٹیوٹ کا فنکشن تھا جس میں بڑی بڑی ہستیاں تھیں اور اسی وجہ سے پریس بھی موجود تھی۔ حور عین کیا اٹھتی اس کی توسانس بھی رکھی ہوئی تھی حیانے اسے ہلا کر شانزل کی طرف متوجہ کیا اس نے آنکھیں جھپک کر نمی کو اندر دھکیلا اور شانزل کی طرف بڑھنے لگی یہ پہلی مرتبہ تھا کہ اس نے حور عین کو اپنی بیوی ہونے کا مان دیا تھا وہ بھی پوری دنیا کے سامنے حور عین کو لگا وہ آسمانوں میں ہے۔

شانزل نے آگے بڑھ کر اپنا ہاتھ حور عین کے آگے کیا حور عین نے ایک نظر اس کے ہاتھ کو دیکھا پھر شانزل کو وہ قاتلانہ مسکراہٹ لیے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

www.kitabnagri.com

ہائے وہ ایک نظر تیرا مسکرا کر مجھے دیکھنا
اس مسکراہٹ پر خود کو وارنے کو جی چاہتا ہے

حورین نے وہ ہاتھ تھام لیا شانزل نے اسے ٹرائی دی مگر حور عین کے لئے یہ ٹرائی کچھ معنی نہیں رکھتی تھی جس کے لیے اس نے اتنے سال محنت کی تھی بلکہ

Posted On Kitab Nagri

حور عین کے لیے ٹرائی تو وہ نام تھا
"حور عین شانزل ابراہیم"

شانزل اور حور عین باہر نکلے تو میڈیا نے انہیں گھیر لیا اور طرح طرح کے سوال کرنے لگے
سریہ۔۔۔۔۔ سر وہ۔۔۔۔۔

"سر آپ کی شادی کب ہوئی اور آپ نے ابھی تک چھپا کر کیوں رکھی؟"

"میری شادی کو ہوئے دو مہینے اوپر ہوئے ہیں اور یہ کوئی گناہ نہیں ہے جو میں اسے چھپا کر رکھوں، ویسے بھی یہ
میری پرسنل لائف ہے اور مجھے قطعی پسند نہیں کہ کوئی بھی میری پرسنل لائف میں interfere کرے، مگر
میرے پاس اپنی پروفیشنل لائف کے بارے میں ایک نیوز ہے"

www.kitabnagri.com

وہ لفظوں کے کھیل میں ماہر تھا۔ اس نے اپنی طرف سے بات کلیئر کر دی تھی اور پھر اس بارے میں اور کوئی
سوال نہ کرنے کی دھمکی بھی دے ڈالی اور بہت ہی صفائی سے موضوع تبدیل بھی کر دیا۔

"کیا سر؟"

Posted On Kitab Nagri

"شانزل انڈسٹریز کو ایک ملٹی نیشنل کمپنی کا پروجیکٹ ملا ہے جس کا کریڈٹ اس کی ہیڈ یعنی مسز حور عین شانزل ابراہیم کو جاتا ہے"

"تو آپ کی مسز آپ کو بزنس میں جوائن کریں گی؟" حور عین آنکھیں پھاڑے شانزل کو دیکھ رہی تھی

"کریں گی نہیں، یہ آلریڈی مجھے جوائن کر چکی ہیں I am lucky to have Mrs Hoorain in my life اور ایک بات مجھے کچھ ناگوار باتیں سننے کو ملی ہیں اور اگر دوبارہ ایسی کوئی بات میرے کانوں تک آئی تو میں وہی کروں گا جو شانزل ابراہیم کو کرنا چاہیے، میں حور عین شانزل ابراہیم کی طرف اٹھنے والی آنکھ پھوڑنے اور حور عین شانزل ابراہیم کے لیے بدفعالی کرنے والی زبان گدی سے کھینچنے میں ایک لمحہ بھی نہیں سوچوں گا، خیر۔۔۔۔۔ میں کہہ رہا تھا میں جلد ہی اس پروجیکٹ کو celebrate کروں گا"

یہ اعلان (آپ لوگ دھمکی بھی کہہ سکتے ہیں) تھا کہ حور عین شانزل ابراہیم تک پہنچنے سے پہلے شانزل ابراہیم کا سامنا کرنا ہو گا۔ اسکے لہجے میں اتنی تپش تھی کہ وہاں موجود رپورٹرز کی پیشانی سے پسینا پھوٹ پڑا۔

اپنی بات ختم کرنے کے بعد اس نے حورین کا ہاتھ تھاما اور رپورٹرز کے جھرمٹ کو چیرتا ہوا آگے نکلنے لگا۔ حورین اس کے مضبوط ہاتھ میں قید اپنے ہاتھ کو دیکھ رہی تھی۔ وہ ایک خوبصورت ہاتھوں والا مرد تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ہر لڑکی اپنے لیے لڑکے نہیں خوبصورت ہاتھ والے مرد کی خواہش کرتی ہے۔ لڑکے تو کئی ہوتے ہیں مرد کوئی کوئی بن پاتا ہے۔ ایک مرد کے خوبصورت ہاتھ کیسے ہوتے ہیں؟ خوبصورت ہاتھ وہ ہوتے ہیں جو اپنی بیوی کے گرد تحفظ کا حصار باندھ سکے۔

گاڑی میں بیٹھتے حور عین نے ہاتھوں میں چہرہ چھپا کر پھوٹ پھوٹ کر رونا شروع کر دیا اور اسے دیکھ کر شانزل گھبرا گیا



"یار آپ کتنا روتی ہو"

شانزل نے اس کی طرف اپنا رومال بڑھایا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"آپ نے مجھے کتنا ڈرا دیا تھا"

"میں نے کب ڈرایا میں تو صاف اشارہ دیا تھا ایگریمنٹ جلا کر"

"مجھے اشارے سمجھ ہی نہیں آتے"

Posted On Kitab Nagri

حور عین نے معصومیت سے کہتے ہوئے آنسو صاف کیے۔

"اچھا یعنی اب مجھے صاف صاف بات کرنی ہوگی"

"بالکل یہ اشارے سمجھ ہی نہیں آتے ہیں"

"ٹھیک ہے پھر حیا کی شادی سے فارغ ہو جائیں پھر اس موضوع پر تفصیلی گفتگو کریں گے"

ہمیشہ کی طرح حور عین نے موضوع تبدیل کر دیا

"یہ حیا کہاں رہ گئی؟"

"وہ دیکھو آرہی ہے"

حیا کھڑکی کے پاس آئی۔

"بھائی آپ لوگ جائیں میں اشعر کو بلا لیتی ہوں"

"حیا چپ کر کے بیٹھو شام سے پہلے پہنچنا ہے"



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

جواب حور عین کی طرف سے تھا

حیامنہ بناتے ہوئے بیٹھ گئی

"مجھے کیا میں نے سوچا تم لوگوں کو تھوڑی پرائیو سی دے دوں"

"تم نے گھر بتایا تھا"

"مرنا تھا کیا دادی کے ہاتھوں سے ہانیہ کو کہا تھا کہ سمجھال لینا ویسے تو مجھے سوچ سوچ کر مزہ آرہا ہے کہ ہانیہ نے دادی سے کتنی ڈانٹ سنی ہوگی"

حیاتو حیا ہے مگر جیسے جیسے گھر کے قریب آرہا تھا حیا کو دادی سے خوف آرہا تھا۔

لان میں ہانیہ جلے پیر کی بلی بنی چکر کاٹ رہی تھی اور اشعر لان کی دوسری طرف اسٹیج سجا رہا تھا۔
ہانیہ نے حیا کو دیکھا سکون بھری سانس خارج کی پھر غصے سے پاؤں پٹختی اندر چلی گئی اشعر حیا کے پاس آگیا

"حیا کی بچی جان نکال دی تم نے، بتا کر نہیں جاسکتی تھی فون بھی آف آرہا تھا"

"ارے تھم جاؤ تم چڑھے ہی جا رہے ہو بھائی اور حور کے ساتھ گئی تھی"

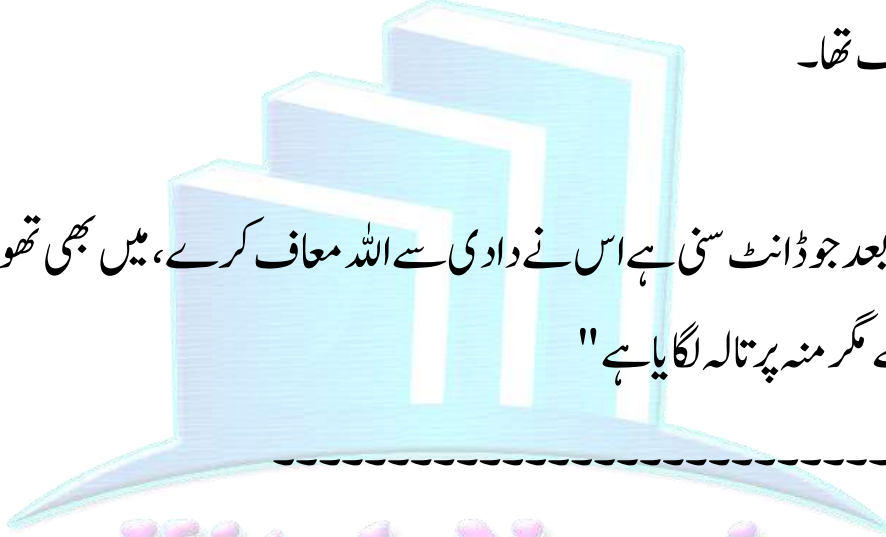
Posted On Kitab Nagri

"مگر بھائی نے تو صرف ان دونوں کے جانے کا بتایا تھا اور تم بتا نہیں سکتی تھی تمہارے ابو کی بیوی نے اندر تمہارے بارے میں کیا کیا خبر نشر کی ہے تمہیں پتہ بھی ہے"

"دفع کرو انہیں، مجھے جانے دو میں اپنے روٹھے ہوئے محبوب کو مناؤں"

حیا کا اشارہ ہانیہ کی طرف تھا۔

"تمہارے جانے کے بعد جو ڈانٹ سنی ہے اس نے دادی سے اللہ معاف کرے، میں بھی تھوڑا زیادہ ہی بول گیا سارے کام کر رہی ہے مگر منہ پر تالہ لگایا ہے"



دادی نے حیا کو کافی ڈانٹ لگائی مگر اس نے ایک کان سے سن کر دوسرے کان کو بھی زحمت نہیں دی اسی کان سے نکال دی۔

پھر ہانیہ بھی تھوڑے نخرے دکھانے کے بعد مان گئی اب حیا تیار ہو رہی تھی اور حور عین اپنے کمرے میں گئی

شانزل فون پر کسی سے بات کر رہا تھا

حور عین کو دیکھ کر فون رکھا اور اسکی طرف آیا

Posted On Kitab Nagri

حور عین شاہر نکال کر دیکھ رہی تھی کہ آج کیا پہنے
تبھی شانزل بول پڑا۔

ہر ڈریس پر فنکشن کی چٹ لگی ہوئی ہے "

حورین نے مایوں کا جوڑا نکالا تو شانزل نے آگے بڑھ کر اس کے لیے شاہر بیڈ سے اٹھایا۔

"یہ اس کے اوپر کی جویلری ہے جلدی سے پہن کر تیار ہو جائیں میں ذرا آتا ہوں کہ کر چلا گیا"

شانزل واپس آیا تو حور عین اسے کہیں نہیں دکھائی دی وہ تیار ہونے چل دیا جب وہ نیچے آیا تو اسے وہ نظر آئی وہ یک
ٹک اسے دیکھے گیا

www.kitabnagri.com

وہ ہانیہ کی کسی بات پر مسکرا رہی تھی وہ اس کے لائے ہوئے پیلے گھیر دار فراک جس پر آئینے کا نفیس کام کیا ہوا تھا
اور پھولوں کی جویلری میں کھلتا ہوا پھول لگ رہی تھی۔

حور عین کی نظر شانزل پر پڑی تو وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا اس نے نظریں چرائیں۔

حورین نے چپکے سے شانزل کو دیکھا آج اس نے پہلی بار اسے پٹھانی کرتے میں دیکھا تھا وہ سفید رنگ میں بلا کا
ہینڈ سم لگ رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اسی طرح چپکے سے ماشاء اللہ کہا پھر وہ ہانیہ اور اشعر کی طرف متوجہ ہو گئی جو پھر کسی بات پر لڑ رہے تھے۔

"یہ جو تم روز آرٹس کو نسل جاتی ہوں وہاں سے کچھ سیکھ بھی جاتی دو چار رنگ منہ پر بھی لگا لیتی تو ڈھنگ کی نظر آتی"

ہانیہ نے اشعر کو ایک زبردست نھوری سے نوازا منہ سے کچھ کہا نہیں لیکن دل میں یہ خیال آیا تھا کہ کہیں میں سچ میں تو بری نہیں لگ رہی۔

اشعر چپ نہیں ہوا اس نے ہانیہ کو اور اکسایا تاکہ وہ کھری کھوٹی ہی سنائی مگر کچھ کہے تو

"میں بات کروں گا بھابھی کی امی یعنی تمہاری امی سے کہ یہ آرٹس کو نسل چھڑوا کر گھر بیٹھائے، چڑیل جیسی لگنے لگی ہو"

Kitab Nagri

ہانیہ کا صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا اور وہ چیخ اٹھی "میں تمہاری جان لے لوں گی"

"ہاں میں تو جیسے تمہیں دینے کے لیے بیٹھا ہوں" اشعر نے سکھ کا سانس لیا کم از کم اس کی چپ تو ٹوٹی۔

حیداب بھی حور کے پیچھے تھا حیا بظاہر دو لہن تھی مگر اس کا منہ ہی بند نہیں ہو رہا تھا سب نے مل کر رسم کی اس طرح یہ تقریب اختتام کو پہنچی۔

Posted On Kitab Nagri

شانزل کمرے میں آیا تو پھولوں کی خوشبو نے اس کا استقبال کیا شانزل نے دیکھا حور عین نماز پڑھ رہی تھی وہ چیخ کرنے چلا گیا۔

جب وہ باہر نکلا تو اس کی نماز ختم ہو چکی تھی اب وہ اپنے لئے کپڑے نکال رہی تھی تب دروازے پر دستک ہوئی۔ سامنے رادیو بھابھی حدید کے ساتھ تھیں

"حوریہ بہت ضد کر رہا ہے تمہارے پاس سونے کے لئے میں نے بہت سمجھایا مگر مان ہی نہیں رہا"

"کوئی بات نہیں بھابھی اسے یہیں چھوڑ دیں"

جواب شانزل کی طرف سے آیا تھا حدید تو کھل کر مسکرایا اور حور کا ہاتھ تھام لیا رادیو بھابھی سر ہلاتی ہوئی چلی گئیں۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"چلو حدید ہم حیا پھوپھو کے کمرے میں سوئیں گے" اسکی بات سن کر شانزل مسکرایا وہ تو بہانے ڈھونڈ رہی تھی یہاں سے جانے کے

"نہیں حدید یہیں سو جائے گا"

Posted On Kitab Nagri

"آپ کو تکلیف ہوگی"

"مجھے تکلیف نہیں ہوگی آپ بے فکر ہو جائیں"

حور عین نے حدید کو کہا
"میں چہنچ کر کے آتی ہوں"

"حور آپ ایسے ہی رہیں نایہ فلاور آپ بہت اچھے لگ رہے ہیں حدید نے تو شانزل کے دل کی بات کی تھی۔

حور عین مسکرائی اور اسے لئے بیڈ کی طرف بڑھ گئی شانزل بھی بیڈ پر نیم دراز تھا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"آپ کو پتہ ہے، حور مجھے آپ سے زیادہ پسند کرتی ہے"

حدید نے شانزل کو دل جلانے والی مسکراہٹ کے ساتھ بتایا اس کی بات پر شانزل نے کہتا قہقہہ لگایا اور اس پر

حور عین کی دھڑکن بے قابو ہوئی

حدید نے لیٹ کر حور عین سے کہا تھا

"لیٹ جائیں حور"

Posted On Kitab Nagri

"نہیں میں ٹھیک ہوں چلو آنکھیں بند کرو اور سو جاؤ"

"لیٹ جائیں، اب آپ کا کیار ات بھر جاگنے کا ارادہ ہے اگر ایسا ہے تو میں حدید کو رادیہ بھا بھی کے پاس چھوڑ آتا ہوں پھر مل کر جاگیں گے"

"مجھ۔۔۔ مجھے نیند آرہی ہے"

حور فور الیٹ گئی اور دل کی دھڑکن کم کرنے لگیں اف یہ شخص تو۔۔۔۔۔ سوچ ہی سکی پھر حدید کو لے کر بیڈ ایک دم کنارے پر لیٹ گئی شانزل نے دیکھا وہ سو گئی۔

شانزل نے دیکھا وہ سو گئی ہے جب حور عین سب بتا کر گئی کیا کیا ہوا تھا تو شانزل کو بہت شک لگا اس کے کانوں میں خالو کی آواز گونج رہی تھی۔

www.kitabnagri.com

"ایسے واقعے کے بعد لوگ لڑکی کا جینا حرام کر دیتے ہیں"

وہ اس کی تکلیف کا اندازہ اس کی آنکھوں سے لگا سکتا تھا نہ جانے اس نے اتنا سب کچھ اکیلے کیسے سہا ہو گا۔ کیا تھی وہ؟ صبر کا پیکر یا کوئی ایسی نعمت جو خدا نے اسے نہ جانے کن نیکیوں کے بدلے ادا کی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ تو اس کی دھڑکن بن کر دل میں دھڑکتی تھی تو وہ کیسے اس کو اکیلے چھوڑ دیتا اب سب سے ضروری تھا کہ شانزل اسے اپنا نام دے۔

اس لیے اس نے آج پوری دنیا کے سامنے اسے اپنا نام دیا۔ کتنی الگ ہے یہ لڑکی، چاہے تو پہلے ہی بتا سکتی تھی کہ شانزل ابراہیم اس کا شوہر ہے مگر وہ سب کچھ برداشت کر رہی تھی صرف اس لیے کیونکہ شانزل نے اسے قبول نہیں کیا تھا بلکہ شانزل ابراہیم کا دل چاہا وہ اسکے چاندنی لٹاتے چہرے پر محبت کی مہر ثبت کرے اور اسکے وجود کی نرمابٹ کو بانہوں میں بھر کر محسوس کرے اس نے اپنے دل کو بڑی مشکل سے سمجھایا نہیں تو حور عین نے یقیناً بے ہوش ہو جانا تھا اتنا سمجھانے کے باوجود شانزل ابراہیم کا دل بے ایمان ہوا جا رہا تھا

وفاؤں کے بادل سے محبت جھوم کر بر سے
یوں تجھ پر ٹوٹ کر برسنے کو جی چاہتا ہے

اس کی آنکھوں کی تپش ہی تھی کہ حور نے کسمسا کر آنکھیں کھول دی۔
اور اٹھ کر چینیج کرنے چلی گئی۔

جب باہر نکلی تو شانزل کو خود کو تکتے پایا
"کیا ہوا؟"

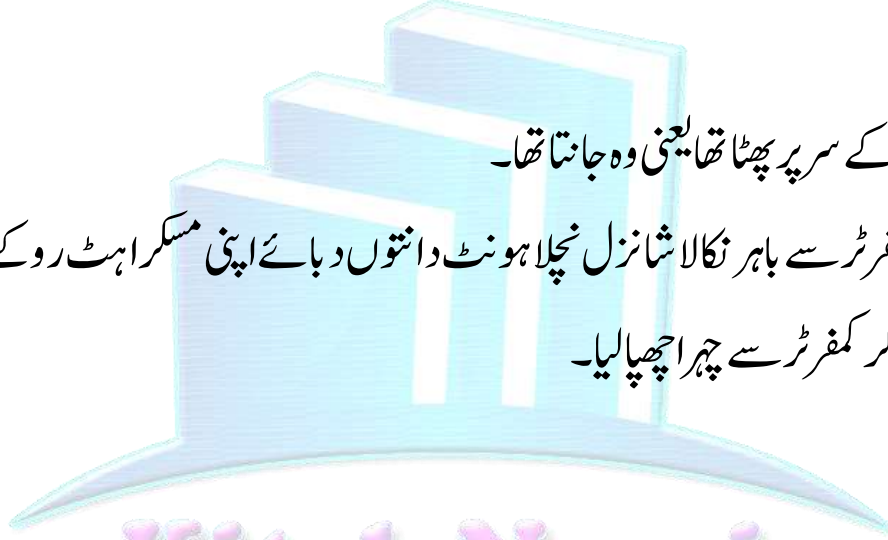
"میں دیکھ رہا ہوں آپ یہاں آکر مجھ سے غافل ہو گئیں ہے"

Posted On Kitab Nagri

ایسا تو نہیں ہے "
کہہ کر حور عین سونے لیٹ گئی

"، ہم یہاں دو رات ر کے مگر نہ آپ نے میری گھڑی نکالی نہ مجھے کمفرٹراؤڑھایا"

کوئی بم تھا جو حور عین کے سر پر پھٹا تھا یعنی وہ جانتا تھا۔
اس نے گھبرا کر چہرہ کمفرٹ سے باہر نکالا شانزل نچلا ہونٹ دانتوں دبائے اپنی مسکراہٹ روکنے کی کوشش کر رہا تھا
حور عین نے فوراً سٹپٹا کر کمفرٹ سے چہرہ اچھپا لیا۔
"میں سو گئی ہوں"



حور عین کی اس قدر معصومیت پر شانزل نے زوردار قہقہہ لگایا۔
www.kitabnagri.com

"ارے حدید اٹھ جائے گا"

حور عین نے یاد دلایا

"اچھا نہیں جگنا مگر آپ اپنا روزوالا کام انجام دیں"

Posted On Kitab Nagri

"میں نے ایسا کچھ نہیں کیا"

حور عین اس قدر خفت سے سرخ ہو رہی تھی جیسے چوری پکڑی گئی ہو۔

"آپ کا پالا شانزل ابراہیم سے پڑا ہے، چلیں جلدی کریں"

حور عین اٹھ کر بیٹھ گئی شانزل نے گھڑی والا ہاتھ آگے کیا

"آپ آنکھیں تو بند کریں"

شانزل نے آنکھیں بند کر لی۔

حور عین نے کپکپاتے ہاتھوں سے گھڑی نکالی اور کمفرٹر اوڑھانے لگی تبھی شانزل نے آنکھیں کھول دی ان بھوری آنکھوں میں مقابل کو تسخیر کر لینے کا ہنر تھا حور عین کا دل بھی بے اختیار ہونے لگا۔ اسے لگا اس نے اگر ایک لمحہ اور ان آنکھوں میں دیکھا تو یہ آنکھیں اسے تسخیر کر لیں گی۔ وہ اپنے بے اختیار ہوتے دل سنبھالتے ہوئے کمفرٹر میں دُبک گئی۔

بے قراری سی بے قراری ہے

وصل ہے اور فراق طاری ہے

Posted On Kitab Nagri

دوسرا دن بھی بہت خوشگوار تھا حور عین شانزل کے لائے ہوئے اور نچ رنگ کے گرا رے میں بچ رہی تھی ہلکی سی جو لیری اور ہمیشہ کی طرح میکپ سے عاری چہرہ۔

آج مہندی تھی اور پورے دن شانزل کی نظریں حور عین کا طواف کر رہی تھی حورین شانزل کے دیکھنے پر کنفیوز ہو رہی تھی۔

مہمانوں سے گھر بھرا ہوا تھا جب رات حیا کھانے کے لیے بیٹھی تو کدو گوشت دیکھ کر اس کا منہ بن گیا "کیا دادی آپ کو پتہ ہے میں کدو گوشت نہیں کھاتی"

"ہاں لیکن کھا لو بچے"

"میں دلہن ہوں اور آپ ایسا کہہ رہی ہیں مجھے نہیں کھانا کدو گوشت"

حیا کی سوتیلی امی کا ضبط یہیں تک تھا

"جاؤ عاطف لے آؤ کچھ اس کے لیے بھی ورنہ اس کا منہ بند تھوڑی ہو گا اللہ اللہ کر کے کل کا دن بھی نکلے تو جان چھوٹے اس سے"

Posted On Kitab Nagri

ان کے لہجے میں اتنی حقارت تھی کہ شانزل کو بہت غصہ آیا سارے مہمان موجود تھے اور حیا کے ابو تو ایسے بیٹھے تھے جیسے انھوں نے کچھ سنا ہی نہ ہو

"ہاں بالکل، مگر میرے فیورٹ ریسٹورنٹ سے لانا اور مرچیں تھوڑی زیادہ ڈلوانا سمجھے"
وہ حیا تھی حیا زمان جس نے چپ رہنا سیکھا ہی نہیں تھا حیا کی بات پر اپنی ہنسی دبانے لگے۔

"اتنا تیکھا تو بولتی ہوں تمہیں مرچوں کی کیا ضرورت ہے"
عاطف نے بھی چڑھ کر جواب دیا

"ارے لیکن تمہاری امی کی برابری بھی تو کرنی ہے نا اس لئے مرچیں زیادہ ڈلوانا کہ تمہاری امی جتنا تیکھا بول سکوں اشعر تم کھاؤ گے میرے ساتھ؟"
www.kitabnagri.com

"بالکل" اشعر نے کندھے اچکا کر جواب دیا

"تھوڑا زیادہ لے آنا"
کیا شان بے نیازی تھی حکم دے کر وہاں سے چلی گئی

Posted On Kitab Nagri

اشعر نے اب ہانیہ کو گھیرا
تم ٹھوسنا بند کرو موٹی، ہمارے ساتھ کھانا"

موٹی سن کر تو ہانیہ پلیٹ لے کر اشعر کے پیچھے دوڑ پڑی

ہانیہ، اشعر، راریہ بھابھی، حدید، حور عین شانزل سب ہی ٹیرس پر بیٹھے تھے اور حیا کو مہندی لگائی جا رہی تھی۔

تب حیا نے کہا

"کچھ شعر و شاعری، بیت بازی ہو جائے"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

نہیں حیا آپ میں ان سڑی شکل کے ساتھ نہیں کھیلنے والی'

ہانیہ نے اشعر کی طرف اشارہ کر کے کہا

اب اشعر تھوڑی چپ رہنے والا تھا

Posted On Kitab Nagri

"تم نے دیکھا ہے کبھی چاند پر بہتا پانی
میں نے دیکھا ہے یہ منظر منہ دھوتے ہوئے"

"کاش تمہارے چہرے پر چکن پاکس کے داغ ہوتے چاند تو تم ہو ہی ستارے بھی ساتھ ہوتے"



ہانیہ کی بات پر رادیو بھا بھی نے کہا
"پھر تو اشعر چاند نہیں سورج مکھی لگتا ہے چلو اشعر جواب دو"

تو چندر مکھی میں سورج مکھی
تو مجھ سے دکھی میں تجھ سے دکھی
ایسا کر چھت سے کود جا
تو بھی سوکھی میں بھی سکھی

ہانیہ تو جل ہی گئی پھر شعر داغا

کہانی ہیں تو افسانہ بنے

شباب سے ہی میخانے بنے

Posted On Kitab Nagri

کچھ تو بات ہے آپ نے بھی
یوں ہی نہیں پاگل خانے بنے

"واہ کیا بات ہے، کیا بات ہے"
، حیا نے داد دی پھر کہا
"لو اسی بات پر یہ کھاؤ"

"نہیں حیا آپ بہت چیز ہے اس میں"
اور اشعر کو موضوع مل گیا



ڈائننگ کھیل نہیں چند دنوں کا لوگو

www.kitabnagri.com

ایک عمر چاہیے کمرے کو کمر ہونے تک

ہانیہ کو تپ ہی چڑھ گئی

لفظوں میں اتنا زہر کہاں سے لاتے ہو
لگتا ہے ناشتے میں بچھو فرائی کر کے کھاتے ہو

Posted On Kitab Nagri

کم بختو، تیخ تھو، تو یہ کیا لگا رکھا ہے میں کھا رہی ہوں "
حیات کا منہ بن گیا سب ہنسنے لگے

"اگر ایسا ہی حال رہا تو ہو چکی شعر و شاعری "
رادیہ بھا بھی نے بھی اپنا حصہ ڈالا

اتنے میں اعظم یعنی حدید کے ابو بھی آگئے

"ارے اعظم بھی آگئے "

"کیا ہو رہا ہے "

اعظم نے پوچھا

"وہی یہ لڑکیاں کبھی خوش نہیں ہوتی، ابھی تو بیت بازی ہو رہی تھی "
جواب اشعر نے دیا تھا۔



www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"چلیں نہ اعظم بھائی آپ ہی کچھ سنادیں"
ہانیہ نے فرمائش کی

"اشعر کی بات پر ایک شعر عرض ہے

اگر تم تاج بھی رکھ دو سر پر حکمرانی کا
نہیں ہوگا مگر راضی دل کبھی زنانی کا
اگر تم تارے توڑ کر لاؤ گے وہ کہے گی
یہ وہ تارے نہیں جو شوہر لایا تھا فلانے کا



www.kitabnagri.com

"اعظم آپ مجھے سنارہے ہیں"
رادیہ نے کہا

"تو غلط نہیں ہے"
اعظم نے شرارت سے کہا۔

"ابھی بھی سوچ لو حیا شوہر ایسے ہی بعد میں طعنے دیتے ہیں"

Posted On Kitab Nagri

راوی نے احتجاج کیا۔

"میں نے تو ابو سے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ کوئی ایسا ڈھونڈے جو مجھ سے کم خوبصورت ہو اور دن بھر میری باتیں سن سکیں"

"واہ تمہاری تو منطق ہی نرالی ہے"
اشعر نے مذاق اڑایا

"اس معاملے میں تمہاری کیا منطق ہے ہانیہ اور ذرا ترنگ میں بتانا"
یہ جملہ اعظم کی طرف سے تھا



جیسے وہ صورت کا باکمال ہو
ویسے سیرت کا بھی بے مثال ہو
وہ ایک لاجواب سوال ہو
میری مشکلوں کو زوال ہو
وہ ایک انجانا ساد لکش خیال ہو
جسے دیکھتی رہ جائے ساری دنیا

Posted On Kitab Nagri

وہ ایسا کچھ کمال ہو

ہانیہ ٹرانس میں بول رہی تھی آگے سے اشعر نے لقمہ لگایا
"اور دھوتی پھاڑ کر رومال ہو"

"اوہ،،،،، مروت تم پورا مزہ خراب کر دیا"
حیا چڑ گئی۔

"اچھا اب شانزل بھائی کی باری ہے"

حیا نے شانزل کو بھی گھسیٹا

"ٹھیک ہے لیکن میں شروع ہوا تو کوئی اٹھ کر نہیں جائے گا"

او کے سنا بھی دیں"

اس کی سادگی اس کی عاجزی اس کی ہر ادا کمال ہے مجھے فخر ہے مجھے ناز ہے میرا یاد بے مثال ہے "

Posted On Kitab Nagri

حور عین کا دل دھڑک اٹھا

"اب میری باری"
حیا کہاں چپ رہنے والی تھی

تیرے کس کس خیال کو دل سے جدا کروں
میرے ہر خیال میں تیرا خیال رہتا ہے

حیا نے یہ شعر حور عین کی طرف دیکھ کر کہا تھا



"واہ سبحان اللہ،"

اعظم میں داد دی

"چلو حور جواب دو"

خیال انہی کے آتے ہیں جن سے رشتہ قلب ہوتا
ہر شخص اپنا ہو جائے سوال ہی پیدا نہیں ہوتا

Posted On Kitab Nagri

"اچھا اب اعظم بھائی کی باری، مگر ذرا کچھ اچھا ہو جائے"
ہانیانے کہا اعظم نے رادیہ کے پھولے پھولے منہ کو دیکھا۔

اول تو زمانے میں نہیں تم سا کوئی اور
اگر ہو بھی تو ہم کون سا تسلیم کر لیں گے

اور رادیہ بھابھی تو گڑ بڑا گئیں۔ تبھی اشعر، ہانیہ اور حیانے ہوٹنگ شروع کر دی

"اچھا نہ آپا اب جواب تو بنتا ہے"

ہانیہ نے اسرار کیا



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

آتے جاتے ہیں کئی رنگ میرے چہرے پر
لوگ لیتے ہیں مزا ذکر تمہارا کر کے

"اچھا اب میری باری" اشعر نے کہا

"کوئی ضرورت نہیں تم دونوں پھر بچھو، سانپ، چوہا بلی کتا کرنے لگا گے اب شانزل بھائی کی باری"

Posted On Kitab Nagri

میرے عشق کے پانچوں نقطوں پہ بھاری ہے
تیرے حسن کے نون میں جو ایک نقطہ ہے

"ہائے ہائے"

حیا ہی کیا جو چپ بیٹھے

حور عین حیا کے پاس ہی بیٹھی تھی ایک بار پھر اس کی دھڑکن تیز ہوئی اس نے چور نظروں سے شانزل کو دیکھا
وہیں دیکھ رہا تھا حور عین نے فوراً ہٹالیں
"بھائی ایک اور"



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

سب سے نظر بچا کرو مجھ کو ایسے دیکھتا ہے
ایک دفعہ تو رک گئی گردش ماہ و سال

حورین تو گڑ بڑا گئی

پھر حیا نے حور عین کو دیکھتے ہوئے شعر پڑھا

Posted On Kitab Nagri

دل تو دل ہے اعتبار کیا کیجئے
آگیا ہے جو کسی پے پیار کیا کیجئے

پھر حورین کے کان میں سرگوشی کی

"

تمہارے لئے مفت مشورہ ہے عمل کرو"
حور عین نے جھکی ہوئی گردن اور بھی جھکالی
"اچھا بھائی اب آپ کی باری ہے"



ایک حقیقت سی جنت میں حوروں کا وجود
حسن انسان سے نمٹ لوں تو وہاں تک دیکھوں

حور عین پوری سرخ ہو رہی تھی

"بھائی ایک اور"

Posted On Kitab Nagri

یہ ہانیہ تھی

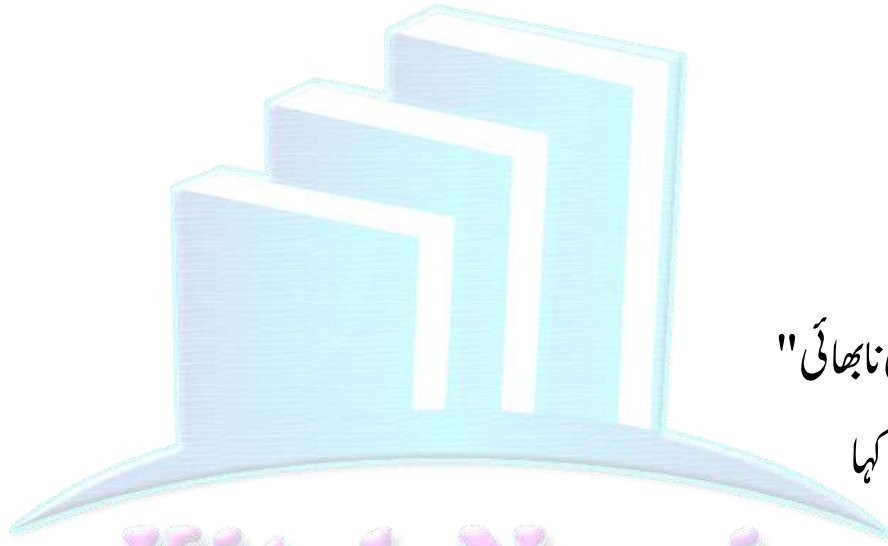
کاش کہ تیرے دنیا مجھ سے مجھ تک ہو
میں تمہیں تمہارا بھی نہ ہونے دوں

"اتنی شدت؟"

یہ اشعر تھا

"تھوڑا اور واضح کریں نا بھائی"

حیا نے معنی خیزی سے کہا



"دیکھو یاد ہے نا میں نے کہا تھا کوئی اٹھے گا نہیں"

www.kitabnagri.com

"ہاں بھائی دس بار تو ایک ساتھ ہی بول دیں"

حور عین کا دل کیا حیا کا گلا دبا دے۔ اور پھر شانزل شروع ہو چکا تھا۔

یہ آب و تاب حسن، یہ عالم شباب کا

Posted On Kitab Nagri

تم ہو کہ ایک پھول کھلا ہے گلاب کا

"واہ! سبحان اللہ"

شانزل کی نظریں حور عین پر ہی ٹکی تھی۔ وہ پوری سرخ ہو رہی تھی اور سچ میں گلاب لگ رہی تھی۔ شانزل پورے موڈ میں حور عین کو بغیر پلکیں جھپکائے یک ٹک دیکھ رہا تھا۔

یہ بات یہ تبسم یہ نازیہ نگاہیں
تم ہی بتاؤ کیونکر نہ تمہیں چاہیں

ہر شعر کے ساتھ حور عین کی دھڑکنیں اس قدر تیز ہوتی جا رہی تھی جیسے دل ابھی باہر آ جائے گا۔ ایک تو ایسی شاعری اوپر سے ایسی نظریں۔۔۔۔۔ اف۔۔۔۔۔
یہ شخص تو میری جان ہی لے لے گا۔

اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کسی طرح اپنی دھڑکن کو شانزل سے چھپائے

تب ہی شانزل نے ایک شعر داغا۔

Posted On Kitab Nagri

تم لاکھ چھپاؤ سینے میں احساس ہماری چاہت کا
دل جب بھی تمہارا دھڑکا ہے آواز یہاں تک آئی ہے

حور عین تو ایک پل کے لیے سانس ہی نہ لے سکی اسے ڈر تھا کہ کہیں اسکی دھڑکنیں یہ راز عیاں نہ کر دیں
مگر شانزل چپ نہیں ہوا۔

تم کو ہزار شرم سہی ہم کو ہزار ضبط
الفت وہ راز ہے کہ چھپایا نہ جائے گا

اب تو حد ہی ہو گئی حور عین اب شعر و شاعری کی ذومعنی گفتگو برداشت نہیں کر پار ہی تھی اسے لگا شانزل وہ راز
بھی سب کے سامنے عیاں کر دے گا جو اس نے خود سے بھی چھپا رکھا ہے وہ ساحر تھا جو کم از کم حور عین کے دل پر
اپنا سحر پھونک چکا ہے۔ اس لیے فرار چاہی اور حیا سے کہا

"تم لوگ بیٹھ میں پانی پی کر آتی ہوں"

"میں نے پہلے ہی کہا تھا کہ کوئی جائے گا نہیں ایک کام کرو تم لوگ بیٹھو میں چلا"

Posted On Kitab Nagri

وہ کہہ کر جانے لگا۔ حور عین کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ وہ ایسا کرے گا۔

حیا نے حور عین کو چپت لگائی
"کم بخت، روکوا نہیں"

حور عین ہوش میں آئی مگر مخاطب کیسے کرے یہ آفس تو تھا نہیں کہ سر کہتی اور نام تو وہ کبھی لے ہی نہیں سکتی تھی۔



"سنیں"
شانزل رکا نہیں۔

حور عین نے ہمت کر کے پکارا
"سنیں،،،، ش۔۔ شان رک جائیں، پلیز"
حور عین کی پکار پر شانزل کے قدموں کے ساتھ دل کی دھڑکن بھی رکی۔
وہ پلٹا، اس کے طرزِ مخاطب پر مسکرایا۔

"چلیں بھائی، اسی بات پر ایک شعر ہو جائے"

Posted On Kitab Nagri

حیا کا اشارہ اس کے شان کہنے کی طرف تھا۔

شانزل نے حور عین کی آنکھوں میں دیکھا، حور عین نے لاکھ کوشش کی کہ کسی طرح نظریں جھکالے مگر نجانے شانزل کی آنکھوں میں کیسا سحر تھا کہ وہ ایسا نہ کر سکی حور عین کو لگا شانزل نے آنکھوں کو، روح کو باندھ لیا ہے



ان کے لب پر آیا ذکر بے حجابانہ میرا

منزل تکمیل تک پہنچا افسانہ میرا

شانزل نے دلکشی سے شعر پڑھا۔

حور عین تو تھوڑی دیر میں بیہوش ہو جاتی وہ راد یہ بھا بھی کو اس پر رحم آگیا

"چلو حور، میری ذرا بچن میں ہیلپ کر دو پھر تم بھی مہندی لگوا لینا"

حور عین نے تو موقع غنیمت جانا اور فوراً اٹھ گئی

"بھا بھی یہ تو فاول ہے"

شانزل نے احتجاج کیا۔

"بس بھی کرو، باقی کا اظہار اپنے روم میں کر لینا"

Posted On Kitab Nagri

رادیہ بھابی کی بات سن کر حور عین توان سے بھی پہلے نیچے چلی گئی۔

حور عین کی ہمت ہی نہیں ہوئی شانزل کا سامنا کرنے کی اسی لیے وہ آج حیا کے روم ہی سو گئی۔
دوسرے دن نکاح تھا تو ہر طرف شور و غل تھا ہر کوئی بھاگم بھاگ تیار کر رہا تھا۔

لیکن سب سے پہلے تیار ہونے والی دلہن تھی۔ جی ہاں
اور سب کو ڈانٹ ڈانٹ کر تیار کروا رہی تھی۔
ابھی وہ ہانیہ پر برس رہی تھی تب ہی اشعر اندر آیا
"اے موٹی تم یہ دوپٹہ مت پہنو، کوئی لال رنگ کا دوپٹہ پہنو"

"میں موٹی نہیں ہوں سمجھے، تم چھچھندر سے اچھی ہوں، اور میں کیوں پہنوں لال دوپٹہ؟"

"دیکھو تم نے سبز رنگ کی چوڑی دار پہنی ہے اس پر پیلے رنگ کا فراک اور اگر سبز کی بجائے لال رنگ کا دوپٹہ
پہنو گی تو ایک دم سنگنل لگو گی"

کچھ لمحے تو ہانیہ اسکی شکل ہی دیکھتی رہی جب بات سمجھ آئی تو اپنے پنجے تیز کر کے اس کے پیچھے دوڑی

Posted On Kitab Nagri

حور عین کمرے میں داخل ہوئی اور ادھر ادھر دیکھے بغیر ڈریسنگ ٹیبل سے انگوٹھی پہنی۔ جو نہی حور عین کی نظر آئی پڑی تو ساکت ہو گئی شانزل عکٹکی باندھے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

آج حیانے اسے اپنی نگرانی میں تیار کروایا تھا۔

آج حور عین شانزل کے لائے ہوئے کپڑوں میں ملبوس تھی۔

وہ بنارسی سلک کا گہرے سبز رنگ کا شرارہ لے کر آیا تھا وہ تقریباً 12 میٹر کے گھیر کا تھا۔ گہرے سبز رنگ کی کوئی اور گہرے سبز رنگ کا ہی سلک کا دوپٹہ جس کے بارڈر پر گولڈن زردوزی اور آئیے کا حسین امتزاج تھا ویسا ہی کام آستین پر بھی تھا۔

آج تک وہ اسے سادے حلیے میں ہی دیکھتا آیا تھا مگر آج وہ من لگا کر تیار ہوئی تھی۔

سبز اور گولڈن بڑے بڑے آویزے پہن کر انھیں زینت بخشی گئی تھی۔

www.kitabnagri.com

سب سے قاتل تو سبز آنکھیں تھی وہ مسکارا اور لائسنز کی وجہ سے واضح ہو رہی تھی۔

شانزل کا دل ڈوب کر ابھرا

"جان لینے کا ارادہ ہے کیا مسز؟"

Posted On Kitab Nagri

"اللہ نہ کرے، کیسی باتیں کر رہے ہیں شان"

"اف۔۔۔۔ جانِ شان، پھر اس طرح کیل کانٹوں سے لیس ہو کر آؤ گی پھر میری تو خیر نہیں"

حور عین نے نظریں جھکالی۔

"بس ایک چیز کی کمی ہے"

حور عین نے سوالیہ نظروں سے شانزل کو دیکھا۔

شانزل نے بڑھ کر لیپ ٹاپ بیگ سے کچھ نکالا اور حور عین کے سامنے آکھڑا ہوا۔
اسکے ہاتھوں میں جڑاؤ کنگن تھے وہی جو حور عین کو خالہ نے پہنائے تھے۔

www.kitabnagri.com

"May I?"

وہ اجازت طلب کر رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

حور عین نے نظریں جھکا کر سر اثبات میں ہلایا شانزل اسکا مہندی سے سجا نرم، نازک اور خوبصورت ہاتھ تھام کر کنگن پہنانے لگا۔ اسکا لمس حور عین کی دل کی دنیا میں ایک طوفان مچا رہا تھا۔

"ویسے آپ کو ایسے دیکھ کر مجھے لگ رہا ہے مجھے آپ سے ہمارے بارے میں پہلے ہی بات کر لینی چاہیے تھی خواہ مخواہ ہمارا معاملہ لٹکا ہوا ہے"

اسکی بات پر حور عین کا ہاتھ لرزا جسے شانزل نے بخوبی محسوس کیا۔

تبھی اچانک کا دروازہ کھول کر حدید اندر داخل ہوا "حور میں کب سے آپ کو ڈھونڈ رہا ہوں" حور عین فوراً حدید کے پاس گئی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"کیوں کیا ہو گیا میرے کیوٹ حدید کو؟"

"اور۔۔۔۔۔ حور آپ کتنی اچھی لگ رہی ہیں"

"تھینک یو حدید"

Posted On Kitab Nagri

"اور میں کیسا لگ رہا ہوں؟"

حور عین نے اسے دیکھا بلیک جینز پر سفید شرٹ پہنے
وہ سچ میں بہت کیوٹ لگ رہا تھا

'بہت زیادہ والے کیوٹ لگ رہے ہو'

وہ حور کو ایسے دیکھ رہا تھا جیسے ابھی اور کچھ کہنے والی ہوں شاید وہ کچھ اور سننا چاہتا تھا۔

"کیا ہوا؟"

حور عین نے پوچھا

"حور جب آپ پچھلی بار آئی تھی تو تب میری برتھ ڈے تھی، تب بھی آپ نے کہا تھا میں کیوں لگ رہا ہوں"

www.kitabnagri.com

"ہاں تو؟"

"تو میری تعریف کرنے کے بعد آپ نے مجھے یہاں کس کیا تھا اور کہا تھا جب آپ کو کوئی اچھا لگتا ہے تو آپ ایسے
تعریف کرتی ہیں"

Posted On Kitab Nagri

حدید نے اپنے گال کی طرف اشارہ کرتے ہوئے معصومیت سے اپنی خواہش کا اظہار کیا حور عین نے اسکی کی بات پر ہنس کر کہا

اچھا ہاں مجھے یاد آیا، یہاں آؤ کیوٹ بوائے"
پھر جھک کر حدید کے گال چوم لیے۔

"حور آپ مجھے بہت اچھی لگ رہی ہیں تو میں بھی ایسے ہی تعریف کروں؟"
حدید نے پوچھا حورین کھکھلا کر ہنسی پھر کہا
"اچھا ٹھیک ہے"

حد ہے مطلب، اس قدر فلرٹ تو میں بھی نہیں کرتا
شانزل صرف سوچ ہی سکا۔

حدید نے حور کے گال چومے اور شرما کر ہاتھوں میں منہ چھپا لیا
"اب میں حیا پھپھو کو چڑاؤں گا کہ حور نے مجھے کس کیا، آپ کو می بلار ہی ہیں"
کہہ کر وہ باہر بھاگ گیا۔

شانزل نے گلا کھنکار کر حور عین کو متوجہ کیا

"ویسے آپ میری بھی تعریف کر سکتی ہیں"

Posted On Kitab Nagri

حور عین کو سمجھ ہی نہیں آیا کہ کیا جواب دے شانزل نے اسے شش و پنج میں مبتلا دیکھا تو کہا
"ٹھیک ہے میں ہی آپ کی تعریف کر دیتا ہوں"
کہہ کر وہ آگے بڑھا تو حور عین سٹیٹا گئی اور کہا مجھے رادیہ بھابھی بلار ہی ہیں
اور فوراً باہر چلی گئی

شانزل تیار ہونے کے بعد لان میں آیا تو نیچے فوٹو سیشن چل رہا تھا دوا لہن صاحبہ سب سے مختلف مختلف پوز بنا کر
تصویریں کھینچوا رہی تھی۔

حور عین دوسری طرف سے تیز قدموں کے ساتھ پھولوں کی تھال اٹھائے گھیردار شرارے میں تیزی سے
سیڑھیاں اتر رہی تھی تب اس کے کانوں کے آویزے، ماتھے کی بندیا بھی ہل رہی تھی۔
اس نے مانگ نکال کر کچھ بال آگے لیے ہوئے تھے آگے نیچے کی طرف سے بالوں کو کرل کیا گیا تھا اس کے تیزی
سے اترنے پر بال بھی باؤنس کر رہے تھے۔ اتنی دور ہونے کے باوجود شانزل اس کے وجود میں ہوتی ایک ایک
جنبش کو محسوس کر رہا تھا وہ اس وقت سچ میں حور لگ رہی تھی جو جنت سے اتر رہی ہو وہ بھی صرف اسی کے لئے۔
جیسے جیسے وہ اس کی طرف قدم بڑھا رہی تھی شانزل کو لگ رہا تھا وہ قدم اس کے دل پر پڑ رہے ہو۔
اف۔۔۔ خدایہ تو پوری طرح قابض ہو گئی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

وہ ہمیشہ کی طرح کسی کو بھی دیکھے بغیر حیا کے پاس گئی

"لو بھائی تمہارے پھول"

"اسے رکھو چلو تم میرے ساتھ تصویر بنواؤ"

"بالکل نہیں بہت ہو گئی تصویر، روم میں چل کر بیٹھو، مہمان آنے شروع ہو گئے ہیں اور اگر دادی نے تمہیں آوارہ گردی کرتے ہوئے دیکھ لیا تو تمہاری خیر نہیں"

"وہ دیکھو بھائی آرہے ہیں کم از کم ان کے ساتھ ہی تصویریں بنوالو"

اس کی بات پر حور عین نے پلٹ کر دیکھا تو شانزل فل بلیک تھری پیس سوٹ میں گولڈن ٹائی کے ساتھ سلطنت کا سلطان لگ رہا تھا حور عین نے خود سے سوال کیا کون سی سلطنت؟ کیا میرے دل کی سلطنت؟

"چلیں بھائی آپ جلدی سے آئیں اور تصویریں بنوائیں"

شانزل آگے بڑھ کر حور عین کے پہلو میں کھڑا ہو گیا

حور عین کو آج تک سمجھ میں نہیں آیا تھا کہ وہ کس رنگ یا کس تاثر میں اچھا دکھتا ہے وہ جب بھی اسے دیکھتی وہ اسے پہلے سے زیادہ وجہہ نظر آتا ہر مرتبہ ایسا لگتا کہ اسکی وجاہت کچھ اور بڑھ گئی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

حور عین گردن گھومائے اسے ہی دیکھ رہی تھی اور شانزل کیمرے کی طرف، تبھی مووی میکر نے تصویر کھینچ لی

"مسز آپ اپنا دیکھنے کا شوق روم میں پورا کیجئے گا، فلحال کیمرے کی طرف دھیان دیں"

شانزل نے سامنے دیکھتے ہوئے شرارت سے کہا تو حور عین کو احساس ہوا اس نے فوراً نظر کیمرے کی طرف کر لی اور اپنی بے اختیاری پر خود ہی مسکرائی۔

حور عین اور شانزل حیا کو لے کر، یہ کہنا بہتر ہو گا کہ زبردستی گھسیٹ کر کمرے میں آگئے تھے ورنہ محترمہ کو تصویریں بنوانے سے فرصت نہیں تھی

اور بنواتی بھی کیوں نہ آخر اپنے بچوں کو بتانا بھی تھا کہ انکی امی دلہن بن کریں خوبصورت لگ رہی تھی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

تھوڑی دیر بعد حیا کا فون بجا اس نے فون ریسیو کیا

"وعلیکم اسلام، کون بات کر رہے ہیں؟"

سامنے سے پتا نہیں کیا کہا جا رہا تھا حیا کے چہرے کے رنگ یک لخت بدلنے لگے اس نے نظر اٹھا کر حورین کو دیکھا

حور عین نے اس کی پریشانی بھانپ لی اور اس کے ہاتھ تھامے اور سر اثبات میں ہلا کر اشارہ کیا جیسے کچھ بھی ہو میں

تمہارے ساتھ ہوں۔

Posted On Kitab Nagri

تب حیا نے ایک گہری سانس خارج کی اور پھر ایک ہی جملہ کہا
"ٹھیک ہے آپ نہ آئیں"
اور پھر فون رکھ دیا

"کیا ہوا حیا؟"

"طلال کا فون تھا" پھر حیا استترائی ہنسی

"انہوں نے کہا کہ وہ کسی اور سے محبت کرتے ہیں ابھی وہ مجھ سے نکاح کرنے کے لیے راضی ہے مگر زندگی بھر وہ مجھ سے محبت نہیں کر پائیں گے وہ اپنے گھر والوں کے آگے بے بس تھے اسے لئے ہاں کی مگر وہ میرے ساتھ نا انصافی نہیں کرنا چاہتے تھے اسی لیے وہ پہلے ہی مجھے بتا رہے ہیں کہ وہ کسی بھی طرح اپنی محبت حاصل کریں گے انہیں لگا تھا وہ اپنی محبت کے بغیر رہ لیں گے مگر اب نہیں رہ سکتے، لیکن وہ میری ہائے سے ڈرتے ہیں اسی لیے آخری فیصلہ انہوں نے میرے اوپر چھوڑا ہے تو میں نے کہہ دیا کہ آپ مت آئیں"

شانزل کا ازلی غصہ عود آیا۔

"یہ کون سا وقت ہے یہ سب کہنے کا"

Posted On Kitab Nagri

"شان یہ وقت ان سب باتوں کا نہیں ہے مسئلہ پریکٹ نہیں کریں اس کا حل سوچیں، اب سب کو بتانا ہو گا نیچے سارے مہمان جمع ہے"

حور عین نے سمجھداری کا مظاہرہ کیا

"صحیح کہا حور تم جا کر رادیہ بھابھی سے کہو آگے وہ سب سنبھال لیں گی"

"تم ٹھیک ہو حیا؟"

حورین فکر مندی سے پوچھا

حیا نے اسے ایسے دیکھا جیسے پتا نہیں حور عین کونسی بات کر رہی ہو

"مجھے کیا ہونا ہے مجھے کون سی طلال سے محبت تھی جو میں ان کی یاد میں دیوانی بن جاؤں گی اور گانا گاتے پھروں گی

تیری دیوانی، تیری دیوانی۔۔۔۔۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

حیا نے ناک سے مکھی اڑائی

"حیا تم زندگی میں سیریز نہیں ہو سکتی"

Posted On Kitab Nagri

ڈارلنگ میں حیا زمان ہوں تم مجھے کبھی بھی سرس نہیں دیکھو گی، بس اب تم دیکھنا میرے ابو کی بیوی کیا ڈرامہ لگاتی ہے اس وقت مجھے ضرور بلانا"

حور عین مسکرائی پھر کہا

"تم نے ایک دم صحیح فیصلہ کیا ہے حیا، ورنہ شوہر کی بے رخی جان نکال لیتی ہے"

ہمیشہ کی طرح شانزل کو ساکت چھوڑ کر چلی گئی شانزل کے کانوں میں ایک ہی جملہ گونج رہا تھا
"شوہر کی بے رخی جان نکال لیتی ہے"

"کوئی بات نہیں بھائی میری حور کا دل بہت بڑا ہے"

حیا کی آواز پر شانزل چونک گیا
Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"میں نے جان بوجھ کر کبھی کچھ نہیں کیا وہ میری زندگی میں آئی ہی عجیب حالات میں تھی پھر اسے سمجھنے میں اس سے واقف ہونے میں وقت لگا پھر مجھ پر یہ انکشاف ہوا کہ اگر شانزل ابراہیم کے دل میں کوئی دھڑک سکتا ہے تو وہ صرف حور عین جہانزیب ہے اور یہ میری زندگی کا سب سے خوبصورت سچ ہے، مگر انجانے میں ہی سہی میں اس کی افیت کا سبب ہوں"

Posted On Kitab Nagri

"آپ کو پتہ ہے بھائی، میں حور عین کو اتنا ہی جانتی ہوں جتنا باقی سب، اس نے اپنی ذات کے گرد دیوار کھڑی کر رکھی ہیں وہ کس درد سے گزر رہی ہے کسی کو نہیں بتاتی مگر آپ کے معاملے میں وہ بے بس ہے جب بھی وہ دکھی ہوئی اس نے مجھ سے شیر کیا کیونکہ وہ صابر شہزادی اپنے شہزادے کے معاملے میں بہت حساس ہے"

حیا نے آخری جملہ شرارت سے ادا کیا اس کی بات پر شانزل مسکرایا

تبھی اشعر اور رادیہ بھا بھی اندر آئیں وہ رو رہی تھی آتے ساتھ ہی حیا کے گلے لگ گئی

"ارے بھا بھی خدا کا خوف کریں ہٹیں جلدی میرا میک اپ خراب ہو جائے گا"

رادیہ بھا بھی منہ کھولے اسے دیکھنے لگی

"بھا بھی رونا بند کریں اتنی محنت سے میک اپ کروایا ہے خراب کر دیں گی خود کا بھی میک اپ"

اور یہ لگایا تھا اشعر نے قہقہہ پھر کہا

"بھا بھی یہ حیا ہے، حیا زمان اس سے ہر اٹے کام کی توقع رکھی جاسکتی ہے"

اللہ کا شکر ہے حیا نے اتنا سیریس نہیں لیا ورنہ میں تو ڈر گئی تھی"

رادیہ بھا بھی نے سکون کا سانس لیا

"اشعر کے بچے نیچے سے انار کا جو س لے کر آؤ مجھے بھوک لگی ہے ویسے نیچے کا کیا حال ہے؟"

Posted On Kitab Nagri

"ہونا کیا ہے، دادی تو کچھ بولے ہی نہیں ہے تمہارے ابو کی بیوی اور عاطف نے واویلا مچایا ہے اور ہمیشہ کی طرح زمان چچا خاموش ہیں"

اشعر مانو اخبار پڑھ کر سنار ہاتھا

"ایسا کچھ چٹپٹا بتاؤ جو مجھے نہ معلوم ہو"

"چٹپٹی کی کچھ لگتی اندر سیریس میٹنگ چل رہی ہے جس میں اعظم بھائی، بھابی کے امی، دادی اور زمان چچا ہیں"

"ہائے اشعر کیا فلمی سین ہے"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اب حیاتو حیا ہے اس سے کچھ بھی توقع کی جاسکتی ہے

نیچے کی میٹنگ کا نتیجہ باہر آچکا تھا اب حیا اور حور، ہانیہ کو چپ کروانے کی تگ و دو کر رہی تھیں۔ اور ہانیہ صاحبہ گلا پھاڑ کے رونے میں مصروف تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"اب چپ کر جاؤ ہانیہ کی بچی، پورے میک اپ کا ناس مار لیا ہے تم نے"

"ہاں آپ بھی مجھے ڈانٹ لیں سب مجھ پر حکم چلا رہے ہیں، میں بتا رہی ہوں میں نہیں کرنے والی اس چھچھندر سے شادی"

ہانیہ روتے روتے بول رہی تھی کیونکہ نیچے سے فیصلہ آیا تھا کہ گھر کی عزت بچانے کے لیے نکاح ہونا لازمی ہے، پہلے تو کہا گیا کہ اشعر کا نکاح حیا سے کروادیا جائے مگر حیا تو حیا ہے فٹ سے منع کر دیا

"میرا موڈ نہیں ہے نکاح کرنے کا"

کہہ کر سائیڈ ہو گئی اب کس میں اتنی مجال ہے جو حیا کو اپنے فیصلے سے ہلا سکے۔

اب محترمہ ہانیہ پھنس گئی۔

اسی وجہ سے وہ اتنا اوویلا مچار ہی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"چپ کر جاؤ، اشعر کو تم بچپن سے تو جانتی ہو" حور عین نے سمجھانا چاہا

"آپی وہ مجھے بہت پریشان کرتا۔۔۔۔۔"

ہانیہ کی بات پوری ہونے سے پہلے رادیہ بھابھی اندر آئیں

Posted On Kitab Nagri

"دیکھو ہانیہ ابو کے جانے کے بعد دادی نے ہمارا کتنا خیال رکھا ہے اب وہ جب ہم سے کچھ کہہ رہے ہیں تو ہم کیسے ٹال سکتے ہیں مجھے پتا ہے ہماری ہانیہ احسان فراموش نہیں ہے دوسری بات تم اپنے بچپن سے باہر آ کر دیکھو اشعر میں کوئی برائی نہیں ہے جسے وجہ بنا کر تم منع کرو نہ شرابی ہے نہ زانی ہے سب سے بڑی بات اعظم ہے میں ہوں اشعر میرا دیور ہے لیکن تم جتنا ہی عزیز ہے اس میں ہر وہ خوبی ہے جو میں تمہارے شوہر میں دیکھنا چاہوں گی، ایک اور بات بھی لیکن میں چاہوں گی کہ وہ اشعر خود تمہیں بتائے، مجھے یہ بات تمہیں بتانے کی ضرورت نہیں ہے کہ اشعر ایک اچھا لڑکا ہے"

ہانیہ کو چپ سی لگ گئی

"ابھی تھوڑی دیر میں نکاح خواہ آئیں گے فیصلہ تمہارے ہاتھ میں ہے"

کہہ کر رادیہ بھا بھی چلے گئی ہانیہ 5 منٹ تک چپ رہیں مگر پھر رونے لگی



"اب کیا ہوا؟"

حور عین نے پوچھا

"آپی دیکھئے نارادیہ آپ نے مجھے نکاح کا جو دوپٹہ اوڑھایا ہے وہ لال رنگ کا ہے"

کہہ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگیں

"تو کیا ہو گیا؟" اب کی بار حیانے پریشانی سے پوچھا

Posted On Kitab Nagri

"وہ چھچھندر کر کہہ کر گیا تھا میں لال دوپٹہ اوڑھو گئی تو سگنل لگو گئی"

حیا اور حور عین دونوں کھلا کر ہنسنے لگے

پھر ہانیہ ابرار کے تمام ترجمہ حقوق اشعر احمد کے نام لکھ دیے گئے۔

حیا اسی طرح دلہن بنیں پھر رہی تھی یہ کہنا بہتر ہو گا انجوائے کر رہی تھی حورین ڈھال بنے اس کی ساتھ تھی۔ ہانیہ کی حالت اور رویہ دیکھتے ہوئے یہ فیصلہ کیا گیا کہ رخصتی کر دی جائے مگر کل۔

ہانیہ اپنے نکاح کے جوڑے میں دوپٹے کے ساتھ حیا اور اپنے مشترکہ کمرے میں اوندھی لیٹی ہوئی تھی تبھی دروازہ کھلا ہانیا کا خیال تھا کہ حیا ہو گی اسی لیے اس کی حالت میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"السلام علیکم"

اشعر کی آواز پر چونکی ضرور مگر پلٹی نہیں

اشعر نے پھر بولنا شروع کیا

"میں تمہیں کسی کے بارے میں بتانے آیا ہوں میری ایک کزن جو بچپن میں مجھ سے بہت اٹیچڈ تھی،

وہ صرف میرے ساتھ کھیلتی تھی پھر ہماری فیملی یہاں سے شفٹ ہو گئی تو ہمارے درمیان دوریاں گئے پھر جب

ہم واپس آئے تو وہ تو مجھ سے بات ہی نہیں کرتی تھی وہ مجھ سے کیا کسی بھی میل کزن سے بات نہیں کرتی تھی

میں چاہتا تھا کہ وہ مجھ سے بات کرے اس کا اٹینشن پانے کے لیے میں اسے تنگ کرنے لگا وہ مجھ سے لڑتی جھگڑتی

Posted On Kitab Nagri

مگر توجہ دیتی مجھے یہ چیز اچھی لگنے لگیں لیکن مجھے نہیں معلوم تھا کہ یہ بات اسے مجھ سے دور کر دے گی تم مجھے اچھی لگتی ہو پتہ نہیں کب سے، میں یہ ساری باتیں تمہیں نکاح کے بات بتانا چاہتا تھا تمہاری عزت مجھے ہر چیز سے عزیز ہے اسی لئے اپنے جذبات کو خود تک محدود رکھا۔ پھر خدا نے بھی تمہیں میرے نصیب میں لکھ دیا"

ہانیہ نے پلٹ کر اسے دیکھا

"لیکن تم اب بھی مجھے موٹی لگتی ہو آج تو سگنل اور اتار و رو کر تو ٹماٹر بھی لگ رہی ہو، آج ایسے منہ بنایا ہوا ہے، اس سڑی شکل کے لیے میں منہ دکھائی نہیں دوں گا، چھپکلی کہیں کی"

یہ کہہ کر اشعر کا نہیں روم سے بھاگ گیا اور ہانیہ کے چہرے پر اور دل میں سکون اتر آیا۔ چاہے جانے کا احساس کس قدر دلفریب ہوتا ہے اسکا اور اک ہانیہ کو آج ہوا تھا۔

شانزل اور حور عین واپسی کی تیاری کر رہے تھے شانزل کے کپڑوں پر جو س گر گیا تھا تو وہ شانور لے رہا تھا اور حور عین سارے سامان سمیٹ رہی تھی تبھی شانزل باہر نکلا۔ حور عین اپنی جگہ ساکت ہو گئی وجہ اس کے چہرے پر غصہ تھا۔ اس نے ایک نظر دیکھنے کے بعد نظر جھکالی وہ باہر نکلا تو شرٹ کے سارے بٹن کھلے ہوئے تھے بلیک سینڈو میں اس کا کشادہ سینہ واضح نظر آتا تھا وہ جھنجھلایا ہوا تھا اس نے موبائل اٹھا کر کال ملائیں

"رفیق، ابھی کے ابھی اس شوروم کے مالک سے رابطہ کرو اتنی ہزاروں کی شرٹ لی ہے اوپر سے کالر کے پاس stiched نہیں ہے میری دو انگلیاں آر پار ہو رہی ہے اب میں کیا پہنوں؟ اسے کہو مدد ادا کرے ورنہ میں اس کا شوروم بند کروادوں گا"

Posted On Kitab Nagri

ہمیشہ کی طرح اپنی ہی کہہ کر ٹھک سے فون بند کر دیا حور عین نے سوچا کتنا غصہ آتا ہے معمولی سی تو بات ہے پھر شانزل نے حور عین کی طرف دیکھا وہ اب بھی سچی سمجھے اس کا امتحان لے رہی تھی۔

"آپ کوئی حل نکال سکتی ہیں اس کا؟"

"میں۔۔۔۔۔ میں سوئی دھاگے کر آتی ہوں"
وہ چھپاک سے سوئی دھاگہ لے کر آئیں

"میں سل دیتی ہوں"

دراصل دوسرا مطلب یہ تھا کہ شرٹ دے دیں مگر شانزل مطمئن سا کھڑا رہا مطلب ہاں سل دو۔

حور عین چار ونا چار سلنے کے لیے آگے آئیں مگر شانزل ابراہیم کا چھ فٹ سے نکلتا قد اور کسرتی جسم اس کے سامنے حورین نازک کمسن سی موم کی گڑیا جتنی لگ رہی تھی اس کی گردن تک دیکھنے کے لیے اسے اچکنا پڑ رہا تھا۔

"آپ۔۔۔ آپ بیٹھ جائیں"

حور عین نے بیڈ کی طرف اشارہ کیا وہ بیٹھا تو حور عین جھک کر کالر دیکھنے لگی وہ جھکی تو احتجاجاً بال اگے کو آگئے کانوں کے جھمکے اور ہاتھوں کی چوڑیاں شور کرنے لگی

Posted On Kitab Nagri

اف۔۔۔ یہ تو میرا ایمان خراب کر رہی ہے"

"آپ بھی بیٹھیں حور"

وہ بیٹھ کر ٹانگے لگانے لگی اس کے ہاتھوں کی لرزش شانزل محسوس کر سکتا تھا شانزل کے چہرے پر دلکش سی مسکراہٹ آئی۔ حورین نے نظر اٹھا کر اسے دیکھنے کی غلطی کر دی وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا ایک بار پھر اس کی دل کی دنیا میں طوفان مچا۔ شاوہر لینے کی وجہ سے گیلے بال ماتھے پر بکھرے تھے اور ان سے پانی ٹپک رہا تھا وہ بہت احتیاط سے ٹانگے لگا رہی تھی کہ کہیں اس کی انگلیاں گردن پر مس نہ ہو جائیں اور شانزل پوری طرح حور عین کا جائزہ لینے میں مصروف تھا۔ حورین اس کی نظروں سے کنفیوز ہو رہی تھی

"شان آپ پلیز کہیں اور دیکھیں"

مگر شانزل پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوا شانزل باآسانی حور عین کے دل کی دھڑکنیں سن سکتا تھا۔

www.kitabnagri.com

"ہو گیا ہے لیکن دھاگا کا ٹنٹا ہے اور رادیہ بھابی کے پاس قینچی نہیں ہے تو کیا کروں؟"

حور عین نے مسئلہ بتایا

"میں کونسا درزی ہوں جو مجھے پتا ہوگا آپ ہی کوئی حل نکالیں"

(ہائے ہمارا معصوم شانزل ابراہیم)

Posted On Kitab Nagri

حورین تو شش و پنج میں پڑ گئی

"جلدی کریں حور"

حور جھجکتے ہوئے آگے بڑھی اپنے دانتوں کے استعمال کے علاوہ اور کوئی راستہ ہی نہیں تھا حورین تھوڑا آگے کھسک کر بیٹھ گئی۔

دھڑکا تو اس مرتبہ شانزل ابراہیم کا دل بھی تھا حور عین نے آگے بڑھ کر دانتوں سے دھاگہ کاٹا تو اس کے رخسار اور لب شانزل کی گردن کو چھو گئے وہ جھٹکے سے پیچھے ہٹی اور چھپاک سے باہر چلی گئی۔

"اف یہ لڑکی حد ہے!

شانزل ابراہیم شرم کر جاؤ اپنی بیوی کے سامنے ٹین ایجر زوالی حرکتیں کرتے ہو"

گاڑی واپسی کے راستے پر گامزن تھی حور عین اس واقعے کے بعد شانزل سے نظریں ہی نہیں ملا پار ہی تھی۔ رات گہری تھی ہر طرف سناٹا تھا اور گاڑی میں 'مجھ کو برسات بنالو' گونج رہا تھا

یہ وہ راستہ نہیں تھا جس سے وہ لوگ آئے تھے شانزل نے گاڑی ایک اونچے سے مقام پر روکی باہر نکلنے پر حور عین کو لگا جیسے وہ کسی پہاڑ کی چوٹی پر کھڑے ہیں نیچے پورا شہر نظر آ رہا تھا شہر میں اس وقت ننھی ننھی لاسٹیں جل رہی تھیں جیسے کسی نے تارے زمین پر بکھیر دیے ہو۔

"یہ چادر ہٹا دیں یہاں کوئی نہیں آئے گا"

حور عین نے چادر کار میں ہی رکھ دی۔ وہ اسے لیے کچھ دور کنارے پر آکھڑا ہوا

Posted On Kitab Nagri

ہوا کے دوش سے حور عین کے بال اڑ رہے تھے شانزل کو وہ دل میں اترتی محسوس ہوئی۔
حور عین تو نیچے نظر آتے منظر میں کھوئی تھی اچانک اس نے شانزل کو دیکھا مگر اسے اس قدر اپنی طرف متوجہ پا کر نظریں جھکالی۔

"حور میری طرف دیکھیں"
حور عین نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا

"حور عین ہم دونوں بہت ہی عجیب صورت حال میں ملے، میں وہ سب یاد نہیں کرنا چاہتا لیکن یہ بات سچ ہے کہ میں آپ کو حویلی والوں جیسا ہی سمجھتا تھا، مگر میں غلط تھا آپ ان جیسی نہیں ہے بلکہ سب سے ہی مختلف ہے یا صرف مجھے ہی لگتی ہیں، پتہ نہیں، میں بہت جذباتی اور غصے والا ہوں شاید اسی لیے میرا رویہ ایسا تھا، مگر وقت کے ساتھ آپ کو جانا تو مجھے احساس ہوا کہ اگر شانزل ابراہیم کسی کو اپنی زوجیت میں لیتا تو وہ صرف حور عین جہانزیب ہو سکتی تھی میں آج آپ سے کہنا چاہتا ہوں کہ۔۔۔۔۔" وہ کچھ لمحوں کے لیے رکا پھر مسکرایا اور حور عین کا دل آنے والے لمحوں کے لیے بے تاب ہوا

حور عین کا دل ایسے دھڑک رہا تھا جیسے ابھی پسلیاں توڑ کر باہر آ جائے گا۔

"بلکہ میرا بس چلے تو یہ بات میں آسمانوں پر لکھ دوں، ویسے لکھ دینے میں کیا حرج ہے؟" کہہ کر شانزل نے چٹکی بجائی اور پورے شہر کی بجلی غائب ہو گئی ہر طرف اندھیرا چھا گیا زمین پر بکھرے ٹمٹماتے تارے اچانک بجھ گئے شانزل ابراہیم نے اسی ہاتھ سے آسمان کی طرف اشارہ کیا حور عین نے سر اٹھا کر آسمان کو دیکھا تبھی آتش بازی

Posted On Kitab Nagri

ہونے لگی کالا آسمان اچانک رنگ میں رنگنے لگا جب بھی کوئی رنگ آسمان میں بکھرتا وہی رنگ حور عین کی آنکھوں میں تیرنے لگتے آسمان میں پورے زور و شور سے آتش بازی ہو رہی تھی کچھ دیر بعد جب پٹاخوں سے رنگ نکلے تو وہ بکھرے نہیں بلکہ لفظوں کی شکل اختیار کرنے لگے وہ لفظ تھے

I love u

جسے دیکھ کر حور عین کی سانسیں ایک لمحے کور کی۔ ان لفظوں نے حور عین جہانزیب کی زبان گنگ کر دی تھی۔ "حور" کہہ کر شانزل نے حور عین کے ہاتھ تھامے حور عین نے شانزل کو دیکھا اپنی وجاہت کی روشنی سے چمکتا چہرا۔

Kitab Nagri

"میں خدا کو حاضر ناظر جان کر آپ سے محبت کا اعتراف کرتا ہوں ہاں شانزل ابراہیم کو حور عین شانزل ابراہیم سے محبت ہو گئی ہے، آپ پورے طمطراق سے شانزل ابراہیم کے دل کی سب سے اونچی صند پر براجمان ہے، آپ شانزل ابراہیم کے دل کی سلطنت پر حکمرانی کرتی ہیں، میں آج آپ سے سب کچھ کہہ دینا چاہتا ہوں۔ آپ میری زندگی کا سب سے خوبصورت پہلو ہیں، میرے دل میں دھڑکن نہیں آپ دھڑکنے لگیں ہیں" وہ مانو قطرہ قطرہ آبِ حیات اسکے کانوں میں انڈیل رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"پاک اور نیک سیرت عورتیں اللہ بہت ہی خوش نصیب مرد کی تقدیر میں لکھتا ہے اور اس کا تب تقدیر نے آپ کو میرے نصیب میں لکھ کر مجھے معتر کر دیا ہے، میں بہت خوش نصیب ہوں کہ اس رب کریم نے وقت گزرنے سے پہلے ہی لمحہ آگہی کی تفہیم دی۔ آپ میری متاعِ حیات اور میری زندگی کا سب سے قیمتی اثاثہ ہیں۔ اور میں شانزل ابراہیم آج آپ کو آپ سے ہی مانگتا ہوں"

شانل نے ایک بیگ اس کے آگے کیا

"حور یہ آپ کی حق مہر کی رقم ہے اور آج میں آپ کو پورے خلوص سے دے رہا ہوں"

حور دم سادھے اسے سن رہی تھی۔

"حور عین میں باقی سطحی مردوں جیسا نہیں ہوں کہ جب چاہے دھتکار کر دیا جب چاہا اپنا لیا۔ آپ وقت لیں، یہ رشتہ ہم دونوں کے درمیان ہے تو فیصلہ بھی دونوں کا ہی ہو گا۔ زندگی کے فیصلے لمحوں میں نہیں لیے جاتے۔ آج سے ٹھیک 16 دن بعد یعنی جس دن ایگریمنٹ کی ڈیٹ ختم ہونے والے تھی اس دن آپ اپنا فیصلہ سنائیے گا۔ میں خود کو آپ پر مسلط نہیں کرنا چاہتا اور میں منتظر رہوں گا آپ کے فیصلے کا"

www.kitabnagri.com

شانزل نے مسکرا کر اپنی بات ختم کی

آج حقیقی معنوں میں اسے تسلیم کیا تھا اور مان دیا تھا

"چلیں؟" شانزل نے اجازت چاہی تو حور عین نے نم آنکھوں سے مسکرا کر اثبات میں ہلایا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ دونوں گاڑی کی طرف بڑھ گئے آسمان سے ہلکی ہلکی بوندیں برسنے لگی ایک دم ٹھنڈی پھوار جیسی۔ شاید حور کے ساتھ آج آسمان بھی شانزل ابراہیم کی طرف سے دیے جانے والے مان پر خوش تھا۔

شانزل گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا حور عین خود کو ہواؤں میں محسوس کر رہی تھی
"حور آپ اپنا سامان ہمارے روم میں شفٹ کر لیجئے گا"

حور عین نے چونک کر شانزل کو دیکھا ابھی تو اسے فیصلے کا اختیار دیا تھا
"ایسے مت دیکھیں مجھے، آپ کے ہینڈ سم شوہر کو نظر لگ جائے گی میں تو اس لئے کہہ رہا تھا کیونکہ آپ کو پتہ تو ہے آج ہانیہ کی رخصتی ہے، اور اشعر کے پاس رہنے کا کوئی انتظام نہیں ہے وہ اپنے دوستوں کے ساتھ فلیٹ شیئر کر رہا تھا مگر اب ہانیہ کی ذمہ داری اس پر ہے، کل ہی یہ مسئلہ اشعر نے بتایا تو میں نے شانزل و لا کا نیچے والا حصہ انہیں دیا ہے، سب اپنی جگہ پر ٹھیک مگر میں ہم دونوں کے رشتے کا تماشا نہیں لگوانا چاہتا۔ جس طرح آج تک آپ نے پردہ رکھا ہے ویسے ہی تھوڑے دنوں کی بات ہے اور میں وثوق سے کہہ سکتا ہوں آپ مجھ پر بھروسہ کر سکتی ہیں دونوں شام تک پہنچ جائیں گے"

شانزل نے رسان سے سمجھایا

"جی"

حور عین شانزل کی وضاحت پر مطمئن ہو گئی

Posted On Kitab Nagri

"اور ایک بات آج شام پارٹی ہے ہمارے ملٹی نیشنل کمپنی کے ساتھ پروجیکٹ کرنے کی خوشی میں"

"آج؟"

"جی، اور آپ کے پہننے کے لئے میں نے ڈریس لیا ہے ڈریس اور ایکسیسریز ہمارے وارڈروب میں موجود ہے"

پارٹی کی تیاریاں عروج پر تھی اور حورین پھر کی بنی یہاں سے وہاں گھوم رہی تھی سعیدہ بوا بھی اسے دیکھ دیکھ کر خوش ہو رہی تھی کہ وہ اتنے استحقاق سے سب کو ہدایت دے رہی تھی۔

شانزل اپنے فون پر مصروف تھا تب حور عین اسکے پاس آئی۔
"شان آپ ذرا سرخ گلابوں کا آرڈر دے دیجئے"

شانزل نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا پھر پوچھا
"کیوں؟"

"ارے! کمرہ سجاوانا ہے نا"

Posted On Kitab Nagri

"اب کمرہ کیوں سجونانا ہے؟"

"کیا ہو گیا ہے آپ کو؟ آج گولڈن نائٹ ہے تو کمرہ سجونانا ہے نا"

شانزل آنکھیں پھاڑے حور عین کو دیکھ رہا تھا
"حور آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے؟"

"مجھے کیا ہونا ہے؟"

"آپ۔۔۔۔۔ مطلب آپ حور عین کمرہ سجانے کی بات کر رہی ہو، وہ بھی ہماری گولڈن نائٹ کے لیے"
شانزل آنکھوں میں حیرت اور لبوں پر مسکراہٹ لیے پوچھ رہا تھا
لفظ "ہماری گولڈن نائٹ" پر حور عین کا چہرہ پل میں گل گلنار ہوا۔

"میں۔۔۔۔۔ میں۔۔۔۔۔ میں نے اشعر اور ہانیہ کے کمرے کی بات کر رہی ہوں، آپ تو کبھی سوچتے ہیں"
کہہ کر وہاں سے چلی گئی

Posted On Kitab Nagri

اشعر، ہانیہ اور حیا آگئے تھے تیاریاں بھی پوری ہو گئی تھی جب حورین تیار ہو کر نیچے آئی تو شانزل کی نظریں پلٹنا بھول گئیں۔

وہ ریڈ ساڑھی، ڈھیلے اسٹائلش جوڑے اور ریڈ ہی جویلری میں شانزل ابراہیم کی دل کی دنیا کو تہہ و بالا کر گئی پارٹی میں شانزل کی نظر حورین پر سے ہٹ ہی نہیں رہی تھی اور پارٹی پارٹی کا موضوع کل ہونے والا اظہار ہی تھا کیونکہ اس کا اظہار آج کے اخبار، ٹی وی کی خبروں کی زینت تھا۔ سارے شہر کی زبان پر یہی موضوع تھا اور سب جانتے تھے اس قدر شاندار اظہار صرف شانزل ابراہیم ہی کر سکتا ہے۔

حور عین اپنے سارے کام سمیٹ کر اور اشعر ہانیہ کو کمرے میں بھیج کر جب کمرے میں آئی شانزل سوچا تھا۔ وہ اسے دیکھ کر مسکرائی پھر اپنا ہمیشہ والا کام انجام دیا اور ایک کونے میں اپنی بکس لے کر پڑھنے بیٹھ گئی کیونکہ کل اس کا پہلا پیپر تھا۔ وہ شانزل کی نیند خراب نہیں کرنا چاہتی تھی اسی لئے ایسے ہی پڑھنے بیٹھ گئی۔

جب شانزل کے آنکھ کھلی تو اس نے اپنے پہلو میں دیکھا بیڈ خالی تھا۔ جب اس کی نظریں نیچے پڑی تو محترمہ بکس کے درمیان خواب خرگوش کے مزے لوٹ رہی تھی۔

شانزل نے ساری بکس بن کیں پھر حور عین کو اپنی بانہوں میں اٹھا کر بیڈ پر لایا وہ کسی معصوم بچے کی طرح اس کی آغوش میں سمٹ گئی۔ اس کی اس حرکت پر شانزل کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی۔ شانزل کے نظروں کی تپش ہی

Posted On Kitab Nagri

تھی کہ حور عین کی آنکھ کھل گئی۔ اس نے شانزل کو اپنے اوپر جھکے دیکھا تو اس کے چودہ طبق روشن ہو گئے شانزل اس کے تاثرات سے محظوظ ہو رہا تھا۔

"کیا ضرورت تھی اتنا سب لا کر سونے کی؟ آرام سے سوتی آپ"

یہ کہتے ہوئے شانزل نے اس کے کانوں کو جھمکوں کے بوجھ سے آزاد کیا پھر حور عین کے بال کھول دیے حور عین نے تو سانس تک روکی ہوئی تھی شانزل نے مسکرا کر اس کے اوپر کفر ٹرڈالا اور کہا "سو جائیں مسز"

اور خود بھی کروٹ لے کر سوتا بنا۔

حور عین تو اس کی قربت کی وجہ سے شور مچاتی دھڑکنوں کو خاموش کروانے لگی جو چیخ چیخ کر شانزل کا نام لے رہی تھی

"رہنے دیں دھڑکنوں کو ایسے ہی، مجھے اچھا لگتا ہے جب یہ میرے نام پر دھڑکتی ہے"

حور عین نے جلدی سے کفر ٹراپنے منہ پر لیا

"جن ہیں یہ تو"

اس نے سوچا

Posted On Kitab Nagri

"اور اس جن کو آپ نے قابو کیا ہوا ہے"
شانزل کی آواز گونجی تو اب کی بار حور عین نے خود کو کچھ بھی سوچنے سے باز رکھا۔

دن بہت ہی خوشگوار گزر رہا ہے تھے حور عین اپنے پیپر سے فارغ ہو گئی تھی کل ایگریمنٹ ختم ہونے کا دن تھا یعنی کل صبح حور عین اپنا فیصلہ سنانے والی تھی۔

شانزل انہی سوچوں کہ بھنور میں الجھا ہوا تھا کہ حور عین کی آواز آئی
"شان آپ کی کافی"

شانزل پلٹ کر مسکرایا اور مگ بھی تھام لیا۔

ٹیرس کی رینگ کے سامنے وہ بھی کھڑی ہو گئی اور سر اٹھا کر آسمان میں چمکتے چاند کو دیکھنے لگی "شان کل فیصلے کا دن ہے"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

شانزل کو سمجھ نہیں آیا کہ وہ پوچھ رہی ہے یا بتا رہی ہے شانزل کا دل وسوسوں کا شکار ہونے لگا
"کیا آپ اب بھی کچھ کہنا چاہتے ہیں"

"حقیقت آنکھوں میں نظر آتی ہے آپ دیکھ لیں"

Posted On Kitab Nagri

"ہم"

پھر حور عین نے ایک پیپر اور پین شانزل کے آگے کیا "اس پر دستخط کر دیں" شانزل نے دیکھا وہ کوراکاغذ تھا کچھ بھی نہیں لکھا تھا شانزل لمحہ بھی سوچے بغیر کاغذ پر دستخط کر کے اسے تھما دیا۔

حور عین محو استراحت تھی اور شانزل بیٹھے اسے دیکھ رہا تھا

"کتنے آرام سے میری نیند اڑا کر سو رہی ہیں محترمہ؟ جب مجھ سے پوچھا تھا کہ کچھ کہنا ہے تو مجھے کچھ تو کہنا چاہیے تھا، ایویں ڈائلاگ مار دیا اگر حور کو میری آنکھوں میں نظر نہیں آیا تو؟ یا اللہ تو میں ہی مدد فرما تو نے میرے دل میں محبت ڈالی ہے تو اسے میرا نصیب بھی بنا دے" وہ حور عین کو دیکھتے دیکھتے سو گیا

Kitab Nagri

صبح اٹھا تو حور عین کمرے میں نہیں تھی وہ نیچے آیا تو وہاں بھی نہیں تھی۔ اب وہ حقیقت میں پریشان ہو گیا جمل پھوپھا سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ بی بی تو صبح روشنی ہوتے ہی سامان لے کر چلی گئیں۔ شانزل کو لگا اب وہ سانس نہیں لے پائے گا تبھی موبائل بجا، اس نے بغیر دیکھے کال رسیو کی سامنے سے چہکتی ہوئی آواز آئی

"السلام علیکم بینڈ سم ہسبنڈ"

شانزل خاموش تھا جیسے کسی نے اس کی آواز چھین لی ہو اس کا دل تھا کہ گہرائیوں میں ڈوبا ہی جا رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"پہلے تو اپنی شکل صحیح کریں پھر اپنے دل سے سارے اُلٹے سیدھے خیال نکال دیں میں نے آپ کو فیصلہ سنانے کے لیے فون کیا ہے"

"کچھ مت کہو حور"

"نہیں میں تو کہوں گی اور چیخ چیخ کر کہوں گی کہ مجھے آپ کی محبت کو قبول ہے"

اور شانزل کو لگا جیسے کسی نے اس کے اندر روح پھونک دی ہو

"میری محبت نے کچھ نخریلا نہیں کر دیا آپ کو، اتنا ڈرا دیا مجھے"

حور عین لکھلا کر ہنسی

"رہنے دیں کتنا ڈرتے ہیں آپ مجھ سے مجھے پتا ہے"

"کہاں ہیں آپ؟ جلدی سے آجائیں"

"نہیں بابا، میں بیس دن سے پہلے نہیں آنے والی"

Posted On Kitab Nagri

"کیوں؟ اور میں کیا کروں گا اتنے دن؟"

"ہے کوئی وجہ، اور اتنے دن آپ ولیمے کی تیاری کرنا"

"وہ تو میں کر ہی لوں گا، لیکن میں بیس دن کیسے رہوں گا؟"

"جیسے رہتے ہیں"

"ٹھیک ہے 15 دن لیکن اس سے زیادہ نہیں"



"چلیں ٹھیک ہے، آپ بھی کیا یاد رکھیں گے کہ کس سے پالا پڑا تھا"

www.kitabnagri.com

"واہ! یاد تو آپ رکھو گی جب آپ واپس آؤں گی تو میں آپ کو اپنے حصار سے باہر جانے ہی نہیں دوں گا"

حورین تو خاموش ہی ہو گئی

"ویسے اس وقت آپ کی شکل دیکھنے والی ہو گی"

Posted On Kitab Nagri

"شان ایک بات اور"

حور عین نے فوراً موضوع بدل دیا

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

www.kitabnagri.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

"ہاں، ہاں، کر لیں موضوع تبدیل، مگر میں اپنے نام کا ایک ہوں آپ بس یہاں آئیں پھر ہم ہر موضوع پر تفصیلی گفتگو کریں گے"

شانزل بہت موڈ میں تھا

"شان آپ میری بات سنیں نا"

تو سنائیں نا"

"دیکھیں ان دنوں میں ہم بات بھی نہیں کریں گے"
اور یہ آئے تھے شانزل کی پیشانی پر بل۔



"اب یہ کیا بات ہوئی"

"مان جائیں ناشان، اتنا اچھا فیصلہ سنایا ہے میں نے، اور مجھے پتہ ہے آپ میری بات نہیں ٹالیں گے"

"یہ تمہیں میری محبت نے کچھ مغرور نہیں کر دیا"

Posted On Kitab Nagri

"اب اتنا تو بنتا ہے، چلیں فون رکھ رہی ہوں اپنا خیال رکھیے گا"

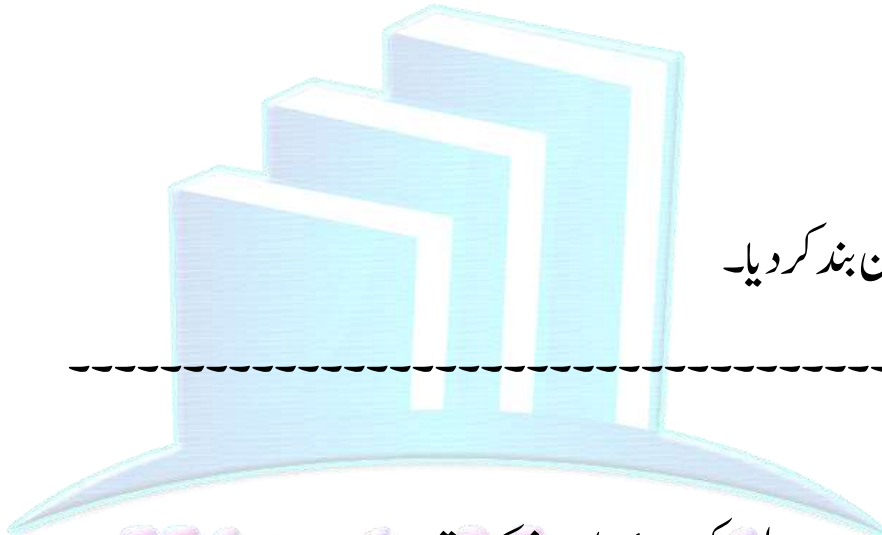
"ہمم، I love you hoor"

دوسری جانب ہنوز خاموشی تھی۔

"جواب تو دو ظالم بیوی"

"فی امان اللہ"

کہہ کر حور عین نے فون بند کر دیا۔



شانزل پوری طرح سے اپنے ولیمے کی تیاری میں منہمک تھا۔
خالہ خالو کو بھی فون کر کے اطلاع دے دی تھی۔
www.kitabnagri.com

شانزل کے ولیمے کی تیاری ویسی ہی تھی جس طرح سے ہونی چاہئے تھی۔
دنیا بھر کے ملکوں سے سامان منگوائے جا رہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

آج حور عین کو گئے تین دن ہو گئے تھے اور وہ اسے شدت سے یاد آرہی تھی آج ہانیہ اور اشعر اپنے ذاتی فلیٹ میں شفٹ ہو رہے تھے ان دونوں کو دیکھ کر اسے ایک قصہ یاد آگیا۔

ہانیہ اور اشعر کو آئے آج چوتھا دن تھا۔ سب ہی ناشتہ کی میز پر ناشتہ کر رہے تھے

تب حور عین نے کہا

"ہانیہ تمہاری گردن پر کیا ہوا ہے؟"

ہانیہ نے گھبرا کر گردن پر ہاتھ رکھا

"نہیں۔۔۔ نہیں آپ کی کچھ بھی تو نہیں ہے"

اشعر فوراً آٹھ گیا اور کہا

"میں آفس کے لیے لیٹ ہو رہا ہوں، خدا حافظ"

"ہانیہ کوئی آئنٹمنٹ دوں؟ زخم پر لگالو"

حور پریشانی سے گویا ہوئی۔

"نہ۔۔۔ نہیں۔۔۔۔ آپ کی وہ کچھ نہیں ہے"

Posted On Kitab Nagri

"ارے دیکھو ذرا کیسے نہیں ہے یہ نشان۔۔۔۔۔"

حور عین آگے کچھ کہتی اس سے پہلے ہی شانزل نے کہا

"حور آپ پلیز میرا موبائل کمرے سے لادیں"

حور عین فوراً وہاں سے اٹھ گئی اور ہانیہ نے موقع غنیمت جانا اور کمرے میں چلی گئی

جب حور عین نیچے آئی تو شانزل دروازے کے پاس کھڑا تھا

"یہ لیں آپ کا موبائل"

"حورا تنے پر سنل سوال سب کے سامنے نہیں پوچھتے"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"میں نے کب پر سنل سوال پوچھے"

"اچھا ٹھیک ہے اب اکیلے میں پوچھنا"

رات جب کھانے کے بعد وہ لیپ ٹاپ پر مصروف تھا تب حور عین اس کے پاس آئی
اپنی شفاف ہتھیلی شانزل کے سامنے پھیلائی شانزل کا من کیا وہ اپنا دل نکال کر اس کی ہتھیلی پر رکھ دے

Posted On Kitab Nagri

"مجھے love bite دیں"

حور عین کی بات پر شانزل محاورتا نہیں حقیقتاً اپنی جگہ سے اچھلا

"کیا چاہیے آپ کو؟"

اس نے یقین دہانی چاہی۔



اوہو۔۔۔۔۔ love bite چاہیے، دیں بھی جلدی سے"

شانزل کے چہرے پر مسکراہٹ ابھر آئی۔

"اور آپ کو love bite کیوں چاہیے؟"

www.kitabnagri.com

"میں نے ہانیہ سے اس نشان کے بارے میں پوچھا تو اس نے کہا میں آپ سے love bite مانگوں"

وہ معصومیت کے تمام ریکارڈ توڑتے ہوئے بتا رہی تھی۔

مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے love bite دینے میں، مگر آپ نیٹ پر پہلے چیک کر لیں کہ love bite ہوتا کیا

ہے"

Posted On Kitab Nagri

شانزل نے موبائل اس کی طرف بڑھایا۔

"لیس؟ مجھے پہلے ہی چیک کر لینا چاہیے تھا، صبح سے الجھی ہوئی گھوم رہی ہوں"

جیسے ہی حور عین نے سرچ کیا اسکے چہرے کے رنگ بدلے اور فوراً سے پہلے موبائل نیچے رکھا اور اپنا سر پیٹ لیا
"ہائے اللہ! میں نے صبح سب کے سامنے ہانیہ سے پوچھا اس لیے اشعر فوراً چلا گیا اور ہانیہ بھی کترار ہی تھی یا

خدا۔۔۔۔۔"

پھر حور عین نے شانزل کو دیکھا

اللہ اللہ۔۔۔۔۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے میں آپ سے love.... لا حول ولا قوۃ۔۔۔۔۔"

کہہ کر بھاگنے کے لیے اٹھی تو شانزل نے سرعت سے اسے بٹھایا۔

وہ پوری سرخ ہو رہی تھی رخسار، گردن یہاں تک کہ کان کی لو بھی سرخ پڑ رہی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"ہاں تو مسز آپ نے پہلی بار مجھ سے کچھ مانگا ہے"

۔ "شان مجھے لگا کوئی چاکلیٹ وغیرہ ہوگی مجھے نہیں پتہ تھا میرا مذاق تو مت اڑائیں"

اسکی معصومیت پر شانزل کا دل ڈوب کر ابھرا۔

"رکیں ذرا ہانیہ کی بچی کو بتا کر آتی ہوں"

Posted On Kitab Nagri

شانزل سوچوں سے باہر نکلا تو اسے حور عین کی کمی شدت سے محسوس ہوئی

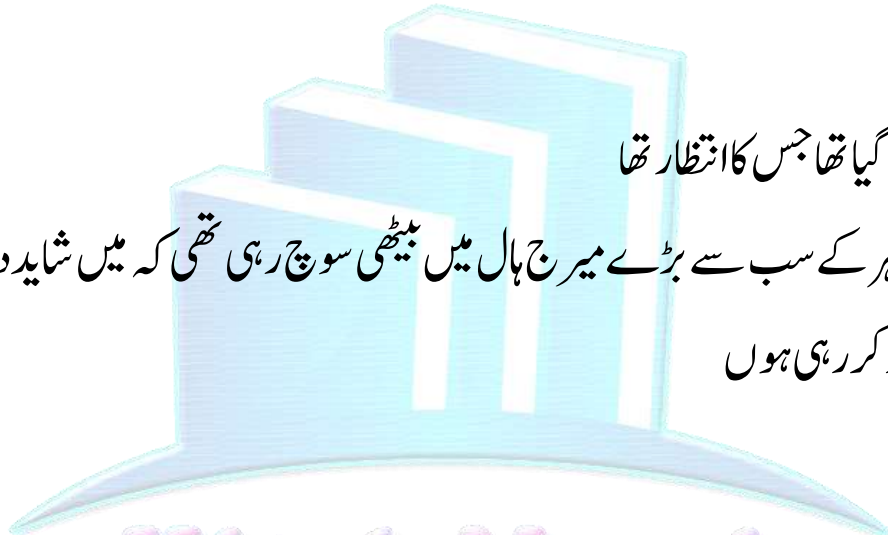
"اف۔۔۔ کب ختم ہو گے یہ دن"

حور عین نے تو حیا سے بھی رابطہ نہیں رکھا تھا۔

آخر کار آج وہ دن آ ہی گیا تھا جس کا انتظار تھا

حور عین پور پور سچی شہر کے سب سے بڑے میرج ہال میں بیٹھی سوچ رہی تھی کہ میں شاید دنیا کی پہلی دلہن ہوں

جو اپنے دو لہے کا انتظار کر رہی ہوں



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

پھر فون نکال کر حیا کو ملا یا۔

"کدھر ہونا لائق"

"آ رہی ہوں بابا راستے میں ہوں"

"جلدی پہنچو"

وہ ڈیپ ریڈ شرارے میں جس پر سونے کے دھاگوں کا نفیس کام کیا ہوا تھا جنت کی پری لگ رہی تھی۔

اسکی ہر چیز اپنی قیمت کا منہ بولتا ثبوت تھی ایسا ہوتا بھی کیوں نہ آخر شانزل ابراہیم کی پسند تھی۔

Posted On Kitab Nagri

تبھی اسے شانزل نظر آیا وہ گیٹ سے داخل ہو رہا تھا۔
جیسے اس کی نظر شانزل کے چہرے پر پڑی اس کہ دھڑکن تھم گئی۔
اسے لگا کسی نے اسے دھکا دے کر ساڑھے تین مہینے پیچھے دھکیل دیا ہو۔ اس کے چہرے پر وہی تاثرات تھے جو
نکاح کی رات تھے۔ آنکھیں یلخت آنسوؤں سے بھری اس نے آسمان کی طرف دیکھا
"نہیں یا خدا۔۔۔ اب نہیں"

تب تک شانزل حور عین تک پہنچ چکا تھا اس نے حور عین کا بازو اپنی گرفت میں لیا حور عین کو اسکی انگلیاں بازو
میں پیوست ہوتی محسوس ہوئی۔

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے دھوکہ دینے کی صنم"
شانزل صنم پر زور دیتے ہوئے پھنکارا اور حور عین کی آنکھوں سے آنسو ٹوٹ کر رخسار پر گرے۔
"تم نے کیا سوچا مجھے بے وقوف بنا لو گی؟ تمہاری اصلیت کھل گئی ہے، تمہیں ذرا خیال نہیں آیا کہ میں تم سے
محبت کرنے لگا ہوں، اب تم مجھے صفائی دو اس سے پہلے مجھے بتاؤ تم پندرہ دن کسی کے ساتھ تھیں؟"
شانزل کا آخری جملہ حور عین کو کوڑے کی مانند لگا وہ پتھر کی ہو گئی پھر ایک جھٹکے سے خود کو چھڑایا اور اپنے آنسو
اس طرح صاف کیے جیسے اب کبھی نہ رونے کا ارادہ ہو

Posted On Kitab Nagri

پھر حور عین نے اسی جارحانہ انداز میں شانزل کی کلائی تھامی اور ساکت کھڑے مہمانوں کے جھرمٹ کو چیرتے ہوئے گاڑی تک آئی۔ آج نکاح والی رات پھر دوہرائی جارہی تھی بس دونوں کی جگہ تبدیل ہو گئی تھی۔ حور عین نے دروازہ کھول کر شانزل کو بٹھایا اور خود ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی اب کیا ہونے والا تھا؟ اچانک شانزل کو کیا ہوا؟ اور یہ صنم کون ہے؟

گاڑی بھی وہی تھی مسافر بھی وہی تھے بس جگہ تبدیل ہو گئی تھی۔ شانزل اگر حواسوں میں ہوتا تو حور عین کے ڈرائیونگ کرنے پر ضرور چونکتا مگر اب تو اس کا ذہن اتنا منتشر تھا کہ اسے اپنی آتی جاتی سانسوں کا خیال نہیں تھا۔

نہ جانے کتنے ٹکڑوں میں تقسیم ہوا تھا اس کا دل جب اسے حور عین نہیں صنم کی حقیقت کا پتہ چلا تھا۔

سارا منظر اس کی آنکھوں کے سامنے گھوم گیا۔

وہ گروم پارلر سے نکلا تھا شیر وانی میں وہ کسی شاہی سلطنت کا سلطان لگ رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اسکی بھوری آنکھیں خوشی سے چمک رہی تھیں جو اسکی وجاہت میں چار چاند لگا رہی تھی۔ تبھی اسے آفس سے رفیق کا فون آیا کہ کوئی اس سے ملنے آیا ہے اسے ناچاہتے ہوئے بھی ہامی بھرنی پڑی۔

جب وہ آفس پہنچا تو ایک خوب رو مرد جو عمر میں شانزل سے کچھ بڑا لگتا تھا اسی کے انتظار میں تھا

"السلام علیکم، I m uzair hayat sikandar"

شانزل کا مصافحہ ہے کہ لیے بڑھتا ہوا ہاتھ ہوا میں معلق رہ گیا حیات سکندر کے نام پر شانزل کی شفاف پیشانی پر بل نمودار ہوئے۔

"?what the hall are you doing here"

"مسٹر شانزل میں آپ سے تھل سے بات کرنے آیا ہوں"

www.kitabnagri.com

"میرے پاس ان فضولیات کے لیے وقت نہیں ہے"

"جانتا ہوں آج آپ کا ولیمہ ہے میری صنم کے ساتھ"

"ایک اور لفظ منہ سے نکالا تو دوبارہ منہ کھولنے کے لائق نہیں رہو گے"

Posted On Kitab Nagri

"میں جانتا ہوں آپ کے لئے میری بات پر یقین کرنا مشکل ہوگا، اسی لئے آپ ایک مرتبہ یہ سن لیں"

عذیر حیات نے موبائل نکالا

"یہ صنم۔۔۔۔۔ مطلب ہے حور عین کا نمبر ہے"

"کیا بکواس ہے مجھے میری ہی بیوی کا نمبر بتا رہے ہو"

"تصحیح کر لیں بیوی نہیں منکوحہ"

شانزل تو چونک گیا کہ وہ شخص جسے اس نے آج سے پہلے دیکھا تک نہیں تھا وہ اس کے اور حور عین کے اتنے پر سنل معاملہ سے باخبر تھا۔



پھر عذیر حیات نے کال ملائی دوسری طرف بیل جا رہی تھی ہمیشہ کی طرح دوسری بیل پر کال اٹھالی گئی اور بے تابی سے کہا گیا

"ہیلو۔۔۔۔۔ ہیلو؟"

آپ کو میری آواز آرہی ہے؟ ہیلو؟۔۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

پھر سسکیاں ابھرنے لگی۔ یہ آواز اور سسکیاں شانزل لاکھوں میں بھی پہچان سکتا تھا یہ اس کی حور کی آواز تھی ہر بناوٹ سے پاک آواز۔ عذیر حیات خاموش کھڑا تھا اور حور عین کی بے تابیاں عروج پر تھیں

"پلیز ایسا نہ کریں، دیکھیں۔۔۔۔۔ دیکھیں آپ کی صنم آپ کے انتظار میں مر جائے گی، خدا را کچھ تو بولیں میری جان نکل جائے گی، اپنی صنم کے ساتھ یوں نہ کریں۔۔۔۔۔ پلیز زرزرز بات۔۔۔۔۔"

اس سے زیادہ شانزل ابراہیم برداشت نہیں کر سکا آگے بڑھ کر موبائل چھینا اور پوری قوت سے دیوار پر دے مارا۔

اسکی آنکھوں سے چمک غائب ہو گئی۔ وہ لمبے لمبے سانس لیتا خود کو یہ تسلی دینے کی کوشش کر رہا تھا کہ کچھ دیر پہلے اس نے کچھ نہیں سنا۔

"دیکھیں مسٹر شانزل ابراہیم میری آپ سے کوئی دشمنی نہیں ہے، یہ الگ بات ہے کہ میرے والد کی ہے، میں اور صنم ایک دوسرے کو بچپن سے پسند کرتے ہیں میرے والد اس کے لیے راضی نہیں تھے، میں بھی انھیں کا بیٹا ہوں میری ضد کے آگے وہ ہار گئے، انھوں نے ہمارے آگے شرط رکھی، شرط آپ کی بربادی کی"

شانزل نے نظر گھما کر اسے دیکھا وہ اس کتنی آسانی سے اس کے دل پر ضرب لگا رہا تھا۔

"جی ہاں آپ کی بربادی کی شرط اسی کی وجہ سے انہوں نے وہ پارٹی والا ڈرامہ پلین کیا میں قطعی راضی نہیں تھا میں کیا میری جگہ کوئی بھی ہوتا تو راضی نہیں ہوتا میں نے بہت واویلا مچایا مگر میں ہار گیا اپنی محبت کے آگے، صنم نے مجھ سے کہا یہ ضروری ہے"

Posted On Kitab Nagri

وہ تھکے ہوئے انداز میں صوفے پر بیٹھ گیا

"صنم نے ہی مجھ سے کہا کہ یہ ضروری ہے میں نے اپنے دل پر پتھر رکھ لیا پھر پلین کو انجام تک پہنچایا گیا، نکاح ہمارے پلان کا حصہ نہیں تھا سب غیر متوقع تھا۔ لیکن ابو بھی اپنی ضد پر اڑے ہوئے تھے انہیں کسی بھی طرح آپ کو نقصان پہنچانا تھا انہوں نے نکاح پڑھادیا میں غصے میں گھر چھوڑ کر چلا گیا، مگر آپ نے دوسرے روز ہی میری ساری پریشانی ختم کر دیں آپ خود اس نکاح کو ڈرامہ سمجھتے تھے پھر تین مہینے کا کانٹریکٹ، پھر ابو نے صنم پر زور ڈالنا شروع کیا کہ وہ کسی بھی طرح آپ کے آفس کو نقصان پہنچائے اور آپ کی جائیداد اپنے نام پر منتقل کر لے"

وہ بول رہا تھا اور شانزل کو لگ رہا تھا کوئی اس کے دماغ پر ہتھوڑے برسا رہا تھا

"پھر آخری قدم ابو کی آمد نے پورا کیا آپ پوری طرح سے صنم پر بھروسہ کرنے لگے تھے"

میں نے صنم سے کسی بھی طریقے کا رابطہ نہیں رکھا تھا وہ اس کے لیے بہت پریشان تھی میں تین مہینے تک کوئی رابطہ نہیں کرنے والا تھا لیکن وہ پریس کانفرنس، وہ اینول فنکشن پھر یہ ولیمہ میں یہ سب سن کر ہتھے سے اکھڑ گیا اسی لئے صنم میرے پاس آئی تھی مجھے سمجھانے میں لڑ جھگڑ کر وہاں سے چلا آیا میں بہت ناراض تھا اس سے بات نہیں کر رہا تھا۔ اسی لیے وہ ابھی فون پر پریشان تھی سب کچھ ٹھیک جا رہا تھا صنم اپنے پلان میں کامیاب بھی ہونے والی تھی لیکن یہ ولیمہ میری برداشت سے باہر ہے میں اسی لیے یہاں آیا ہوں میں ایک غیرت مند مرد ہوں اور میں یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ میری محبت کسی اور کی سیج سجائے"

شانزل شیر کی طرح اس پر چھیٹا

Posted On Kitab Nagri

"کس قدر بے غیرت ہو تم لوگ، میں نے کیا بگاڑا ہے تم لوگوں کا؟ اب تو تم لوگ بھول جاؤ کہ میری ایک پھوٹی کوڑی بھی تمہیں نصیب ہوگی"

وہ جھٹکے سے اس کا گریبان چھوڑ کر صنم سے حساب بے باک کرنے نکل پڑا۔

کتنی آسانی سے اسے بے وقوف بنایا گیا تھا اس کا دل کر رہا تھا وہ دھاڑیں مار مار کر روئے پوری دنیا کو اپنی بد قسمتی کی داستان سنائے اس نے تو محبت کی تھی، سچی محبت۔ تبھی تو فیصلے کا اختیار اس دشمنِ جان کے ہاتھوں میں دیا تھا کوئی اتنا بے وفا کیسے ہو سکتا ہے

گاڑی جھٹکے سے رکی شانزل بھی سوچوں سے باہر نکلا حورین گھوم کر اس کی طرف آئی اور ایک بار پھر اس کا ہاتھ پکڑ کر گھسیٹتی ہوئی لے کر آگے بڑھی شانزل کو تو اس پاس کی خبر ہی نہیں تھی اس کا دل تو اپنی محبت کے بے وفا ہونے پر ماتم کناں تھا شانزل کو کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا اس کا دل کر رہا تھا کہ وہ اس لڑکی سمیت ساری دنیا کو آگ لگا دے۔ لیکن کیا فائدہ آگ وہ اسے لگائے مگر جھلسے گا شانزل ابراہیم۔ یہ ایک گھر تھا مگر شانزل ولا نہیں تھا وہ اسے لئے ایک کمرے میں آئی۔ اور جھٹکے سے اس کا ہاتھ چھوڑا پھر اسی روم میں موجود دوسرا دروازہ کھول کر اندر چلی گئی شانزل ایک بار پھر سوچوں کے گرداب میں پھنسا۔

"کیا میں اس کے بغیر رہ پاؤں گا؟" یہ خیال آتے ہی شانزل کی سانسیں اٹکنے لگی اس سے جدائی کا تصور ہی سوہانِ روح تھا تب وہی دروازہ کھلا اور باہر آئی اس نے کپڑے بدل لیے تھے۔ ولیمے کا جوڑا جو اس نے کتنی امنگوں سے پسند کیا تھا وہ اس کی محبت کا کفن ثابت ہوا تھا وہ جوڑا ہاتھ میں لیے اس کی طرف بڑھ رہی تھی شانزل نے غصے میں

Posted On Kitab Nagri

پاس پڑا اس حورین کے پیچھے والی دیوار پر دے مارا چھنا کے کی آواز نے خاموشی کو توڑا شانزل جارحانہ انداز میں حور عین کی طرف بڑھا اس کے دونوں بازوؤں کو اپنی سخت گرفت میں لیا یہاں تک کہ حور عین دیوار سے جا لگی جھنجھوڑتے ہوئے اس سے شکوہ کر رہا تھا

"کیسے؟ کیسے کر سکتے ہو تم لوگ ایسا؟ بتاؤ کس چیز کی کمی تھی؟ کیا کمی تھی میری محبت میں؟ دل کر رہا ہے آگ لگا دوں تم سب کو، اگر وہ فون کال نہ سنتا تو میں یقین ہی نہیں کرتا، بے خبر رہتا تمہارے دھوکے سے، کیا چاہیے تمہیں؟ بولو کتنے پیسے چاہیے؟ بس ایک بار کہہ دو اب تم میرے ساتھ مخلص رہو گی میں معاف کر دوں گا تمہیں"

غصے سے کہتے کہتے اس کی آواز شکستہ ہو گئی یہ کیسا موڑ آیا تھا کہ اپنے دشمن سے ہی اس کا ساتھ مانگ رہا تھا۔ حور عین نے جھٹکے سے خود کو چھڑوایا اس ٹوٹ کر دیوار فریم پر لگا تھا اور اس کی کانچ حور عین کے بازو میں بھی گھسی تھی جو شانزل کی گرفت کی وجہ سے آر پار ہو گئی تھی خون فوارے کی مانند نکل رہا تھا جس نے حور عین شانزل کے ہاتھ کو رنگ دیا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

حور عین نے شانزل کو دھکا دینے کے بعد پورا ہاتھ گھما کر ایک تھپڑ اس کے گال پر رسید کیا پھر اپنے ہاتھ میں پکڑے جوڑے اور زیورات کو شانزل کے منہ پر مارا۔

"کیا لگتا ہے تمہیں شانزل ابراہیم، یہ لاکھوں کے کپڑے اور کچھ کروڑ کے زیورات کی وجہ سے میں ایسا کر رہی ہوں؟"

Posted On Kitab Nagri

شانزل کو تکلیف ہوئی تھی تھپڑ سے نہیں پہلی مرتبہ حور عین نے اس کا نام لیا وہ بھی کتنی نفرت سے یہ تو اس کی حور ہے نہیں جو نرم اور میٹھے لہجے میں باتیں کرتی تھی وہ کیسے بھول گیا یہ لہجہ تو اس کی حور کا ہوتا تھا مگر یہ تو حور تھی نہیں یہ صنم تھی۔ آہ۔۔۔ یہ احساس کتنا فیت ناک ہے

"کان کھول کر سن لو، میں اس پاک ذات کو حاضر ناظر جان کر یہ کہتی ہو میں ہی صنم ہو وہ فون کال مجھے ہی آئی تھیں وہ سب باتیں میں نے ہی کہی تھی، کیوں اور کس سے کہی میں اس کی صفائی نہیں دوں گی، تمہیں کیا لگتا ہے؟ میں یہاں تمہیں صفائی دینے کے لئے لائی ہوں تو یہ تمہاری غلط فہمی ہے، دو مرتبہ مجھے حق مہر ادا کیا تھا نا کتنے ہوئے بیس کروڑ ہے نا؟"

حورین مڑی اور دراز سے کچھ پیپر نکالے

"میں یہاں تمہیں اس لئے لے کر آئی ہوں"

یہ کہتے ہوئے اس نے وہ پیپر شانزل کے منہ پر مارا

www.kitabnagri.com

"یہ اس گھر کے پیپر ہیں بیچ دینا تم دو گنی 3 گنی قیمت حاصل کر لو گے، اور یہ وہ پیپر ہے جس پر میں نے تم سے دستخط لیے تھے"

"یہ میرے سوال کا جواب نہیں تھا"

Posted On Kitab Nagri

شانزل دھاڑا

"میں یہاں کسی بھی سوال کا جواب دینے نہیں آئے ہوں سمجھے"

حور عین بھی اسی لہجے میں پھنکاری یہ کہہ کر وہ پلٹ کر جانے لگی پھر کچھ یاد آیا تو پلٹی پھر پین سے پیپر پر کچھ تحریر کرنے لگی۔ شانزل ساکت کھڑا اس کے اس روپ کو دیکھ رہا تھا

"یہ لو اس میں لکھا ہوا ہے کہ میں تمہیں اپنے پورے ہوش و حواس میں تین اور شادیاں کرنے کی اجازت دیتی ہوں، خوش رہو شانزل ابراہیم، خوش رہو اور خدا کرے تم مجھے بھول جاؤ"

بات کرتے کرتے چینخنے لگی

"ورنہ تم میری یاد میں خاک چھانو گے اور میں تمہیں خاک میں بھی نہیں ملوں گی، لا علمی نعمت ہے اور خدا کرے تم ہمیشہ لا علم رہو کہ تمہارے اس عمل کا کیا نتیجہ ہوگا، خدا کرے تم ہمیشہ خوش رہو"

وہ اٹے قدم چلتی پیچھے ہٹنے لگی

"سخت بے وفا ہوں میں مجھ سے اجتناب نہیں نفرت کرنا اور کم از کم نفرت سچی اور مخلص کرنا۔ اب تم سونے کے بھی بن کر آؤ گے تب بھی میں تمہیں قبول نہیں کروں گی تمہیں تمہاری زندگی کی خوشیاں مبارک ہو شانزل

ابراہیم"

کہہ کر رکی نہیں پلٹ کر چلی گئی۔

Posted On Kitab Nagri

#نزول_محبت

#از_قلم_شاہی

باب ۳: انکشافِ یار

Epi:2

کہہ کر رکی نہیں پلٹ کر چلی گئی

شانزل کتنی ہی دیر خالی الذہنی سے بیٹھا رہا اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کتنے گھنٹے اور وقت گزر چکا تھا حور عین نے اپنی غلطی کا اعتراف بھی کیا اور قصور وار بھی اسے ہی ٹھہرایا۔
حد ہے مطلب تناسب کچھ کرنے کے بعد مجرم بھی شانزل ہی ہے۔ وہ غصے سے باہر نکلا اسکی گاڑی وہیں کھڑی تھی اور وہ کہیں نہیں تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ سر جھٹک کر گاڑی میں بیٹھ گیا اسکی منزل شانزل ولا تھا۔

شانزل نے جیسے ہی شانزل ولا میں قدم رکھا حیا دوڑ کر اسکے پاس آئی۔

"بھ۔۔ بھائی حور کہاں ہے؟"

Posted On Kitab Nagri

شانزل نے وقت دیکھارات کے تین بج رہے تھے

"کیا مطلب وہ تمہارے پاس نہیں آئی؟"

"نہیں بھائی وہ۔۔۔۔"

حیا کچھ کہتی اس سے پہلے ہی اس کا فون بجا

"ہیلو حور، حور تم کہاں ہو؟"

"مجھے بتاؤ تم کہاں ہو میں ابھی تمہارے پاس آرہی ہوں"

وہ بات کرتے ہوئے باہر چلی گئی اور پھر پلٹ کر نہیں آئی



شانزل ابراہیم اس وقت خود کو دنیا کا سب سے ہارا ہوا شخص محسوس کر رہا تھا جیسے ہی اس نے اپنے کمرے میں قدم رکھا گلابوں اور موتیے کی خوشبو اس کے نتھنوں سے ٹکرائی کتنے ارمانوں سے اپنا کمرہ سجوایا تھا مگر یہ خوشبو شانزل کے دل میں آگ لگا گئی اس نے پورا کمرہ تحس نحس کر دیا سارے پھول نوچ ڈالے ہر چیز بکھرا دی یہ کمرہ شانزل کی اندرونی حالت کا ترجمان تھا ایک دم ٹوٹا بکھرا ہوا

Posted On Kitab Nagri

دودن شانزل نے نہایت افیت میں گزارے اس کی آنکھوں کی چمک غائب ہو گئی تھی اس کی جگہ مان ٹوٹنے کا قرب تھا مگر سکون کہیں نہیں تھا درد تھا کہ کم ہی نہیں ہو رہا تھا
کیوں کی میں نے اس سے محبت؟ کیوں؟ وہ خود کو لعن طعن کرنے کا شغل فرما رہا تھا

دل میں ہو کہ سی اٹھتی وہ خدا کے سامنے سجدے میں گرے دعا کر رہا تھا کہ میرے دل سے اس کی محبت نکال دے میں تو کھرا مرد تھا میں نے کبھی کسی نامحرم سے تعلقات نہیں بنائے کھری زندگی جی، اتنی لڑکیاں میری طرف راغب ہوتی تھی پھر بھی میں اپنی حدود نہیں بھولا میں نے کبھی ان کی طرف قدم نہیں بڑھائے، میں نے محبت کی، میں اعتراف کرتا ہوں میں نے محبت کی، مگر جائز میرے محرم رشتے سے کی، مجھے اس افیت سے نکال دے یا خدا تو میری مشکل آسان کر"

وہ نماز پڑھ کر اٹھا تو اس کا موبائل بج رہا تھا اس نے کال ریسیو کر لی سامنے حیا تھی اس کی آواز سن کر ایک بار پھر افیت سے دوچار ہوا

www.kitabnagri.com

بھائی آپ مجھے حور کے چچا کے گھر کا ایڈریس دیں یا پھر ان کا نام بتادیں"

"تم یہ سب مجھ سے کیوں پوچھ رہی ہو اپنی دوست سے پوچھو"

"صرف اس کے چچا کا نام ہی بتادیں میں ایڈریس پتا کروالوں گی پلیز بھائی"

Posted On Kitab Nagri

"تو سنو حیات سکندر۔۔۔۔۔ سناتم نے حیات سکندر"

کہہ کر اس نے فون بند کر دیا تھا تبھی فون پھر سے بجا اس نے دیکھا ان نون نمبر تھا اس نے رسیو کیا
"عذیر حیات بات کر رہا ہوں جلدی سے وہ تصاویر دیکھیں جو میں نے آپ کو بھیجی ہے آپ کے لئے ایک چھوٹا سا
تحفہ"

کہہ کر سامنے سے فون کاٹ دیا گیا

کیوں یہ لوگ میری زندگی جہنم بنانے پر تلے ہیں اس نے نہ چاہتے ہوئے بھی تصویر کھول کر دیکھیں
شانزل کو لگا زمین و آسمان اس کی نظروں میں گھوم گئے ہو موبائل ہاتھ میں لے گھٹنے کے بل زمین پر گرا تھا وہ
تصویر ہی ایسی تھی

زمین پر ایک وجود خون میں لت پٹ پڑا تھا چہرے پر بھی زخموں کے نشان تھے صاف واضح تھا کہ بری طریقے
سے مارا پیٹا گیا ہے جانوروں سے بھی زیادہ بدتر سلوک کیا گیا تھا چہرے پر نیل پڑے ہوئے تھے
خون بہہ کر چہرے پر جم گیا تھا لیکن وہ چہرہ ہزاروں کیا لاکھوں کیا دنیا بھر میں بھی پہچان سکتا تھا وہ حور عین کا چہرہ تھا
شانزل کو لگا اب اس کا دل بند ہو جائے گا
تبھی فون بجا وہی نمبر تھا

"حویلی پہنچو"

Posted On Kitab Nagri

ایک حکم صادر کیا گیا وہ بھی شانزل ابراہیم کو۔ جو صرف اور صرف حکم صادر کیا کرتا تھا مگر اب شانزل ابراہیم بے دام کے غلام کی طرح فوراً اپنی کار کی جانب دوڑا

اسے کچھ یاد نہیں تھا کون سادھو کا، کون سی بے وفائی، کون سا جھوٹ، کون صنم کچھ یاد نہیں تھا اس کی آنکھوں کے سامنے صرف اور صرف وہ زخمی وجود گھوم رہا تھا سچ ہے انسان ہار جاتا ہے اپنی محبت کے آگے۔ شانزل ابراہیم ان لوگوں میں سے تھا جو ایک بار طے کر لینے پر کچھ بھی کر گزرتے ہیں مگر شانزل ابراہیم لاکھ چاہنے کے باوجود حور عین سے نفرت نہیں کر پایا تھا تناسب کچھ ہونے کے باوجود بھی حور عین کو اس حالت میں دیکھ کر اس کا دل کڑوا رہا تھا

وہ جتنی تیز ڈرائیونگ کر سکتا تھا اس سے کئی گنا تیز ڈرائیونگ کر رہا تھا یہ کہنا غلط نہیں ہو گا کہ اس کی گاڑی ہو اسے باتیں کر رہی تھی

وہ بہت ہی غصے میں حویلی کے اندر داخل ہوا اسکی گاڑی آہنی گیٹ توڑتے ہوئے داخل ہوئی گاڑی نے اس کے انداز دیکھ کر اسے روکنے کی کوشش کی مگر شانزل ابراہیم تم مرنے مارنے پر تلا ہوا تھا جو بھی سامنے آ رہا تھا شانزل اسے روندتے ہوئے آگے بڑھ رہا تھا

www.kitabnagri.com

وہ دروازے سے اندر داخل ہوا تو سامنے ہی عذیر حیات پر نظر پڑی چہرے پر خباثت لئے مسکرا رہا تھا شانزل سیکنڈ کی بھی دیر کیے بغیر زخمی شیر کی طرح جھپٹ پڑا اور ٹکوں اور گھونسوں کی برسات کر دی اس کے آنکھوں کے سامنے حور عین کا لہو لہان ہوتا وجود تھا وہ بے دریغ مار رہا تھا 10 گاڑی اسے قابو کرنے کی کوشش کر رہے تھے مگر اس پر تو جیسے جنون سوار تھا وہ کسی کے قابو میں نہیں آ رہا تھا

Posted On Kitab Nagri

تبھی پیچھے سے حیات سکندر کی آواز گونجی

"یہ مت بھولو کہ تمہاری بیوی اب بھی ہماری تحویل میں ہے اس کا خمیازہ اسے بھگتنا پڑے گا"
شانزل ساکت ہو گیا عذیر حیات منہ سے خون پونچھتے ہوئے مسکرایا دونوں ہی کی سانس پھول رہی تھی عذیر
حیات تو شانزل کی مار کھا کر ادھ موا ہو گیا تھا

"میری بیوی ابھی کے ابھی میرے حوالے کرو"

اس نے حیات سکندر کا گریبان جکڑ لیا

: کر دیں گے اس سے پہلے تحمل سے میری بات سنو جتنا تم تردد کرو گے اتنی ہی اسے تکلیف ہوگی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"کیا چاہیے تمہیں؟"

شانزل کا غصہ ضبط کی حدوں کو چھو رہا تھا

"شانزل انڈسٹریز"

"میں سپر تیار کرواتا ہوں لیکن اسے ایک خرونج بھی اور نہیں آنی چاہیے نہیں تو تمہیں عبرت کا نشان بنادوں گا"

Posted On Kitab Nagri

کہہ کر وہ پلٹ گیا

"واہ ڈیڈ آپ کو میں مان گیا ویسے مجھے لگتا نہیں تھا کہ آئے گا میں نے آپ سے کہا تھا کہ یہ بے وفائی کا ڈرامہ کیے بغیر ہی اسے کڈنیپ کر لیتے ہیں مگر آپ کا پلین، واہ آپ کو تو داد دینی چاہیے"

شانزل کو لگا کسی نے اس کے پیروں کے نیچے سے زمین کھینچ لی ہو اس کی آنکھوں کے سامنے سچی سنوری دلہن بنی ہوئی حور کا چہرہ گھوم گیا

"خدا کرے آپ کو کبھی پتانا چلے کہ آپ کے اس عمل کا کیا نتیجہ ہوگا"

مگر یہ وقت سوچنے کا نہیں تھا حور عین کو بچانے کا تھا شانزل فوراً باہر کی جانب بڑھا اور رفیق کو فون کر کے ہدایت دینے لگا شانزل کے جاتے ہی ہال میں خاموشی چھا گئی۔

"اب وہ کبھی پولیس کو انوالو نہیں کرے گا یہ سب تو ٹھیک ہے ڈیڈ مگر اب بھی ہمارا مقصد پورا نہیں ہوا ہے"

www.kitabnagri.com

"سب ہو جائے گا آخر کو وہ کب تک ٹکے گی تم ہی نے تو کہا تھا کہ محبت کے آگے انسان ہار جاتا ہے وہ بھی ہار جائے گی میں اپنے گیارہ سال برباد نہیں ہونے دوں گا ویسے بھی شانزل کو حقیقت کا کہاں پتا ہے میں سب سنبھال لوں گا وہ ضرور سائن کرے گی جب میں شانزل ابراہیم کے سر پر بندوق رکھوں گا"

"ڈیڈ آپ کو اب بھی یہ سب کر دینا چاہیے تھا"

Posted On Kitab Nagri

"تمہارا دماغ ٹھیک ہے وہ شانزل ابراہیم ہے تم نے اس کے تیور نہیں دیکھے اب وہ پچھتاوے کی آگ میں جل رہا ہے پچھتاوے کی آگ انسان کو بہت کمزور کر دیتی ہے، اب کی بار وہ آیا تھا تو سب کو روندتے ہوئے گزر رہا تھا لیکن اب جب وہ آئے گا تو اس کا سر جھکا ہوگا، یہ بے وفائی والا ڈرامہ میں نے اسی لیے کروایا تھا تاکہ شانزل ابراہیم کو کمزور کیا جاسکے ورنہ اس سے لڑنا میرے یا تمہارے کسی کے بس کی بات نہیں ہے"

اتنے میں باہر سے فائرنگ کی آواز گونجنے لگی تو دونوں ہی چونک گئے باہر جیسے گولیوں کی بارش ہو رہی تھی دونوں نے ہی اپنی بندوق اٹھالیں اور الرٹ ہو گئے جب تک حور عین ان کے پاس ہے شانزل ابراہیم ایسی غلطی تو خواب میں بھی نہیں کر سکتا تھا، یہ کون کر رہا ہے جاننے کے لیے جیسے حیات سکندر نے باہر جھانکا تو انہیں لگا حویلی ان کے اوپر آن گری ہو وہ پھٹی ہوئی آنکھوں سے اور اڑے ہوئے حواسوں کے ساتھ عذیر کی طرف مڑے۔

Kitab Nagri

"نہیں، نہیں، یہ ناممکن ہے میں نے خود اسے مروایا تھا، نہیں۔۔۔۔۔"

وہ غصے سے چیخ رہے تھے

"عذیر اسے لے کر آؤ ابھی ہمیں نکلنا ہوگا"

عذیر فوراً سیڑھیاں عبور کر کے اس کمرے کی طرف جانے لگا جہاں حورین کو رکھا گیا تھا

Posted On Kitab Nagri

عزیر حور عین کو بالوں سے گھسیٹ کر نکال رہا تھا تبھی حیات سکندر کو پیچھے بھاری بوٹوں کی آواز آئی مڑتے ہی انہوں نے دیکھا

سامنے شاید ان کی بربادی تھی ان کا چہرہ لٹھے کی مانند سفید پڑ گیا سامنے ایک خوب و شخص اپنی نیلی آنکھوں کو حیات سکندر کی آنکھوں میں گاڑے غیظ و غضب بنا ہوا تھا اس شخص نے نظر اٹھا کر اوپر کی طرف دیکھا عزیر حیات حور عین کو بالوں سے پکڑ کر گھسیٹتے ہوئے سیڑھیاں اتر رہا تھا سامنے موجود شخص نے ہاتھ میں پکڑی بندوق سے فائر کیا گولی عزیر حیات کے اس ہاتھ پر لگی جس سے اس نے حور عین کے بالوں کو جکڑا ہوا تھا۔

عزیر حیات تو تڑپ کر رہ گیا اور وہ شخص فوراً ہی حورین کی طرف بڑھا

"صنم، آنکھیں کھولو" اس شخص نے خون میں لت پت حور عین کے گالوں کو تھپتھپایا حور عین کا سر شخص کی گود میں تھا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

حورین کی حالت نقاہت زدہ تھی اس نے بمشکل آنکھیں کھولیں سامنے موجود نیلی آنکھوں والے شخص کو دیکھ کر اس کے رخسار کو ہاتھ لگایا

جیسے یقین کرنا چاہ رہی ہو وہ حقیقتاً اس کے سامنے ہے پھر حورین کے لبوں سے نکلا

"شاہ"

ایک آنسو حور عین کی آنکھ سے ٹوٹ کر گرا مگر وہ مسکرا رہی تھی یہ مسکراہٹ تو اس کے انتظار کا ثمر تھا۔

Posted On Kitab Nagri

صنم کی ایسی حالت دیکھ کر شاہ تڑپ کر رہ گیا اس نے فوراً بندوق کا رخ حیات سکندر کی طرف کیا۔

حور عین نے بہت مشکل سے اپنا خون آلود ہاتھ شاہ کے ہاتھ پر رکھ دیا شاہ نے اپنی نیلی آنکھوں سے حور عین کو دیکھا حور عین نے نفی میں سر ہلایا آنکھوں سے آنسو اب بھی جاری تھے اور پھر بے ہوش ہو گئی۔

شاہ نے پل بھر کی بھی دیر کیے بغیر حور عین کو اپنی بانہوں میں اٹھایا اور ایک نظر حیات سکندر کو دیکھ کر کہا "جو حالت تم نے میری صنم کی کی ہے نا تمہیں تو میں دنیا ہی میں جہنم واصل کروں گا" وہ کہہ کر حورین کو لیے باہر نکل گیا

باہر ابھی بھی فائرنگ ہو رہی تھی شاہ کے لوگوں اور حیات سکندر کے گارڈز کے درمیان۔
تبھی ایک شخص نے شاہ پر حملہ کیا تو شاہ نے حور عین کو نیچے لٹایا اور اس آدمی سے لڑائی کرنے لگا وہ بہت مہارت سے اپنے کراٹے ٹرک استعمال کر رہا تھا
تبھی شاہ نے ایک نسوانی چیخ سنی
"حور۔۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

شاہ نے تعج ۶ سے اس لڑکی کو دیکھا وہ فائزنگ کے درمیان ہی اندر کی طرف بھاگی آرہی تھی۔ اس کی جگہ کوئی دوسری لڑکی ہوتی تو گیٹ پر ہی بے ہوش ہو جاتی ہے وہ بھاگتے ہوئے حور عین کے پاس آئی اور اس کے پاس زمین پر بیٹھ گئی

فور اپنی چادر اتار کر حور عین کے اوپر ڈالی حورین بغیر دوپٹے اور چادر کی تھی

"حور تمہیں کیا ہوا ہے؟ حور آنکھیں کھولو نہ، حور حور دیکھو ایسے نہیں کرو،، میں تمہیں کچھ نہیں ہونے دوں گی ابھی ہم ہاسپٹل جائیں گے پھر تم ٹھیک ہو جاؤ گی" وہ کہتے ہوئے اسے اٹھانے کی کوشش کر رہی تھی

شاہ فور اسے پہلے ہوئے حور عین کی طرف بڑھا تو حیا نے شاہ کو اپنے دونوں ہاتھوں سے دھکادے دیا "دور رہو میری حور سے خبردار جو اسے ہاتھ لگایا ٹکڑے ٹکڑے کر دوں گی تمہارے"

www.kitabnagri.com

شاہ نے اسے نظر انداز کیا اور حور عین کو اپنی بانہوں میں اٹھالیا حیا راستے میں حائل ہو گئی "دیکھو ایسا نہیں کرو تم خود اپنی بربادی دی کو آواز دے رہے ہو تم مجھے جانتے نہیں ہو میں تمہارے ساتھ کیا کر ڈالوں گی"

Posted On Kitab Nagri

"دیکھیں آپ مجھے غلط سمجھ رہی ہیں صنم کی حالت دیکھیں اسے اس وقت ٹریٹمنٹ دینا بہت ضروری ہے آپ ہٹیں راستے سے"

اس کی بات سن کر حیانے پاس پڑی بندوق اٹھائی اور اس کا رخ شاہ کی طرف کر دیا یہ الگ بات ہے کہ اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔

"تم نے اگر میری حور کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی دیکھا تو تم میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گی یہ تمہاری صنم نہیں ہے میری حور ہے سمجھے"

"اپنا دماغ درست کر لیں اور راستے سے ہٹیں، آپ ان کھلونوں سے شاہ زہر جہانزیب کو نہیں ڈرا سکتی ہے یہیں صنم کا بھائی ہوں اور اس کی طرف اٹھنے والی ہر آنکھ میں خود چھوڑ دوں گا سمجھیں"

شاہ زہر نے بھی اسی لہجے میں جواب دیا

www.kitabnagri.com

"نہیں ہے یہ صنم مجھے تمہاری کسی بھی بات کا یقین نہیں ہے"

"میرے پاس اور صنم کے پاس اس فضول بحث کا وقت نہیں ہے"

"میں تمہیں کسی بھی صورت میں حور کو لے جانے نہیں دوں گی"

Posted On Kitab Nagri

اس کی بات سن کر شاہ زر کا دماغ گھوم گیا اس نے سرعت سے حیا کے ہاتھ سے بندوق لے لی۔

"ہٹیں راستے سے"

نہیں ہٹوں گی میری حور کو میرے حوالے کر دیں میرے جیتے جی تو آپ کو حور کو لے جانے نہیں دوں گی"

(ویسے آپس کی بات ہے حور عین صحیح کہتی تھی ڈھیٹ ابن الڈھیٹ کا محاورہ حیا پر فٹ بیٹھتا ہے)

شاہ زر نے صلح جو انداز اپنایا

"دیکھیں اس وقت آپ کی حور کو ٹریڈمنٹ کی بہت ضرورت ہے اس وقت اس کی جان کو بہت خطرہ ہے اگر آپ

کو مجھ پر بھروسہ نہیں ہے تو آپ بھی میرے ساتھ چلیں۔۔۔۔۔"

اس کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی حیا نے کہا

"جلدی چلیے لیکن ایک بات یاد رکھنا اگر آپ نے کوئی چالاکی کی تو میں آپ کا حشر نشر کر دوں گی" شاہ زر بہت ضبط کے ساتھ اس کی دھمکی ہضم کی۔

Posted On Kitab Nagri

راستے بھر حیا نے حور کو خود سے لگائے رکھا جب گاڑی ایک عالیشان بنگلے کے آگے رکی تو حیا گھور کر شاہ زری کی جانب دیکھا

"یہ اسپتال آپ کے سُسر نے تعمیر کروایا ہے؟"
یہ سوال ہر گز نہیں تھا

شاہ زری نے گھور کر حیا کو دیکھا
"صنم کو اسپتال میں خطرہ ہو سکتا تھا۔۔۔۔۔"

"صنم نہیں ہے یہ حور ہے"



"آپ ہیں کون جو میں آپ کو جواب دوں"
کہتے ہوئے شاہ زری نے حور عین کو پھر اپنی بانہوں میں اٹھالیا۔

"میں حیا ہوں، حیا زمان، اگر تمہارے ارادے یا نیت میں ذرا سی بھی کھوٹ ہوئی تو میں تمہیں۔۔۔۔۔۔۔
تو میں تمہیں۔۔۔۔۔۔۔"

حیا کو سمجھ نہیں آ رہا تھا ساری دھمکیاں تو اس نے ڈالی تھی اب سامنے والے کو ڈرانے کے لئے کوئی مناسب دھمکی
سوچ رہی تھی اور ساتھ ساتھ تیز قدموں سے شاہ زری کے ساتھ چل رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"بعد میں سوچ لیجئے گا"

شاہ زرنے اسے بیڈ پر لٹایا اس کمرے میں ڈاکٹر پہلے سے ہی موجود تھیں

"آپ باہر نکلیں ڈاکٹر چیک کریں گی حور کو"

شاہ زرنے کچھ نہیں کہا اور روم سے باہر چلا گیا

جب شاہ زرد دوبارہ روم میں آیا تو ڈاکٹر نے کہا

"شاہ زر تم میرے دوست ہو صرف تمہارے لیے یہ کام کیا ہے ورنہ یہ پولیس کیس ہے، میں کسی اور کے لئے

ایسے پشینٹ کو ٹریٹ نہیں کرتی، خیر۔۔۔۔۔ تم نے ان کا بہت دھیان رکھنا ہے بہت سے زخم ہیں تو بہت احتیاط

برتنی ہے دوسری بات میں نے انجیکشن دی ہے تو کل صبح تک ہوش آجائے گا انہیں کسی بھی پریشانی سے دور

رکھیں میں کل آؤں گی بینڈ کرنے"

www.kitabnagri.com

"شکر یہ یا رتم نے میری مشکل آسان کر دی"

ڈاکٹر تو چلی گئی لیکن شاہ زرنے دیکھا حیا بہت غور سے حور عین کو دیکھ رہی ہے اس کی خاموشی
شاہ زر کو کھٹھکی جب سے وہ ساتھ تھی مجال ہے جو اسکی زبان ایک سیکنڈ کے لیے بھی رکی ہو۔

Posted On Kitab Nagri

"کوئی بات ہوئی ہے کیا؟"

شاہ زر کی بات پر حیانے سر اٹھا کر اسے دیکھا اس کی گہری کالی آنکھوں کے نین کٹورے آنسوؤں سے لبریز تھے اور باہر چھلکنے کے لیے بے تاب تھے

حیا کا چہرے یک لیٹ تن گیا

"کوئی بات؟ ہاہ کوئی بات نہیں ہے؟ یہ کیا حالت کر دی ہے آپ لوگوں نے حور کی"

وہ چیخ رہی تھی جس کی وجہ سے ایک آنسو ٹوٹ کر گرا تھا اور شاہ زر کو محسوس ہوا وہ ایسے تو بالکل اچھی نہیں لگ رہی۔

"دیکھیں، میں قطعی صنم کی اس حالت کا ذمہ دار نہیں ہوں کوئی بھائی اپنی بہن کو کیسے نقصان پہنچا سکتا ہے میرا یقین کریں"

www.kitabnagri.com

"نہیں ہے مجھے آپ کی بات پر یقین، آپ نے نہیں دیکھے حور کے زخم، میں نے دیکھے ہیں، کتنی تکلیف ہو رہی ہو گی اسے"

شاہ زر کو لگا جیسے زخم حور عین کو لگے ہیں اور درد کی شدت سے حیا ٹرپ رہی ہے وہ خاموشی سے صوفے پر بیٹھ گیا اس سے بحث کرنا بیکار تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ادھر دوبارہ شانزل حویلی پہنچا تو وہاں کی حالت دیکھ کر دنگ رہ گیا حیات سکندر عذیر کو لے کر اسپتال گئے تھے تب اسے پتہ چلا یہاں سے حور عین کو کئی لے گیا ہے اس کا تو سر ہی چکر اگیا۔ اس نے دیکھا گیٹ کے پاس حیا کی کار کھڑی ہے جو اسے اس کے ابو نے دی تھی اس نے فوراً حیا کو فون لگایا۔

"حیاتم، تمہیں پتا ہے حور کہاں ہے؟"

"میں حور کے ساتھ ہی ہوں، لوکیشن بھیجتی ہوں"

کہہ کر کھٹاک سے فون بند کر دیا



شانزل مانو وہاں اڑ کر پہنچا۔ اور ایک بار پھر گارڈز کے ساتھ ہاتھ پائی ہوئی پھر اس نے کمرے کا دروازہ دھاڑ کی آواز کے ساتھ کھولا اور شیر کی طرح اس پر جھپٹا اور شاہ زر کا گریبان جکڑ لیا

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری بیوی کو لے کر آنے کی"

جواباً شاہ زرنے بھی اسکا گریبان جکڑ لیا۔

"بیوی ہے تو تمہاری ذمہ داری تھی وہ کیسے اس حال میں پہنچی تمہارا حساب بھی ہو گا شانزل ابراہیم"

Posted On Kitab Nagri

شانزل نے شیر سی بھوری آنکھیں شاہ زر جہانزیب کی سفید شیر سی نیلی آنکھوں میں گاڑھی۔

تم یہ مت سمجھنا کہ شاہ زر جہانزیب تمہیں بخش دے گا تم نے جو میری بہن کے ساتھ کیا ہے اس کا حساب تو تمہیں دینا ہی ہوگا"

حیا نے درمیان سے دونوں کو الگ کیا اور ایک ایک دھکے سے دونوں کو نوازا۔ مگر مجال ہے جو دونوں ایک انچ بھی ملے ہو

"کیا کر رہے ہیں آپ دونوں وہاں میری حور کی حالت دیکھیں، یہ تماشا کہیں اور جا کر لگائیں آئی سمجھ"

اس نے چادر حور کو اوڑھانے کے بعد نماز اسٹائل میں دوپٹا باندھ رکھا تھا۔ جامنی رنگ کے ہالے میں مقید چہرے پر آنسوؤں کے نشان تھے

www.kitabnagri.com

"حیا حور نے تو تمہیں فون کیا تھا نا؟ تم اس کے پاس گئیں تھی پھر حور کی یہ حالت کیسے ہوئی؟"

شانزل کے لہجے میں کرب تھا

حیا تھکے ہوئے انداز میں بیڈ پر بیٹھ گئی

Posted On Kitab Nagri

"حور نے مجھے فون کیا تھا مگر اس نے میری کوئی بات نہیں سنی میں اس سے پوچھ رہی تھی کہ تم کہاں ہو تو اس نے صرف اتنا کہا کہ میں آپ سے رابطہ کرنے کی کوشش نہ کروں اور نہ ہی آپ سے اس کے متعلق مدد مانگوں، نہ ہی کوئی باز پرس کروں اس کے بعد اس نے کہا کہ میں اپنی زندگی کے معاملوں میں سنجیدہ ہو کر زندگی کے ساتھ کھلوڑ کرنا چھوڑ دوں، اس کے بعد اس نے لائن کاٹ دی میری ایک بات نہیں سنی میں پاگلوں کی طرح اسے فون کرتی رہی تب سے اب تک پورے دو دن پاگلوں کی طرح اسے ڈھونڈتی رہی مگر میں اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتی تھی جب مجھ سے برداشت نہیں ہوا تو میں نے آپ کو فون کیا اور جیسے تیسے حویلی پہنچی تو میں نے حور کو دیکھا لہو لہان، یہ اپنے آپ کو حور کا بھائی کہتے ہیں اور آپ پورے استحقاق سے حور کو میری بیوی کہتے ہیں، میں کہتی ہوں ایک شوہر اور بھائی کے ہوتے ہوئے ایک لڑکی کی حالت ایسی ہے تو تلف ہے ایسے رشتوں پر اس سے تو میں لاوارث اچھی ہوں"



اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اریٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

Posted On Kitab Nagri

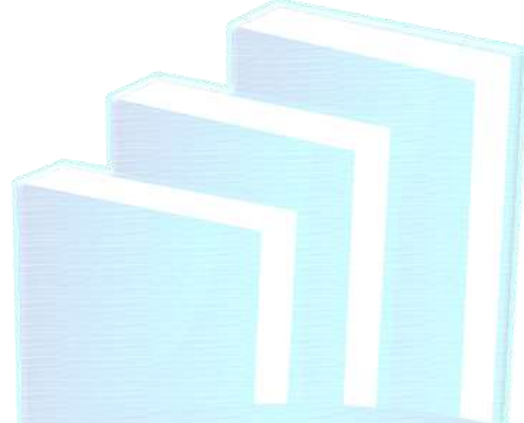
samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595



"حیا پلیر"

شانزل احساسِ ندامت سے گویا ہوا

"نہیں بھائی پلیز میں آپ کی بہت عزت کرتی ہوں بھائی ہے آپ میرے، میری ایک بات مانیں حور کی ڈاکٹر نے کہا ہے کہ اسے کسی بھی ٹینشن سے دور رکھنا ہے آپ ابھی چلے جائیں پہلے حور کو ہوش میں آنے دیں میں اس سے بات کروں گی پھر آپ حور کے سامنے آنا حور کی فکر آپ نہیں کریں میں اس کے ساتھ ہوں"

آخری جملہ اس نے شاہ زہر کی طرف دیکھتے ہوئے چبا چبا کر کہا جیسے دانتوں کے درمیان شاہ زہر ہو

Posted On Kitab Nagri

شانزل نخموشی سے پلٹ کر باہر آ گیا شانزل گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا حور کی فکر سے آزاد ہوا تو احساسِ ندامت نے آگھر اس نے گاڑی اسی راستے پر ڈال دیں جس پر ویسے والی رات کا سفر کیا تھا اس نے گاڑی وہی گھر کے آگے روکی جب اس نے نظر اٹھا کر سامنے دیکھا تو سنگِ مرمر کا چمکتا ہوا گھر آنکھوں کو خیرہ کر رہا تھا شانزل نے نظر گھما کر نیم پلیٹ پر ڈالیں اس پر جلی حروف میں کندہ تھا

"فردوس بریں"

نام دیکھ کر شانزل کے دل پر گھونسا سا پڑا شانزل کو وہ واقعہ یاد آیا جب اس نے ایک رات حور کے پوچھنے پر بتایا تھا کہ فردوس بریں کیسا ہونا چاہیے واضح کیا تھا۔



شانزل کے کانوں میں اس وقت کی گفتگو گونجنے لگی

www.kitabnagri.com

"فردوس بریں کا نام ہم سنگِ مرمر پر ہی کندہ کروائیں گے"

شانزل آگے بڑھ کر دروازے کی طرف آیا اس نے نظر اٹھا کر سنگِ مرمر کے بڑے دروازے کو دیکھا اس پر ایک آیت کندہ تھا

Posted On Kitab Nagri

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ *

(تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے)

جیسے جیسے وہ آگے بڑھ رہا تھا ہر چیز اس کے کہے کے مطابق تھی
"ہم فردوسِ بریں کے دروازے پر میری سب سے فیوریٹ آیت کندہ کروائیں گے وہ گھر بھی ہمارے لئے نعمت
ہی تو ہو گا نا"

"ہم فردوسِ بریں میں سنگِ مرمر کے ہی گول سیڑھیاں بنوائیں گے"

"آپ کو یہ آسان لگتا ہے سنگِ مرمر کی گول سیڑھیاں؟ مانا کے میں جلد ہی سے سول انجینئر بن جاؤں گی مگر یہ
کام تو بہت مشکل ہے"

حور عین کی اور اس کی آواز کی بازگشت ہر چیز سے سنائی دے رہی تھی۔
www.kitabnagri.com

شانزل نے بھاری قدموں سے سیڑھیاں عبور کی اور اس کمرے کا دروازہ کھولا سب کچھ ویسا ہی تھا۔

سنگِ مرمر کے بنے ہوئے پلنگ پر موٹا سا گدا تھا جس پر سفید چادر بچھی ہوئی تھیں جس پر سرخ گلاب بنے ہوئے
تھے

Posted On Kitab Nagri

"مجھے ہر چیز سنگ مرمر کی بنی ہوئی چاہیے ٹیبل، کرسی یہاں تک پلنگ اور اسٹڈی ٹیبل بھی"

حور عین نے ایک لمحے کے لئے شانزل کی بات پر حیران ہو کر اسے دیکھا پھر مسکرا کر پوچھا تھا

"اس کے علاوہ؟"

شانزل نے کہا تھا

"ہمارے بیڈ کے اوپر چھت پر شیشہ لگا ہونا چاہیے"

"وہ کیوں؟"

اس نے بہت معصومیت سے سوال پوچھا تھا

"تاکہ تمہیں لیٹ کر بھی با آسانی دیکھ سکوں جیسے ہی میری آنکھ کھلے میری نظر کے سامنے چھت نہ ہوں بلکہ

میری زندگی ہو تم ہو"

جواب بھی اسی سادگی سے دیا گیا تھا

شانزل نے سراٹھا کر اوپر دیکھا چھت پر شیشہ لگا ہوا تھا مگر اس شیشے میں وہ اکیلا تھا شانزل کو لگا اس کی سانسیں اٹکنے لگی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

"اس کے علاوہ کیا ہونا چاہیے شان"

"اس کے علاوہ دائیں دیوار پر ہم دونوں کی بڑی سی تصویر ہونی چاہیے"

شانزل نے دائیں طرف گردن موڑ کر دیکھا دیوار پر ان دونوں کی تصویر تھی ہانیہ اور اشعر کے نکاح والے دن کی۔ وہ گرین شرارے میں تھی اور شانزل بلیک تھری پیس سوٹ میں۔ یہ وہی والی تصویر تھی جس میں شانزل سامنے دیکھ رہا تھا اور وہ اس کو دیکھنے میں مگن تھی۔

شانزل کی نظر تصویر میں حور عین کے چہرے کی طرف کی اس کے چہرے پر آنسو تھے وہ خون کا قطرہ تھا جو ڈھلک کر آنسوؤں کی شکل اختیار کر گیا تھا شانزل کو یاد آیا
کیسے اس کے ہاتھ سے خون نکل رہا تھا اس نے ہاتھ جھٹکا تھا تب یہ قطرہ اڑ کر تصویر پر گیا ہوگا

اس رات وہ ایسے ہی تو روئی تھی خون کے آنسو

Posted On Kitab Nagri

حیا خاموشی سے حور عین سے لگ کر بیٹھی تھی اور ورد کرنے کے بعد وقفے وقفے سے اس پر پھونک رہی تھی اور لگاتار سونے پر بیٹھے شاہ زر کو گھورنے کا فریضہ بھی انجام دے رہی تھی۔
اب حیا کا صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا اور وہ اس طرح بیٹھ گئی کہ شاہ زر حور کو نہ دیکھ سکے۔

شاہ زر کو اپنے سر میں درد کی ٹیسیں اٹھتی ہوئی محسوس ہوئی لیکن صنم کو اس حالت میں چھوڑ کر جانہیں سکتا تھا رات گہری ہو رہی تھی حیا نے غصے میں آکر اس سے پوچھا

"آپ کا کیا رات یہیں گزارنے کا ارادہ ہے؟"

"جی"

یک لفظی جواب آیا تھا جو حیا کو سلا گیا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"کیوں؟"

"کیونکہ میں صنم کو اکیلا نہیں چھوڑ سکتا"

حیا کا دماغ گھوم گیا

Posted On Kitab Nagri

"دیکھیں مسٹر، آپ کو آخری بار سمجھا رہی ہوں یہ صنم نہیں ہے میری حور ہے اور فوراً یہاں سے چلے جائیں کیونکہ میں آپ پر بالکل بھی یقین نہیں کرتی"

شاہ زر کے سر میں پہلے ہی درد ہو رہا تھا پھر حیا کی بحث نے اس کے درد میں اضافہ کر دیا تھا تو اس نے بھی تڑخ کر جواب دیا

دیکھیں آپ مس، یہ میری بہن ہے، سگی بہن، تو میں اس کا محافظ ہوا اگر کوئی نامحرم ہے تو وہ آپ ہیں، آپ بتائیں اب تک میں نے آپ کے ساتھ کون سی غلط حرکت کی ہے؟ اور میں چاہوں تو اب بھی کر سکتا ہوں مگر میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں ہے یہ بات آپ اچھی طرح جانتی ہے، دراصل یہ جو آپ بار بار کہہ رہی ہیں کہ 'میں آپ پر یقین نہیں کرتی' میں آپ پر یقین نہیں کرتی 'یہ آپ مجھے نہیں بلکہ خود کو کہہ رہی ہیں آپ کا دل چاہ رہا ہے مجھ پر یقین کر لے مگر آپ خود کو روک رہی ہیں برائے مہربانی اتنا تردد نہ کریں میری طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی ہے تو خاموش رہیں مجھ میں آپ سے بحث کرنے کی سکت نہیں ہے اور اس کمرے میں رکنے کی وجہ آپ کی حور کی سکيورٹی بھی ہے"

www.kitabnagri.com

حیامنہ کھولے اسے سن رہی تھی اس نے ہر بات صحیح کی تھی پہلی مرتبہ کوئی حیا کی بولتی ہی بند کر چکا تھا کچھ دیر بعد حیا کو اس کا احساس ہوا 'مجھے کوئی کیسے چپ کر سکتا ہے؟'

"ہو نہہ۔۔۔۔۔ ایسا کچھ نہیں ہے سمجھے آپ باگڑ بلے"

Posted On Kitab Nagri

حیائے اس کی نیلی آنکھوں پر چوٹ کی

"کچھ جلدی خیال آگیا کہ میں غلط کہہ رہا ہوں"

شاہ زراٹھا اور اپنی گن نکال کر سائیڈ ٹیبل پر رکھی

"میں یہیں نماز پڑھنے جا رہا ہوں اگر کچھ غلط ہونے کا احساس ہو یا کوئی بلا اجازت کمرے میں آیا تو بلا جھجک فائر کر دینا"

"اس وقت صرف آپ ہی غلطی نظر آرہے ہیں"
وہ حیا تھی کیا کیا جاسکتا ہے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ بھی شاہ زراٹھا

"تو آپ گولی چلا دیں"

وہ آرام سے کہہ کر واش روم میں چلا گیا

Posted On Kitab Nagri

اس نے باہر آ کر جانماز بچھائی اور نیت باندھی حیا کے پاس کچھ کام نہیں تھا تو اسے ہی دیکھ رہی تھی وہ پوری دلجمعی کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا۔ اس کے لب ہل رہے تھے اور نیلی آنکھیں جھکی ہوئی تھیں

"ہونہ۔۔۔۔۔ باگڑ بلا۔۔۔۔۔ ویسے خوبصورتی کے لحاظ سے دیکھا جائے تو حور کا کوئی بھائی ہوتا تو ایسے ہی دکھتا"

حیا نے محسوس کیا کہ اسے سجدے میں جانے سے تکلیف ہو رہی ہے سجدے کے بعد جب وہ کھڑا ہونے لگا تو لڑکھڑانے لگا۔ حیا بھاگ کر اس کی طرف گئی اور کھڑے ہونے میں مدد کی دوسری رکعت میں بھی یہی ہوا تو وہیں کھڑی ہو گئی جب تک جتنی رکعتیں پڑھی تب تک ہر مرتبہ اسے سہارا دے کر کھڑا کرتی رہی۔ اسے نہیں یاد کے اس نے کتنی مرتبہ سلام پھیرا کتنی سنتیں اور نفل نمازیں ادا کیں مگر وہ جس طرح مگن اپنے رب سے باتیں کر رہا تھا اسے دیکھ کر حیا کے دل نے سوال کیا کہ "کیا یہ جھوٹ بول سکتا ہے؟" شاہ زرنے دعا مانگنے کے بعد منہ پر ہاتھ پھیرا پھر اٹھنے کی کوشش کرنے لگا تب بھی حیا نے اسے سہارا دیا۔ شاہ زرنے آگے بڑھ کر حور عین کے چہرے پر پھونکا پھر مڑ کر حیا کے چہرے پر بھی اور حیا وہ تو پتھر کی ہو گئی۔

www.kitabnagri.com

شاہ زرنے مسکرا کر کہا (وہی million dollar smile 😊)

"شکریہ"

حیا نے منہ بنایا اور کہا

"باگڑ بلا"

Posted On Kitab Nagri

کہہ کر دوبارہ اپنی جگہ یعنی حور عین کے بازو میں براجمان ہو گئی۔

"ویسے کوئی تھینکیو کہے تو ویلکم کہتے ہیں آپ تو مجھے عجیب سے لقب سے نواز رہی ہیں"
حیاتیڈپر بیٹھی جانماز اس کو دیکھ رہی تھی جو شاہ زرنے تہہ کر کے ٹیبل پر رکھی تھی۔

تب شاہ زرن کی آواز آئی
"آپ کو نماز پڑھنی ہے؟"

حیاتو شش و پنج میں مبتلا ہو گئی تھی پھر اثبات میں سر ہلادیا

"تو پڑھ لیں؟"
حیانی نے حور عین کی طرف دیکھا شاہ زرن سمجھ گیا کہ وہ حور عین کو اکیلا نہیں چھوڑنا چاہتی۔

"میں کوئی گنڈا نہیں ہو جو آپ اس طرح کی صنم کو مجھ سے بچا رہی ہیں آپ میرا یقین کریں کم از کم میں کسی کی
عبادت میں ہونے کا فائدہ تو نہیں اٹھاؤں گا"

"دیکھیں آپ اس طرف مت آئیے گا"

Posted On Kitab Nagri

"نہیں آؤں گا"

"آپ حور کو گھور گھور کر بھی نہیں دیکھیں گے"

"نہیں دیکھوں گا"

"ارے واہ! اس وقت تو میں آپ سے کچھ بھی مانگ سکتی ہوں"

حیا نے چہک کر کہا

"اور آپ کو ایسا کیوں لگتا ہے کہ آپ جو بھی مانگیں گی میں آپ کو دے دوں گا"

شاہ زری کی بات پر حیا کو اپنی بیوقوفی کا احساس ہوا تو اس کا چہکتا ہوا چہرہ پل میں بجھا اس نے بمشکل چہرے کے تاثرات کو نارمل کیا اور اثبات میں سر ہلایا پھر کہا میں وضو کر کے آتی ہوں۔

شاہ زری نے حیا کا چہرہ شدت سے بجھتا ہوا محسوس کیا کچھ بھی ہو وہ صنم کا اتنا دھیان رکھ رہی تھی کم از کم اس کے عوض میں وہ ڈھنگ سے بات تو کر ہی سکتا تھا۔ اسے خود پر غصہ آیا حیا نے خاموشی سے نماز پڑھ کر پھر اپنی جگہ سنبھالی۔

Posted On Kitab Nagri

پھر کچھ دیر بعد جیسے کسی خیال سے چونکی اور شاہ زہر سے انتہائی غصے میں پوچھا
"یہ۔۔۔۔۔ یہ جو ڈاکٹر تھی اس نے حور کو کیسی انجیکشن دی ہے"

"مجھے کیسے پتہ ہوگا میں بزنس میں ہوں ڈاکٹر نہیں ہوں"
شاہ زہر سمجھ گیا کہ ایک بار پھر وہ بچے جھاڑ کر اس کے پیچھے پڑ گئی ہے

"دیکھیے حور ابھی تک ہوش میں نہیں آئی ہے میں آپ کو بتا رہی ہوں انجینئرنگ سے پہلے میں نے دو سال
میڈیکل پڑھا ہے ایسی کسی بھی قسم کی چالاکی آپ میرے ساتھ نہیں کر سکتے ورنہ اسکا جو انجام ہوگا وہ آپ سوچ
بھی نہیں سکتے"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

(آہ۔۔۔۔۔ ایک اور دھمکی)

"صنم کل صبح ہی ہوش میں آئے گی ڈاکٹر نے کہا ہے کہ انھوں نے اسے نیند کا انجکشن دیا ہے زخم کافی زیادہ ہے وہ
ہوش میں آگئی تو اسے درد ہوگا رہی بات چالاکی کی تو کل صبح صنم خود آپ کو کہے گی کہ میں کون ہوں"
اس کی بات پر حیا خاموش تو ہو گئی مگر مطمئن نہیں۔

شاہ زہر سے یہ بات چھپ نہیں سکی کہ حیا حور کے معاملے میں بہت حساس ہے۔

Posted On Kitab Nagri

کچھ دیر بعد دروازے پر دستک ہوئی تو ایک درمیانی عمر کی خاتون اندر آئیں وہ یونیفارم میں تھی
"سر آپ کھانے میں کیا لیں گے"
اس نے پوچھا

"کچھ نہیں آپ ان میم سے پوچھ لیں"
پھر حیا سے کہا

"مجھے صنم کی وجہ سے یاد ہی نہیں رہا آپ کے کھانے وغیرہ کا"

حیا نے کہا

"کچھ بھی نہیں کھانا"

حور کی حالت دیکھ کر بھوک تو اس کی پتہ نہیں کہاں غائب ہو گئی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"ایک گلاس دودھ لے آئیں"

شاہ زرنے اسی خاتون سے کہا تو وہ خاموشی سے دودھ لے کر آگئی

"یہ آپ ان میم کو دے دیں"

Posted On Kitab Nagri

"میں نے تو نہیں کہا تھا"

"آپ خاموشی سے لیں ورنہ میں آپ کو گھر سے باہر پھینکنے میں دیر نہیں لگاؤں گا"

حیا کو غصہ تو بہت آیا مگر وہ حور کو اکیلا چھوڑنا نہیں چاہتی تھی اسی لئے خاموشی سے ایک ہی گھونٹ میں سارا دودھ ختم کر دیا۔



"یہ مت سمجھئے گا کہ میں ڈر گئی"

"میں بالکل بھی ایسا نہیں سمجھنے والا"

شاہ زرنے بمشکل اپنی ہنسی روکی

"ہو نہہ - - - - باگڑ بلا"

پھر ساری رات خاموشی سے کٹی۔

شاہ زرنے اپنی بیوقوفی پر خود کو کوس رہا تھا اس نے زمین پر پڑا ہوا کاغذ اٹھایا ایک تو اس گھر کے کاغذات تھے دوسرا وہ کاغذ تھا جس پر حور عین نے تین شادیاں کرنے کی اجازت دی تھی شاہ زرنے کے کانوں میں حور عین کا جملہ گونجنے لگا

Posted On Kitab Nagri

"خدا کرے تم مجھے بھول جاؤ ورنہ تم میری یاد میں خاک چھانو گے اور میں تمہیں خاک می ۵ بھی نہیں ملوں گی"

یا اللہ یہ کیا ہو گیا مجھ سے ہر مرتبہ میں کیوں اس کی افیت کا سبب بن جاتا ہوں کیا ہو جاتا اگر میں اسی دن اس گھر کو دیکھ لیتا وہ پورے پندرہ دن میرے خواب کو تعبیر دینے میں مگن تھی اور میں نے اس کے کردار پر سوال اٹھایا۔

"اب تم سونے کے بھی بن کر آؤ گے تب بھی میں تمہیں قبول نہیں کروں گی"

یا خدا یہ کیا ہو گیا مجھ سے

شانزل نے تیسرا پیپر دیکھا یہ وہی پیپر تھا جس پر اس نے دستخط کیے تھے لیکن اس پر کچھ تحریر بھی تھا

"میں شانزل ابراہیم اپنی بیوی حور عین شانزل ابراہیم کو کو اپنی زندگی بھر کا ساتھ سوچتا ہوں میں اس کی عزت اور اعتماد کروں گا تا عمر"



www.kitabnagri.com

اسکے نیچے لکھا ہوا تھا

"میں حور عین شانزل ابراہیم اپنے شوہر شانزل ابراہیم کو تمام اختیارات دیتی ہوں اور تا عمر انکی تحویل میں رہ کر وفا شعار زندگی گزاروں گی"

نیچے حور عین کے دستخط تھے۔

نجانے کن سنہرے لمحوں کی آس میں اس نے لکھا ہو گا۔

Posted On Kitab Nagri

وہیں ایک طرف ولیمہ کا جوڑا اور زیورات اپنی بے قدری پر ماتم کناں تھے۔
شاہنزل کے لیے یہ ڈوب مرنے کا مقام تھا۔

یہ رات تو سبھی کے لیے بڑی مشکل تھی۔

صبح فجر کی آذان پر شاہ زر پھر نماز پڑھنے کھڑا ہوا حیا نے اسے پھر سہارا دیا نماز کچھ دیر بعد حور عین ہوش میں آرہی تھی اس نے کراہ کے ساتھ آنکھیں کھولیں۔

شاہ زر بے قراری سے اٹھ کر اس کے پاس آیا مگر حیا کی گھوری دیکھ کر رک گیا

"پانی۔۔۔۔۔ آہ۔۔۔۔۔ پانی"

حیا نے پانی کا گلاس فوراً اس کے منہ سے لگایا
حور عین کے تھوڑے حواس بحال ہوئے تو اسے جگہ کا احساس ہوا اس نے گردن گھما کر نیلی آنکھوں والے شخص کو دیکھا تو یک لخت اس کی آنکھیں آنسو سے بھر گئی۔

اس نے کرب سے پکارا

"شاہ۔۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

شاہ زر تڑپ کر آگے بڑھا حور عین نے اٹھنے کی کوشش کی تو شاہ زر نے اسے اٹھا کر بٹھایا اور حور عین سیکنڈ کی بھی دیر کیے بغیر شاہ کے سینے سے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی
شاہ زر اس کی پشت سہلاتے ہوئے تسلی دے رہا تھا وہ بچوں کی طرح رو رو کر شکایت کر رہی تھی۔

"شاہ۔۔ شاہ سب بہت برے ہیں شاہ۔۔۔۔ بہت برے۔۔۔۔ آپ کی صنم کو بہت پریشان کیا۔۔ میں نے۔۔۔ میں نے آپ کا بہت انتظار کیا شاہ۔۔۔ گیارہ سال۔۔۔ گیارہ سال مجھ پر قیامت بن کر گزرے ہیں۔۔۔ شاہ آپ کی۔۔۔ آپ کی صنم۔۔۔"

وہ بچکیوں کے ساتھ رو رہی تھی شاہ زر کے سینے میں منہ چھپائے اس کی شرٹ کو مٹھی میں دبوچے ہوئے تھی جیسے چھوڑ دے گی تو وہ کہیں کھو جائے گا۔

"بس میری بچی، تمہارا شاہ اب تمہیں کچھ نہیں ہونے دیگا، میری صنم اپنے شاہ کے پاس ہے"

"شاہ اب آپ نہیں جائیں گے نہ پلینز شاہ مجھے چھوڑ کر مت جائے گا نہیں تو آپ کی صنم اب کی بار برداشت نہیں کر پائے گی"

اس نے اس کی شرٹ اور زور سے پکڑ لیں وہ اسے کھودینے سے خوف زدہ تھی۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ زرنے اس کا چہرہ تھام کر اوپر کیا

"ادھر دیکھو، میرا بچہ میری طرف دیکھو"
حورین نے سہمی ہوئی نظروں سے اسے دیکھا

"میں نے گیارہ سال پہلے ایک قسم کھائی تھی کہ میں واپس آؤں گا اور آج پھر میں ایک قسم کھاتا ہوں تمہاری قسم
میں تمہیں اب اکیلا نہیں چھوڑوں گا"

اس نے ایک لفظ پر زور دے کر کہا اور صنم کو شاہ کا یقین سوئپ دیا
"اب آرام سے لیٹو میں ڈاکٹر کو بلاتا ہوں"

شاہ زرنے احتیاط سے حور عین کو لیٹایا پھر کال کرنے باہر چلا گیا ہے
حور عین آنکھیں بند کر کے لیٹی تھی اور آنکھوں سے آنسو نکل رہے تھے تبھی ایک مہربان ہاتھ نے اس کے آنسو
پونچھیں حور عین نے آنکھیں کھول کر دیکھا حیا اس کے قریب بیٹھی تھی

"حیا"

حور عین کو اسے یہاں دیکھ کر بالکل تعجب نہیں ہوا تھا اسے پتہ تھا لاکھ منع کرنے کے باوجود حیا نے اسے ڈھونڈا
ہوگا

Posted On Kitab Nagri

"حور کی بچی تم نے میری جان نکال دی تم سے براد نیا میں کوئی نہیں ہے"
حیا کی آواز رندھ گئی تھی مگر وہ غصہ نکالنا نہیں بھولی۔
حور نے صرف مسکرا نے پراکتفا کیا
تبھی شاہ اندر آیا اور کہا میں نے ڈاکٹر کو فون کر دیا ہے پھر بیٹھ پر حور عین کے پاس بیٹھ گیا

"صنم" شاہ نے پکارا
گیارہ سال اس پکار کا انتظار کیا تھا اس نے،،،، جو سکون انتظار کے ثمر میں ہوتا ہے وہی سکون اس پکار میں تھا۔
"جی؟"



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"ذرا تم انہیں ہمارے رشتے کے متعلق تفصیل دے دو"
حور عین نے حیا کی طرف دیکھا اور کہا
"یہ میرے بڑے بھائی ہیں شاہ زہر جہانزیب میں انہیں شاہ کہتی ہوں"

حیا کی کب کی انکی ہوئی سانس بحال ہوئی
"ویسے شاہ آپ نے ایسا کیوں کہا"

Posted On Kitab Nagri

"کیوں کہ انہیں یقین ہی نہیں تھا کہ میں تمہارا بھائی ہوں اور جس طرح یہ تمہیں مجھ سے بچا رہی تھیں۔۔۔ اللہ کی پناہ"

شاہ زہر کی بات سن کر حور عین کھلکھلا کر ہنسی۔ بالکل شفاف ہنسی ایک لمحے کو تو حیا اسے دیکھتی رہ گئی وہ کب اس طرح ہنستی تھی۔ بے ساختہ دل میں ماشا اللہ کہا یا خدا میری حور اسی طرح ہنستی رہے۔

"شکر منائیں شاہ ابھی تک آپ کے بال سلامت ہیں ورنہ ابھی تک اس نے آپ کو گنجا کر دینا تھا حیا میرے معاملے میں بہت پوزیسیو ہے"

اتنے میں دروازے پر دستک ہوئی پھر ڈاکٹر اندر آئیں وہ ایک لمحے شاہ زہر کو دیکھ کر چونک گئی۔

"شاہ زہر کیا تم کل سے سوئے نہیں ہو؟"

www.kitabnagri.com

"ڈاکٹر عافیہ تم ذرا جلدی سے صنم کو چیک کرو"

"شاہ زہر میرے سوال کا جواب دو میں تمہاری بھی ڈاکٹر ہوں نہیں تو میں دانیال کو بلاتی ہوں"

"کوئی ضرورت نہیں ہے میں ٹھیک ہوں تم صنم کو چیک کرو"

Posted On Kitab Nagri

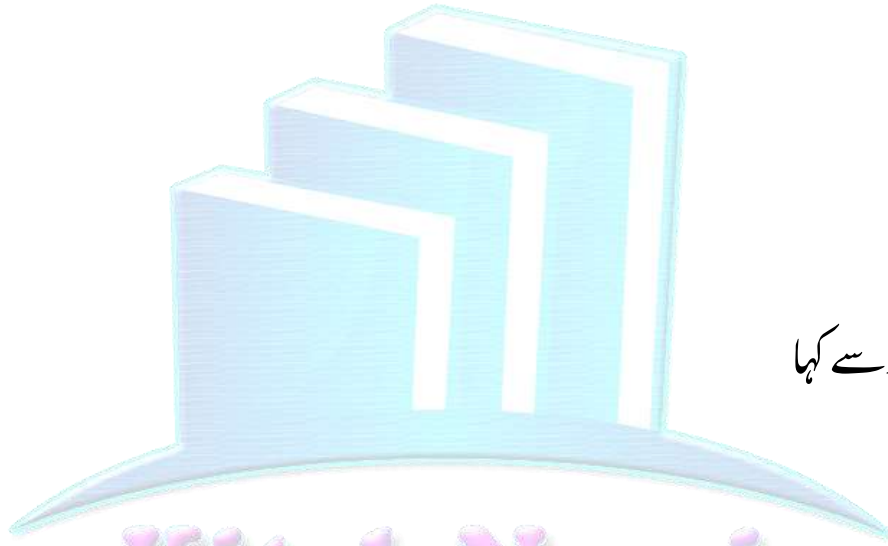
صنم اور حیا دونوں کو الجھتے ہوئے دیکھ رہی تھیں۔

"وہ تو میں کردوں گی پہلے یہ بتاؤ کل سے سوئے ہو یا نہیں"

شاہ نے ایک گہری سانس خارج کی اور کہا
"نہیں"

"کچھ کھایا"

اب کی شاہ زرنے ضبط سے کہا
"نہیں"



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"شاہ آپ کو کیا ہوا ہے؟ ڈاکٹر آپ بتائیں"

حور عین پریشان ہو گئی

"شاہ زرن تم چھوٹے بچے ہو کیا 28 سال کے ہو، کل ہی ۳ مہینے بعد کو مہ سے باہر آئے ہو اور نہ کل سے کچھ کھایا ہے

نہ میڈیسن لی ہے نہ سوئے ہو تمہاری حالت دیکھو"

Posted On Kitab Nagri

حور عین تو دہل گئی

"شاہ۔۔۔"

شاہ زرنے فوراً اس کا ہاتھ تھاما

"میں ٹھیک ہوں صنم"

حیا کو اس کی حالت یاد آئی

اف۔۔۔ میں نے تو اسکی ناک میں دم کر کے رکھا تھا۔

"نہیں مجھے بتائیں، لیکن سب سچ سچ بتائیں"



"میں جس دن تمہیں لینے آ رہا تھا اس دن میرا ایکسیڈنٹ کروایا گیا تھا قسمت سے میں بچ گیا مگر کوما میں چلا گیا تھا کل ہی ہوش میں آیا ہوں"

ڈاکٹر عافیہ نے کہا

"یہ بھی بتاؤ کہ ہوش میں آنے کے بعد ہسپتال کو سرپراٹھا لیا پھر کسی کی بھی سنے بغیر چلے گئے"

Posted On Kitab Nagri

"عافیہ تمہارا اور دانیال کا بہت شکریہ کہ تم لوگوں نے میرا علاج خوفیہ طریقے سے کیا لیکن جو تم مجھے ڈانٹ رہی ہو میں سب بھول جاؤں گا، وہ وقت ایسا تھا کہ اگر میں اس وقت وہاں سے نہیں آتا تو سب ختم ہو چکا ہوتا ہمارا گیارہ سال کا صبر ضائع ہو جاتا"

کہتے ہوئے شاہ زرنے حور عین کی پیشانی چوم لی۔

اور حیا نے غیر محسوس انداز میں اس کی پیشانی پر ہاتھ پھیرا جیسے کچھ مٹانا چاہ رہی ہو شاہ زرنے حیا کی اس حرکت پر مسکرایا اور کہا

"عافیہ تم جلدی سے صنم کو چیک کرو میں کھانے کا انتظام کروانا ہوں"

ڈاکٹر ریسنگ کرنے کے بعد ڈاکٹر چلی گئی اور شاہ زرنے اسی کمرے میں ناشتہ لگوا دیا۔

شاہ زرنے حورین کو اپنے ہاتھوں سے سوپ پلایا اس دوران حور عین پورے انہماک سے رو رہی تھی کتنے سال بعد اس کے ہاتھ سے کھارہی تھی پھر حیا کی طرف متوجہ ہوئی

"چلو اب آپ دونوں بھی ناشتہ کرو کل سے کچھ نہیں کھایا ہوگا"

ناشتہ کے بعد شاہ زرنے حور عین کو میڈیسن دی حور عین نے کہا

"شاہ اب آپ بھی جا کر سو جائیں میں بھی سوؤں گی"

شاہ زرنے مسکرا کر سر ہلایا اور چلا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ زرنے دھیرے سے دروازہ کھولا تو دیکھا کہ حور عین اٹھ گئی تھی لیکن حیا اس کے اوپر ہاتھ رکھ کے سو رہی تھی۔

"تم اتنی جلدی اٹھ گئی"

شاہ زرنے سرگوشی میں پوچھا

حور عین نے فوراً کہا

"شش۔۔"

مگر حیا چونک کر اٹھی اور حور عین کو تھام کر پوچھا

"حور، تم، تم ٹھیک ہو؟ کہیں درد تو نہیں ہو رہا، تمہیں کچھ چاہیے؟"

"نہیں مجھے درد نہیں ہو رہا میں ٹھیک ہوں اور مجھے کچھ نہیں چاہئے تم سو جاؤ ابھی آدھا گھنٹہ پہلے کی سوئی ہو"

www.kitabnagri.com

"نہیں پتا نہیں کیسے آنکھ لگ گئی"

"صنم تم جلدی سے کچھڑی ختم کرو پھر میڈیسن لینی ہے اور دیکھو تمہارے لیے کس نے پکایا ہے"

پیچھے سے بی اماں کچھڑی کے ساتھ وارد ہوئی حور عین تو کھل اٹھی

Posted On Kitab Nagri

"بی اماں"

"میری بچی کیسی ہے"

"شاہ کو دیکھ کر تو ایک دم ٹھیک ہو گئی ہوں"

"میری بچی کا صبر رنگ لایا ہے"

"ہاں بی اماں"

حور عین کی آواز بھرا گئی پھر بی اماں نے حیا سے کہا

"اللہ تمہیں اجر دے تم نے ہماری صنم کا بہت خیال رکھا ہے"

حیا تصحیح کرنا نہیں بھولی

"میں، 'میری حور' کے لیے اتنا تو کر سکتی ہوں"

پھر بھی اماں کچھ دیر بیٹھ کر چلی گئی

Posted On Kitab Nagri

حیا نے حور عین کے سر پر تیل کی مالش کی میڈیسن دی۔ تب حیا کا موبائل بجا اس نے ایک نظر حور عین کو دیکھ کر
کال ریسیو کی

"اسلام علیکم"

"ٹھیک ہے"

"ہوش آگیا ہے"

"نہیں ابھی نہیں کی"

"جی خدا حافظ"



حورین کے پیشانی پر اچانک بل نمودار ہوئے
"کس کا فون تھا؟"

حورین نے دو ٹوک لہجہ اپنایا

Posted On Kitab Nagri

"بھ۔۔۔ بھائی کا"

حیا نے دل میں کلمہ پڑھ لیا۔

"کیوں؟"

"تمہاری۔۔۔ تمہاری طبیعت پوچھ رہے تھے"

"انہیں کس نے بتایا میری طبیعت کے بارے میں؟"

حیا نے تھوک نگلا

"میں نے نہیں بتایا ان کا فون آیا تھا وہ پوچھ رہے تھے تو میں نے بتا دیا"

www.kitabnagri.com

حور عین نے پاس پڑا گلاس اٹھا کر زمین پر دے مارا شاہ زہر بھی ایک لمحے کو سٹپٹا گیا

"وہ کیوں پوچھ رہے تھے؟"

"شاید انہوں نے حویلی کے باہر میری گاڑی دیکھی تھی تو اسی لئے مجھ سے پوچھا"

Posted On Kitab Nagri

"ایک منٹ ایک منٹ تم حویلی کیسے پہنچی تمہیں تو نے اپنے بارے میں کچھ نہیں بتایا تھا؟"

"دیکھو حور غصہ مت کرو تم مل نہیں رہی تھی تو میں نے بھائی سے فون کر کے حویلی کے بارے میں پوچھا تھا مجھے تمہاری فکر ہو رہی تھی،

حور عین نے پاس پڑا جگ بھی زمین پر دے مارا۔

"صنم"

شاہ ذرا آگے بڑھا

"ایک منٹ ذرا مجھے بات کرنے دیں، تمہیں میں نے خود کہا تھا نا کہ مجھے مت ڈھونڈنا اور اس شخص سے میرے بارے میں بات مت کرنا پھر کیوں کیا تم نے؟"

حور چیخنے لگی

"مجھے تمہاری فکر تھی حور"

"ہو کون تم میری فکر کرنے والی"

Posted On Kitab Nagri

حورین کو بالکل اندازہ نہیں تھا وہ کیا بول رہی ہے
حیا ایک لمحے کو بے یقین سی ہو گئی۔

"حور ایسا تو مت بولو بھلے مجھے ڈانٹ لو میں تمہاری دوست ہوں"
ایک درد مند آیا تھا دل میں، آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں

"کیسی دوست تمہیں میں ذرا میرا احساس نہیں ہے، دوست ہوتی تو یہ حرکت نہیں کرتی تم میری کچھ نہیں ہو"

"دیکھو حور مجھے اگر تمہاری بھلائی کے لئے تمہارے خلاف جانا پڑا تو میں جاؤں گی وہ کوئی غیر نہیں ہے شوہر ہے
تمہارے"

تو کیوں آئی ہوں تو میرے پاس جاؤ انہیں کے پاس، جاؤ اپنے بھائی کے پاس، جب سے میری زندگی میں آئی ہو
صرف مشکل بڑھائی ہے نکل جاؤ ابھی کے ابھی۔۔۔ نکلو۔۔۔"

"حور"

حیا نے دہل کر پکارا

Posted On Kitab Nagri

"نکلو ابھی یہاں سے ورنہ میں اپنے آپ کو کچھ کر لوں گی"

"ٹھیک ہے جارہی ہوں اب تم بلاؤ گی تب بھی نہیں آؤں گی تم غلط نہیں ہو میں ہی غلط ہوں دراصل تم نے آج مجھے میری اوقات بتادی"

"جب اوقات پتا چل ہی گئی ہے تو یہاں کیا کر رہی ہو نکلو یہاں سے"

حیا کا چہرہ خفت سے سرخ پڑ گیا کس دھڑلے سے وہ شاہ زہر کے سامنے "میری حور" "میری حور" کہہ رہی تھی اور حور نے اسی کے سامنے حیا کی اوقات بتادی۔ اس نے ایک نظر شاہ زہر کو دیکھا وہ اسی کو دیکھ رہا تھا اس سے بے انتہا تذلیل کا احساس ہوا۔

وہ ضبط کرتی رہی مگر پھر بھی آنسو لڑیوں کی مانند رخسار کو بھگو گئے وہ فوراً وہاں سے نکلی

www.kitabnagri.com

شاہ زہر نے ایک تاسف زدہ نظر حور عین پر ڈالی پھر حیا کے پیچھے چلا گیا
حیا نے پیچھے مڑ کر اسے دیکھا

"آئیں اور اڑائیں میری بے عزتی کا مذاق، کر لیں اپنا شوق پورا"

جس طرح وہ پھنکاری تھی شاہ زہر خاموش ہو گیا اس وقت بھڑوں کے چھتے میں ہاتھ نہیں ڈالنا چاہتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اسی طرح روتے ہوئے گیٹ تک چلی گئی اور وہیں کھڑے روتے روتے میسج کیا تھا پھر انتظار کرنے لگی
وہ اس قدر رو رہی تھی کہ اس کا وجود لرز رہا تھا ہچکیوں کے ساتھ بے تحاشہ آنسو کے ساتھ۔

لوگوں اسے بڑے تعجب سے اور ترس کھاتی ہوئی نظروں سے دیکھ رہے تھے مگر اسے کچھ فرق نہیں پڑ رہا تھا وہ
مسلل آنسو بہا رہی تھی۔

کچھ دیر بعد ایک گاڑی آکر رکی شاہ زر گیٹ کے پاس کھڑے ہی سب دیکھ رہا تھا حیا اسے نہیں دیکھ سکتی تھی۔
اس گاڑی میں سے ایک شخص باہر نکلا حیا نے آؤ دیکھا ناناؤ اپنی ایک چپل اتاری اور اس شخص کو دے ماری۔

"حیا کی بچی صرف تین منٹ لیٹ ہوا ہوں"

"اشعر کے بچے تمہیں کیا کہا تھا 10 منٹ میں پہنچو"
پھر دوسری چپل پھینک کر ماری۔

www.kitabnagri.com

"تم سب بہت برے ہو"

کہتے ہوئے حیا نے آس پاس نظر دوڑائیں جیسے کچھ ڈھونڈ رہی ہو۔

"تمہارے تین پیر تھوڑی ہے، دو ہی ہے، اسی لئے چپل تو ختم ہو گئی ہے"

Posted On Kitab Nagri

اشعر نے جیسے اسے چڑایا۔

"تمہیں مذاق سوچ رہا ہے"

وہ رو رہی تھی مگر لڑنے سے باز نہیں آرہی تھی حیا نے پاس پڑا ہوا پتھر اٹھایا
اور اشعر ارے ارے کرتا رہ گیا لیکن حیا نے پتھر دے مارا وہ تو اشعر نیچے ہو گیا اس لیے بچ گیا مگر اس کی کارونڈ
اسکرین ٹوٹ گئی

عشر نے ایک سانس خارج کی اور اس کی طرف بڑھا

"یار کیا ہو گیا ہے ابھی ہانیہ بیوہ ہو جاتی"

وہ ہنس کر کہہ رہا تھا

پھر حیا نے اپنا کندھے پر لٹکا ہوا پرس اشعر پر بے دریغ برسانا شروع کیا

"کیا ہو گیا ہے یہ ہمارا گھر تھوڑی ہے، سڑک ہے کچھ تو میری عزت کا خیال کرو"

مگر حیا اس کی سن ہی کہاں رہی تھی جب مار مار کر تھک گئی تو پھر رونے لگی اشعر نے اسے کندھے سے لگایا۔
حیا نے اسے کچھ نہیں کہا بس اس کے کندھے سے لگ کر اسی طرح بلک بلک کر روتی رہی۔

"سب ٹھیک ہو جائے گا حیا، چلو میں تمہیں تمہارے اپارٹمنٹ چھوڑ دوں"

اشعر نے اس سے کچھ نہیں پوچھا کیونکہ اسے معلوم تھا وہ کچھ نہیں بتانے والی۔

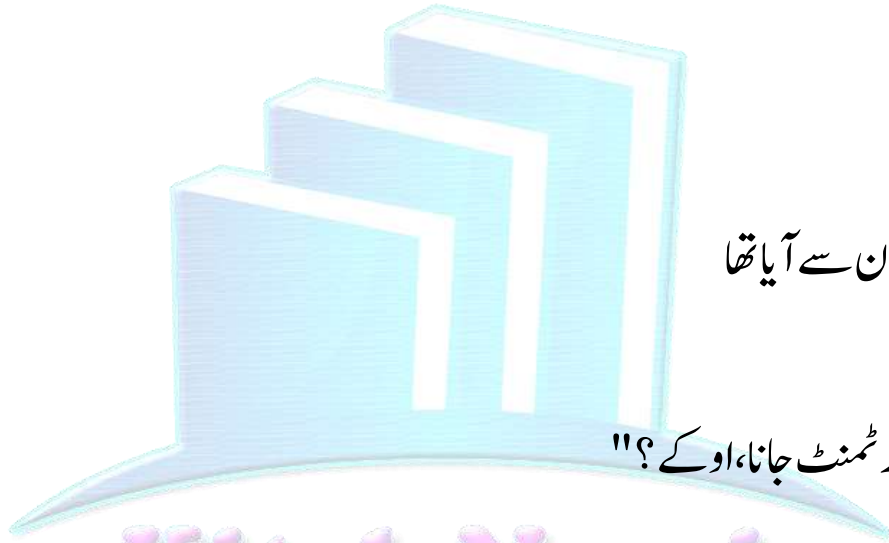
Posted On Kitab Nagri

حیاس سے الگ ہوئی
"نہیں کوئی ضرورت نہیں ہے میں چلے جاؤ گی"

"تو کیا تم نے مجھے بیٹنے کے لئے یہاں بلایا تھا"

"ہاں"
جواب بڑے ہی اطمینان سے آیا تھا

"اب خاموشی سے اپار ٹمنٹ جانا، اوکے؟"



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"میرے ابا بننے کی کوشش مت کرو"

اور پھر اشعر چلا گیا حیا نے بھی رکشار کی اور روانہ ہو گئی۔

جب شاہ زکمرے میں آیا تو وہ چھت کو گھور رہی تھی وہ اس کی غلطی پر ٹوکنا چاہتا تھا مگر ایک تو اس کی حالت ایسی تھی اور تو اور گیارہ سال اس کی جدائی کاٹی تھی اس لیے اپنے لب سی لیے مگر حیا۔۔۔۔ کل سے وہ کیسے اپنے آپ کو

Posted On Kitab Nagri

بھلائے حور عین کی خدمت کر رہی تھی اس کی جگہ کوئی عام لڑکی ہوتی تو پہلی بات اسے situation میں گھبرا جاتی اور تو اور کسی غیر کے ساتھ تو کبھی نہ آتی حیا نے صرف حور عین کی حفاظت کے لیے اپنی جان و عزت سب داؤ پر لگا دی تھی۔ وہ الگ بات ہے کہ وہ خود شعلہ جوالہ تھی مگر جو بھی تھا حور عین کے ساتھ مخلص تھی یہ بات شاہ زر کو پہلی نظر میں ہی سمجھ میں آ گئی تھی۔

"ابھی دیکھیے گا دس منٹ میں واپس آئے گی بہت ڈھیٹ ہے"

حور عین نے شاہ زر کے چہرے کو دیکھ کر کہا تبھی دھڑام کی آواز کے ساتھ دروازہ کھلا سامنے حیا کھڑی تھی۔

"ایم سوری حور، مجھے خیال کرنا چاہیے تھا تمہاری طبیعت کا، تمہیں تو پتہ ہے میں کتنی بے وقوف ہوں ڈانٹ لو مگر معاف کر دو"

شاہ زر صرف حیا کو دیکھ کر رہ گیا وہ سر جھکائے ننگے پیر بڑے لاڑ سے اپنی اس غلطی کا اعتراف کر رہی تھی جو اس نے کی ہی نہیں تھی۔

www.kitabnagri.com

"اتنا ڈھیٹ پن تم لاتی کہاں سے ہو"

حور عین نے جل کر کہا۔

"بڑے بازار کی دکان سے"

Posted On Kitab Nagri

حیا نے کھلکھلا کر جواب دیا اور حور عین کے پاس دھپ سے بیٹھ گئی۔

حیا کچھ دن تک وہیں رہی شاید حیا کی محنت ہی تھی جو حور عین recover کرنے لگی تھی اب وہ اکثر اس سے ملنے آجایا کرتی تھی اب حیا سے ضد کر کے حور عین کو مزار پر لے آئی۔ نہ جانے اسکا دل بھرنے لگا۔

"کتنا ہی کوشش کر لو مگر تم بھائی کے بغیر نہیں رہ سکتی"

حور عین نے اسے نظر انداز کر دیا۔

وہ دونوں جالی والی دیوار کے پاس سے گزر رہی تھی۔

حور عین اس دیوار پر بندھے دھاگوں کو دیکھ کر سوچ رہی تھی کتنے لوگ ہیں جو بے مراد ہے وہ ان دھاگوں کو چھوتے ہوئے آگے بڑھ رہی تھی تبھی اسکا ہاتھ دیوار کے دوسری طرف موجود کسی سے مس ہو گیا حور عین کو جھٹکا لگا چار سو چالیس والٹ کا نہیں چالیس ہزار والٹ کا۔

حور عین نے نظر اٹھا کر دیکھا جالی میں سے بھوری آنکھیں نظر آئیں۔ #

جالی دار دیوار کے اس پار سے بھوری آنکھوں والے شخص نے بھی سبز آنکھوں کو دیکھا تھا۔

شانزل نے سر اٹھا کر آسمان کو دیکھا

"سچ ہے تو میری شہ رگ سے بھی قریب ہے"

Posted On Kitab Nagri

ایک لمحہ زندگی میں ضرور ہوتا ہے جب انسان ناامیدی کی انتہاؤں پر ہوتا ہے مگر ہمارا رب ہمارے دامن میں اپنی رحمت کا صرف ایک قطرہ ڈال کر ساری ناامیدی دھو دیتا ہے

شانزل بھی اسی کیفیت سے گزر رہا تھا اسے لگا تھا وہ کبھی حور عین کا سامنا کرنے کی ہمت نہیں کر پائے گا لیکن۔۔۔۔۔ جہاں ہمارا گمان ختم ہوتا وہاں سے اس ربِّ الجلال کی حکمت و رحمت شروع ہوتی ہیں۔ پتہ نہیں کیوں اس کے قدم خود بخود اس مزار کی طرف بڑھ گئے تھے حالانکہ اسے ایک میٹنگ کے لیے جانا تھا۔

جب شانزل نے دوبارہ دیوار کے پار دیکھا تو وہ وہاں نہیں تھی وہ فوراً اسے ڈھونڈنے کے لئے دوسری طرف آیا۔

اب حیا حور عین کے سر ہو گئی یہ منظر تو حیا نے بھی دیکھا تھا

"میں ہماری دوستی کی قسم کھا سکتی ہوں میں نے کچھ نہیں کیا یہ اتفاق ہے"

اتنی بڑی بات کہنے پر حور عین خاموش ہو گئی اس نے تو جیسے شانزل کے بارے میں بات کرنا ہی چھوڑ دی تھی۔

"چلو اب ہم یہاں نہیں رکیں گے"

"ابھی تو گیٹ بند ہو گیا ہے قوالی شروع ہونے والی ہے قوالی ختم ہونے کے بعد ہی گیٹ کھلے گا"

Posted On Kitab Nagri

حور عین چار و ناچار وہاں بیٹھ گئی سامنے قوالی شروع ہونے والی تھی سب ہی نے اپنی جگہ سنبھالی اس کے سامنے
والی لائن میں وہ بیٹھا تھا
شانزل ابراہیم

وہ نظر جھکائے ضبط کر کے بیٹھی تھی
تبھی قوالی شروع ہوئی



"دل غلطی کر بیٹھا ہے غلطی کر بیٹھا ہے دل
دل غلطی کر بیٹھا ہے غلطی کر بیٹھا ہے دل
تو بول کفارہ کیا ہوگا"

حور عین نے سر اٹھا کر اسے دیکھا شانزل کی آنکھوں میں ندامت تھی شانزل کے جذبات کو قوال نے لفظوں کا
پیرہن دیا تھا۔

اب حور عین کی باری تھی
"میرے دل کی دل سے توبہ دل سے توبہ میرے دل کی
میرے دل کی دل سے توبہ دل سے توبہ میرے دل کی

Posted On Kitab Nagri

اب پیار دوبارہ نہ ہوگا"
اور شانزل کے دل پر گھونسا سا پڑا

"ہم نے جگنو جگنو کر کے تیرے ملن کے دیپ جلائے ہیں
ہم نے جگنو جگنو کر کے تیرے ملن کے دیپ جلائے ہیں"

حورین کو پندرہ دن یاد آئے جب اس نے کتنی محنت سے فردوسِ بریں تعمیر کروایا تھا۔

"اکھیوں میں موتی بھر بھر کے تیرے ہجر میں ہاتھ اٹھائے ہیں"

حور عین کے آنکھوں کے سامنے وہ سارے منظر گھوم گئے جب اس نے شانزل کی بے رخی پر خدا سے گڑ گڑا کر
دعا میں ہاتھ اٹھائے تھے۔
www.kitabnagri.com

"تیرے نام کے حرف کی تسبیح کو سانسوں کے گلے کا ہار کیا
دنیا بھولی اور صرف تجھے ہاں صرف تجھے ہی پیار کیا"

Posted On Kitab Nagri

شانزل نے بھی تو اسے ٹوٹ کر چاہا تھا اس نے بھی تو دنیا بھول کر حور عین کو چاہا تھا لیکن اگلے ہی بول پر اسے اپنی زیادتی کا شدت سے احساس ہوا۔

"تم جیت گئے ہم ہارے، ہم ہارے اور تم جیتے
تم جیتے ہو لیکن ہم سا کوئی ہار نہ ہوگا"

شانزل نے حورین کو ایسے دیکھا جیسے میں بھی کہاں جیتا ہوں میں بھی ہار گیا

"ہمیں تھی غرض ہو تم سے اور تمہیں کو بے غرض ہونا تھا
تمہیں ہی لادوا ہو کر ہمارا مرض ہونا تھا

چلو ہم فرض کرتے ہیں تم سے پیار کرتے ہیں

مگر اس پیار کو بھی ہم ہی پر فرض ہونا تھا"

www.kitabnagri.com

یہ مصرع دونوں کو ہلا گیا

"ہم نے دھڑکن دھڑکن کر کے دل تیرے دل سے جوڑ لیا

آنکھوں نے آنکھیں پڑھ پڑھ کے تجھے ورد بنا کر یاد کیا

Posted On Kitab Nagri

تجھے پیار کیا تو تو ہی بتا ہم نے کیا کوئی جرم کیا
اور جرم کیا ہے تو بھی بتا اس جرم کی کیا ہے سزا

حورین نے استہزائیہ ہنس کر شانزل کی توجہ قوالی کے آنے والی بولوں پر کروائی جیسے یہ کہنا چاہ رہی ہو جواب سنو

"تمہیں ہم سے بڑھ کر دنیا، دنیا تمہیں ہم سے بڑھ کر
تمہیں ہم سے بڑھ کر دنیا، دنیا تمہیں ہم سے بڑھ کر
ہم کو تم سے بڑھ کر کوئی جان سے پیارا نہ ہوگا"

اور شانزل کو لگا وہ پورے قد سے زمین بوس ہوا ہو کس طرح اس نے دنیاوی پیسے کی خاطر حورین کے اوپر الزام
لگایا تھا۔

قوال نے شروع کے دو مصرعے پڑھ کر قوالی ختم کی اور حورین حیا کے ساتھ وہاں سے نکل گئی شانزل کو کچھ کہنے کا
موقع ہی نہ دیا۔

حور عین اپنے کمرے میں لیٹی لمبی لمبی سانس لے رہی تھی اتنے دنوں بعد اسے سامنے دیکھ کر سب کچھ شہود
سے یاد آیا تھا اسی دوران شاہ زہ بھی آفس سے آگیا

Posted On Kitab Nagri

ک

حیاہال میں پریشان بیٹھی تھی

"خیریت؟"

شاہ نے پوچھا

"حورین اور میں آج مزار پر گئے تھے بھائی بھی وہاں تھے"

شاہ زرنے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا

"حور کا تو سمجھ آتا ہے مگر بھائی کے ذکر پر یہ باگڑ بلے کی زبان کام کرنا کیوں بند کر دیتی ہے۔۔۔ ہو نہہ"

حورین جب کمرے سے باہر نکلی تو ایسے ظاہر کرنے لگی جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو اس کی حالت سمجھتے ہوئے شاہ زراور حیا نے بھی کچھ نہیں کہا

تھوڑی دیر میں بی اماں نے کھانا لگنے کی اطلاع دی سبھی کھانے چل دیے کھانے کے دوران شاہ زرا کو اطلاع ملی کہ کوئی اس سے ملنے آیا ہے تو وہ جارحانہ انداز میں وہاں سے اٹھ گیا

حور عین نے اسی نوکر سے پوچھا کون ہے تو اس نے جواب دیا "آذر حیات" حور عین سکتے میں آگئی اور حیا سے کہا "مجھے وہاں لے چلو"

Posted On Kitab Nagri

حورین چل سکتی تھی مگر اب بھی اسے سہارے کی ضرورت پڑتی تھی جیسے ہی دونوں ہال میں پہنچی تو دیکھا شاہ زر اپنا سارا غصہ آذر حیات پر نکالنے میں مصروف ہے

"شاہ پلیر، رک جائیں"

حور عین کی بات پر شاہ زر کے ہاتھ رکے۔

اور شاہ زر تھکے انداز میں صوفے پر بیٹھ گیا آذر حیات نے اپنی بدوق نکالی اور شاہ زر کے سامنے رکھ دی۔

"شاہ بھلے ہی مجھے قتل کر دیں مگر مجھ سے نفرت مت کریں"

یہ کہتے ہی آذر حیات کے آنکھ سے ایک آنسو گرا شاہ زر نے بغیر دیر کے اسے گلے سے لگالیا

"میں اپنی صنم کو تمہارے بھروسے چھوڑ کر گیا تھا اس کا خیال کیوں نہیں رکھا"

تبھی باہر سے ایک ملازم آیا اور اس نے اطلاع دی کہ باہر کوئی شانزل ابراہیم صاحب آئے ہیں

حور عین کوئی جواب دیتی اسے پہلے شاہ نے کہا کہ انہیں اندر بلائیں

حیا نے تو آیت الکرسی کا ورد شروع کر دیا

حور عین دھڑکتے دل کے ساتھ وہیں کھڑی تھی۔

تبھی شانزل اندر داخل ہوا حور عین پلٹ کر جانے لگی تھی کہ شاہ زر نے اس کی کلائی تھام لی اور اسے لیے صوفے پر بیٹھ گیا شانزل کو بھی بیٹھنے کو کہا۔

Posted On Kitab Nagri

تبھی وہاں بیٹھے آذر حیات نے کہا
"صنم یہ تمہارے شوہر ہے نا"

حور عین نے پٹ سے جواب دیا
"نہیں، میں انہیں نہیں جانتی"
لہجہ ایکدم سپاٹ

شانزل کو اندازہ تھا کہ وہ ناراض ہوگی مگر وہ تو اس کے وجود کو ماننے سے ہی انکاری تھی وہ کہاں عادی تھا حور عین
کے اس لہجے کا



"میں نکاح نامہ ساتھ لے کر آیا ہوں"

شانزل کی بات پر جہاں حور عین نے اسے گھور کر دیکھا وہیں ضبط کے باوجود حیا اپنی ہنسی نہیں روک پائی اس کو
دیکھتے ہوئے آذر حیات کے چہرے پر بھی مسکراہٹ آگئی

"تو کیا کروں اچار ڈالوں نکاح نامہ کا؟"
حور اس وقت پھری ہوئی شیرنی بنی ہوئی تھی

Posted On Kitab Nagri

اب کی بار حیا کھلکھلا کر ہنس دی اور بی اماں بھی اپنی ہنسی نہیں روک سکیں
شاہ زرنے کہا

"میرے خیال میں پہلے کھانا کھالینا چاہیے چلو شانزل آذر ڈائننگ روم اس طرف ہے"

حور عین نے تعجب سے شاہ زرن کو دیکھا مگر شاہ زرن اس کا ہاتھ تھامے اٹھ کھڑا ہوا

"کھانا کیا کھانا تھا حورین کے حلق سے نوالہ ہی نہیں اتر رہا تھا شانزل بھی اتنے دنوں بعد اس کے ساتھ کھا رہا تھا
مگر حور عین نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا ہی نہیں تھا۔

تبھی آذر نے حیا کو مخاطب کیا

"آپ غالباً صنم کی دوست ہیں نا؟"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"جی"

حیا نے کہا

شاہ زرن نے سب کو آذر کے بارے میں بتایا۔

کہ "یہ آذر حیات ہے" شانزل الجھ کر دیکھا مگر خاموش رہا

Posted On Kitab Nagri

"شاہ میں پہلے ہی کے آنے کی کوشش کر رہا تھا مگر۔۔۔۔ مگر عمیمہ کی طبیعت خراب تھی اسی لیے نہیں آسکا"
شاہ زراور حور عین نے سراٹھا کر اسے دیکھا

"عمیمہ کون ہے" شاہ نے سوال کیا

"عمیمہ میری بیوی ہی اس کی طبیعت خراب تھی"
"actually she is 5 month pregnant"

"مبارک ہو، مگر تمہاری شادی کب ہوئی"
شاہ نے پوچھا

"ایک منٹ آذر جہاں تک مجھے یاد ہے جب میں حویلی میں تھی تب تمہاری کوئی شادی نہیں ہوئی تھی"

"صحیح کہا تم نے صنم، میرا نکاح دو مہینے پہلے ہی ہوا ہے"
آذر نے ایک گہری سانس لی پھر کہنا شروع کیا

Posted On Kitab Nagri

دراصل عمیمہ حویلی میں ہی کام کرتی تھی اور آپ مسٹر عزیز حیات کی خصلتوں سے واقف ہی ہیں، ان کی درندگی کے عتاب میں عمیمہ آگئی تھی مجھے اس تصور سے بھی گھن آتی ہے کہ وہ میرے بڑے بھائی ہیں، عزیز حیات نے عمیمہ کو رسوا کرنے کے بعد مرنے کے لیے چھوڑ دیا ان کے دل کو ان کی اولاد کی آمد کی خبر بھی موم نہیں کر پائی، وہ عمیمہ کو کسی طور پر بھی کو اپنانے کے لیے تیار نہیں تھے اسی لیے مجھے عمیمہ سے نکاح کرنا پڑا"

شاہ زرخچہ کہتا اس سے پہلے ہی حور عین جھٹکے سے ٹیبل پر سے اٹھی

"صنم"

نہیں شاہ آپ کچھ مت کہیں، سنا تم نے شانزل ابراہیم عزیز حیات کی خصلت کیسی ہے اور میں دو دن اس کی تحویل میں رہ کر آئی ہوں، اب میں تمہیں خود پر کوئی الزام لگانے کا حق نہیں دوں گی اس لئے برائے مہربانی مجھے اپنی شکل دوبارہ مت دکھانا"

وہ کہہ کر وہاں سے جانے لگی تو لڑکھڑا گئی مگر حیات نے اسے سہارا دیا اور کمرے میں لے گئی

"مجھے تمہارے منہ سے حقیقت سننی ہے شانزل ابراہیم"

شاہ زرخچہ نے کہا

تو شانزل نے الف سے ی تک ساری باتیں بتائیں اس کا نکاح وغیرہ کیسے ہوا سارے واقعات حرف بہ حرف سچ بتائیں۔

Posted On Kitab Nagri

"میرے خیال میں اتنی غلط فہمیاں اسی لئے ہوئی کیوں کہ تم حقیقت اور صنم کے ماضی سے نہ واقف تھے"

"بی اماں آپ صنم کو بھجوادیں"

کچھ دیر بعد حور عین اور حیانچے آئی

اور پھر شاہ زرنے بولنا شروع کیا

میرے ابو جہانزیب سکندر اور حیات سکندر دونوں ہی سگے بھائی تھے ہم چونکہ جدی پشتی رئیس تھے اسی لئے ابو اور چچا کو داد بعد کافی جائداد ملی لیکن میرے داد دادی جلد ہی انتقال کر گئے تھے اس لئے ساری ذمہ داری چھوٹی عمر میں ہی ابو نے اٹھالی تھی پھر ابو کی شادی ہوئی اور ابو نے چچا کی بھی شادی کروادی، حویلی میں میری آمد ہوئی پھر اس کے ایک سال بعد عذیر حیات کی اس کے تین سال بعد آذر کی لیکن آذر کی پیدائش کے وقت چچی انتقال کر گئیں اس لیے آذر کو امی ابو نے ہی پالا، میں بھی آذر کو چھوٹا بھائی ہی سمجھتا تھا۔ سمجھتا تو میں عزیز کو بھی چھوٹا بھائی ہی تھا مگر اس کی طبیعت میں حاکمیت شامل تھی۔ ایک بار پھر حویلی میں چچہماہٹ پھیلی اور وجہ حور عین جہانزیب تھی میں تب سات سال کا تھا۔ اور میں ہی اسے حویلی میں لے کر داخل ہوا تھا ابو نے بہت پیار سے اس کا نام حور عین رکھا تھا مگر میں حور عین کو اپنی بہن نہیں بیٹا مانتا تھا اسی لیے میں نے اس کا نام صنم رکھا۔ میں اسے صرف صنم ہی بلاتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

زندگی بہت خوشگوار گزر رہی تھی تبھی چچا نے حصے کا مطالبہ کر دیا اور ابو نے بھی خوشی خوشی انہیں حصہ دے دیا مگر جب چچا نے اپنا بزنس شروع کیا تو سارا پیسہ ڈوب گیا۔ وہ ایک بار پھر واپس آئے اور ابو نے انہیں خوش آمدید کہا زندگی میں ہم خوشی کے رنگ دیکھ رہے تھے میں اور آذر دونوں ہی صنم کو کسی گڑیا کی طرح ٹریٹ کرتے تھے وہ تھی بھی سبز آنکھوں والی گڑیا۔ حور عین دس سال کی ہو گئی تھی پھر وہ رات آئی جس نے ہم سے ہماری دنیا ہی چھین لی۔"

حورین نے مانو خوف کے مارے شاہ زر کے سینے میں منہ چھپا لیا
"ابو امی اور صنم اس رات کراچی جا رہے تھے مگر راستے میں ایکسیڈنٹ ہو گیا وہ ایکسیڈنٹ نہیں تھا شانزل مرڈر تھا، جو حیات سکندر نے کروایا تھا اس نے۔۔۔۔۔ اس نے امی ابو کی گاڑی کو راکر انہیں اپنے ہاتھوں سے قتل کیا تھا۔ یہ منظر صنم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا پھر۔۔۔۔۔"
شاہ زر نے گہری سانس لی وہ ضبط کے کڑے مراحل سے گزر رہا تھا۔

صنم کے سامنے ہی اپنی درندگی کا ثبوت دیا اور امی ابو کے چہرے پتھر سے بگاڑ دیے، میں حویلی میں ہی تھا مجھے تو خبر ہی نہیں تھی کہ کیا قیامت آئی ہوئی ہے، صنم اس وقت صرف 10 سال کی تھی ہم میں سے کوئی بھی اس درد کو نہیں سمجھ سکتا، جب ایک دس سال کی نازوں سے پلی بچی کے سامنے اس کے ماں باپ کو قتل کر کے ان کی لاش کے ساتھ حیوانیت بھرا سلوک کیا جائے، صنم نے جب واپس آکر مجھے بلکہ بلکہ کر ساری سچائی بتائی میرے پیروں کے نیچے سے مانو زمین کھینچ لی گئی ہو، لیکن حیات سکندر کو اب بھی چین نہیں تھا۔ حور عین اور مضبوطی سے شاہ زر کی شرٹ کو اپنی مٹھی میں بھینچ لیا اس کا لرزتا وجود اس بات کا گواہ تھا کہ وہ سسک رہی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

میں اس وقت صرف 17 سال کا تھا۔ حیات سکندر نے مجھ سے کہا اگر میں حور عین کی سلامتی چاہتا ہوں تو خاموشی سے اس حویلی کو چھوڑ کر چلا جاؤں اور تب تک پلٹ کر نہ دیکھوں جب تک حور عین 21 سال کی نہیں ہو جاتی اگر اس دوران میں نے اس سے رابطہ کرنے کی کوشش کی تو وہ صنم کو۔۔۔۔۔ صنم کا بھی حال امی ابو جیسا کر دے گا اور اس وقت میں نے اصل معنوں میں دنیا دیکھی تھی۔ حیات سکندر ایک حیوان تھا اس سے کچھ بعید نہیں تھا کہ وہ ایسا کر بھی ڈالتا میں حورین کو بی اماں اور آزر کے بھروسے پر چھوڑ کر وہاں سے نکل آیا مجھے اس وقت صنم کی جان سے عزیز کچھ نہیں تھا۔ حیات سکندر نے ایک پیپر پر مجھے لکھ کر دیا کہ اگر 21 سال کی عمر سے پہلے حورین کو کچھ ہو گیا تو اس کا ذمہ دار حیات سکندر ہو گا میں وہاں سے نکل تو آیا مگر حور عین کی فکر نہیں چھوڑ سکا دھر حیات سکندر نے آذر حیات کو لندن بھیج دیا۔ تم اندازہ نہیں لگا سکتے حور عین آٹھ سال تک حویلی میں قید رہی اس کی افیت ہم میں سے کوئی بھی محسوس نہیں کر سکتا۔ اس کی پڑھائی صرف آذر کی وجہ سے جاری تھی پھر اٹھارہ سال کی ہوتے ہی وہ لاہور آگئی میں وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ وہ بھی میرا انتظار میں اتنا ہی تڑپی ہو گی چھوٹی سی صنم جو شاہ، شاہ کے پوری حویلی میں میرے پیچھے گھومتی تھی وہ اسی رات کہیں کھو گئی تھی میں سمجھ چکا تھا کہ دنیا کتنی مطلبی ہے اس لئے مجھے طاقتور بننا تھا اور طاقتور بننے کے لیے پیسہ درکار تھا میں نے اپنے دن رات ایک کیے اور کا ایک مشہور انٹرپرائزر بنا۔ حور عین 21 سال کی ہونے والی تھی مگر جب میں اسے لینے آ رہا تھا تب حیات سکندر نے میرا ایکسیڈنٹ کروادیا میں مرنا تو نہیں مگر کومہ میں چلا گیا۔ اور اسی رات تمہارا اور صنم کا نکاح ہو گیا صنم میرا انتظار کر رہی تھی مگر اس کا تب تقدیر نے کچھ اور ہی لکھا تھا۔ حیات سکندر ایک انتہائی مکار انسان ہے مجھے اس وقت نہیں پتا تھا کہ اس نے یہ 21 سال تک والا ڈرامہ کیوں کیا اس نے یہ سارا ڈرامہ اسی لیے کیا تھا کیونکہ ابو نے

Posted On Kitab Nagri

وصیت کر کے ساری جائیداد حورین کے نام کر دی تھی اور حورین کے 21 سال کے ہونے تک جائیداد کسی کے نام منتقل نہیں ہو سکتی تھی اگر اس دوران حور عین یا میں کوئی بھی مر جاتا تو ساری جائیداد ڈس اون ہو جاتی۔ حیات سکندر کو لگا تھا کہ تم سے نکاح کرنے سے بہتر حور عین ساری جائیداد اس کے نام کر دے گی اسی لیے اس نے مجھے مروانے کا پلان بنایا۔ مگر حور عین تم سے نکاح کر لیا۔"

حور عین نے سراٹھا کر شاہ زر کو دیکھا

"آگے میں بتاؤں گی شاہ"

پھر شانزل کی طرف متوجہ ہوئی سبز آنکھوں میں لال ڈورے آنسوؤں کے نشان اسے مزید دو آتشہ بنا رہے تھے

"وہ تصاویر جھوٹی تھی یہ آپ بھی جانتے تھے، ان تصاویر کے ذریعے حیات سکندر آپ سے نہیں مجھ سے بدلہ لینا چاہتا تھا۔ اس نے کہا تھا یا تو میں آپ سے نکاح کر لوں یا پھر جائیداد اس کے نام کر دوں، میں ساری جائیداد اس کے منہ پر مار سکتی تھی مگر شاہ کا سوچ کر چپ رہ گئی"

www.kitabnagri.com

حور عین نے دو تین لمبے لمبے سانس لیے

"میں نے آپ سے نکاح کرنے کا فیصلہ کیا میں آپ کو سب کچھ بتا دینا چاہتی تھی مگر آپ نے خود ہی ساری جمع تفریق کر لی کہ میں نے یہ نکاح کیوں کیا اتنے سمجھ دار جو تھے آپ"

آخری جملہ حور نے طنزیہ کہا

Posted On Kitab Nagri

"اور بھی سننا ہے تو سنیے، جس رات آپ مجھے آفس سے لے کر آئے تھے اس رات میں لاکڈ نہیں ہوئی تھی،
عزیر حیات نے مجھے وہاں زبردستی بند کیا تھا اگر حیانہ ہوتی تو شاید۔۔۔۔۔"

"تم نے مجھے پہلے نہیں بتایا تھا"

"کیسے بتاتی مجھے کوئی حق نہیں تھا آپ سے مد مانگنے کا"
سبھی ایک ایک کر کے اٹھ کر جانے لگے کیونکہ یہ دونوں کا ذاتی معاملہ تھا مگر حیا نہیں اٹھی شاہ زرنے اسے سوالیہ
نظروں سے دیکھا
جیسے "آپ نہیں چلیں گی"



حیانے آہستہ سے کہا

"میں کانوں میں انگلیاں ڈال کر بیٹھ جاتی ہوں کچھ نہیں سنوں گی پکا، مگر میں ایسے حور کو چھوڑ کر نہیں جاسکتی"
پھر وہ حقیقتاً کانوں میں انگلی ڈال کر بیٹھ گئی شاہ زروہاں سے خاموشی سے چلا گیا۔

"آپ کو کیا لگتا تھا میں آپ کی دولت دیکھ کر آپ کی دیوانی ہو گئی تھی تو ماسٹرنڈاٹ مسٹر شانزل ابراہیم میں نے
کبھی آپ کی طرف پہل نہیں کی تھی"

Posted On Kitab Nagri

وہ بول نہیں رہی تھی برس رہی تھی۔

"آپ نے مجھ پر الزام لگانے سے پہلے ایک بار بھی نہیں سوچا آپ کو لگا میں آپ کے آفس میں آپ کو ٹھگنے کے لیے کام کر رہی ہوں، آپ کو یاد ہو تو میں نے ہی آپ سے کہا تھا کہ اپنی کوٹیشن کسی کو بتائیے گا" وہ آج سارے حساب بے باک کرنے کے موڈ میں تھی۔

"میں کیا کرتا حور، میں کبھی نہیں مانتا مگر اسے ہمارے درمیان ایگریمنٹ تک کے بارے میں پتا تھا اور میری جگہ کوئی اور ہوتا تو وہ بھی یقین کر لیتا"

"حیات سکندر کو تو یہ بھی پتہ ہے کہ آپ دن میں کتنی مرتبہ سانس لیتے ہیں اور رہی بات کوئی اور ہوتا تو آپ کوئی اور نہیں تھے بھاڑ میں گیا کوئی اور آپ شان تھے آپ نے یقین کیسے کر لیا آپ کا یقین تو صرف میرا ہونا چاہیے تھا"

www.kitabnagri.com

"میں نے تمہاری آواز سنی تھی کال پر پھر مجھے غصہ آگیا"

"آپ نے میری آواز سنی تھی لیکن کیا آپ نے کبھی میری دھڑکنیں نہیں سنی تھی جو چیخ چیخ کر آپ کا نام لیتی تھی آپ کے نام پر ہی دھڑکتی تھی"

Posted On Kitab Nagri

شانزل کو پہلی بار اندازہ ہو رہا تھا اسے اسکی ٹکڑ کی بیوی ملی تھی باتوں کو منہ پر مارنے میں، مقابل کا منہ بند کرنے میں اور غصہ کرنے میں، اور سانس روک لینے کی حد تک سفاکیت میں بھی۔

"میں مانتا ہوں میری غلطی ہے"

"اب غلطی ماننے سے کیا ہوگا اگر اس دن شاہ نہ آتے۔۔۔۔۔ ایک منٹ آپ کو کیا ضرورت تھی حویلی آنے کی میں تو دھوکے باز اور بد کردار تھی، آپ نے اپنی سب سے عزیز چیز اپنی دولت اپنا پیسہ رتبہ سب میرے لیے داؤ پر کیوں لگا دیا، چھوڑ دیتے مرنے کے لیے، کیوں آئے تھے وہاں؟ اچھا ہاں،،،، سکون ملا ہوگا نامیری تصاویر دیکھ کر لیکن تصاویر دیکھ کر جی کہاں بھرا ہوگا اسی لیے آئیں ہو گئے تاکہ مجھے سسک سسک کر مرتا ہوا دیکھ سکیں شانزل ابراہیم کو دھوکا دینے والے کا انجام ایسا ہی ہونا چاہیے ہے نا؟"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"ایسا مت کہو حور"

وہ اپنے لفظوں کی مار سے شانزل کا دل چھلنی کر رہی تھی،،،،،

"ایسا مت کہو حور"

Posted On Kitab Nagri

"کیوں نہ کہوں؟ کیوں نہ کہوں؟ آپ نے ایک مرتبہ پھر بھی میرا اعتبار نہیں کیا ارے میں نے تو اس وقت بھی آپ اعتبار کیا تھا جب آپ نشے میں دھت گھر آئے تھے اور ایک نامحرم کے ساتھ کمرے میں رات گزاری تھی"

"پلیز حور تم بھی جانتی ہو ایسا کچھ نہیں تھا"

"ہاں میں جانتی ہوں آپ کو اس بارے میں صفائی دینے کی ضرورت نہیں ہے لیکن آپ نے تو عذیر حیات کی باتوں پر یقین کر لیا، مجھے صفائی دینے کا ایک موقع نہیں دیا سیدھا سیدھا ملزم قرار دے دیا ایک موقع دیتے مجھے صفائی کا میں آپ کے پاؤں پکڑ کر بھی آپ کو یقین دلاتی کہ میں بے قصور ہوں"

"میں بہت غصے میں تھا حور، مجھ سے اتنی نفرت سے بات مت کرو"

آہ۔۔۔ اسکا لہجہ، آج تک اس نے اف تک نہ کیا تھا لیکن آج وہ جب بول رہی تھی شانزل کو محسوس ہو رہا تھا وہ زمین میں دھنستا جا رہا تھا

www.kitabnagri.com

غصہ تو صرف آپ کو آتا ہے، عزت تو صرف آپ کی ہے۔ نہ مجھے غصہ آتا ہے نامیری کوئی عزت ہے اس لیے جیسا دل چاہے آپ سلوک کر سکتے ہیں، پوری دنیا مجھے آپ کی رکھیل سمجھتی رہی لیکن میں خاموش تھی کیونکہ مجھے اس دنیا سے فرق نہیں پڑتا تھا مجھے آپ سے فرق پڑتا تھا۔ مجھے ہر وقت خوف رہتا تھا کہ آپ مجھے غلط نہ سمجھ لیں حقیقت تو آپ بھی جانتے تھے کہ وہ تصاویر جھوٹی ہیں لیکن نہیں، آپ کو تو اپنی عزت پیاری تھی لیکن میری

Posted On Kitab Nagri

عزت کا کیا؟ اتنا سب ہونے کے بعد بھی آپ نے میری طرف ہاتھ بڑھایا تو میں نے تھام لیا لیکن جب مجھے آپ کے اعتبار کی ضرورت تھی تب آپ نے میرا اعتبار نہیں کیا بھری محفل میں میری اوقات دو کوڑی کی کر کے رکھ دی۔ اور کیوں نہ کرو میں آپ سے نفرت سے بات؟ تکلیف ہو رہی ہے؟ آپ صرف ایک مرتبہ میرا اعتبار کرتے ہیں آپ کے سامنے زندگی بھر سر کیا آنکھ اٹھا کر بات نہیں کرتی، بے دام کی غلام بن کر آپ کے ساتھ رہتی لیکن ہوا کیا؟ آپ نے میرا اعتبار نہیں کیا۔

اس کے لہجے میں ٹوٹے ہوئے مان کی کرچیاں تھیں۔

شانزل کے پاس اس کی باتوں کا کوئی جواب نہیں تھا بڑی مشکل سے شانزل ہے اپنی ضبط سے سرخ ہوتی آنکھیں اٹھائیں حور عین کو دیکھا اور کہا

"میں نے تمہیں ٹوٹ کر چاہا ہے"

کیا نہیں تھا اسکے لہجے میں بے بسی، محبت، التجا، ندامت سب کچھ۔۔۔۔۔

حور عین استمتر آئیہ ہنسی

"آپ نے مجھے ٹوٹ کر چاہا ہے لیکن اب میں آپ کو بکھرتا دیکھوں گی"

شانزل کے دل پر یہ جملہ تیر کے مانند لگا یعنی اتنی نفرت کرتی ہے کہ برباد ہوتا دیکھنا چاہتی ہے

Posted On Kitab Nagri

"بھکاری سمجھ رہے تھے تم مجھے کاسہ پلٹی تو تمہاری کائنات لے ڈوبتی"

اس جملے نے شانزل کی زبان گنگ کر دی۔

وہ کہہ کر رکی نہیں اٹھ کر جانے لگی تبھی حیا نے اپنے کانوں سے انگلی نکالی حور میں تمہیں لے چلتی ہوں کہہ کر

اسے سہارا دینے لگی شانزل سر جھکائے بیٹھا تھا تبھی شاہ زرا اندر آیا

"وہیں رکو صنم"

حورین کے قدم رکے پہلی مرتبہ شاہ زرا کے چہرے پر سخت تاثرات تھے۔

"بیٹھو مجھے تم سے بات کرنی ہے"

حور عین فوراً بیٹھ گئی



"کوئی ایسی بات ہے جو مجھے پتا ہونی چاہیے اور تم نے مجھے نہیں بتائی ہے کیونکہ ابھی حیات سکندر کا فون آیا تھا۔ وہ

مجھے دھمکی دے رہا تھا کہ تم نے بھلے جائیداد اس کے نام نہ کی ہو مگر تم نے اپنی زندگی بیچ دی ہے اور کیا میں پوچھ

سکتا ہوں کہ ایسی کون سی چیز ہے جس کے بدلے تم نے اپنی زندگی بیچ دی"

Posted On Kitab Nagri

"حیات سکندر ایک مرتبہ شانزلِ ولا آیا تھا اور تب ہی اس نے مجھ سے کہا تھا کہ اس نے آپ کو اس طرح ہمارا کے مٹی تک نصیب نہ ہونے دی مجھے آپ کا انتظار مار رہا تھا لیکن پھر اس نے دھمکی دی کہ اگر میں نے اس کی بات نہیں مانی تو وہ انہیں"

حور عین نے شانزل کی طرف اشارہ کیا۔

"تو وہ انہیں مار دے گا میں نے آذر سے بھی فون کر کے پوچھا کہ کیا وہ سچ کہہ رہا ہے تو اس نے بھی یہی کہا کہ آپ کا کسی کو کچھ نہیں پتا میں نے پہلی مرتبہ خوف محسوس کیا کہ ہماری رنجش کسی کی جان نہ لے لے پھر میں نے۔۔۔۔۔"

شانزل کے دل نے شدت سے دعا کی کہ جو وہ سوچ رہا ہے ویسا کچھ نہ ہو

"پھر میں نے اپنی زندگی بچ کر شانزل ابراہیم کی زندگی خریدی"

شانزل کی دل کی دھڑکن ایک پل کے لئے رکی، کیسے کیسے انکشافات ہو رہے تھے

www.kitabnagri.com

"اس نے مجھے ایک پیپر پر لکھ کر دیا اگر شانزل ابراہیم کو کچھ ہوا تو ساری ذمہ داری اسی کی ہوگی اور پھر مجھ

سے۔۔۔۔۔ مجھ سے لکھوایا کہ اگر میری موت ہو جاتی ہے تو اس کا تعلق حیات سکندر سے نہیں ہوگا"

"تم یہ کیسے کر سکتی ہو صنم ہم نے یہ ہجر اسی لیے کاٹا تھا تاکہ تم صحیح سلامت رہو، میری بچی اب وہ کہہ رہا ہے کہ اگر جائیداد نہ ملی تو۔۔۔۔۔ تم ایک بار سوچ لیتی یہ سب کرنے سے پہلے"

Posted On Kitab Nagri

ہال میں سکوت چھایا تھا سب سے پہلے ہوش حیا کو آیا
"حور کی بچی تم ایسا کیسے کر سکتی ہو تم میں عقل نام کی چیز نہیں ہے؟ کون اپنا موت کا پروانہ لکھ کر قاتل کے ہاتھ
میں دیتا ہے یہ تم نے کیا کر دیا"
وہ سر تھام کر بیٹھ گئی

"جو بھی ہو میں بھلے اپنی جائیداد غریبوں میں بانٹ دوں گی مگر حیات سکندر میرے ماں باپ کے قاتل کو نہیں
دوں گی"
حور نے اٹل لہجے میں کہا



"ٹھیک ہے حیات سکندر کا جو انجام ہو گا وہ دنیا دیکھے گی"
تبھی شانزل کی گھمبیر آواز ہال میں گونجی۔
www.kitabnagri.com

"ہم اس مسئلے کا حل نکال لیں گے فلحال میں سیکیورٹی بڑھا دیتا ہوں"
شاہ زراٹھ ہوا

Posted On Kitab Nagri

"نہیں شاہ میں حیات سکندر کو اتنی آسان سزا نہیں دینا چاہتی اس سے انتقام تو قدرت لے گی میں نے اپنا معاملہ خدا کے سپرد کیا ہے آپ لوگ کچھ نہیں کریں گے"

حور نے سپاٹ لہجے میں کہا

حور تمہیں رکھ کر ایک تھپڑ لگانا ہے میں نے منہ بند کرو، بھائی آپ کچھ بھی کریں مگر حور کو کچھ نہیں ہونا چاہیے تم ایک بے وقوفی کر چکی ہو لیکن اور نہیں کرنے دوں گی میں تمہارے سر پر موت کی تلوار لٹکتے ہوئے نہیں دیکھ سکتی بھلے ہی سیکورٹی ہو مگر میں یہ رسک نہیں لے سکتی مجھے کچھ نہیں معلوم یہ معاملہ جلد سے جلد حل ہو جائے اتنا اچھا ہے"

حیا کو ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ حور کی نہیں اس کی جان خطرے میں ہو۔

"یہ میرا آخری فیصلہ ہے اب بدل نہیں سکتا"

حور کہہ کر بی اماں کے سہارے اٹھ گئی

www.kitabnagri.com

"مطلب حد ہے کوئی اپنی جان کا دشمن کیسے ہو سکتا ہے"
حیا نے چیخ کر کہا اور وہاں سے غصے میں باہر نکل گئی۔
شانزل تو سکتے میں تھا وہ لڑکی اس نے اپنی زندگی کی پرواہ نہیں کی اس کے لیے۔۔۔ اف اللہ۔۔۔۔۔
"وہ مجھے کبھی معاف نہیں کرے گی"

Posted On Kitab Nagri

شانزل نے بے یقینی سے خود کلامی کی

"تم اس کی جگہ ہوتے تو کر دیتے معاف؟"

شاہ زرنے پوچھا

"وہ میرے ساتھ کبھی ایسا نہیں کرتی جیسا میں نے کیا"

شاہ لا جواب ہوا

"خیر تم نے ہی کہا تھا کہ وہ تمہاری ہے، صرف تمہاری، تو اب بھگتو جیسی بھی ہے تمہیں برداشت کرنا ہے"

شانزل نے شاید سنا ہی نہیں

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"میں محبت کے معاملے میں ہمیشہ بد نصیب رہا ہوں"

شانزل اس وقت اندر سے بہت ٹوٹا ہوا تھا

"خیر بد نصیب تو نہیں ہو"

"وہ مجھ سے نفرت کرتی ہے"

Posted On Kitab Nagri

شاہ زرنے گہری سانس لی

"اگر نفرت کر رہی ہوتی تو تمہارے معاملے میں بھی صبر کر لیتی اور معاملہ خدا پر چھوڑ دیتی مگر وہ تم سے نفرت نہیں کرتی غصہ ہے تم سے، تبھی صبر نہیں کر رہی شکوہ کر رہی ہے شکایت کر رہی ہے اور بے فکر ہو سزا بھی دے گی نفرت کبھی ختم نہیں ہوتی لیکن غصہ ختم ہو جاتا ہے۔ جہاں محبت ہوتی ہے وہاں نفرت کبھی نہیں ہوتی غصہ ہوتا ہے پھر صلح ہوتی ہے"

"تم مجھے تسلی دے رہے ہو یا ڈر رہے ہو"
شانزل نے شاہ زرن کی طرف دیکھ کر کہا

"نہ میں ڈر رہا ہوں اور نہ ہی تسلی دے رہا ہوں صرف حقیقت بتا رہا ہوں"

www.kitabnagri.com

"لیکن میں خود کو کبھی معاف نہیں کر پاؤں گا"

فی الحال تو تم ان معافیوں کو چھوڑو اور گھر جاؤ ورنہ صنم نے تمہیں یہاں دیکھ لیا تو اس کی طبیعت مزید خراب ہو جائے گی وہ پوری طریقے سے ٹھیک نہیں ہوئی ہے یہ حیات سکندر والا معاملہ نمٹانا ضروری ہے میں دیکھ لوں گا میں ہوں یہاں"

Posted On Kitab Nagri

"تم صحیح کہہ رہے ہوں لیکن میں گیٹ پر ہی ہوں گاڑی میں بیٹھا ہوں"

دیکھو شانزل صنم کی حفاظت کے لئے خود بھی تندرست ہونا ضروری ہے اس کے لیے بہتر ہے کہ تم گھر جاؤ اور پھر حیا بھی یہاں سے غصہ ہو کر چلی گئی ہے صنم کی طبیعت خراب ہو گئی تو مشکل ہوگی

شانزل نے سمجھ پر سر ہلایا اور چلا گیا۔

حور عین چت لیٹی چھت کو گھور رہی تھی آج اس نے ساری بھڑاس نکال دی تھی دل ہلکا ہونا چاہئے تھا مگر ایک بوجھ سادل پر بڑھ گیا تھا تب بھی دروازہ کھلا شاہ زرا اندر آیا

"صنم گڑیا یہ گن میں یہاں رکھ رہا ہوں یہ لوڈ ڈھے کچھ بھی محسوس ہو بے دھڑک چلا دینا شاہ زرا کھڑا سے دیکھتا رہا وہ خاموشی رہی پھر پوچھا

"تم تنہائی چاہتی ہو"

"فلحال تو یہی چاہتی ہوں"

Posted On Kitab Nagri

رات تین بج رہے تھے نیند تو شاہ زر کی آنکھوں سے کوسوں دور تھی اس نے جب سے وہ خبر سنی تھی تو بے چینی ہو رہی تھی وہ آہٹ پر چونک رہا تھا وہ بے چینی سے یہاں کمرے میں چکر لگا رہا تھا صنم کی جان خطرے میں یہی بات اس کے دماغ سے چمٹ گئی تھی بے سکونی بڑھی تو شاور لینے چلا گیا شاور لے کر نکلا تو صرف ٹراوزر میں ہی کمرے میں چکر لگانے لگا کسی نے بڑی زور سے دھڑادھڑ دروازہ بجایا

شاہ زر فوراً اپنی گن کی طرف بڑا گن اٹھائی کوئی مسلسل دروازہ پیٹ رہا تھا وہ دروازے کی طرف لپکا دروازہ کھولنے ہی والا تھا کہ باہر سے آواز آئی

"میں کہتی ہوں دروازہ کھولیں ورنہ مجھے نہیں پتا میں کیا کر گزروں گی"

شاہزریہ آواز پہچان گیا یہ حیاتھی پھر شاہزر کو اپنے حلیے کا خیال آیا تو وارڈروب سے ٹی شرٹ نکال کر پہنی دروازہ کھولا تو سامنے حیاتھی کھڑی تھی کالی چادر میں لپٹی غصے سے چہرہ سرخ ہو رہا تھا

"نیچے آئیں"

وہ سخت لہجے میں کہتی ہوئی چلی گئی

اور شاہ زرا بھی تک کھڑا یہ سوچ رہا تھا کہ اس نے ریکویسٹ کی یا حکم دیا یا دھمکی دی
جب نیچے آیا تو حیا بھری بیٹھی تھی

Posted On Kitab Nagri

"آپ کو ذرا خیال نہیں ہے بہن کی جان خطرے میں ہے اور آپ سو رہے ہیں آدھے گھنٹے سے دروازہ پیٹ رہی ہوں اور آپ خواب خرگوش کے مزے لوٹ رہے ہیں اپنے آپ کو حور کا محافظ کہتے ہیں کیسے کریں گے حفاظت اگر میری جگہ کوئی اور آتا تو؟ ایک تو پتہ نہیں کیسے گارڈز ہیں گدھے گھوڑے نہیں پورا اصطبل بچ کر سو رہے ہیں میں اندر آئی اور کسی کو پتہ نہیں چلا"

حیا ایک بار شروع ہوئی تو بند ہونا بھول گئی۔

"آپ پانی پی لیں پہلے"

شاہ زرا اس کی پھولی ہوئی سانس کی وجہ سے کہا کیوں کہ اتنا بغیر کے بولنے سے اس کی سانس پھول گئی تھی شاہ زرا نے اس کی طرف گلاس بڑھایا جسے حیا نے تھام لیا ساتھ میں مسلسل گھورنے کا فریضہ بھی انجام دیا۔

Kitab Nagri

"پہلی بات میں نے آدھا گھنٹہ نہیں لگا یاد دوسری بات میں سو نہیں رہا تیسری بات میں دروازہ کھولنے ہی والا تھا میں نے شرٹ نہیں پہنی تھی اسی لیے دروازہ کھولنے میں دیر لگی چوتھی بات ان گارڈز کو میں ابھی فارغ کرتا ہوں پانچویں، آخری اور سب سے اہم بات صنم کی حفاظت کے لیے میں ہی کافی ہوں"

حیا کو چپ ہی لگ گئی یہ شخص ہمیشہ اس کی بولتی بند کر دیتا تھا

Posted On Kitab Nagri

"باگڑ بلا"

"آپ کافی پریشان لگ رہی ہیں"
شاہ زرنے حیا کو دیکھتے ہوئے پوچھا

شاہ زرنے کی بات پر حیا کے چہرے پر بھولی بھولی مسکراہٹ لوٹ آئی ویسی ہی شرارتی سی چلبلی مسکراہٹ جو ہمہ
وقت اسکے چہرے پر موجود رہتی تھی۔
حیا نے پانی کا گھونٹ لیا اور کہا
"اب تو پریشانی ختم ہو گئی ہے"



"کیا مطلب؟"

"دیکھیں جو میں آپ کو بتانے والی ہوں آپ کو حور کو نہیں بتائیں گے مطلب بتائیں گے مگر میرا نام نہیں آنا
چاہیے"

شاہ زرنے الجھ کر اسے دیکھا
"ایسا کیا ہے؟"

Posted On Kitab Nagri

تبھی حیا کی آنکھوں میں چمک آئی اس نے اپنا پرس کھولا شاہ زرنے تعجب سے اسے دیکھا کہ ایسا کیا ہے جو حیات کے ساڑھے تین بجے یہاں تک آئی ہے

تب حیا نے کہا

"آپ بیٹھیں"

شاہ زرن بیٹھ گیا تو حیا نے اس کے سامنے ایک پیپر رکھا۔ شاہ زرن نے اسے اٹھا کر پڑھا تو اسے جھٹکا لگانیلی آنکھیں حیرت سے پھیلی

"یہ۔۔۔ تو وہ پیپر ہے جس پر صنم نے حیات سکندر کو لکھ کر دیا ہے کہ اس کی موت کا تعلق حیات سکندر سے نہیں ہوگا"



"اور یجنل ہے"

حیا نے چمک کر کہا

"ہاں لیکن آپ کے پاس کیسے؟"

"اپنی اپنی صلاحیتیں ہیں"

حیا نے اپنے ازلی شرارتی انداز میں کہا

Posted On Kitab Nagri

"کیا مطلب؟ حیات سکندر نے آپ کو کیسے دے دیا"
اس کی بات سن کر حیا کی شفاف پیشانی پر بل پڑے

"حیات سکندر نے کہا یہ پیپر لے جائیے محترمہ، مسٹر شاہ زر جہان زیب بہت پریشان ہیں لے جا کر ان کی پریشانی کم کریں مطلب حد ہے وہ کیوں دیں گے چرا کر لائی ہوں"
حیات پ کر بولی مگر شاہ زر کے سامنے پوری دنیا گھوم گئی

"چرا کر۔۔۔ آپ۔۔۔ آپ خود گئیں تھی حویلی؟

"ہاں اب پیپر کے پیر تو ہے نہیں وہ خود تو چل کر آ نہیں سکتا، تو میں ہی گئی"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"آپ کو اندازہ ہے وہاں کیا خطرہ تھا اور آپ کیا کر کے آرہی ہیں"

"اندازہ ہے مجھے مگر پلیز آپ حور کو مت بتائیے گا ورنہ پکا اس نے مجھے چوک پر کھڑا کر کے پچاس کوڑے مارنے ہیں یہی کہیے گا کہ آپ نے اپنے سورس سے پیپر حاصل کیے ہیں"

Posted On Kitab Nagri

"آپ کو اندازہ ہی نہیں کہ آپ کیا کر کے آرہی ہیں وہاں آپ کی جان کو خطرہ تھا اگر آپ پکڑی جاتی تو کیا ہوتا آپ کے ساتھ"

شاہ زرنے اسے احساس دلانا چاہا مگر حیا تو سلگ گئی

"ہاں تو میری جان خطرے میں تھی نہ اگر پکڑی جاتی تو کیا ہوتا میں ان لوگوں کو اتنا حیران کرتی کہ خود مجھے واپس یہاں چھوڑ جاتے کوئی ایسی ویسی چیز تھوڑی ہوں حیا ہوں، حیا زمان سمجھے آپ، اگر آپ کو یہ پیپر نہیں چاہیے تو واپس دے دیں مطلب حد ہے پہلی بار زندگی میں چوری کی میں نے وہ بھی اتنی صفائی سے مگر آپ کو احساس ہی نہیں ہے"

"احساس آپ کو کرنے کی ضرورت ہے جان بہت قیمتی ہوتی ہے چاہے وہ صنم کی ہو یا آپ کی"

Kitab Nagri

"دیکھیں مسٹر حور کی جان قیمتی نہیں انمول ہے اگر خدا نہ کرے میرے منہ میں خاک اسے کچھ ہو گیا تو اس کے پیچھے بھائی کو بہت تکلیف ہوگی آپ کو ہوگی بی اماں ہے آذر ہے میں ہوں سبھی کو تکلیف ہوگی لیکن میری جان چلی گئی تو میرے پیچھے رونے والا کوئی نہیں ویسے بھی بہت ڈھیٹ ہوں میں مجھے کچھ نہیں ہوگا میں بہت تھک گئی ہوں اس لیے میں جارہی ہوں گھر پر جا کر صلوٰۃ تو بہ بھی پڑھنی ہے اور خبردار جو آپ نے حور کو کچھ بتایا "حیا نے انگلی اٹھا کر اسے دھمکی دی

Posted On Kitab Nagri

حیا جیسے آئی تھی ویسے ہی آندھی طوفان کی طرح چلی گئی شاہ زرنے پیپر دیکھے حیا نے سچ میں جنگ جیتنے والا کام کیا تھا جو بھی ہوا ب وہ سکون سے سو سکتا تھا۔

شاہ زراور آذر صبح لان میں چہل قدمی کر رہے تھے سورج طلوع ہو رہا تھا اس خاموشی کو آذر کی اواز نے توڑا
"شاہ صنم بہت تکلیف میں ہے"

"جانتا ہوں"

"آپ پلیز اس کی تکلیف کو ختم کر دیں ورنہ میری سانسیں ختم ہو جائیں گی اس کی آنکھیں بہت اداس ہے اتنا تکلیف میں تو میں نے اسے آپ کے جانے کے بعد بھی نہیں دیکھا تھا وہ اپنے شوہر سے بہت محبت کرتی ہے"

"تم جانتے ہو سب کچھ آذر میں نے تم میں اور صنم میں کبھی فرق نہیں کیا مجھے تم بھی بہت عزیز ہوں لیکن میں تمہارے لئے کچھ نہیں کر سکتا میں جانتا ہوں تم صنم سے محبت نہیں عشق کرتے ہو لیکن صنم کے معاملے میں میں ہمیشہ بے بس رہا ہوں"

Posted On Kitab Nagri

"شاہ مجھے کبھی صنم کو پانے کی تمنا نہیں رہی میں بس اسے خوش دیکھنا چاہتا ہوں آپ میری تکلیف کا اندازہ نہیں لگا سکتے کہ مجھے کیسا محسوس ہوتا ہے جب مجھے احساس ہوتا ہے کہ صنم پر ہونے والے ظلم کے ذمہ دار میرے باپ اور بھائی ہیں

مگر میں چاہتا ہوں کم از کم محبت کے معاملے میں وہ خوش رہے شانزل ایک اچھا انسان ہے"

شاہ زرخاموش رہا جیسے اب اور بات نہیں کرنا چاہتا



شاہ زراپنے عالیشان آفس میں بیٹھا مصروف تھا جب اس کا موبائل بجا

"شاہ زرخانزیب آن دلائن"

"حیازمان آن دلائن"

جواب بھی اسی لہجے میں موصول ہوا

شاہ زرا ایک پل کے لئے حیران ہوا

"میں نے آپ کو اس لیے فون کیا ہے کہ مجھے آپ سے ملنا ہے مگر آپ حور کو نہیں بتائیں گے"

Posted On Kitab Nagri

حیا کوئی ایسی ویسی لڑکی نہیں تھی جو کسی لڑکے سے ملنے کے لیے سامنے سے اصرار کرتی

"اس ملاقات کا موضوع یقیناً صنم ہی ہوگی"

"جی"

"ٹھیک ہے، کب ملنا ہے؟"

"کل"

"آج کیوں نہیں؟"



www.kitabnagri.com

"یقیناً آپ اتنے بڑے بزنس مین ہیں اور آپ مصروف ہوں گے لیکن میری بھی مصروفیت ہے میں اور حور آج

شاپنگ پر جا رہے ہیں"

شاہ زار کو یقین ہو گیا کہ حیا کبھی سیدھا جواب نہیں دے گی۔

Posted On Kitab Nagri

حورین بہت چپ اور اداس رہتی تھی اس کی اداسی وقتی طور پر ہی سہی مگر حیا کی وجہ سے ختم ہو جاتی تھی حیا بھی حور عین کا دھیان بھٹکانے کے لئے ہر ممکن کوشش کرتی تھی اسی لیے آج وہ اسے شاپنگ پر لے آئی تھی دونوں ہی پچھلے چار گھنٹے سے خوار ہو رہے تھے کبھی یہ شوروم تو کبھی وہ شوروم حیا ہر چیز چھان پھٹک کر لینے کی عادی تھی یہی وجہ تھی حور بہت تنگ آ جاتی تھی ابھی بھی ہمیشہ کی طرح یہی حال تھا

"حیا اگر تم نے یہ تماشا بند نہیں کیا تو میں تمہارا سر پھاڑ دوں گی"

"یہ تماشا نہیں ہے شاپنگ۔۔۔۔۔"

حیا کے باقی کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے کیونکہ باہر فائرنگ شروع ہو گئی تھی دونوں نے کانچ میں سے دیکھا حور عین کے ساتھ آئے گاڑ جو کہ شاہ زرنے اس کی سکیورٹی کے لیے بھیجے تھے وہ زمین پر گرے تھے یقیناً یہ حملہ حیات سکندر نے کرایا تھا

حیا نے سیکنڈ کی بھی دیر کیے بغیر حور عین کا ہاتھ پکڑا اور اسے لئے چینجنگ روم میں گھس گئی۔

حورین نے اپنے پرس سے گن نکالی اس کے پاس صرف چھ گولیاں تھیں یقیناً اس کا نشانہ بھی اچھا تھا مگر وہ چھ گولیوں کے ساتھ پندرہ لوگوں کا مقابلہ نہیں کر سکتی تھی حورین نے فون نکالا اور شاہ زرنے کو صورتحال سے آگاہ کیا باہر حیات سکندر کے لوگ کتوں کی طرح حور عین کو ڈھونڈ رہے تھے شاہ زرنے سے بات کرنے کے بعد حور عین نے کو دیکھا تو وہ کسی سوچ میں گم تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"حیا کچھ نہیں ہوگا"

حور عین نے تسلی دینی چاہی

حیا نے چونک کر دیکھا اور کہا

"I am sorry hoor"

حور عین نے الجھ کر حیا کو دیکھا

حیا نے اپنے دوپٹے کی مدد سے حور عین کے ہاتھ ہینگ روڈ سے باندھ دیے



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"حیا تم کیا کر رہی ہو؟"

حور عین نے غصے سے کہا

پھر حیا نے رومال نکال کر حور عین کے منہ میں ڈالا

اپنی چادر اتار کر حور عین کو اڑھائی اور اس کی چادر خود اوڑھی

حور عین کو جب سمجھ آیا کہ حیا کیا کرنے جا رہی ہے تو اس نے زور زور سے نفی میں سر ہلایا۔

Posted On Kitab Nagri

"حور میری بات کو غور سے سنو ہمارے پاس وقت نہیں ہیں ان لوگوں کا مقابلہ ہم دونوں نہیں کر سکتے اور تمہارے بھائی کو پتہ نہیں یہاں پہنچنے میں کتنا وقت لگے گا، یہ لوگ تمہارے بغیر یہاں سے نہیں ٹلنے والے میں یہاں سے باہر جا رہی ہوں یہ لوگ مجھے حور عین ہی سمجھیں گے تمہاری جان کی قیمتی نہیں انمول ہے"

یہ کہتے ہوئے حیا نے چادر سے اپنا چہرہ ڈھانپ لیا

"تم بالکل بھی شور مت کرنا، بھائی کو معاف کر دینا حور"

کہہ کر ایک لمبی سانس لی حور زور زور سے نفی میں سر ہلانے لگی وہ چیخنا چاہتی تھی اسے روکنا چاہتی تھی مگر بندھے ہوئے ہاتھ اور منہ میں ڈالا گیار و مال اس کی اجازت نہیں دے رہے تھے اپنی بے بسی پر حور عین کی آنکھوں سے آنسو گرنے لگے حیا نے حور کی آنکھوں کے آنسو پونچھے اور باہر نکل گئی

حور اپنے ہاتھ کھولنے کی کوشش کرنے لگی

تبھی اس نے فائر کی آواز سنی پھر کسی نے زور سے کہا دیکھو اس طرح بھاگی ہے گاڑی نکالو اس کی گاڑی کا پیچھا کرو حور عین نے اپنی کوششیں تیز کر دیں۔

بہت کوشش کے بعد بھی وہ صرف رومال نکالنے میں کامیاب ہوئی تبھی باہر سے آواز آئی

"صنم" یہ پکار شاہ زور کی تھی

حور عین نے پورا زور لگا کر آواز دی

"شاہااااا"

Posted On Kitab Nagri

شاہ زربھاگتا ہوا آیا جیسے ہی دروازہ کھولا تو سامنے حور نظر آئی

اس نے فوراً آگے بڑھ کر حورین کے ہاتھ کھولنے شروع کیے
"شاہ۔۔ شاہ۔۔ وہ لوگ حیا کے پیچھے گئے ہیں اسے بچالیں"

شاہ زربھاگتا گیا

"شاہ وہ میری چادر اوڑھ کر باہر نکلی ہے شاید گاڑی لے کر گئی ہے وہ لوگ اس کا پیچھا کر رہے ہیں اسے بچالیں
شاہ"

شاہ زربھاگتا ہوا آنسوؤں سے بھیگا ہوا چہرہ دونوں ہاتھوں سے تھاما
"میں اسے کچھ نہیں ہونے دوں گا بھی تھوڑی دیر میں شانزل پہنچ رہا ہے جب تک تم یہاں سے نہیں ہلو گی"
شاہ زربھاگتا ہوا وہاں سے نکلا جی پی ایس آن کیا اور گاڑی فل اسپید میں چھوڑ دی اسے حیا کی لوکیشن پتہ چل رہی
تھی گاڑی موو کر رہی تھی یعنی ابھی تک حیا پکڑی نہیں گئی ہے اس نے گاڑی کی سپید اور تیز کر دی۔

www.kitabnagri.com

ادھر شانزل جیسے ہی شوروم پہنچا حور عین لپک کر اس کی طرف آئی اور پھاڑ کھانے والے انداز میں کہا "گاڑی کی
چابی دیجئے"

شانزل نے خاموشی سے چابی دے دی حور عین نے دوڑ کر ڈرائیونگ سیٹ سنبھالیں شانزل بھی گاڑی میں بیٹھ گیا
حور نے گاڑی فل اسپید میں چھوڑ دی

Posted On Kitab Nagri

"کیا ہوا ہے حور"

"حیا کی جان خطرے میں ہے"

حور عین نے یہ جملہ ضبط سے ادا کیا مگر اس کی آواز بھرا گئی

حورین نے موبائل شانزل کو تھمایا

"آپ جلدی سے جی پی ایس سے حیا کی لوکیشن ٹریس کریں"

ادھر حیا ہر ممکن کوشش کر رہی تھی مگر وہ لوگ مسلسل فائر کر رہے تھے گاڑی کی چھلی کانچ ٹوٹ چکی تھی مگر ہار ماننا حیا زمان نے سیکھا ہی کہاں تھا ایک تو اس نے کچھ مہینے پہلے ہی ڈرائیونگ سیکھی تھی مگر وہ پھر بھی کوشش کر رہی تھی تبھی ان لوگوں نے ایک فائر کیا گولی سیدھا گاڑی کے ٹائر پر لگی گاڑی کا بیلنس خراب ہو گیا اور گاڑی پیڑ سے جا ٹکرائی ہیں حیا کا سرا سٹیئرنگ سے زوردار طریقے سے ٹکرایا حیا کے سر میں درد کی شدید لہر اٹھی پیچھے حیا نے ٹائر چرانے کی آواز سنی یعنی ان لوگوں کی گاڑیاں بھی رکی حیا کچھ سمجھتی اس سے پہلے ایک آدمی حیا کی گاڑی تک پہنچا اور دروازہ کھول کر اسے باہر نکالا

حیا کے دماغ نے کام کرنا شروع کیا تو اس نے اپنے گٹھنے کا استعمال کرتے ہوئے زوردار لات اس آدمی کے پیٹ پر ماری وہ بلبلا تے ہوئے زمین پر گرا

Posted On Kitab Nagri

تبھی دوسرا آدمی آگے بڑھا اس نے ایک زوردار تھپڑ حیا کے منہ پر لگایا اور گردن سے پکڑ کر اسے گاڑی سے لگایا
اور گن اس کے سر پر رکھی حیا کی آنکھیں خوف سے پھیلیں
پھر اس آدمی نے ٹریگر دبا دیا

اس آدمی نے ٹریگر دبایا مگر گولی نہیں چلی اس کی گولیاں ختم ہو گئی تھی باقی سب نے بھی اپنی بندوق چلائی تو گولی
ختم تھی یہ شاید معجزہ تھا

جو حیا کے لیے ہوا تھا پھر اس آدمی نے چاقو نکالا حیا نے آنکھیں میچ لی اس آدمی نے وار کرنے کے لئے ہاتھ چلایا یہ
منظر شاہ زرنے دور سے دیکھا گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے گن نکالی نشانہ لگایا اور گولی چلا دی گولی سیدھا چاقو چلانے
والے کے ہاتھ پر لگی اور چاقو کے ساتھ وہ بھی نیچے گر پڑا گاڑی ایک جھٹکے سے حیا کے پاس رکی سبھی شاہ زرنے کو دیکھ
رہے تھے وہ گاڑی کا دروازہ کھول کر باہر آیا اور چلتا ہوا حیا اور ان آدمیوں کے درمیان کھڑا ہو گیا حیا تو پوری شاہ زرنے
کے پیچھے چھپ گئی شاہ زرنے ان پر نشانہ لگایا لیکن سبھی ڈر گئے شاہ زرنے کو یہ بات سمجھ آ گئی کہ ان کی گولیاں ختم ہے
شاہ زرنے ایک انداز سے مسکرایا

www.kitabnagri.com

گن پینٹ میں پھنسنائی اس کے بعد ایک کو اشارے سے بلایا اور کہا
"میں نے نہتوں پر ہتھیار کے ساتھ وار نہیں کرتا، میں مرد ہوں"

حیا نے تعجب سے اسے ڈائیلاگ مارتے دیکھا تبھی ایک آدمی دوڑتا ہوا شاہ زرنے کی طرف آیا اور شاہ زرنے کے ایک
گھونسے سے ہی زمین پر ڈھیر ہو گیا دوسرا بھی آ رہا تھا تو حیا نے چیخ کر کہا

Posted On Kitab Nagri

"ارکوتم"

پھر شاہ زر سے مخاطب ہوئی

"آپ مرد ہیں یا بیوقوف؟ گن ہونے کے باوجود ہاتھوں سے لڑائی کیوں کر رہے ہیں؟"

شاہ زر نے اس کی بات ان سنی کردی پھر لڑائی کرنے لگا

حیا کی آواز آئی

"آپ یہ کیا کر رہے ہیں؟ گن نکالیں اور گولی چلائیں ڈھشکیاؤں، ڈھشکیاؤں۔۔۔۔۔ اف کیا فلمی سین ہوگا"

وہ ہاتھوں کی انگلیوں کی مدد سے گن بنائے باقاعدہ لہک لہک کر اشاروں میں بتا رہی تھی شاہ زر کے ساتھ باقی آدمیوں نے بھی حیا کو تعجب سے دیکھا پھر اپنا کام شروع کر دیا۔

حیا کو تو تپ ہی چڑھ گئی وہ شاہ زر کے آگے آئی اور کہا

"مجھے نہیں پتا آپ گولی چلائیں، بس گولی چلائیں"

www.kitabnagri.com

شاہ زر اب کوفت کا شکار ہونے لگا تھا اس نے حیا کو کمر سے پکڑا، اٹھا کر گاڑی کی چھت پر بٹھایا اور یہ کارروائی اتنی جلدی ہوئی کہ حیا تو بھونچکی رہ گئی۔

"آواز بند ایک دم"

Posted On Kitab Nagri

شاہ زرنے انگلی دکھا کر کہا اس وقت وہ گاڑی کی چھت پر تھی اور شاہ زرنے

شاہ زرنے اپنا کوٹ اتار کر اسے تھمایا پھر گھڑی نکال کر اسے دی، پھر گن نکال کر دی اور پھر کف کے بٹن کھول کر آستین فولد کرنے لگا

"کم از کم ایسی صورت حال میں انسان سنجیدہ ہو جاتا ہے"

"میں سنجیدہ نہیں ہوں، میں حیا ہوں، حیا زمان"

"خاموش اگر ایک لفظ بھی منہ سے نکالا تو ان لوگوں کو پتہ نہیں مگر میں آپ کو ضرور شوٹ کر دوں گا"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

حیا نے کچھ کہنے کے لئے منہ کھولا ہی تھا کہ شاہ زرنے کہا

"put the finger on your lips"

اور حیا نے اچھے بچوں کی طرح منہ پر انگلی رکھ دی

شازل مسکرایا

Posted On Kitab Nagri

"Good girl"

حیا نے منہ بنا کر کہا

"باگڑ بلا"

شاہ زہر کی مسکراہٹ گہری ہوئی

(☺The million dollar smile)

پیچھے کھڑے آدمی یہ سین ہو نقوں کی طرح دیکھ رہے تھے پھر شاہ زہر ان لوگوں کی طرف متوجہ ہوا پھر ایک ایک کر کے سب کو ڈھیر کر دیا۔

شاہ زہر پسینے میں شرابور تھا وہ چلتا ہوا حیا کے پاس آیا اور بڑے اطمینان سے حیا کی چادر سے منہ پونچھا حیا منہ کھولے اسے دیکھ رہی تھی

www.kitabnagri.com

"یہ کیا حرکت ہے؟ منہ پونچھنے کے لئے میری ہی چادر میلی تھی؟"

"یہ میری صنم کی چادر ہے"

"نہیں، یہ میری حور کی چادر ہے"

Posted On Kitab Nagri

حیا نے میری پرزور دیا

"اتریں نیچے"

کہتے ہوئے شاہ زرنے ہاتھ بڑھایا مگر حیا نے روک دیا

"خبردار جو ہاتھ لگا یا منہ توڑ دوں گی، میں خود اتر جاؤں گی"
کہتے ہوئے حیا نے چھلانگ لگائی ہلکا سا لڑکھڑائی مگر اتر گئی
تبھی حور عین اور شانزل وہاں پہنچے حور عین دوڑتی ہوئی حیا کے پاس آئی

"تم ٹھیک ہو؟ کیسی ہو تم؟"

حور عین فکر مندی سے پوچھ رہی تھی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"مجھے کیا ہونا ہے اور رہی بات میں کیسی ہوں تو میں بہت خوبصورت ہوں"

وہ حیا تھی اس نے سیدھا جواب دینا سیکھا ہی نہیں تھا

حور عین نے پورا ہاتھ گھما کر ایک زوردار تھپڑ حیا کے اسی گال پر لگایا

شاہ زرنے چونک گیا لیکن شانزل کے لیے یہ نئی بات نہیں تھی

Posted On Kitab Nagri

"تم سمجھتی کیا ہو خود کو؟ مطلب حد ہے، یہ کیا حرکت تھی مجھے وہاں باندھ کر خود ان لوگوں کی نظر میں آنا تم سدھر نہیں سکتی؟"

"کبھی بھی نہیں سدھروں گی"

حیائے بہت اطمینان سے جواب دیا

"دوسرا تھپڑ کھاؤ گی تم مجھ سے"

"تمہیں کوئی روک پایا ہے، لومار لو، کر لو اپنی خواہش پوری، ہو جاؤ خوش، مگر مجھے یہ بتاؤ سارے شاپنگ بیگ کہاں ہے؟"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"تم۔۔۔ تم۔۔۔ کبھی سدھرنا مت"

"بالکل،، میں تمہاری بات پر عمل کروں گی مگر پہلے یہ بتاؤ میرے شاپنگ بیگ کہاں ہے"

شانزل بہت مشکل سے اپنی ہنسی ضبط کر رہا تھا

Posted On Kitab Nagri

"پتا نہیں چھوٹ گئے شوروم میں"

پہلی مرتبہ حیا کے چہرے پر سے اطمینانِ رخصت ہوا

"کیوں چھوڑا تم نے میں نے کتنی محنت سے شاپنگ کی تھی ہٹا میں لینے جا رہی ہوں"

"تم دوبارہ وہاں نہیں جاؤں گی"

"حور میں جاؤں گی جو کپڑے میں نے خریدے تھے وہ میرے ہیں میں اپنی چیزوں سے دستبردار نہیں ہو سکتی"

ماحول میں بحث کو طول پکڑتا دیکھ شانزل بیچ میں کودا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"حیا تم دوسرے خرید لینا"

"بھائی وہ کپڑے پر یقیم ڈیزائنرز کے تھے وہ صرف ایک ہی بنتے ہیں مجھے وہی چاہیے ویسے بھی وہ میرے ہیں

دوسرے بھی ملتے تب بھی مجھے وہی چاہیے"

"تم انتہائی ڈھیٹ لڑکی ہو، نہیں ملیں گے وہ کپڑے"

Posted On Kitab Nagri

حور عین تو ایسے ہی پتی بیٹھی تھی اسکی ضد مزید غصہ دلار ہی تھی۔
حیاتن فن کرتی ہوئی سڑک کے بچوں بیچ پلاٹی مار کر بیٹھ گئی اس کی اس حرکت پر تینوں گھبرا گئے اور اس کی طرف
بڑھے

شانزل نے اسے پیار سے سمجھایا
"حیا، ایسے نہیں کرتے چلو شاہاش اٹھو، گاڑیاں آرہی ہے"

"آپ لوگ یہاں سے چلے جائیں"

"اپنے نخرے بند کرو، اٹھو یہاں سے کتنی ضدی ہو تم، ورنہ ایک کس کر تھپڑ لگاؤں گی"



"تم اپنے گھر چلی جاؤ حور تم تھک گئی ہو گی"
حیا اپنی جگہ سے ٹس سے مس نہ ہوئی
www.kitabnagri.com

"میں کپڑے چل کر دلوادیتا ہوں مگر یہاں سے اٹھیے"

شاہ زرنے حل نکالا

حیا فوراً اٹھ گئی۔

"چلیے"

Posted On Kitab Nagri

"بھائی آپ حور کو گھر چھوڑ دیجئے گا"
وہ کہتی ہوئی شاہ زمر کی گاڑی میں جا بیٹھی

"میں ان کے ساتھ نہیں جاؤں گی شاہ آپ گاڑی بلوادیں"

"دیکھو صنم کم از کم اس وقت میں تم سے عقلمندی کی امید رکھتا ہوں تو تم شانزل کے ساتھ چلی جاؤ"
حور عین خاموش ہو گئی اثبات میں سر ہلا کر گاڑی میں جا بیٹھی
حیا پھودک کر گاڑی سے نکلی

"بھائی ایسا موقع دوبارہ نہیں ملے گا اسے منالینے گا میں بار بار اسے خود سے ناراض نہیں کر سکتی"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"تم سدھر جاؤ"

وہ مسکرا کر کہتا ہوا گاڑی کی طرف بڑھا۔

حیا بھی گاڑی میں بیٹھ گئی شاہ زمر من میں حیا کی عقلمندی پر داد دینا نہیں بھولا شاہ زمر نے گاڑی اسٹارٹ کی اور آگے
بڑھادی کچھ دیر میں حیا نے پیچھے مڑ کر دیکھا پھر کہا
"گاڑی روکیں"

Posted On Kitab Nagri

شاہ زرنے گردن گھما کر حیا کو دیکھا پھر گاڑی روک دی
حیا نے جب دروازہ کھولا تو شاہ زر بول پڑا
"آپ کہاں جا رہی ہیں؟"

"آپ سے مطلب؟"

اس کے جواب پر شاہ زر کے ماتھے پر بل پڑے
"آپ ہی نے ابھی کپڑوں کے لیے واویلا مچایا تھا نا؟"

"ہاں اور میں انہیں لے لوں گی"

"تو میں کون سا آپ کو جہنم لے کر جا رہا ہوں میں بھی تو شور و م ہی لے کر جا رہا ہوں"

www.kitabnagri.com

"بیشک میں کپڑے ایسے نہیں چھوڑنے والی لیکن میں نے آپ کے ساتھ آنے کا ڈرامہ اسی لیے کیا تھا کہ حور
بھائی کے ساتھ جاسکے اور پلیز آپ یہ حور کو مت بتائے گا دوسری بات کچھ دیر رک کر گھر جائے گا
اور حور سے کہئے گا آپ نے مجھے میرے اپارٹمنٹ ہی چھوڑا ہے"
وہ کہہ کر گاڑی سے اتر گئی شاہ زر بھی اترا

Posted On Kitab Nagri

"یعنی آپ کو مجھ سے زیادہ ایک رکشے والے پر بھروسہ ہے"

اوہ پلینز۔۔۔۔۔ میری رکشے سے نہیں جا رہی دس منٹ چلنے پر ہی میرا پارٹمنٹ ہے آپ اپنا اور میرا ٹائم ویسٹ مت کریں خدا حافظ"

شاہ زہر کو سمجھ نہیں آیا کہ وہ اتنی اکھڑی اکھڑی کیوں ہے؟



گاڑی میں موجود خاموشی کو شانزل کی آواز نے توڑا

"مجھے تم سے بات کرنی ہے"

"لیکن میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں ہے"

"حور پلینز مجھے ایک موقع تو دو"

"آپ یہ چاہتے ہیں کہ میں چلتی گاڑی سے کود جاؤں تو بے شک بولتے رہیں"

شانزل چپ ہو گیا گاڑی جب شاہ زہر کے بنگلے کے آگے رکی تو حور عین باہر نکلی اور اندر جانے لگی لان میں شانزل

نے حور عین کی کلائی تھام لی

حور عین نے جھٹکے سے اپنا ہاتھ چھڑایا

Posted On Kitab Nagri

"خبردار جو مجھے ہاتھ لگایا" حور عین نے انگلی اٹھا کر وارن کیا

"حور مجھے احساس ہے میری غلطی کا، میں تم پر اعتبار کرتا ہوں مجھے ایک موقع تو دو"

"اعتبار؟ اعتبار کا مطلب بھی جانتے ہیں آپ؟ غلطی؟ آپ ایک خود غرض انسان ہیں جسے صرف اپنی فیلینگز سے مطلب ہے آپ ایک مطلبی انسان ہے۔ ارے آپ نے تو اپنی خالہ کی بھی پرواہ نہیں کی جنھوں نے آپ کو آپ کے ماں باپ کے بعد پالا آپ پلٹ کر ان کی خبر تک نہیں لیتے میرے رشتے داروں نے بھی مجھے پالا شکر کریں آپ کے رشتے دار ان جیسے نہیں ہے وہ عظیم بھی ہیں انھوں نے صرف آپ کی خاطر خود کو بے اولاد رکھا کہہیں آپ کے حق میں کوتاہی نہ ہو جائے مگر آپ کو احساس ہی نہیں ہے کیونکہ آپ بے حس ہیں"

یہ انکشاف شانزل کے لیے ساکت کر دینے والا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"حور مجھے نہیں پتہ تھا"

"پتہ ہو یا نہ ہو اصل بات یہ ہے کہ آپ مخلص ہو ہی نہیں سکتے، نہ آپ محبت مخلص کر سکتے ہیں نہ نفرت، اور کہاں تھا یہ اعتبار جب آپ میری محبت کا دم بھرتے تھے"

Posted On Kitab Nagri

شانزل اسکی ہر بات خاموشی سے سن رہا تھا صرف اس لیے کہ وہ اس کی محبت تھی ورنہ آج تک شانزل ابراہیم نے کسی کو اپنے سامنے آنکھ اٹھانے کی بھی اجازت نہیں دی تھی۔

لیکن حور عین کو اس پر رحم نہیں آ رہا تھا وہ لفظوں کے ذریعے قطرہ قطرہ زہر اسکے کانوں میں انڈیل رہی تھی۔ شانزل بھی خاموش ہو گیا آج وہ حور عین جہانزیب کی نفرت کی انتہا دیکھنا چاہتا تھا۔ حالانکہ یہ کام اسکی برداشت سے باہر تھا مگر وہ دیکھنا چاہتا تھا کہ حور عین کس حد تک اسے اذیت دے سکتی ہے۔

"آپ کو تو کسی بھی جذبے کی قدر نہیں، اور آپ کیوں آتے ہیں میرے پاس کیوں میرا پیچھا نہیں چھوڑ دیتے" اب حور عین بے قابو ہو کر چیخنے لگی تھی

"اب یہ مت کہیے گا کہ محبت کرتے ہیں، آپ کے دل میں میرے لئے کبھی محبت تھی ہی نہیں آپ اپنے نفس کے آگے مجبور ہو کر میرے پاس آتے ہیں" شانزل کو لگا اب اسکا دل بند ہو جائے گا

"آپ کو تو میں نے تین اور شادیاں کرنے کی اجازت دے دی ہے تو آپ چاہے کسی سے بھی شادی کریں اور اپنی نفسانی جذبات کو تسکین دیں یا پھر بغیر شادی کے ہی اپنی ضروریات پوری کریں میری بلا سے مجھے فرق نہیں پڑتا، لیکن آپ اپنی ہوس کہیں اور جا کر پوری کریں"

Posted On Kitab Nagri

شانزل کے تمام تر جذبات اپنی حدود کو چھو رہے تھے یہ وہ بات تھی جس کی توقع اس نے حور عین سے نہیں رکھی تھی وہ اسکی محبت کو گالی دے رہی تھی شانزل نے اپنے لب بھینچ لیے اس نے سوچا تھا وہ حور عین جہانزیب کی نفرت کی انتہا دیکھے گا مگر اسے لگا وہ اسکا دل نوچ لینے سے بھی گریز نہیں کرے گی۔ شانزل نے بھوری آنکھیں اٹھا کر ایک شکوہ کناں نظر ڈالی آنکھیں سرخ انگارہ ہو رہیں تھی اور اسکی دل دنیا میں بھی حشر اٹھا تھا وہ ایک نظر حور عین جہانزیب کو پتھر کر گئی ایک نظر ڈالنے کے بعد شانزل پلٹ کر گاڑی میں بیٹھا اور جارحانہ انداز میں گاڑی گیٹ سے نکال کر لے گیا۔

ناشتے کے وقت بھی اور بعد میں بھی حور عین ہمیشہ کی طرح خاموشی تھی وہ صرف انہیں باتوں کا جواب دیتی جو پوچھ لیا جائے شاہ زراو پر کاریڈور میں کھڑا حور عین کو دیکھ رہا تھا جو ایک جگہ پر خاموشی سے بیٹھی تھی آج اس کا زلٹ آیا تھا مگر زلٹ دیکھ کر وہ خاموش ہی رہی تھی اس نے پوری یونیورسٹی میں فرسٹ پوزیشن لی تھی اس کے متعلق ہر اخبار میں خبر تھی مگر وہ ہمیشہ کی طرح دنیا جہاں سے بیگانی بیٹھی تھی تبھی گیٹ کھلا اور حیا اندر داخل ہوئی وہ چپچھاتے اور کھلکھلاتے ہوئے پھودک پھودک کر حور عین کی طرف بڑھ رہی تھی ساتھ ساتھ میں گا بھی رہی تھی

آج نہ چھوڑوں گی تجھے دُن دُن آدن
آج نہ چھوڑوں گی تجھے دُن دُن آدن

حور عین نے اسے دیکھا اور پھر اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی اور انگلی اٹھا کر اس سے کہا کہ
"خبردار جو پاس آئی"

Posted On Kitab Nagri

وہ حتی المقدور اپنے لہجے کو سنجیدہ بنانے کی کوشش کر رہی تھی مگر حیا کی حرکتوں پر ہنسی ضبط نہ کر سکی اب حال یہ تھا کہ دونوں صوفے کے گرد چکر لگا رہی تھی حیا مسلسل حورین کو پکڑنے کی کوشش کر رہی تھی اور ساتھ ساتھ گاہ بھی رہی تھی اب تک جہاں اس گھر میں خاموشی کا راج تھا وہاں اس وقت حور عین کی ہنسی گونج رہی تھی یہ منظر دیکھ کر شاہ زر مسکرایا

آخر کار حیا نے حورین کو پکڑ لیا اور دو چار مرتبہ کس کر حور عین کے رخساروں کو چوم لیا حور عین نے جھٹکے سے خود کو چھڑوایا اور اپنے گالوں کو رگڑتے ہوئے کہا "تم کتنی بے شرم ہو" حیا کھلکھلائی اور کہا

وہ تو میں ہوں ہی جانِ من مگر کیا کروں تم فرسٹ آئی ہو اور میں اپنے آپ کو روک ہی نہیں پائی" حور عین بھی مسکراتے ہوئے اس کے پاس بیٹھ گئی

"ہائے حور تم اندازہ نہیں لگا سکتی میرا بس چلے تو میں پوری دنیا تمہارے سر سے واردوں"

"بس بھی کرو مبالغہ آرائی"

"ہاں ٹھیک ہے نہیں کرتی لیکن اب مجھے جانا ہے"

Posted On Kitab Nagri

"کہاں جانا ہے؟ اتنی جلدی میری جان چھوڑ دو گی؟"

"وہ یونیورسٹی میں کچھ کام ہے میں شام کو آؤں گی ملنے"
اچانک شاہ زر کو یاد آیا کہ آج اسے حیا سے ملنا تھا۔



شاہ زر اور حیا اس وقت ریسٹورنٹ میں بیٹھے تھے
حیا پلیٹ میں موجود کچی سبزیوں کو دیکھ کر منہ بنا رہی تھی
"کوئی مسئلہ ہے کیا کھانے کے ساتھ"
شاہ زر نے آخر کار پوچھ لیا

"یہ اتنے بڑے ہوٹل والے ذرا جو تمیز ہو کھانا پکانے کی دیکھیں ذرا سبزیاں تھوڑی کچی نہیں لگ رہی ہے آپ
کو؟"

"تو مت کھائیں میں کچھ اور آرڈر کر دیتا ہوں"

Posted On Kitab Nagri

"رہنے دیں ویسے بھی مجھے آپ سے امپورٹنٹ بات کرنی تھی"

"جی فرمائیے"

"میں آپ سے حور کے بارے میں۔۔۔۔"

حیا کی بات مکمل ہوتی اس سے پہلے ہی عاطف نے آکر حیا کو ہاتھ سے پکڑ کر کھڑا کیا

"تم یہاں کیا کر رہی ہو؟"

حیا نے بغیر لمحے کی بھی دیر کیے ایک تھپڑ عاطف زمان کے گال پر رسید کیا

"اگلی مرتبہ ہاتھ لگایا تو ہاتھ توڑ دوں گی تمہارا، اپنی حدیں مت بھولو عاطف زمان"

www.kitabnagri.com

"میرے ہاتھ لگانے پر تکلیف ہو رہی ہے اور یہاں غیر مرد کے ساتھ پتا نہیں کیا کیا کر رہی ہو"

اس کی بات سن کر شاہ زرداماغ بھک سے اڑا

وہ اٹھ اُٹھا تھا کہ حیا نے اسے روک دیا اور پھر عاطف زمان کی طرف متوجہ ہوئی

"تم ہو کون؟ میں کیوں تمہیں جواب دوں"

Posted On Kitab Nagri

"میں تمہارا بھائی ہوں سمجھی"

اس کی بات سن کر حیا استہزائیہ ہنسی اور کمال اطمینان سے کرسی سنبھالی ایک نوالہ منہ میں ڈالا پھر اس کی طرف دیکھا مسکراہٹ ہنوز برقرار تھی اور کہا

"ہاں اب مجھے یاد آیا تم وہی سوتیلے بھائی ہونا جس نے اپنی سوتیلی بہن کی عزت لوٹنے کی کوشش کی تھی" وہ معصومیت کے تمام ریکارڈ توڑتے ہوئے پوچھ رہی تھی

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.facebook.com/KitabNagri)

Posted On Kitab Nagri
samiyach02@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

"میں یہاں تم سے فضول بحث کرنے نہیں آیا ہوں"

"تو کیا پھر سے سر پھوڑوانے آئے ہو"

"دادی تمہارے لئے پریشان ہیں بیچاری تمہارے لیے رشتہ ڈھونڈ رہی ہے لیکن کوئی بھی تم جیسی کو اپنانے کے لیے تیار نہیں تم فون نہیں اٹھا رہی تھی تو انہوں نے مجھے بھیجا مگر تم تو یہاں عیاشی کر رہی ہو میں نے سوچا مر کھپ گئی ہو گی لیکن تم سچ میں ڈھیٹ ہو میں تو یہاں یہ سوچ کر آیا تھا کہ کم از کم تمہارے کفن دفن کا انتظام کر دوں گا"

شاہ زر کا دل کیا عاطف ز

مان کی زبان گدی سے کھینچ لے یہ کیسا بھائی تھا؟ کوئی بھائی ایسا بھی ہو سکتا ہے؟ وہ تو اپنی بہن پر ایک خروچ بھی نہ آنے دے

"کوئی ضرورت نہیں میرے کفن دفن کا انتظام میں کر کے جاؤں گی"

حیا کمال اطمینان سے چھوٹے چھوٹے نیوالے لیتے ہوئے کھانا ختم کر رہی تھی

Posted On Kitab Nagri

"خدا کرے جلد ہی وہ دن آئے"

"آمین مگر میری قبر پر آنے کی ضرورت نہیں ہے"

اب شاہ زمر کی برداشت سے باہر ہو گیا

"اگر تم اپنی سلامتی چاہتے ہو تو یہاں سے خاموشی سے چلے جاؤ"
شاہ زمر نے سخت لہجے میں کہا

"ارے یہ بے غیرت ایسے نہیں جائے گا"

کہہ کر حیا عاطف کی طرف متوجہ ہوئی

"Get out"

عاطف نے اسے گھورا اور کہا

"تم بھی اپنی ماں کی طرح خود کو بیچ دینا"

شاہ زمر نے لب بھینچ لیے مگر عاطف کہہ کر جا چکا تھا

تو حیا کا فون بجا

"اسلام علیکم دادی"

Posted On Kitab Nagri

"جی ٹھیک ہوں"

"آپ کیوں مجھے ذلیل کروا رہی ہیں"

"نہیں کرنی شادی مجھے"

"پہلی بات کسی کو پرواہ نہیں ہے لیکن اگر پھر بھی کوئی پوچھے کہ میں شادی کیوں نہیں کر رہی تو کہہ دیجئے گا میں مر گئی"

حیائے تپ کر جواب دیا

"ارے ہاں آپ جھوٹ کیسے بولیں گی بس تھوڑا سا صبر کر لیں حور عین کا معاملہ سنبھل جائے تو خود قبر کھود کر لیٹ جاؤں گی"

غصے سے فون بند کر دیا پھر شاہ زر کی جانب متوجہ ہوئی

"ہاں تو میں آپ سے حور کے بارے میں بات کر رہی تھی"

شاہ زر کو حیرت ہوئی وہ اتنی نارمل ہے جیسے کوئی بات ہی نہیں ہوئی

Posted On Kitab Nagri

"جی"

شاہ زر صرف اتنا ہی کہہ سکا

"دیکھیں آپ حور کے بھائی ہیں آپ اس کا برا نہیں چاہیں گے لیکن میں چاہوں گی آپ حور کی خوشی ملحوظ رکھیں جو بھی ہوا صحیح غلط مجھے نہیں پتا مجھے صرف اتنا پتا ہے کہ یہ بات آسمانوں پر لکھی ہے کہ وہ بھائی کے بغیر نہیں رہ سکتی وہ آپ کی کوئی بات نہیں ٹالے گی وہ آپ کی سنے گی پلیز اگر آپ چاہتے ہیں کہ خوش رہیں تو اس سے کہیں کہ وہ بھائی کو معاف کر دیں کیوں کہ جہاں محبت ہوتی ہے وہاں صحیح غلط نہیں دیکھا جاتا وہاں محبوب کی خوشی دیکھی جاتی ہے اور حور کی خوشی بھائی کے ساتھ ہے"

وہ کہہ کر اٹھی اور بنا پلٹے باہر چلی گئی

شاہ زر کو سمجھ نہیں آیا کہ وہ غصہ میں گئی یا بات ختم ہو گئی اسی لیے چلے گئی یا اپنے آنسو چھپا رہی ہے

شام میں حیا اور حور عین لان میں بیٹھے تھے

"حور پلیز میری بات مان لو"

Posted On Kitab Nagri

"حیا پلینز پھر سے وہی مت شروع کرو"

"میں تمہیں ایسے نہیں دیکھ سکتی حور تم خوش نہیں ہو"

"تم اور تمہارے بھائی کو صرف اپنی پڑی رہتی ہے"

"تم ایک بار سوچ کر تو دیکھو کہیں نہ کہیں بھائی کے لیے گنجائش ہوگی تمہارا دل تو بہت بڑا ہے"

"میں کچھ نہیں سوچنے والی"

"ہاں مجھے پتا ہے تم نہیں سوچو گی کیوں کہ تمہارا دل ہمیشہ فیصلہ بھائی کے حق میں ہی دے گا"

"مجھے اس بات کا جواب نہیں دینا اور مجھے کیا ملے گا اس بارے میں سوچ کر اور میں کیوں مانوں تمہاری بات؟ تم نے کبھی میری بات مانی ہے؟"

وہ دونوں اس وقت لان میں چیر پر بیٹھی تھی

Posted On Kitab Nagri

اندر جاتے ہوئے شاہ زر کے قدم حورین کی اواز پر رکے

"تم چاند بھی مانگو تو میں لا کر دینے کو تیار ہوں اب میں تمہاری ہر بات مانوں گی بس بھائی کے لیے سوچ کر دیکھو"
حیا کا انداز التجائیہ تھا

"مجھے ایسا لگ رہا ہے اس وقت میرے پاس میری دوست نہیں کسی کی بہن بن کر آئی ہو"

"حور تم یہ بات مت ٹالو سیدھی طریقے سے بتاؤ کیا چاہیے"

"میں جو مانگوں گی مجھے دو گی؟"

حیا نے فوراً جواب دیا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"شادی کر لو حیا"

حور عین نے ایک ہاتھ حیا کے ہاتھ پر رکھا

"ٹھیک ہے مگر تم سوچو گی بھائی کے معاملے میں"

حیا نے ایک لمحہ ضائع کیے بغیر جواب دیا تھا ایک مرتبہ بھی نہیں سوچا فٹ سے جواب دیا تھا

Posted On Kitab Nagri

شاہ زرنے غور سے دیکھا وہ اس بات کی یقین دہانی چاہ رہی تھی کہ وہ شانزل کی طرف سوچیں ناکہ شادی کی بات پر۔

کچھ گھنٹوں پہلے ہی شادی کے بارے میں اس کے نادر خیالات جان چکا تھا

"لڑکا تمہارے لئے میں پسند کروں گی"

"ہاں ٹھیک ہے لیکن تم بھائی کے بارے میں سوچو گی"

شاہ زرنے کو حور عین کی قسمت پر رشک آیا ایسے دوست نعمت ہوتے ہیں

"اور میں دو دن بعد رشتہ لے کر تمہاری دادی سے ملوں گی"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"ڈن لیکن تم بھائی کے بارے میں سوچو گی"

اسے صرف اس بات سے مطلب تھا کہ حور عین خوش رہے حور عین نے گھور کر اسے دیکھا اور کہا

"تسبیح پڑھنا بند کرو اور صحیح طرح سے جواب دو"

"ارے بابا میں اس پول میں کود کر خودکشی کرنے کو بھی تیار ہوں بس تم بھائی کے بارے میں سوچو"

Posted On Kitab Nagri

"فضول بکواس مت کرو سیدھی طرح جواب دو"

"میں تو لکھ کر دینے کو بھی تیار ہوں تم چاہے تو میری شادی اس کھبے سے بھی کر دو مگر بھائی کے بارے میں سوچو"

اس کی بات سن کر شاہ زر مسکرایا

(The million dollar smile)

پاگل ہے پوری مجال ہے جو منہ کھولنے سے پہلے ایک بار بھی سوچ لے

"حیاتم نکلویہاں سے اب دو دن بعد تمہارے گھر پر ملاقات ہوگی"

"تم بھائی کے بارے میں سوچو گی نا؟"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اس کی بات سن کر حور عین نے ایک زوردار دھموکا حیا کی پیٹھ پر جڑا

"حد ہے، میں تمہیں یوں ہی چلتا پھرتا ریڈیو نہیں کہتی اس وقت ایسا لگ رہا ہے تمہاری سی ڈی ایک جگہ پر اٹک گئی ہے"

حور عین جھنجھلا گئی

Posted On Kitab Nagri

"بتاؤ نا حور۔۔۔"

اس سے پہلے حیا وہی تسبیح دہراتی حور عین نے کہا

"سوچوں گی، مگر تمہاری شادی کے بعد ویسے بھی اصولاً تم تین سال مجھ سے بڑی ہوں اسے لئے پہلے تمہیں

ٹھکانے لگانا ضروری ہے"

"اوہ حور تم کتنی پیاری ہو یار"

کہتے ہی حیا نے حور عین کے گالوں کو چٹا چٹ چوم لیا

حور عین نے دھکادیا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"دفع ہو جاؤ حیا مجھے زہر لگتی ہے تمہاری یہ عادت"

"جار ہی ہوں یار ذرا جو تم اپنی خوبصورت شکل سے مجھے مسکرا کر دیکھو" شاہ زر کو لگا وہ پاگل ہے حور کے لیے

پاگل، اللہ دونوں کی دوستی کو ایسے ہی رکھے

Posted On Kitab Nagri

رات کے گیارہ بج رہے تھے حور عین لان میں چہل قدمی کر رہی تھی

"صنم"

شاہ زہر کی پکار پر حور عین مڑی اور مسکرائی۔

"تم یہ مارچ کیوں کر رہی ہو"

"بس ایسے ہی شاہ آپ آئیں ہم ساتھ ساتھ چلیں گے"

ایسا کہتے ہوئے وہ بالکل سات سال کی بچی لگ رہی تھی وہ مسکراتا ہوا اس کے ساتھ چلنے لگا چلتے چلتے اچانک اس کی آنکھوں سے آنسو گرنا شروع ہو گئے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

شاہ زہر نے اسے پیچ کر بٹھایا اور اس کے سر پر شفقت بھرا ہاتھ رکھا اور کہا

"تمہارا ظرف تو بہت وسیع ہے صنم"

یقیناً وہ شانزل کے بارے میں کہہ رہا تھا یہ جملہ کا مفہوم سمجھتے ہوئے حور عین نے کہا

"یہ بات میرے ظرف سے باہر تھی شاہ"

Posted On Kitab Nagri

"میں تمہیں کسی بھی چیز پر مجبور نہیں کروں گا لیکن میں چاہوں گا کہ یا تو اس پل صراط پر سے پلٹ جاؤ یا گزر جاؤ میں تمہیں یہیں کھڑے رہنے نہیں دوں گا،، جب تک میں نہیں تھا تب تک بات الگ تھی مگر اب تمہیں فیصلہ کرنا ہو گا چاہے جو فیصلہ کرو تم اس میں مجھے اپنے ساتھ پاؤ گی، تم نے صرف ایک وعدے پر میرا گیارہ سال انتظار کیا ہے میں تمہیں اب اکیلا نہیں چھوڑوں گا میں منتظر ہوں تمہارے فیصلے کا میں سونے جا رہا ہوں"

کچھ دیر بعد حور عین کا فون بجا تو اس نے دیکھا رفیق کی کال تھی شانزل ابراہیم کے پی اے کی۔
حور عین نے ناچاہتے ہوئے بھی کال ریسیو کر لی
"السلام علیکم"

"وعلیکم السلام میم وہ۔۔۔۔۔ میم مجھے نہیں پتا یہ صحیح ہے یا غلط مگر میرا فرض ہے کہ میں آپ کو انفارم کر دوں"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"کیا بات ہے رفیق؟"

حور عین کی پریشانی اور بڑھ گئی

"میم کل شانزل انڈسٹریز نیلام ہو جائے گی"

"کیا بکو اس ہے یہ"

Posted On Kitab Nagri

میم وہ ملٹی نیشنل کمپنی والا پروجیکٹ سر جان بوجھ کر پورا نہیں کر رہے ہیں اگر پروجیکٹ کمپلیٹ نہ ہو اتو شانزل انڈسٹریز نیلام ہو جائے گی"

"اور یہ تمہارے سر پروجیکٹ کیوں پورا نہیں کر رہے ہیں"

نہیں پتا میم کل رات سے سر اندر ہی ہے کیبن میں سے توڑ پھوڑ کی آوازیں آرہی تھی سر کل سے باہر نہیں نکلے نہ کچھ کھایا نہ پیا اور نہ ہی کسی کو اندر آنے کی اجازت ہے"

حورین کو یک لخت کل رات کی تلخ کلامی یاد آئی

"میم مجھے کچھ ٹھیک نہیں لگ رہا اگر آپ کو زحمت نہ ہو تو کچھ کیجیے"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"میں آرہی ہوں"

فون رکھنے کے بعد حور عین نے حیا کو فون ملایا

"تم ابھی یہاں پہنچو"

کہہ کر بیٹ سے فون بند کر دیا پھر دوڑ کر کچن میں گئی جلدی جلدی ہلکا پھلکا کھانا اور دودھ وغیرہ پیک کر کے ٹفن

بنایا۔ پھر دوڑ کے شاہ ز کے روم میں گئی

"شاہا ٹھیں"

Posted On Kitab Nagri

اس نے کمبل کھینچ کر اٹھایا شاہ زہ بھی ہڑبڑا کر اٹھا

"کیا ہوا صنم"

"میں جا رہی ہوں آپ شانزل انڈسٹریز کو ملنے والا پروجیکٹ کل 12 بجے تک پورا کروائیں میں نے حیا کو کال کی ہے وہ آرہی ہوگی آپ کی ہیلپ کے لیے اور رفیق کو بھی بھیج دوں گی کچھ دیر بعد میں بھی آ جاؤں گی۔۔"

"بریک لگاؤ، تم بالکل اپنی دوست کی طرح بیہو کر رہی ہو"

"اٹھیں نا"

تبھی حیا دوڑتی ہوئی اس کے پاس آئی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"کیا ہوا حور تم ٹھیک ہو؟"

شاہ زہ نے دیکھا وہ ڈھیلے ڈھیلے سوٹ میں جو یقیناً سونے کے لئے پہنا تھا سوئی سوئی آنکھیں کالی چادر میں حواس باختہ سے حور عین سے مخاطب تھی

"میں ٹھیک ہوں مگر تمہارے بھائی کی عقل ٹھکانے لگانے کی ضرورت ہے اور ان کے پاس جا رہی ہوں"

Posted On Kitab Nagri

اس کی بات سن کر حیات پ گئی

"دل کر رہا ہے ایک تھپڑ لگاؤں ایسے کوئی فون پر کہتا ہے فوراً پہنچو اور کھٹاک سے فون بند کر دیا میرا دل ہولادیا تم نے، میں سمجھی پتا نہیں کیا ہو گیا میں منہ دھوئے بغیر بھاگی آئی ہوں"

"چپ کر جاؤ یار میں جارہی ہوں کل 12 بجے تک اف۔۔۔۔ باقی سب سے شاہ سے پوچھنا"

"اکیلے کیوں جارہی ہو"

"حیا خاموش ہو جاؤ، جانا ضروری ہے"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"اچھا سنو حور"

حیا نے ڈرتے ڈرتے کہا

حور عین پلٹی

"تم نے سوچا بھائی کے بارے میں"

Posted On Kitab Nagri

"چپ کر جاؤ ورنہ چپل اتار کر تواضع کرنے میں دیر نہیں لگاؤں گی"

حور عین نے جیسے ہی آفس میں قدم رکھا بہت سے واقعات اس کے ذہن میں آئے

"رفیق تم شاہ کے پاس جاؤ میں ابھی تھوڑی دیر میں آتی ہوں"

کہہ کر وہ شانزل کی کیبین کی طرف آئی جیسے ہی اس نے دروازہ کھولا سرد ہوا کا جھونکا اس کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ دوڑا گیا۔ کمرہ برف کی وادی کی طرح سرد تھا اس نے دیکھا پورا کمرہ جو اپنے مالک کے ذوق کا منہ بولتا ثبوت تھا ٹوٹا بکھرا پڑا تھا

جگہ جگہ فائل، کاغذ، واس، ٹوٹے فریم کی کرچیاں، ٹرائی یہاں تک کہ لیمپ پین ہولڈر سب بکھرا پڑا تھا وہ سامنے کرسی پر بیٹھا تھا شانزل نے اپنی سرخ انگارہ ہوتی آنکھیں اٹھا کر حور عین کو دیکھا

ایک نظر دیکھنے کے بعد شانزل نے اپنی نظریں جھکا لیں حورین کو لگا اس کے پاؤں سن ہو گئے ہیں اس نے ہمت کی اور آگے بڑھ کر کیبین سے ملحق روم کا دروازہ کھولا

Posted On Kitab Nagri

اور وارڈراب میں سے ایک بلیک ٹی شرٹ اور بلیک ٹراؤزر لا کر شانزل کو دی وہ ابھی تک کل والے کپڑوں میں ہی تھا

بنا کچھ کہے وہ کپڑے شانزل کی طرف بڑھائے شانزل نے خاموشی سے کپڑے لیے اور اٹھ کر چینیج کرنے چلا گیا حورین کے دل میں ٹھیس سی اٹھی یہ وہی شخص ہے جو دن میں تین مرتبہ نہا کر کپڑے بدلتا تھا اس نے جلدی سے اے سی آف کیا کمرہ اتنا سرد تھا کہ حور عین کو لگا کچھ دیر اگر اور ر کی تو کانپنے لگے گی

حورین نے بھی روم کا رخ کیا وہاں جا کر کھانا نکالا اور کین سے جا کر فرسٹ ایڈ باکس لے کر آئی۔ شانزل ہاتھ روم سے نکل کر بیڈ پر جا بیٹھا حور عین

نے اس کے پاس بیٹھتے ہوئے اس کی زخمی ہتھیلی اپنے ہاتھ میں لی تو اسے ایسا لگا کہ اس نے انگارے کو چھو لیا ہو شانزل کو شدید بخار تھا حور عین نے ٹھٹھک کر شانزل کو دیکھا مگر اس کی نظریں نیچے کارپٹ پر تھیں

اس نے جلدی سے مرہم لگا کر پٹی کی پھر کھانے کی ٹرے اٹھائی اور اس میں سے روٹی کا نیوالا توڑ کر قیمے کے ساتھ شانزل کے منہ کی طرف لے گئی

www.kitabnagri.com

شانزل نے خاموشی سے منہ کھولا اور کھانے لگا دو تین نوالوں کے بعد حور عین نے پانی کا گلاس اس کے لبوں سے لگایا پھر نوالے بنا کر اس کے منہ میں ڈالنے لگیں ان دونوں کے درمیان خاموشی تھی ہمیشہ کی طرح۔

حورین نے کھانے کے بعد میڈیسن نکال کر شانزل کے منہ میں ڈالیں پھر دودھ کا گلاس اس کے لبوں سے لگایا دودھ کا گلاس رکھنے کے بعد حور عین نے شانزل کو دیکھا وہ ابھی بھی نظر جھکائے بیٹھا تھا حور عین کو ایسا لگ رہا تھا

Posted On Kitab Nagri

جیسے کوئی اس کے دل پر ضربیں لگا رہا ہے وہ کل سے بھوکا تھا اور وہ خود کل سے سیر ہو کر کھار ہی تھی یہ خیال اسکا دل چیر دینے کو کافی تھا۔

حورین نے شانزل کا ہاتھ تھاما اور ہمیشہ کی طرح گھڑی نکالی اس وقت حور عین کے دل میں ہلچل مچی تھی مگر شانزل ابھی بھی ویسے ہی بیٹھا تھا ساکت۔ حور عین نے اس کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر دباؤ ڈالا تو وہ بنا کسی مزاحمت کے لیٹ گیا۔ پھر حورین نے اسے کمفرٹراڑھا یا شانزل نے کروٹ لی اوںدھا ہو کر اپنا چہرہ تکیے میں چھپالیا حور عین کو لگا کہ اس کا دل اب بند ہو جائے گا۔

وہ اسے بکھرتا ہوا دیکھنا چاہتی تھی؟ نہیں انہیں ایسے دیکھ کر تو میں مر جاؤں گی۔ اس کا مغرور شہزادہ ایسا تو نہیں تھا جب وہ چلتا تو ایسا لگتا کہ کسی سلطنت کا سلطان پوری شان سے گزرا ہو ایک دنیا کی نظریں اٹھتی تو حسرت سے ٹھہر جاتی۔۔ جب وہ چلتا تو صرف اسکے قدموں کی دھمک سے کتنے ہی دل دھڑک اٹھتے، اسکی اٹھی ہوئی مغرور ناک، روشن پیشانی سب سے بڑھ کر تو وہ شیر سی چمکتی بھوری آنکھیں جن میں ایک دنیا کو فتح کر لینے کا حوصلہ۔۔۔۔۔ آہ

www.kitabnagri.com

دل کے کسی کونے میں محبت کرائی تھی اور حور عین کے لبوں سے پہلی سسکی آزاد ہوئی اس کے بعد کیا تھا ایک طوفان اٹھا تھا اور ضبط سارے بندھن توڑ گیا تھا حورین کا ضبط ٹوٹا وہ بلک کر شانزل کے بازو پر پیشانی ٹکا کر ہچکیو کے ساتھ رونے لگی

Posted On Kitab Nagri

"شان۔۔۔ پلیز ایسا نہیں۔۔۔۔ نہیں کریں۔۔۔ م۔۔۔ م۔۔۔ میں۔۔۔ میں آپ کو ایسے ن۔۔۔ نہیں دیکھ سکتی۔۔۔ پلیز پہلے جیسے ہو جائیں آپ مجھے معاف کر دیں۔۔۔ س۔۔۔ سوری"

شانزل پہلے تو چونک گیا پھر حور عین کے آنسو پر تڑپ کر پلٹا اب حور عین شانزل کے سینے پر سر ٹکائے ہچکیوں کے ساتھ رو رہی تھی۔

"حور کیا ہو گیا ہے"

دراصل اس کے منہ سے شان سن کر شانزل پھر سے جی اٹھا تھا

"آپ ایسا کیوں کر رہے ہیں میرے ساتھ کیا بگاڑا ہے میں نے آپ کا ایم سوری مجھے معاف کر دیں مگر ہیں ایسا نہیں کریں"

"غلطی تو ساری میری ہے حور میں جان گیا ہوں میری غلطی معافی لائق نہیں ہے"

حور عین نے جھٹ سے اپنا سر اٹھایا

www.kitabnagri.com

"آپ نے مجھ سے معافی کب مانگی؟"

وہ شکوہ کر رہی تھی شانزل نے دونوں آنکھیں پھاڑ کر اسے دیکھا

"تو کیا نہیں مانگی؟"

یہ بات حورین کو پتنگے لگا گئی

Posted On Kitab Nagri

"آپ کو اپنی غلطی کا احساس تھا، آپ شرمندہ تھے، آپ مانتے تھے کہ آپ کی غلطی ہے، آپ ایک موقع چاہتے تھے مگر جہاں تک میری ناقص معلومات ہے آپ نے مجھ سے معافی نہیں مانگی"

وہ باقاعدہ انگلیوں پر گنارہی تھی

شانزل فوراً اٹھ کر بیٹھ گیا دونوں آمنے سامنے تھے

"میرے معافی مانگنے پر مجھے معاف کر دو گی"

شان صرف اپنے مطلب کی بات پر آیا

اور ہمیشہ کی طرح حور عین نے بات پلٹ دی

"پہلے آپ مجھے یہ بتائیں آپ پروجیکٹ کیوں چھوڑ رہے ہیں؟ آپ کو پتہ ہے کیا ہوگا؟"

"ہاں پتہ ہے"

لہجہ دھیماتا تھا

"کیوں کر رہے ہیں ایسا؟"

Posted On Kitab Nagri

"تمہیں نہیں پتا؟"

الٹا سوال کیا

"نہیں پتہ"

شانزل خاموش ہی رہا

"بتائیں ناکیوں کر رہے ہیں آپ؟"

شانزل نے گہری سانس لیں پھر کہا

"کیونکہ تمہیں لگتا ہے یہ دولت مجھے تم سے زیادہ عزیز ہے اس لیے، لیکن خدا گواہ ہے کہ میری زندگی کی پہلی ترجیح تم ہو، اور تم ہی نے کہا تھا کہ مجھے بکھرنا دیکھنا چاہتی ہو بکھر تو میں اسی دن ہی گیا تھا، اور تو اور بھری محفل میں میں نے تمہاری عزت دو کوڑی کی کر کے رکھ دی تھی کل تم پوری دنیا کے سامنے میری عزت نیلام ہوتے دیکھنا، میں تمہیں طنز نہیں کر رہا ہوں میں بس یہ چاہتا ہوں کہ کم از کم کچھ خواہشیں تو تمہاری پوری کر سکوں"

وہ حقیقتاً طنز نہیں کر رہا تھا لہجہ درد سے چوڑا ہوا تھا کہ حور عین کی جان حلق میں آگئی۔

"آپ کو ایسا لگتا ہے کہ میں یہ چاہتی ہوں"

Posted On Kitab Nagri

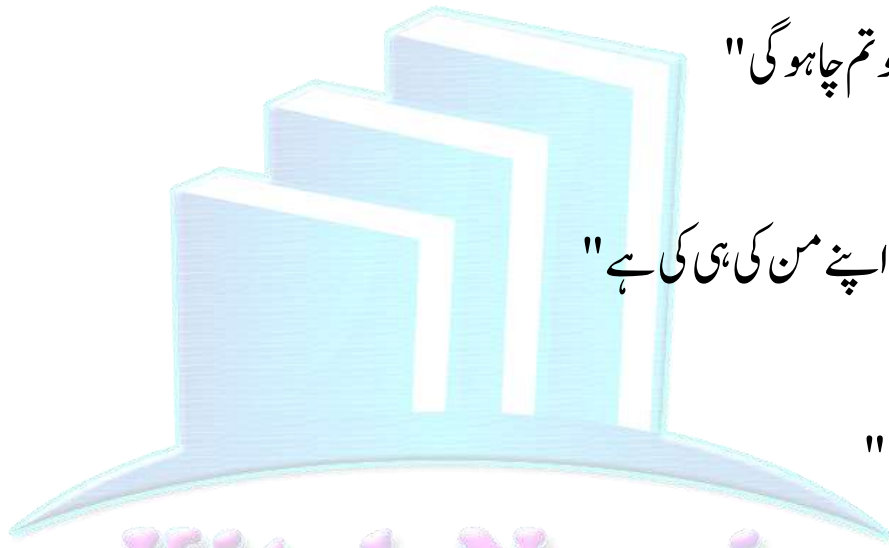
"در اصل حور تمہیں خود ہی نہیں پتا کہ تم کیا چاہتی ہو"

"میرے چاہنے سے کیا ہوتا ہے آپ تو وہی کریں گے جو آپ کو ٹھیک لگے گا"

"نہیں اب وہی ہو گا جو تم چاہو گی"

"آج سے پہلے تو ہمیشہ اپنے من کی ہی کی ہے"

"پر اب نہیں کروں گا"



"مطلب آپ مجھے منائیں گے نہیں"

www.kitabnagri.com

شانزل نے چونک کر سراٹھایا

"مت منائیں مجھے جارہی ہوں میں"

کہتے ہوئے اٹھنے لگی تبھی شانزل نے اپنے پر حدت ہاتھ سے اس کی کلائی تھام کر اسے بٹھایا۔

Posted On Kitab Nagri

"حور آج سے پہلے کبھی بھی تم نے مجھے یہ نہیں بتایا کہ تمہارے ذہن میں کیا چل رہا ہے"
اس کی بات سن کر حور عین نے نظر جھکالی

"بالکل اسی طرح مجھ سے نظریں چرا لیتی ہو کہیں تمہاری آنکھیں نہ پڑھ لوں، نہ ہی مجھے کچھ بتاتی ہو اور جب میں کسی چیز کے متعلق پوچھوں تو بات بدل دیتی ہو، میں اپنی غلطیوں کا خندہ پیشانی کے ساتھ اعتراف کرتا ہوں مگر کیا میں اس قابل نہیں تھا کہ تم مجھ سے اپنی تکلیف بانٹی؟ میں نے تمہیں as a life partner قبول کیا تھا life partner صرف وہ نہیں ہوتا جس سے ہم اپنی پراپرٹی، گھر، نام، دل، جذبے، جسم شیئر کرتے ہیں life partner وہ ہوتا ہے جس سے ہم بلا جھجک اپنے dark secrets شیئر کر سکیں، وہ dark secrets جو ہم خود سے بھی کہنے سے ڈرتے ہیں، میں نے تمہیں دیر سے قبول کیا مگر اپنے دل کی تمام تر ایما سے قبول کیا مگر تم آج بھی وہی کر رہی ہو میں تمہارا محرم ہوں محرم کا مطلب ہی ہمراز ہوتا ہے، کیا تم نے مجھے قبول نہیں کیا؟"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

حورین شانزل کی آخری بات پر تو تڑپ اٹھی

"قبول؟ آپ جانتے ہیں شان میں نے جب تین مرتبہ کہا تھا کہ قبول ہے تب ہی میں نے آپ کو قبول کر لیا تھا حالانکہ میں آپ کو جانتی نہیں تھی میں نے بہت مشکل زندگی گزاری تھی، جب نکاح کے بعد آپ مجھے لینے آئے آپ کی آنکھوں میں مجھے غصہ نظر آیا نفرت نہیں یہ میرے لئے شکر کا باعث تھا میں نے اتنے سال ہر ایک

Posted On Kitab Nagri

آنکھوں میں نفرت دیکھی تھی آپ جب میرا ہاتھ پکڑ کر حویلی سے لائے تھے میرا دل شدت سے چاہا کہ آپ میرا ہاتھ کبھی نہ چھوڑیں، جب آپ نے مجھے حق مہر دیا تب میری جیسی خوددار لڑکی وہ پیسے آپ کے منہ پر نہ مار سکی کیونکہ میں آپ کو حق پر سمجھتی تھی آپ کے ساتھ زیادتی ہوئی تھی، اس رات میں شاہ کے واپس نہ آنے سے زیادہ آپ کی بدگمانی پر روتی تھی شان"

ایک بار پھر قطرہ قطرہ آنسو اس کے چہرے کو بھگیو گئے

"لیکن میں خود سمجھ نہیں پائی کہ ایسا کیوں ہوا دوسرے دن جب وہ ایگریمنٹ پر سائن کر رہی تھی ایسا لگ رہا تھا کوئی میرے جسم سے روح کھینچ رہا ہے، مجھے نہیں پتا میں نے ایسا کیوں محسوس کیا، میں نے کبھی آپ کو لبھانے کی کوشش نہیں کی جب عذیر حیات نے مجھے لاکڈ کیا اس نے مجھ سے کہا وہ مجھے آپ کے سامنے منہ دکھانے کے قابل نہیں چھوڑے گا وہ مجھے لاکڈ کر کے چلا گیا لیکن جب آپ مجھے لینے آئے میں ڈر گئی کہ کہیں آپ مجھے غلط نہ سمجھ لیں جب میں نے پہلی مرتبہ آپ کے ساتھ ناشتہ کیا تو میرا دل بھر آیا شاید اتنے دنوں بعد آپ کی رحم دلی پر۔۔۔"

"وہ رحم دلی نہیں تھی حور"

Posted On Kitab Nagri

"میرادل کہہ رہا تھا کہ رحم دلی نہیں ہے مگر میرا دماغ ماننے سے انکاری تھا۔ آپ کا رویہ ٹھیک ہو رہا تھا مگر۔۔۔۔۔ میں بزدل ہو گئی تھی میں ڈر گئی تھی کیسے آپ کے ساتھ dark secrets شیئر کرتی خوف آتا تھا مجھے آپ کو کھودینے سے، میں ڈرتی تھی کہ آپ کا رویہ پھر ویسے ہی ہو گیا تو؟ اس تو آگے میری سوچ مفلوج ہو جاتی تھی۔ اس رات حیات سکندر آیا تو مجھے لگا آپ مجھ سے بدگمان ہو جائیں گے مگر آپ اندازہ نہیں لگا سکتے کہ جب آپ نے میری طرف سے حیات سکندر کا مقابلہ کیا تو میرے اندر سکون سرایت کر گیا۔ شاہ کی موت کی خبر نے میرے حواس چھین لیے مجھے دھچکا لگا جب حیات سکندر نے فون پر مجھ سے کہا کہ وہ آپ کو۔۔۔۔۔ مجھے لگا میرادل بند ہو جائے گا آپ کے رویے نے مجھے ٹوٹنے نہیں دیا، اتنا سب ہونے کے بعد میں نے آپ کا بڑھا ہوا ہاتھ تھام لیا اور آپ کہتے ہیں کہ میں نے آپ کو قبول نہیں کیا"

"تو تمہیں مجھ سے پہلی نظر میں محبت ہو گئی تھی"

شانزل نے ساری باتوں کا مطلب یہی اخذ کیا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"میں نے ایسا کب کہا؟"

"اتنی دیر سے یہی تو کہہ رہی تھی تم"

"میں نے ایسا کچھ نہیں کہا"

Posted On Kitab Nagri

حور عین نے اپنا ہاتھ شانزل کے ہاتھ سے کھینچ لیا۔

"لیکن میں نے تو صرف یہی سنا"

شانزل نے حور عین کا ہاتھ پھر تھام لیا۔

"تو آپ کو ڈاکٹر کی ضرورت ہے"

"ڈاکٹر کی نہیں معافی کی ضرورت ہے"

"معاف تو کب کا کر چکی ہوں بس آپ سے روٹھی ہوئی ہوں مگر آپ نے مجھے منایا ہی نہیں بلکہ اپنی ایسی حالت

کر کے مجھے مزید غصہ دلا رہے ہیں"

حور کی بات سن کر شانزل کی آنکھوں میں چمک اور ہونٹوں پر مسکراہٹ لوٹ آئی۔

"تم مجھ سے نفرت نہیں کرتی نا حور"

"کیا آپ کبھی کر پائے تھے نفرت مجھ سے"

Posted On Kitab Nagri

"نہیں"

"تو پھر میں کیسے کر سکتی ہوں"
اچانک شانزل کے مسکراتے لب سے سکڑے

"کیا ہوا شان؟"

"تم نے میری محبت کو گالی دی کیا تمہیں سچ میں لگتا ہے کہ میں تمہارے پاس۔۔۔۔۔"

"آپ ایک بات بتائیں کون اپنی بیوی کو ایسے مناتا ہے مجھے ایک موقع دو، مجھے موقع دو، حد ہے میں غصے میں آگئی
اور ہمیشہ کی طرح اول فول بک دیا"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"تم بہت ظالم ہو کم از کم میرے معاملے میں تو ایسا ہی ہے"

"اب بول تو رہی ہوں سوری مگر آپ نے مجھ سے معافی نہیں مانگی نہ ٹھیک طرح سے منایا"

Posted On Kitab Nagri

"تم نے مجھے موقع ہی کب دیا تمہیں تو یہی ڈر تھا کہ اگر میری طرف دیکھ بھی لوگی تو تمہارا غصہ جھاگ کی طرح بیٹھ جائے گا اسی لئے تو مجھے باتیں سناتی رہی جیسے اب تم میرے پاس ہو تو تمہارا غصہ غائب ہو گیا ہے"

"سو جائیں غلط فہمی ہے آپ کی، میں نے آپ کو معاف کیا ہے بنا معافی مانگے لیکن بنا منائے میں ماننے والی نہیں"

"میں تمہیں کیسے مناؤں؟"

سو جائیں شان آپ کی طبیعت خراب ہے میں جارہی ہوں پروجیکٹ کمپلیٹ کرنا ہے"

"حور آج میرے پاس رک جاؤ"

حور عین نے گھور کر دیکھا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"صرف کچھ دیر"

کہہ کر لیٹ گئی

شانزل نے حورین کی طرف کروٹ لی اور اس کا ایک ہاتھ تھام لیا

"آپ زیادہ پھیلیں مت، میں روٹھی ہوئی ہوں آپ سے"

Posted On Kitab Nagri

"سو جاؤ حور، کئی دنوں سے سویا نہیں ہوں میں" اس کی حالت اس بات کی گواہی دے رہی تھی حور عین نے اپنا ہاتھ نہیں چھڑایا شانزل نے آنکھیں بند کر لیں اور اسے دیکھتے دیکھتے حور عین کی بھی آنکھ لگ گئی۔

صبح حور عین کی آنکھ کھلی تو نظر سامنے لیٹے شانزل پر پڑی دونوں ابھی بھی رات والی ہی پوزیشن میں تھے حور عین نے دوسرے ہاتھ سے بخارچیک کیا تو نہیں تھا حور عین نے ہاتھ چھڑانا چاہا تو شانزل کی آنکھ کھل گئی

"ہائے اللہ سوا گیارہ بج گئے"

حور عین نے ہڑبڑا کر کہا

چونکا تو شانزل بھی تھا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"اتنی دیر کیسے سو گئی میں، مجھے تو جانا تھا شاہ کے پاس یا اللہ"

حور عین سر پکڑ کر بیٹھ گئی۔

شانزل تو صبح صبح اتنے دنوں بعد حور عین کے چہرے کے دلکش نقوش میں ہی کھویا تھا۔

"سب آپ کی وجہ سے ہوا ہے"

Posted On Kitab Nagri

حور عین نے انگلی دکھا کر کہا شانزل مسکرایا اس کی مسکراہٹ نے جلتی پر تیل کا کام کیا تھا

"مسکرائیں آپ، ابھی تھوڑی دیر میں پتہ ہے کیا ہوگا"

"پتا ہے"

اطمینان دیکھنے سے تعلق رکھتا تھا

"پھر کیا کریں گے آپ؟"

حور عین حقیقت میں پریشان تھی

"کیا کروں گا؟ پھر سے محنت کر کے نئی انڈسٹری بناؤں گا"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"بھاڑ میں جائیں آپ"

کہتے ہوئے حور عین نے فون اٹھا کر شاہ زر کو کال ملائی

"السلام علیکم"

"جی شاہ"

Posted On Kitab Nagri

"نہیں اب ٹھیک ہے"

"ٹھیک ہے ہم آرہے ہیں"
کہہ کر فون رکھا

"برائے مہربانی تیار ہو جائیں فیکٹری جانا ہے"
کہہ کر واش روم چلی گئی



شانزل جب فریش ہو کر باہر نکلا تو حور عین روم میں نہیں تھی شانزل کیمین میں داخل ہوا
حور عین غصہ سے لال چہرہ لیے کھڑی تھی۔
www.kitabnagri.com

"یہ کیا ہے؟"

حور عین کا اشارہ شیشے کی دیوار کی طرف تھا

شانزل نے مسکراہٹ دبائی اور کہا

Posted On Kitab Nagri

"یہ شیشے کی دیوار ہے"

"آپ کو شرم نہیں آئی مجھے ایسے دیکھتے ہوئے"

"خدا کا خوف کرو میں تمہیں کام کرتے دیکھتا تھا کونسا نہاتے ہوئے۔۔۔"

شانزل کو اپنی بات کا اندازہ ہوا تو چپ ہو گیا۔

حورین کا چہرہ شرم سے لال ہوا پھر وہ پیر پٹختی جانے لگی پلٹ کر کہا

"میں اپنی گاڑی میں جا رہی ہوں دس منٹ میں فیکٹری آئیں"

شانزل مسکرایا پھر باہر نکل گیا

حورین فیکٹری پہنچی تو شاہ زر فیکٹری کے باہر کھڑا کسی سے بات کر رہا تھا اسے دیکھ کر مسکرایا پھر سر پر شفقت بھرا ہاتھ رکھا

"بارہ بجنے میں دس منٹ باقی ہے سب کمپلیٹ ہے بس کچھ جگہ تمہارے شوہر نامدار کی سائن کی ضرورت ہے"

شوہر نامدار کہنے پر حورین جھپینی وہ کچھ جواب دیتی اس سے پہلے فیکٹری میں شانزل کی مرسدیز داخل ہوئی شانزل باہر نکلا اور شاہ زر سے مصافحہ کیا

Posted On Kitab Nagri

"کیسی طبیعت ہے اب؟"

"50% ٹھیک ہو گئی ہے"

"انشاء اللہ 100% بھی ٹھیک ہو جائے گی"

حور عین ان کی بے معنی گفتگو سن رہی تھی

"شاہ آپ کو سائن کروانی تھی"

"ہاں شانزل ان فائلز پر سائن کر دو"

شانزل سائن ہی کر رہا تھا کہ حیا بھی فیکٹری سے باہر آتی دکھائی دی۔

"السلام علیکم بھائی"

ہمیشہ کی طرح حیا چہکی

"وعلیکم سلام کیسی ہو"

"آپ کو تو پتہ ہے میں خوبصورت ہوں"

Posted On Kitab Nagri

سبھی مسکرائے حیا حور کو پکڑ کر تقریباً گھسیٹتے ہوئے کونے میں لے گئی۔

"کہاں تھی تم؟ میرا فون بھی نہیں اٹھا رہی تھی"

"ہاں فون سائلینٹ پر تھا اور میں آفس میں تھی"

"کون سے پروجیکٹ پر کام ہو رہا تھا؟"
حیا سنجیدگی سے پوچھ رہی تھی مگر آنکھوں میں شرارت تھی

"تم نے صبح صبح تھپڑ کھانا ہے"

"صبح نہیں ہے دوپہر ہے اور مجھے تھپڑ نہیں تمہارے ہاتھ کا چیز آلیٹ کھانا ہے"

"صنم"

تبھی شاہ نے آواز دی دونوں ان کی طرف چلے گئے

"دیکھ لو ہو گیا ہے سب، ابھی بھی پانچ منٹ باقی ہے"

Posted On Kitab Nagri

"چلیں شاہ"

حور عین نے مسکرا کر پوچھا شانزل کے چہرے سے مسکراہٹ غائب ہوئی۔

"ہاں میں ایک کال کر رہا ہوں پھر تم بھی آجانا اپنی گاڑی ڈرائیور کے ساتھ بھیج دو میری گاڑی میں چلنا"

شاہ زہر کہہ چلا گیا شانزل حور عین کی طرف متوجہ ہوا

"تم واپس کیوں جا رہی ہو؟"

"کیا مطلب ہے؟ تو کیا فیکٹری میں ہی بس جاؤں"

شانزل کچھ کہنے کے لیے منہ کھول رہا تھا کہ حور عین بول اٹھی

"چپ کریں آپ میرا غصہ ختم نہیں ہوا ہے اور آپ کی سزا بھی باقی ہے"

www.kitabnagri.com

کہہ کر حور عین کا ہاتھ پکڑ کر جانے لگی تب ہی حیا کی رگِ ظرافت پھڑکی

"پوچھ کیا رہے ہیں بھائی آپ کا مال ہے، اٹھا کر لے جائیں"

حیا کی بات سن کر حور عین نے ایک زوردار دھموکہ حیا کی پیٹھ پر جڑا

شانزل اپنا قہقہہ روک نہیں پایا

Posted On Kitab Nagri

"ویسے اس بارے میں سوچا جاسکتا ہے"

"سوچنا بھی مت"

حور عین نے انگلی اٹھا کر شانزل کو وارن کیا۔

پھر حیا کی طرف متوجہ ہوئی اس کا ہاتھ پکڑ کر کھینچتے ہوئے لے جانے لگی

"تمہارا تو میں جلد از جلد انتظام کرتی ہوں بلکہ کل ہی تمہارے گھر آتی ہوں"

"یہ تم مجھے دادی کی طرح مت ڈانٹو"

دونوں گاڑی تک پہنچی تو حیا نے کہا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"تم جاؤ حور میں دادی کے پاس جا رہی ہوں"

"کیوں؟"

"عاطف نے آگ لگائی ہے اس لئے دادی کی عدالت میں پیش ہونا ہے"

Posted On Kitab Nagri

"تم تو رہنے دو مجال ہے جو تم کسی کے قابو میں آؤ ویسے پہنچ کر فون کرنا میں کل آتی ہوں تمہاری دادی سے ملنے"

"ہاں ٹھیک ہے، خدا حافظ"

"خدا حافظ"

گھر پہنچ کر شاہ زر سو گیا اور اتنے دنوں بعد حورین خود کو پر سکون محسوس کر رہی تھی رات کا کھانا حور عین نے خود

بنایا پھر بی اماں سے کہا

"آپ کو حیا کیسی لگتی ہے؟"

"خوبصورت لگتی ہے"

بی اماں نے حیا والا جواب دیا اتنے میں شاہ زر آگیا سب کھانے سے فارغ ہو گئے تو حور عین نے کہا

"چلیں ناشاہ، لان میں سٹلتے ہیں"

"شاہ آپ بہت اچھے بھائی ہیں"



Posted On Kitab Nagri

"اور میری صنم سب سے اچھی بہن"

"شاہ میں آپ کی ساری باتیں مانتی ہوں نا؟"

وہ بالکل ویسے ہی کہہ رہی تھی جیسے دس سال کی صنم کہتی تھی شاہ سمجھ گیا صنم کو جب بھی کوئی بات منوانی ہوتی وہ اسی طرح منواتی۔

یہ شاہ کی صنم کا بات منوانے کا طریقہ تھا۔

"میری صنم بہت فرمانبردار ہے"

"تو آپ کو بھی میری بات ماننی چاہیے"

شاہ زرمسکرایا ساتھ اسکی نیلی آنکھیں بھی مسکرائیں (The million dollar smile) (😊)

www.kitabnagri.com

"بالکل، بتاؤ میں تمہاری کونسی بات مانوں؟"

"شادی کر لیں شاہ۔۔۔۔ حیا سے"

Posted On Kitab Nagri

"شادی کر لیں شاہ۔۔۔۔۔ حیا سے"

شاہ زرنے غور سے حور عین کے امید سے جھلملاتے چہرے کو دیکھا

"میں تمہاری بات ٹال سکتا ہوں کیا؟"

"اوہ۔۔ شاہ آپ بہت اچھے ہیں"

حور عین نے چہک کر کہا

"کوئی نئی بات بولو، مجھے پتا ہے میں بہت اچھا ہوں"

"حیا بہت اچھی ہے وہ صرف محبت بانٹنا جانتی ہے"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"کچھ زیادہ تعریف نہیں ہو رہی"

"تھوڑی پاگل ہے مگر صاف دل کی ہے"

"سو جاؤ بہت باتیں ہو گئی"

Posted On Kitab Nagri

"شاہ ہم کل جائیں گے حیا کے گھر"

"ٹھیک ہے سو جاؤ"

میں ابھی بی اماں کو بتاتی ہوں "
کہہ کر فوراً گھر میں چلی گئی شاہ زر کچھ سوچ کر مسکرایا۔

صبح حور عین تیار ہوئی اور شاہ زر کو بھی اپنی پسند سے کپڑے پہننے کو کہا جب وہ باہر نکلے تو شانزل کی مرسیڈیز گیٹ سے داخل ہوئی وہ گاڑی سے نکل کر شاہ زر کے بغل گیر ہوا حور عین نے اسے دیکھ کر منہ بنایا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"شاہ انھیں کس نے بلایا ہے؟"

"میں نے ہی بلایا ہے ظاہر ہے اپنے بہنوئی کے بہن کے لیے رشتہ لے کر جا رہے ہیں تو ان کا ہونا ضروری ہے نہ صنم"

حور عین منہ بنا کر پیچھے سیٹ پر بیٹھ گئی

Posted On Kitab Nagri

گاڑی اپنے راستے پر رواں دواں تھی شانزل حور عین پر نظر جمائے بیک ویو مرر سے دیکھ رہا تھا تب حور عین نے بھی اسے دیکھا تھا اس نے ایک آنکھ ماری حور عین آنکھیں پھاڑے اور منہ کھولے اسے دیکھنے لگی اور پھر جلدی سے آنکھ بند کر کے سوتی بن گئی

حورین شانزل اور شاہ زر گھر پہنچنے کے بعد چار مرتبہ بیل بجانے اور دس منٹ کے انتظار کے بعد کہیں جا کر حیانے دروازہ کھولا اسے دیکھ کر حور عین کا دل کیا اپنا سر پیٹ لے

محترمہ تیل چڑ بالوں کی دو چوٹی بنائے منہ میں لالی پاپ لئے کوئی حقیقتاً پانچ سال کی بچی لگ رہی تھی۔
"اوہ۔۔۔ حور۔۔۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

حور عین جبراً مسکرائی سب اندر داخل ہوئے

"میں نے تم سے کہا تھا میں آؤں گی"

"تو پتا تھا"

Posted On Kitab Nagri

"تو پھر اپنی یہ کیا حالت بنائی ہوئی ہے"

"ارے دادی کو لگا میں اپنے بالوں کا دھیان نہیں رکھ رہی اس لیے پکڑ کر تیل لگا ڈالا اور کس کر چوٹی ڈال دی"

حیا چلتے ہوئے اپنے اوپر ڈھائے گئے ستم کی داستان سنار ہی تھی شانزل زیر لب مسکرایا

جیسے ہی لیوینگ روم میں داخل ہوئے اندر بیٹھے دونوں بچوں پر نظر پڑی

"ارسلان، حمنا ابھی جاؤ ہم بعد میں کھیلیں گے"

"کیا کھیلیں گے"

حور کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ ایک دو تو حیا کو جڑ دے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"لوڈو کھیل رہے تھے نہ کوئی نہیں میں بعد میں کھیلوں گی اتنی قربانی تمہارے لئے دے ہی سکتی ہوں" اسی اثنا میں وہ بچے چلے گئے

"آپ لوگ بیٹھے میں آتی ہوں"

حیا کچن میں چلی گئی

Posted On Kitab Nagri

حورین کو جتنا غصہ آتا کم تھا

کچھ دیر بعد حیا ٹرائی گھسیٹتی ہوئی آئی اور میز پر لوازمات رکھنے لگی

"تم ڈھنگ سے تیار نہیں ہو سکتی تھی"
حور کو تو اس کے منہ میں لالی پاپ دیکھ دیکھ کر غصہ آ رہا تھا

"ارے یار ہم صبح سے لوڈو کھیل رہے تھے پھر مجھے کچھ یاد ہی نہیں رہا"

حور نے غصے سے اس کے منہ سے لالی پاپ نکال لیا
Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"حوریہ میری جھوٹی ہے تمہیں چاہیے تو میں دوسری دے دیتی ہوں"

"دفع ہو جاؤ حیا، جا کر دادی کو بلا کر لاؤ"

حیا دھپ سے سونے پر بیٹھ گئی

Posted On Kitab Nagri

"میری لالی پاپ دو تو ہی کوئی بات مانوں گی"

اس وقت حقیقتاً حورین کے دل میں سوال اٹھا کہ وہ اپنے بھائی کے ساتھ نا انصافی تو نہیں کر رہی

تبھی پیچھے روم سے دادی باہر نکلیں

"تم ابھی تک افلاطون بن کر گھوم رہی ہوں چلو کمرے میں جاؤ حلیہ درست کرو"

دادی اپنے آپ کو کچھ سخت کہنے سے روکا

حیا حور عین سے لالی پاپ جھپٹتی ہوئی کمرے میں بھاگی۔

شانزل نے شاہ زر کے کان میں سرگوشی کی

"تم سچ میں تیار ہو اس دو چوٹی والی لالی پاپ کی دیوانی افلاطون سے شادی کرنے کے لئے؟"

لہجہ سنجیدہ تھا مگر آنکھوں میں شرارت ناچ رہی تھی شاہ زر نظر انداز کیا اور اٹھ کر دادی کو سلام کیا

www.kitabnagri.com

حورین نے دادی کو بتایا کہ وہ کسی اور کے لئے نہیں بلکہ اپنے بھائی کے رشتے کے لئے آئی ہے حیا کی دادی تو نیلی

آنکھوں والے خوب رو شہزادے پر واری صدقے جا رہی تھیں انہوں نے یہ کہہ دیا کہ

"حور تمہاری عادت و صفات سے سبھی واقف ہے یقیناً تمہارا بھائی بھی ایسا ہی ہو گا مجھے تو اس رشتے سے کوئی

اعتراض نہیں"

حورین کے چہرے پر الو ہی چمک سے مزین رنگ بکھرے

Posted On Kitab Nagri

"شکریہ دادی آپ یقین رکھیں حیا کو ہمارے گھر میں کوئی تکلیف نہیں ہوگی"
شاہ زرنے حورین کو دیکھا وہ کسی دادی اماں کی طرح اپنے بھائی کی گارنٹی دے رہی تھی۔

"مجھے تم پر اور تمہارے بھائی پر پورا یقین ہے بچے، مگر کیا کروں میری عمر ہو گئی ہے نہ جانے کس وقت بلاوا آ جائے اور پھر تم حیا کے مزاج سے واقف ہونہ جانے کب اس کا دماغ گھوم جائے اسی لئے بیٹا میری خواہش ہے کہ نکاح جلد از جلد ہو جائے"

"دادی یقین مانیں میری بھی یہی خواہش ہے"

شاہ زرا اور شانزل دونوں حور عین کو دیکھ رہے تھے پھولے نہ سمانا محاورہ اس وقت حور عین پر فٹ تھا وہ بیک وقت دادی اماں اور چھوٹی سی بچی لگ رہی تھی وہ بہت اعتماد اپنے بھائی کے لیے کھڑی تھی اور اپنے بھائی کی شادی کے لئے بے حد ایکسائیٹڈ تھی۔

www.kitabnagri.com

"دیکھو بیٹھا مجھے غلط مت سمجھنا میں مگر میری عمر اب پتا نہیں کتنا وقت دے اسی لیے کہہ رہی ہوں"

"جی دادی ہم سمجھ رہے ہیں"

تبھی حور عین کو میسج موصول ہوا

Posted On Kitab Nagri

"تم جس کے بھی متھے مجھے مارنے لگی ہو اس طلال کے بارے میں بتا دینا دادی نے مجھے سختی سے بتانے سے منع کیا ہے اسی لئے ان کے سامنے مت بتانا"

حور عین نے میسج پڑھا پھر موبائل بند کیا

"زمان اور نائلہ عاطف کے ساتھ عاطف کے ماموں کے یہاں گئے ہیں میں تو چاہ رہی تھی نکاح آج ہی ہو جائے"

دادی نے خفیف سی مسکراہٹ کے ساتھ بات مکمل کی۔

"وہ تو ٹھیک ہے دادی لیکن والد کی غیر حاضری میں نکاح؟"

شاہ زرنے کہا

"میں ذرا زمان سے فون پر بات کر لوں جب تک تم لوگ بسم اللہ کرو"

دادی کے جاتے ہی حور عین شاہ زرن کی طرف متوجہ ہوئی

"ہائے اللہ شاہ کتنا اچھا ہو آپ کا نکاح آج ہی ہو جائے"

"تمہیں نہیں لگتا اس بارے میں پہلے تمہیں تمہاری دوست سے بات کر لینی چاہیے"

Posted On Kitab Nagri

شاہ نے پتے کی بات کی تھی

اودودہ ابھی سے اس کی رائے معنی رکھتی ہے "

شاہ زرنے اسکے سر پر چپت لگائی

"میں سیریس ہوں، صنم"

"کوئی نہیں اس سے تو میں ابھی کہوں گی تو ابھی نکاح پڑھوالے میری بہت چلتی ہے "

حور عین نے فرضی کالر اکڑائے حور عین کے نقش نقش سے خوشی پھوٹ رہی تھیں شانزل کو تو اس پاس کی خبر ہی نہیں تھی وہ اسے یک ٹک دیکھ رہا تھا نہ اسے آواز آرہی تھی نہ حور عین کے سوا کچھ دیکھائی دے رہا تھا پوری دنیا جیسے پس منظر چلی گئی تھی۔

www.kitabnagri.com

اسی لیے پوری گفتگو میں وہ خاموش تھا وہ بہت ہی انہماک سے حور عین کے چہرے پر بکھرے رنگوں کو دیکھ رہا تھا اسے ہمیشہ وہ ادھوری سی لگتی تھی کوئی ویرانی سی اس کی سبز آنکھوں سے چھلکتی تھی مگر آج وہ مکمل تھی اور بلاشبہ حسین بھی۔

دادی واپس آئیں

Posted On Kitab Nagri

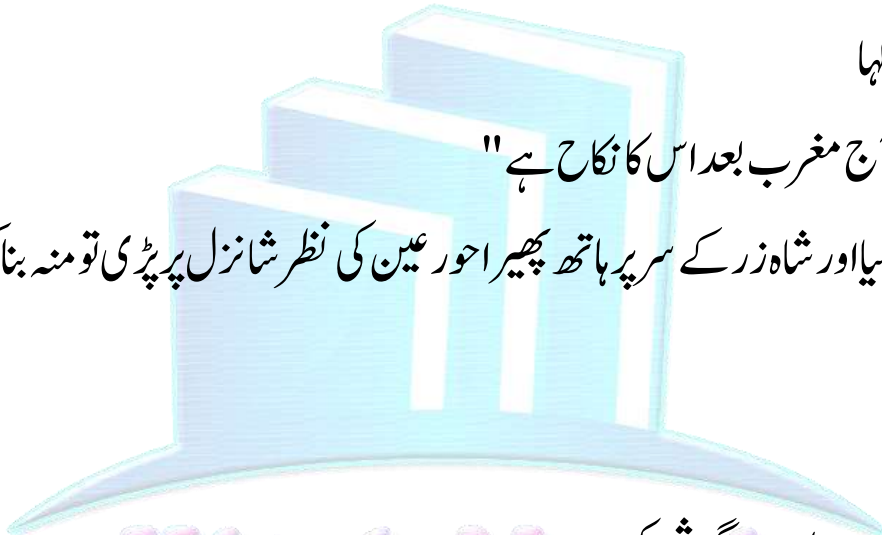
"بیٹا میری زمان سے بات ہوئی ہے وہ کہہ رہا ہے مطلب میری خواہش کی وجہ سے کہہ رہا ہے کہ آج نکاح کر لیں وہ راضی ہے رخصتی ان لوگوں کے آنے کے بعد کریں گے کوئی اعتراض تو نہیں بیٹا"

حور عین نے شاہ زر کی طرف دیکھا جیسے رضا مندی چاہیے شاہ زر نے مسکرا کر رضا مندی دی

حورین نے دادی سے کہا

"میں حیا کو بتاتی ہوں آج مغرب بعد اس کا نکاح ہے"

دادی نے اسے گلے لگا لیا اور شاہ زر کے سر پر ہاتھ پھیرا حور عین کی نظر شانزل پر پڑی تو منہ بنا کر حیا کے کمرے کی طرف چلی گئی۔



شاہ زر نے شانزل کے کان میں سرگوشی کی
"شرم کر جاؤ، میں اس کا بھائی ہوں میرے ہی سامنے گھورے جارہے ہو تمہاری بہن کے رشتے کے بات چل رہی ہے"

شاہ زر نے شانزل کو شرم دلانی جس کا شانزل پر رتی برابر بھی اثر نہ ہوا

"شرم تم کرو، لڑکی دیکھنے آئے تھے نکاح کر کے جاؤ گے تم زیادہ فاسٹ فارورڈ نہیں ہو"

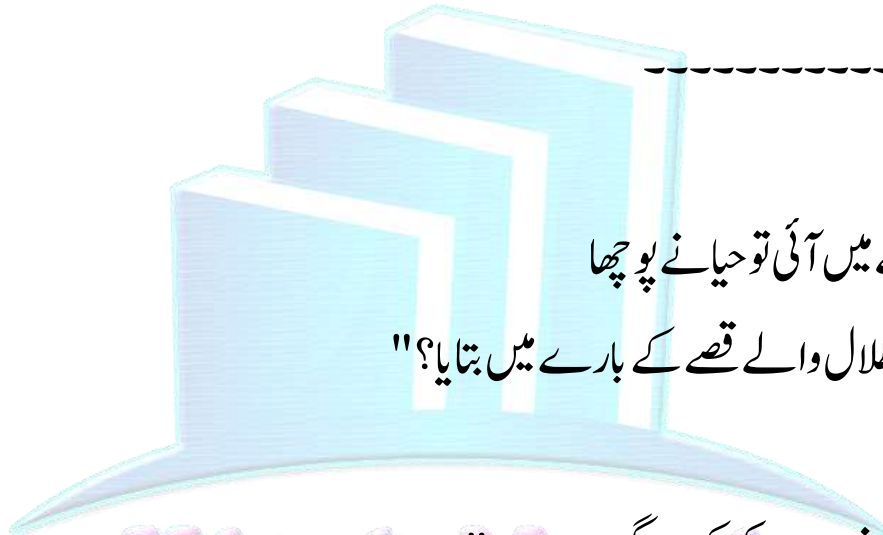
Posted On Kitab Nagri

"اپنی اپنی صلاحیتیں ہیں"

"فکر نہیں کرو صلاحیتیں تو حیا ہی ابھارے گی تمہاری"

دونوں مگن تھے تبھی دادی نے کہا

"تم لوگوں نے تو کچھ کھایا ہی نہیں لونہ بیٹا"



حور عین حیا کے کمرے میں آئی تو حیا نے پوچھا

"تم نے ان لوگوں کو طلال والے قصے کے بارے میں بتایا؟"

"پہلے تو مجھے یہ بتاؤ تم یہ نمونہ بن کر کیوں گھوم رہی ہو"

www.kitabnagri.com

"ارے یار بتایا تو تھا تمہیں"

ویسے میں یہ بتانے آئی ہوں کہ شام میں مغرب بعد تمہارا نکاح ہے اور رخصتی تمہارے ابو کے آنے کے بعد ہے"

Posted On Kitab Nagri

"ایسا بونے کہا"

"ہاں دادی نے فون پر بات کی تھی"

"ایسا نہیں ہے میں بتاتی ہوں کیا ہوا ہو گا ابونے کہا ہو گا کہ میں ایک مرتبہ خرچہ اٹھا چکا ہوں دوبارہ خرچہ نہیں کروں گا اسی لئے جلد از جلد مجھے دفع کریں"

"تم۔۔۔۔"

حور عین آگے کچھ کہتی اس سے پہلے دروازے پر دستک ہوئی اور شانزل داخل ہوا
"ہو گئے سہیلیوں کے راز و نیاز؟"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"آپ کو اس سے کیا"

حور عین نے اکھڑ کر جواب دیا

"ارے بابا میں تو اس لئے آیا تھا کہ شاپنگ نہیں کرنی حیا کے لیے؟ میں بھائی ہوں تو میرا فرض ہے"

ہیا کھلکھلا کر ہنسی

Posted On Kitab Nagri

"آپ تو حور سے ڈرنے لگے ہیں"

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

"سب کے دن آتے ہیں"

شانزل نے ایک اداسے جواب دیا

Posted On Kitab Nagri

"چلیں نہ شاپنگ کرنی ہے وہ میں اپنی پسند سے کروں گی"
حور عین نے اشتیاق سے کہا

"چلو"

حیا بھی تیار ہو گئی جہاں شاپنگ ہو وہاں حیا نہ ہو یہ تو ناممکن ہے۔

"ذرا نہادھو لو ویسے بھی گھر میں بیٹھو ورنہ روپ نہیں آئے گا"

"ٹھیک ہے دادی اماں"

حیا نے تپ کر حور عین کو جواب دیا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"ارے یار میرے بچوں کو تو آنے دو پھر ان کے بچوں کی باری آئے گی تب حور دادی اماں کہلائے گی پہلے اماں تو کہلانے دو"

شانزل کی بات پر حورین کا چہرہ سرخ ہوا اور حیا کی ہنسی چھوٹ گئی حور عین نے وہاں سے جانے میں ہی عافیت جانی اور باہر نکل گئی۔

Posted On Kitab Nagri

حورین نے ساری شاپنگ اپنی پسند سے کی

"شاہ اپ پر یہ اچھا لگے گا"

"جو میری صنم کو پسند ہے وہی پہنوں گا"

"آپ کو پتہ ہے میں آسمانوں پر اڑ رہی ہوں"

"زمین پر آ جاؤ عصر ہونے والی ہے میں یہ پیک کرواتا ہوں تم اپنے لیے ڈریس دیکھو"

کہہ کر شاہ زرا چلا گیا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"آہم آہم میرے لئے کیا پسند کیا ہے"

شانزل نے دلکشی سے کہ

"میں چھپوڑے لوگوں کے لئے شاپنگ نہیں کرتی"

Posted On Kitab Nagri

"لا حول پڑھو، تم مجھے چھچھورا کہہ رہی ہو؟ میں نے کونسی چھچھوروں والی حرکت کی ہے؟"

"آپ۔۔۔ آپ مجھے دیوار کے پار سے دیکھتے تھے، آپ نے مجھے آنکھ ماری، مجھے گھور گھور کر دیکھتے ہیں اور اوپر سے اول فول بولتے ہیں"

حور عین نے سب کچھ گنوا یا شانزل چہرے پر دلکش مسکراہٹ نے احاطہ کیا۔
"گھور کا نہیں دیکھتا ہوں محبت سے دیکھتا ہوں"

"ہو نہہ، ہٹیں کپڑے دیکھنے دیں"

"نہیں میں پسند کروں گا تو وہی روکھے پھیکے رنگ پسند کروں گی"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"زیادہ پھیلیں مت روٹھی ہوئی ہوں آپ سے"

شانزل کو ایک بات سمجھ آگئی کہ اب اسے کسی بھی طرح اپنی روٹھی ہوئی بیوی کو منانا پڑے گا وہ ہر بات پر ایک ہی جملہ اس کے منہ پر دے مارتی تھی
"روٹھی ہوئی ہوں آپ سے"

درپردہ وہ چاہتی تھی شانزل اسے منائے ایک مان تھا اسکے لہجے میں جیسے اسکی غلطی کے باوجود شانزل ابراہیم اسے منائے گا۔

Posted On Kitab Nagri

شانزل اسکی بات پر مسکرایا اور پھر اس کے لیے کپڑے پسند کرنے لگا اسے پتہ تھا حور عین جہانزیب شانزل ابراہیم کی بات ٹال ہی نہیں سکتی۔

شاہ زر حور عین اور شانزل نے ایک کمرہ بک کیا اور وہاں تیار ہو کر مغرب بعد حیا کے گھر پہنچے وہاں پر اعظم بھائی آچکے تھے اور کچھ جاننے والے بھی

حور عین جلدی سے حیا کے کمرے میں گئی اسے تیار کیا۔
حور عین کالے رنگ کے گرارے میں جس پر گولڈن رنگ کی زردوزی اور موتیوں کو کام تھا نظر لگ جانے کی حد تک خوبصورت لگ رہی تھی۔

وہیں شانزل ابراہیم کالے پٹھانی میں اپنی تمام ترو جاہت سمیت چھایا ہوا اتحاد و نوں بلیک لو برڈز کے کیا ہی کہنے تھے

سفید کرتا شلوار پر گولڈن واسکٹ پہننے نیلی آنکھوں والے شاہ زر جہانزیب کی چھب ہی نرالی تھی۔

تبھی حورین گھونگھٹ میں چھپی حیا کو لے کر آئی حیا سرخ رنگ کے جوڑے جس پر آئینوں اور زردوزی کا نفیس کام تھا سہج سہج کر قدم اٹھاتی آئی

حور عین نے اسے شاہ زر کے پاس میں بٹھایا تھا

شانزل نے حیا کے سر پر ہاتھ رکھا جیسے اپنے ہونے کا یقین دلارہا ہو

Posted On Kitab Nagri

پھر قاضی صاحب نے نکاح پڑھانا شروع کیا

"حیا زمان ولد زمان عبیر آپ کا نکاح شاہ زر جہانزیب ولد جہانزیب سکندر کے ساتھ بعوض ایک کروڑ روپے مہر سکہ رائج الوقت طے پایا ہے کیا آپ کو قبول ہے؟"

حیا نے جھٹکے سے سر اٹھایا

کیا اس کا نکاح شاہ زر سے ہو رہا تھا ایک لخت اس کے منہ سے نکلا
"باگڑ بلا؟"

یہ سرگوشی اس نے خود سے کی تھی مگر شاہ زر کے کانوں تک پہنچ گئی شانزل نے حیا کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا تو حیا نے
کہا

"قبول ہے"

حیا کا دل بہت زور سے دھڑکا۔

"قبول ہے"

"قبول ہے"

ہر مرتبہ دل نے دھڑک کر اپنے ہونے کا ثبوت دیدل تو پہلے بھی دھڑکتا تھا مگر اب کی بار ان دھڑکنوں کی لے ہی
نزالی تھی حیا کو خود پر تعجب ہو رہا تھا



Posted On Kitab Nagri

پھر قاضی صاحب شاہ زر کی طرف متوجہ ہوئے

"شاہ زر جہانزیب ولد جہانزیب سکندر آپ کا نکاح حیا زمان ولد زمان عمیر سے بعوض ایک کروڑ روپے مہر سکھ رائج الوقت طے پایا ہے کیا آپ کو قبول ہے"

"قبول ہے"

فضا میں شاہ زر کی گھمبیر آواز گونجی اور حیا کی دل کی دنیا میں ایک طوفان اٹھ اٹھا۔

"قبول ہے"

حیا کا دل دوسری مرتبہ شاہ زر کی آواز پر اتنی زور سے دھڑکا تھا کہ اسے لگاب اس کا دل باہر آ جائے گا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"قبول ہے"

حیا کو لگا اس کا روم روم عضوِ سماعت بنا ہوا ہے حیا کو خود کی کیفیت پر حیرانی ہوئی تھی وہ آج سے پہلے کبھی اس صورتحال سے نہیں گزری تھی

بس اسی وقت وحی کی صورت میں حیا زمان کے دل میں شاہ زر جہانزیب کی محبت نازل ہوئی تھی یہی لمحہ تھا نزولِ محبت کا۔

Posted On Kitab Nagri

ایجاب و قبول کے بعد مبارک باد کا سلسلہ شروع ہوا۔

"رخصتی مہینے بھر بعد طے پائی ہے"

حور عین نے حیا کو بتایا جو کمرے میں بیٹھی اپنے ہتھیلی پر غور و خوض کر رہی تھی۔

"تم نے سوچا بھائی کے بارے میں؟"

مرغے کی وہی ایک ٹانگ۔ حورین تو جھنجھلا گئی

"نکاح ہوا ہے تمہارا شادی نہیں، شادی کے بعد سوچوں گی"

"تمہیں پتا ہے اشعر ہانیہ تک خبر پہنچ گئی ہے دونوں ہی پھرے ہوئے ہیں میں نے کہہ دیا کہ پرسوں گھر آجائیں

میں ڈرن بناؤں گی، ویسے میرے ابو کی بیوی کی شکل تو دیکھنے لائق ہو گی"

www.kitabnagri.com

"تم سدھر نامت، ہمیں کچھ کام آگیا ہے اسی لیے ابھی نکلتا ہو گا تم کب چلوں گی؟"

"میں تو کل جاؤں گی تم لوگ بھی پرسوں آ جانا ڈرن پر تم بھی کیا یاد رکھو گی"

شانزل بھی حیا سے مل کر چلا گیا

Posted On Kitab Nagri

حیاء پر لیٹی خود کی کیفیت پر حیران ہو رہی تھی اسے خود پر شاہ زر جہان زیب حاوی ہوتا محسوس ہوا۔
اسے وہ آج تک ملتی آئی تھی بے شک وہ خوبصورت تھا اس سے بھی زیادہ مگر اس نے شاہ زر کی طرف کبھی دھیان
نہیں دیا لیکن نکاح کے بعد اس کے دل میں کن'من' سے جذبات کھلبلی مچا رہے تھے۔



وہ نیلی آنکھوں والا شخص اسے اپنے حواسوں پر چھٹا ہوا محسوس ہوا

حیا نے زیر لب کہا

"حیا اور شاہ زر"

"حیا شاہ زر"

"حیا شاہ زر جہان زیب"

www.kitabnagri.com

ایک مسکراہٹ اس کے ہونٹوں کو چھو گئی

رات بھر حیا نے اپنا نام دہرایا۔

اسے تو پتہ ہی نہیں تھا کہ اسکا نکاح کس سے ہو رہا ہے۔ نہ حیا نے پوچھا نہ حور عین نے بتایا۔ اسے تو یہ تجسس ہی

نہیں تھا کہ اسکا نکاح کس سے ہو رہا ہے وہ تو بس حور عین کو خوش دیکھنا چاہتی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

مگر حیا کو لگا اس کے احساسات بدل رہے ہیں۔

گھر پہنچنے کے بعد شانزل اور شاہ زر کسی کام سے چلے گئے شاہ زر دیر رات گھر لوٹا تھا اسکے انتظار میں حور عین دیر سے سوئی اسی لئے دوسرے

دن جب تک وہ اٹھی شاہ زر آفس جا چکا تھا۔

لنچ تک وہ اچھی خاصی بور ہو چکی تھی وہ ابھی ابھی نہا کر نکلی تھی گیلے بال پشت پر ایسے ہی بکھرے ہوئے تھے۔
لان میں چیئر پر بیٹھے اس کا دھیان بھٹک کر شانزل کی طرف چلا گیا۔
بھاری بوٹوں کی آہٹ پر وہ چونک کر خیالوں کی دنیا سے باہر نکلی اس سے پہلے پلٹ کر دیکھتی کسی نے اس کے اوپر
بڑا سا کالا کپڑا ڈالا وہ چھٹپٹا کر باہر نکلنے کی کوشش کرنے لگی مگر مقابل کی گرفت مضبوط تھی۔

www.kitabnagri.com

وہ اتنی حواس باختہ ہوئی کہ منہ سے چیخ بھی نہ نکل سکی

اس کا دل اچھل کر حلق میں آ گیا وہ خود کو چھڑوانے کی ناکام کوشش کرنے لگی مگر مقابل نے اسے اٹھا کر کار میں
ڈال دیا حورین نے ایک گہری سانس لی اور اپنے حواس بحال کرنے لگیں لیکن وہ چونک گئی

Posted On Kitab Nagri

جب ہوش ٹھکانے لگے تو عقل سے سارے پردے ہٹے چلے گئے پہلے وہ حواس باختہ تھی پھر ہوش میں آئی پھر
حیران ہوئی اور اب حیرانگی کی جگہ غصے نے لے لی

"میں کہتی ہوں ہٹائیں اسے ورنہ مجھ سے برا کوئی نہ ہوگا"

گاڑی میں ایک جاندار قہقہہ گونجا حور عین نے محسوس کیا گاڑی رکی

پھر کسی نے حور عین پر سے کالا کپڑا ہٹایا حورین جھپٹنے کے انداز میں مڑی
"آپ کو شرم نہیں آئی ایسی حرکت کرتے ہوئے"

"اب اس میں شرم کیسی"

حور عین سامنے بیٹھے مطمئن سے شانزل کو دیکھ کر آگ بگولا ہو گئی

www.kitabnagri.com

"کیا میں پوچھ سکتی ہوں آپ نے یہ حرکت کیوں کی؟"

شانزل نے بڑے آرام سے کارسٹارٹ کر کے راستے پر ڈالی

"کرنی پڑی، میں مجبور تھا"

Posted On Kitab Nagri

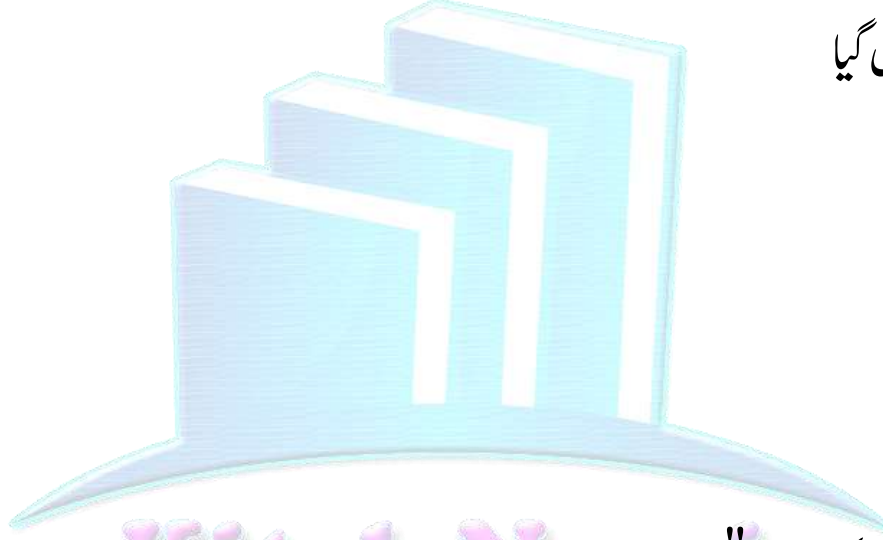
شانزل کا اطمینان قابل دید تھا

"تو مسٹر مجبور انسان، مجھے اپنی مجبوری بتانے کا تکلف کریں گے؟"

"میری مجبوری یہ ہے کہ میری بیوی بالکل میری طرح ضدی ہے"
حورین ک امنہ ہی کھل گیا

"میں ضدی ہوں؟"

یہ سوال ہر گز نہیں تھا



"میری بیوی نخریلی بھی بہت ہے"
حور عین تو تپ گئی شانزل نچلا لب دبائے مسکراہٹ روکنے کی کوشش کر رہا تھا۔

"۔۔۔۔ ابھی کے ابھی گاڑی روکیں"

"کیوں؟"

Posted On Kitab Nagri

"کیونکہ میں کہہ رہی ہوں ابھی کے ابھی گاڑی روکیں مجھے نہیں جانا آپ کے ساتھ"

"دیکھ لومیری بیوی کس قدر مغرور ہے"

حورین بھٹناگئی اور پھر منہ پھلا کر بیٹھ گئی۔ اس کے پھولے پھولے منہ کو دیکھ کر جو خواہش شانزل ابراہیم کے دل میں جاگی اگر وہ اس پر عمل کرتا تو حور نے یقیناً اسے گاڑی سے باہر پھینک دینا تھا۔

"ویسے تم نے مجھے پہچانا کیسے"

"آپ کی بیوی منہ پھٹ بھی ہے اسی لئے میں نہیں بتاؤں گی"

شانزل نے ایک اور جاندار قہقہہ لگایا اور گاڑی روک دی حور باہر نکلی اور پوری قوت سے دروازہ بند کیا شانزل بھی باہر نکلا حور عین بغیر اس پاس دیکھے آگے بڑھنے لگی

"حور"

آج بھی شانزل ابراہیم کی ایک پکار حور عین شانزل ابراہیم کے قدم زنجیر کر لینے کو کافی تھی حورین رکی

Posted On Kitab Nagri

"چاہے دے یار خوشیاں....."

شانزل کی انتہائی دلفریب آواز فضا میں گونج اٹھی
حور عین نے مڑ کر دیکھا

"ہو جائیں اب میں سے ہم....."

وہ headworn mic پہنے پوری شان سے قدم اٹھاتے ہوئے اس کی طرف بڑھ رہا تھا وہ اس قدر دلفریب
آواز میں گنگنا رہا تھا کہ لوگ آس پاس جمع ہونے لگے mic کی وجہ سے دور دور تک اس کی آواز گونج رہی تھی۔

"دل میں تو جگہ دے۔۔۔"

"یہ فاصلوں کو کر دے تو کم۔۔۔"

یہ التجا کرتے ہوئے شانزل نے اپنی ہتھیلی حور عین کے سامنے پھیلائی۔
شانزل ابراہیم اپنی آواز کی صورت میں حورین پر طلسم پھونک رہا تھا۔ حور عین نے میکا کی انداز میں اپنا ہاتھ اس
کی ہتھیلی پر رکھ دیا

"مانگی مانگی دعا مانگی ہے۔۔۔"

شانزل وہی ہاتھ پکڑ کر حور عین کے ساتھ ڈانس اسٹیپ کرنے لگا اوپر سے گلاب کی پنکھڑیوں کی برسات ہونے
لگی۔

Posted On Kitab Nagri

حور عین نے سراٹھا کر دیکھا تو اوپر ہیلی کاپٹر منڈلاتے ہوئے پھولوں کی برسات کر رہا تھا وہ مسکرائی پھر شانزل کو دیکھا اور پوری طرح اس کا ساتھ دینے لگی۔

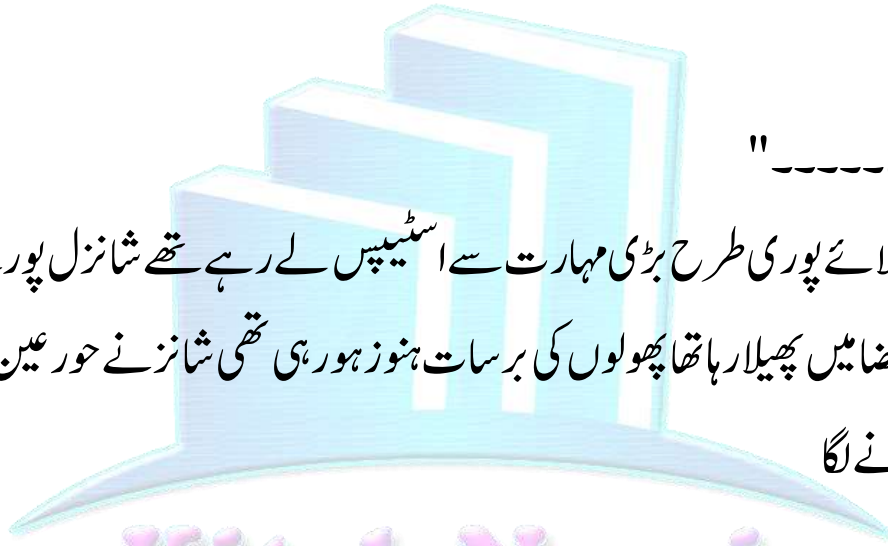
"بس یہی دعا مانگی ہے"

"میں دن بدن تجھ میں رہوں۔۔۔"

"اووو۔۔۔"

"اف تک نایار کروں۔۔۔۔"

وہ دونوں آس پاس بھلائے پوری طرح بڑی مہارت سے اسٹپس لے رہے تھے شانزل پورے سروساز کے ساتھ اپنی آواز کا سحر فضا میں پھیلا رہا تھا پھولوں کی برسات ہنوز ہو رہی تھی شانزل نے حور عین کی انگلی پکڑ کر اوپر کی اور گول گول گھومنے لگا



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"تیرا ہو کے رہوں۔۔۔۔۔ ہاں رہوں۔۔۔۔۔"

"تیرا ہو کے رہوں۔۔۔۔۔ اووو۔۔۔۔۔"

"تیرا ہو کے رہوں۔۔۔۔۔ ہاں رہوں۔۔۔۔۔"

"تیرا ہو کے رہوں۔۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

شانزل نے اسے گول گول گھماتے ہوئے اپنے ایک بازو پر گرایا حور عین شانزل کی آنکھوں میں کھوئی تھی اوپر سے ایک (rope) رسی آئی شانزل نے دوسرے ہاتھ سے rope میں لگے loop کو اپنی جیکٹ میں لگایا نظریں ہنوز حور عین کی سبز آنکھوں کو باندھے ہوئے تھی۔

اور وہ اسی طرح گنگنایا

"برسوں سے چاہا ہے جو

وہ چاہت ہے تو۔۔۔۔ چاہت ہے تو

آنکھوں میں خواب ہے جو

وہ خواب ہے تو۔۔۔۔ خواب ہے تو"



آخری مصرعے پر حور عین کو لگا وہ ہواؤں میں ہے
حورین نے نیچے دیکھا وہ حقیقتاً ہواؤں میں تھی۔ وہ روپ (rope) ہیلی کاپٹر سے لٹکی تھی وہ دونوں اوپر اٹھتے جا رہے تھے

حور عین کسی روپ سے نہیں بندھی تھی اس کے گرد شانزل ابراہیم کے مضبوط بازو کا حصار تھا۔

میری روح کا جو سکون

Posted On Kitab Nagri

مجھ پہ ہے تیرا جنون

پھول ابھی برس رہے تھے ہیلی کاپٹر آہستہ آہستہ گول گول چکر لگانے لگا

"مانگی مانگی دعا مانگی ہے۔۔۔"

"بس یہی دعا مانگی ہے"

"میں دن بدن تجھ میں رہوں۔۔۔"

"اووو۔۔۔"

"اف تک ناپیارا کروں۔۔۔۔"

ہیلی کاپٹر مزید تیزی سے چکر لگانے لگا حور عین ایک لمحے کو بھی خوف کا شکار نہ ہوئی۔ وہ دونوں بغیر پر کے ہواؤں میں اڑ رہے تھے۔

www.kitabnagri.com

"تیرا ہو کے رہوں۔۔۔۔ ہاں رہوں۔۔۔"

"تیرا ہو کے رہوں۔۔۔۔ اووو۔۔۔"

"تیرا ہو کے رہوں۔۔۔۔ ہاں رہوں۔۔۔"

"تیرا ہو کے رہوں۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

پوری کائنات میں صرف شانزل ابراہیم ہی تھا جو اپنی روٹھی ہوئی بیوی کو اس انداز سے مناسکتا تھا وہ اس کا ہونا چاہتا تھا حور عین کو اور کیا چاہیے تھا۔

وہ دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے ساکت تھے وہ خاموش ہو تو نیچے سے شوراٹھا

....KISS HER"

".....KISS HER

آدھا شہر نیچے جمع تھا وہ دونوں تو کب سے کھوئے ہوئے تھے انہوں نے نیچے دیکھا تو اس وقت وہ لوگ شہر کی سب سے مشہور شاہراہ پر آسمان پر تھے
لوگ اپنی اپنی گاڑیاں روک کر اس شہزادے کو بہت فیاضی سے محبت لوٹاتے اور پھولوں کی شکل میں وفائیں برساتے اشتیاق سے دیکھ رہے تھے۔

حورین نے پھر شانزل کی آنکھوں میں دیکھا وہ آنکھوں میں محبت کا ایک جہان آباد کیے شوخ نظروں سے حورین کو دیکھ رہا تھا جو مسکراہٹ اس کے لبوں پر ناچ رہی تھی اسے دیکھ کر حورین گھبراگئی پلکیں لرز کر جھک گئیں

"پلیز شان۔۔۔۔۔ سب دیکھ رہے ہیں"

Posted On Kitab Nagri

شانزل ابراہیم کے پھونکے ہوئے طلسم میں تو دنیا سے بیگانی ہو گئی تھی مگر اب اسے ٹوٹ کر شرم آرہی تھی اس نے شرم کر اپنا سر شانزل کے کندھے پر رکھ کر چہرہ چھپالیا۔

اگر شانزل کوئی پیش رفت کرتا تو وہ پھر سے روٹھ جاتی بہت مشکل سے شانزل نے خود کو روکا مگر اس کی معصومیت پر شانزل کا دل پہلو میں لوٹ کر رہ گیا۔

شانزل نے بہت مشکل سے اپنے بے قابو ہوتے دل کو سنبھالا اور ایک ہاتھ سے اشارہ کیا۔
ہیلی کاپٹر آگے بڑھنے لگا پھر شانزل نیچے کھڑی عوام کو کہا
"we need some privacy, guys"

جس شوخ انداز سے اس نے یہ جملہ ادا کیا تھا نیچے کھڑے لوگوں نے ہوٹنگ شروع کر دی حور عین نے کچھ اور اپنا چہرہ چھپالیا۔

شانزل ابراہیم کو پتہ تھا بلکہ پوری دنیا جانتی تھی اس کے اظہار کی طرح یہ واقعہ بھی کل کے اخبار اور نیوز چینل کی زینت بننے والا تھا۔

وہ دونوں اس وقت سمندر کے کنارے کھڑے تھے اور سورج غروب ہو رہا تھا حورین کا ہاتھ اب بھی شانزل کے ہاتھ میں تھا

Posted On Kitab Nagri

"اب تو بتادو تم نے مجھے کیسے پہچانا؟"

"مسٹر مجبور انسان، آپ کا جب اگلی مرتبہ مجھے کڈنیپ کرنے کا ارادہ ہو تو میں بتادوں کہ میں آپ کو آپ کے لمس سے پہچانتی ہوں" شانزل مسکرایا۔

"میں آپ کو پہلے ہی پہچان لیتی مگر میں اچانک حواس باختہ ہو گئی تھی، مجھے احساس ہوا کہ یہ کوئی اور نہیں میرے شوہر نامدار ہیں مگر میں نے اپنے خیال کی نفی کی کیونکہ اس وقت میں آپ کے بارے میں ہی سوچ رہی تھی مجھے لگا ہو سکتا ہے میرا یہ خیال غلط ہو۔۔۔ جب میں نے خود کو ریلیکس کرنے کے لئے گہری سانس لیں تب مجھے یقین ہو گیا کہ یہ کوئی اور نہیں میرے شوہر نامدار ہیں میں تو آپ کو آپ کی خوشبو سے بھی پہچانتی ہوں"

شانزل کو لگا اسکی روح اندر تک شاد ہو گئی ہو

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

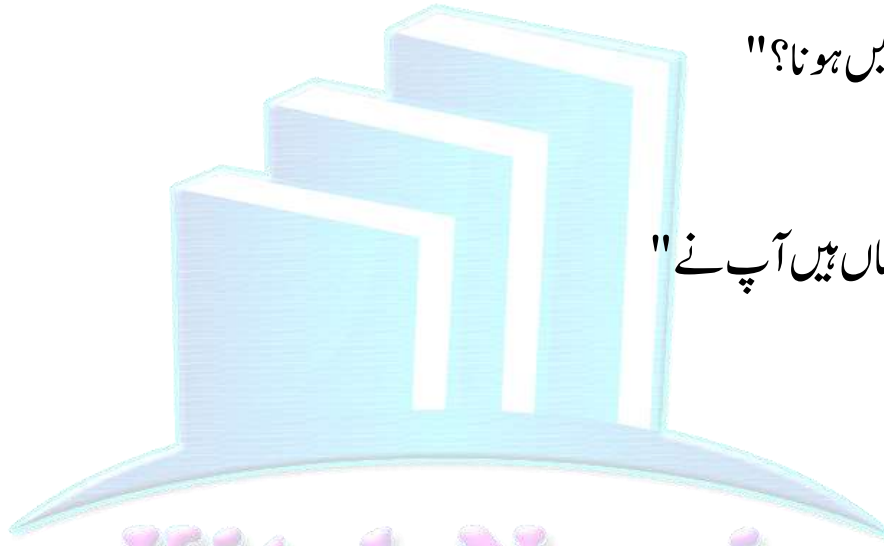
"یعنی اگلی مرتبہ مجھے ان چیزوں کا دھیان رکھنا ہوگا"

حور عین اس طرح ہنسی جس طرح کوئی بڑا کسی بچے کی نادانی پر ہنستا ہے

Posted On Kitab Nagri

"خام خیالی ہے آپ کی،،،، میں تب بھی آپ کو پہچان لوں گی، دراصل میں نے ابھی بھی آپ کو پہچان لیا تھا میرے لاشعور میں یہ بات تھی کہ یہ آپ ہی ہے مگر حواس باختگی کی وجہ سے میں نے اس پردہ بیان نہیں دیا میں ایک بات بتا دوں لمس اور خوشبو تو بہت بعد کی بات ہے میں تو آپ کو آپکی آہٹ سے پہچانتی ہوں"

حور عین بڑے مزے سے اپنی صلاحیتوں کا تذکرہ کر رہی تھی اسکی محبت پر شانزل کا دل خوشی سے جھوم اٹھا۔



"اب تو روٹھی ہوئی نہیں ہونا؟"

"روٹھنے لائق چھوڑا کہاں ہیں آپ نے"

"تو چلیں گھر؟"

"آپ مجھے میرے گھر چھوڑ دیں؟"

"کیوں؟"

شانزل تقریباً چینٹا تھا

Posted On Kitab Nagri

"ایویں، آپ کے ساتھ چلی جاؤں۔ آپ پورے طریقے سے میرے گھر آئیں گے اور میرے بھائی سے مجھے مانگ کر لے جائیں گے"

"حور؟"

شان کی آواز صدے سے چور تھی۔

"آپ میری بات نہیں ٹالیں گے"

لہجے میں نہ دھمکی تھی، نہ استحقاق، نہ ہی التجا، اور نہ ہی یہ سوال تھا، اس کا لہجہ مان سے لبریز تھا شانزل ابراہیم کس طرح اسکا مان توڑ دیتا۔

ٹھیک ہے،،، مگر ایک بات مجھے سمجھ آگئی ہے مستقبل قریب میں تم نے میری ایک نہیں سننی، ہونا وہی ہے جو تم چاہتی ہو،،، اف خدا میں نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ کوئی مجھے اپنے تابع کر سکتا ہے"

حور عین کھلکھلا کر ہنس پڑی

"واہ کافی سمجھدار ہو گئے ہیں آپ؟ بالکل ٹھیک پیشین گوئی کی ہے مستقبل کی"

Posted On Kitab Nagri

سورج غروب ہو چکا تھا، اپنے ساتھ تمام کدورتیں، شکوے، غم، ناراضگی، غصہ سب لے ڈوبا تھا۔

آج حیا کے گھر پر ڈیز تھا شاہ زر اور حور عین، حیا کے اپارٹمنٹ پہنچے تو شانزل کی گاڑی بھی ان کے پیچھے آکر رکی حور عین نے شانزل کو دیکھ کر منہ بنایا۔

شانزل نے شاہ زر سے مصافحہ کیا پھر وہ لوگ اندر کی طرف بڑھنے لگے شانزل نے حور عین کے کان میں سرگوشی کی

"منہ بگاڑنے کی ضرورت نہیں ہے مجھے پتا ہے مجھے دیکھ کر تم خوش ہو رہی ہو"

جیسے ہی وہ لوگ اندر داخل ہوئے تو ایک بال اڑتی ہوئی آکر شاہ زر کے کندھے پر لگی

"یاہوووو۔۔۔ ہم جیت گئے"

www.kitabnagri.com

جی بالکل یہ آواز حیا کی تھی محترمہ اپارٹمنٹ کے بچوں کے ساتھ کرکٹ کھیلنے میں مصروف تھی۔

وہ کود کود کر اپنی جیت کا جشن منا رہی تھی اور بچے اس کا بھرپور ساتھ دے رہے تھے زیادہ حیرت کی بات یہ تھی کہ وہ نکاح والے جوڑے میں تھی۔ حیا کی نظر ان تینوں پر پڑی تو بچوں کو دفع کر کے ان کے پاس آئی اس نے مشترکہ سلام کیا۔

Posted On Kitab Nagri

اور حور عین کا میٹر گھوم گیا
"تم انسان نہیں بن سکتی کیا؟"

"تمہارے لیے تو میں کچھ بھی بن سکتی ہوں"

وہی لاپرواہ اندازہ حیا کا خاصہ تھا۔

حیا کی نظر شاہ زر پر پڑی ڈارک بلوٹو پیس میں ہم رنگ آنکھوں کے ساتھ وہ حیا کی دل کی دنیا
تہہ وبالا کر گیا۔

"اس قدر ہینڈ سم لگیں گے تو میری جان ہی نکل جائے گی"

حیا نے دل میں سوچا تبھی پیچھے سے ہانیہ کی آواز آئی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"آپی۔۔۔ اشعر کے بچے کو سمجھا دیں مجھے تنگ کر رہا ہے"

"آرہی ہوں،،، چلیں اندر"

"یہ دونوں پہنچ گئے؟"

حور عین نے سوال کیا

Posted On Kitab Nagri

"صبح صبح ہی دھمک پڑے تھے جان کھائی ہوئی ہے میری"

"یہ دونوں ابھی تک ایسے ہی ہیں؟"

شانزل نے پوچھا

"بالکل ویسے ہی سانپ اور نیولا"

دروازہ کھلتے ہی ہانیہ کی رونی شکل نظر آئی سبھی صوفے پر براجمان ہوئے



"تمہارے منہ پر بارہ کیوں بکے ہوئے ہیں؟"

حور عین کو ترس آیا اس پر۔

www.kitabnagri.com

"ابھی اس میں شکایت کا پٹارا کھول لینا ہے"

حیا نے تپ کر کہا

"ہاں تو کیا کروں آپ کا وہ دودن بڑا کزن مجھے بھینس کہہ رہا ہے، بتائیں ان کپڑوں میں بھی لگ رہی ہوں؟"

Posted On Kitab Nagri

جواب حیا کی طرف سے نہیں اشعر کی طرف سے آیا تھا جو کچن سے اسپرن پہنے ہاتھ میں کفگیر لیے وارد ہوا تھا۔
"غلطی ہو گئی تم بھینس نہیں کی گینڈے کی بہن لگ رہی ہو"

"یار کیسی باتیں کر رہے ہو؟"
شانزل نے ٹوکا۔

"تو کیا کروں بھائی، دیکھیں ذرا مجھ پر کتنا ظلم ہو رہا ہے، دو دو لڑکیاں گھر میں موجود ہے اور میں پوریاں تل رہا ہوں"

شاہ زر کو یہ سب عجیب لگا مگر یہ حیا کے کزن ہے تو ایسے ہی ہونے ہے یہ کہہ کر خود کو سمجھا لیا۔
اشعر کے وجہ بتانے پوری حور عین نے اپنا سر پیٹ لیا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"حیا، یہ کیا حرکت ہے"

"جتنا اس نے ہمیں تنگ کیا ہے اتنا تو بنتا ہے، ویسے بھی چار پوریاں تلنے سے یہ گھس تھوڑی جائے گا"

اشعر کی نظر اجنبی چہرے یعنی شاہ زر پر پڑی

Posted On Kitab Nagri

"آپ غالباً شاہ زرجہا نزیب ہیں؟"

اشعر نے پوچھا

"اسلام و علیکم" اشعر نے ہاتھ ملایا

پھر حورین کی طرف متوجہ ہوا

"حور تمہیں ذرا ترس نہیں آیا اپنے بھائی پر،،،، اس آفت کی پرکالہ کو اپنے بھائی کے متھے مارتے ہوئے"

وہ بہت سنجیدگی سے کہہ رہا تھا حیا نے پاس پڑا کشن اٹھا کر دے مارا

"نکلو تم یہاں سے پوریاں تلو"

اشعر چلا گیا



www.kitabnagri.com

"السلام علیکم، میں ہانیہ ہوں حیا آپ کی کزن"

"و علیکم السلام"

شاہ زرنے جواب دیا۔

"ہائے آپ یہ تو بہت ہینڈ سم ہے"

ہانیہ نے دل کی بات زبان پر لانے میں دیر نہیں کی

Posted On Kitab Nagri

شانزل نے کہا

"یہی جملہ تم نے مجھے دیکھ کر بھی کہا تھا"

"تو کیا کروں آپ لوگ اتنے خوبصورت ہو کیا کھاتے ہو"

"فی الحال تو کھانا کھالو، بد تمیز لڑکی"

اشعر نے کچن سے ہانک لگائی

"تم چپ کر جاؤ بد تمیز لڑکے"

ہانیہ نے دو بد و جواب دیا



"چلو اٹھو ہم ٹیبل سیٹ کرتے ہیں ورنہ اس ابلاناری نے طعنے مار مار کر کان کھا جانا ہے"

حیا کے کہنے پر وہ دونوں بھی ٹیبل سیٹ کرنے اٹھ گئیں۔

Posted On Kitab Nagri

سبھی کھانے کے دوران ہلکی پھلکی باتیں کر رہے تھے مگر اشعر اور ہانیہ وزن دار بحث میں مشغول تھے حیا کی نظر بھٹک بھٹک کر شاہ زر پر جا رہی تھی۔

"توبہ میں کیا کر رہی ہوں؟

پھر حیا نے اپنی توجہ بڑی مشکل سے حور عین کے بنائے ہوئے چیز آلیٹ پر مبذول کی ابھی پہلا نوالہ اٹھایا ہی تھا کہ نیل بجی اوہ کون آگیا کہہ کر حیا دروازے پر چلی گئی اشعر نے موقع غنیمت جانا اور چیز آلیٹ کی پلیٹ اٹھالی

"اشعر حیا آپ تمہیں چھوڑیں گی نہیں"

"تم چپ کر ویہ بدلہ ہے"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"دیکھو اشعر یہ میں نے بنایا ہے حیا بہت غصہ کرے گی"

حورین نے بھی نتیجہ سے باخبر کیا

"اسے تو میں دیکھ لوں گا اتنا تو میرا تنگ کرنا بنتا ہے"

اشعر نے جلدی جلدی آلیٹ ختم کیا پھر آس پاس پڑے گلدان وغیرہ ہٹا دیے

Posted On Kitab Nagri

"یہ کیوں کر رہے ہو؟"

شاہ زرنے سوال کیا

"آپ کی منکوحہ نہایت ہی ظالم ہے جو ہاتھ میں آیا اٹھا کر دے مارنا ہے آپ بھی اپنے گھر سے ایسی بھاری چیزیں

نکال دیجئے گا"

اشعر نے مفت مشورہ دیا

تبھی حیا واپس آئی

اور اپنی پلیٹ خالی دیکھ کر اس کا چہرہ اس کے کپڑوں کی طرح سرخ ہوا شرم سے نہیں غصے سے۔



"تم۔۔۔ تم کلمہ پڑھ لو اشعر احمد اب جو تمہارا حال ہو گا تیار رہنا اس کے لیے"

www.kitabnagri.com

پھر ہانیہ کی طرف مڑی

"قسم لے لیں آپ میں نے سونگھتا تک نہیں آملیٹ"

حیا خاموشی سے وہاں سے چلی گئی

Posted On Kitab Nagri

"غصہ دلادیا سے اب وہ کھانا نہیں کھائے گی تو؟" شانزل کو افسوس ہوا

"بھائی یہ طوفان سے پہلے کی خاموشی ہے"

اشعر نے بتایا

"مجھے تو متوقع حالات سوچ سوچ کر بڑا مزہ آرہا ہے، تمہارا جو حشر حیا آپی کریں گی واہ"

ہانیہ نے چٹخارہ لیا

"ڈراؤ تو موت یار"

اشعر تھوڑا تھوڑا ڈر گیا

پھر حیا خاموشی سے واپس آئی اور ڈنر کرنے لگی سب کو تعجب تو ہوا لیکن خاموش رہے

www.kitabnagri.com

ڈنر کے بعد چائے کا دور چل رہا تھا۔

کھانے کی تعریف پر حیا نے گردن اکڑا کر بتایا کہ اس نے پکایا ہے

"شاہز آج آپ حور کو یہیں چھوڑ دیں"

Posted On Kitab Nagri

اس کے براہ راست مخاطب کرنے پر اشعر نے ہوٹنگ کی اس ہوٹنگ کا جواب حیا نے ایک زوردار دھموکے سے دیا

"آپ خیر منائیں شاہ زربھائی آپ کا مستقبل خطرے میں ہے"

"آپ چھوڑ دیں حور کو، کل صبح لے جائیے گا اتنے دنوں سے ہم دور ہیں"

"اتنے دنوں سے ہم دور ہے" کہنے پر شاہ زربھائی کو عجیب نظروں سے دیکھا

"رہنے دو بھائی ایسے مت دیکھو میں نے تو اس سے زیادہ رومانٹک سین دیکھے ہیں ان دونوں میں"

جواب شانزل کی طرف سے تھا
Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ٹھیک ہے میں صبح لے جاؤں گا"

تبھی حیا کا فون بجا

"جی رادیو بھائی یہ لوگ یہیں ہے کل جائیں گے"

"پوچھیے مت یہ اشعر کا بچہ آیا ہے۔۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

"اشعر کا بچہ آیا نہیں ہے، آنے والا ہے سات مہینے بعد"

حیا کی بات اشعر نے کاٹی

حیا نے فون چھوڑ کر اسے غور سے دیکھا یہ بات تو اسکے سر پر سے گزر گئی۔ ہانیہ نے یک لخت اپنا سر پیٹ لیا

"مطلب"

حیا نے مطلب پوچھا

"مطلب یہ کہ تم پھپھو کے عہدے پر فائز ہونے والی ہو اور مابدولت اشعر احمد ابا کے عہدے پر"

ایک زوردار دھمو کہ ہانیہ نے اشعر کی پیٹھ پر جڑا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"ایسے بتانے والے تھے تم"

حیا کو کچھ دیر بعد ہوش آیا

"آآآآ۔۔۔۔"

اس کے حلق سے چیخ برآمد ہوئی وہ دھپ سے اشعر کے پاس بیٹھ گئی

"ارے واہ اشعر میں۔۔۔ میں پھوپھو وارے واہ"

Posted On Kitab Nagri

"مبارک ہو بھئی"

شانزل نے مبارکباد دی

حور نے بھی دی اور شاہ زرنے بھی پھر سوال کیا "تمہاری وائف؟"

سب نے تعجب سے شاہ زرنے کو دیکھا پھر حیا نے بتایا "اس نمونے کے لئے یہ نمونی ہی سہی تھی"

"اوہ تو آپ ہے مسز اشعر"

شاہ زرنے کو حیرت ہوئی

حیا کی ایکسائٹمنٹ ختم ہونے میں ہی نہیں آرہی تھی

"ارے واہ اشعر تمہارے بچے میرے آس پاس گھومیں گے، میں نے تو نام بھی سوچ لیے ہیں چیاؤں، میاؤں،

پیاؤں، باقی کے بعد میں سوچوں گی"

اشعر نے شاید اسکی پوری بات نہ سنی اسے تو بچوں کی تعداد نے ہولادیا

"ہیں؟ تم کتنے بچے ایکسپیکٹ کر رہی ہو؟"

اشعر کے ساتھ سبھی کو جھٹکا لگا

"ارے جتنے بھی ہو میرے لیے تو کم ہوں گے"

Posted On Kitab Nagri

"تم نے کیا ہمیں جانور سمجھ رکھا ہے بس ایک پراکتفا کرو"
سبھی کے قہقہے چھوٹے اور ہانیہ کا چہرہ اس رخ ہوا ہانیہ نے اس کی پوری بات سنی تھی اسی لیے ہانی کی سوئی ابھی تک
نام پرائی تھی

"آپی آپ سچ میں چیاؤں، میاؤں، پیاؤں نام رکھیں گی؟"

"ہاں تو میں خالہ بھی ہوں اور پھوپھو بھی تو نام میں ہی رکھو گی"

ہانیہ دل تھام کر بیٹھ گئی

"تنگ مت کرو حیا، نہیں ہانیہ ہم کوئی اچھا سا نام رکھیں گے"

حور عین نے ہانیہ کو تسلی دی

حیا کی شرارتوں نے شام کو یادگار بنادیا تھا حورین کو جاتے وقت شاہ زرنے ڈھیر ساری نصیحتیں کی تھیں۔

صبح شانزل اور شاہ زرنہ ساتھ میں آئے تھے۔ حیا دروازے پر ہی کھڑی تھی ان دونوں کو دیکھ کر دوڑ کر ان کے پاس
آئی

Posted On Kitab Nagri

"بھائی آپ کے پاس کوئی بلیڈ یا ٹریمر ہے؟"

اس نے رازدارانہ انداز میں پوچھا

"ہاں، شاید گاڑی میں شیونگ کٹ ہے، تم نے کیا کرنا ہے؟"

"مجھے دے دیں"

"کیوں؟"

"دے دیجئے نا"

شانزل نے دے دیا پھر وہ شاہ زر کی طرف متوجہ ہوئی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"آپ کے پاس ہے؟"

"بالکل نہیں"

"اچھا چلیں آپ دونوں موبائل دیں"

Posted On Kitab Nagri

دونوں نے عجیب نظروں سے حیا کو دیکھا

"ارے دیجئے سب واپس کر دوں گی"

دونوں نے موبائل نکال کر دیا

"کوٹ دیجئے"

شاہ زرنے بنا سوال کے نکال کر دیا

"گاڑی کی چابی؟"



دونوں نے دے دی

حیاتیر کی تیزی سے اندر داخل ہوئی۔

دونوں اس کے پیچھے اندر آئے تو گھر کا نقشہ بدلا ہوا تھا سارے پردے کوشن کور کوئی بھی کپڑا باہر نہیں تھا۔ ہانیہ

صوفے پر بیٹھی ناخن چبا رہی تھی

"ہائے آپ بڑا مزہ آنے والا ہے"

Posted On Kitab Nagri

حیا نے جلدی جلدی سارا سامان چھپایا

"حورین اٹھ گئی ہے باتھ روم میں ہے آتی ہوگی"
حورین باہر نکلی



"یہ کیا حالت بنائی ہوئی ہے گھر کی؟"

"حالت تو اب بنے گی اشعر کی"
جواب ہانیہ نے دیا تھا

"کیا کرنے والی ہو تم؟"

حور عین حیا کو بہت اچھی طریقے سے جانتی تھی یہ ساری کاروائی کسی نہ کسی شرارت کا پس منظر تھی

"صرف 20 سیکنڈ بعد دیکھ لینا"

حیا نے جواب دی

Posted On Kitab Nagri

"لاؤ ہانیہ موبائل پکڑاؤ"

اور پھر ہانیہ سے موبائل لے کر حیا جلدی سے سیڑھی کی مدد سے شوکیس پر چڑھ کر بیٹھ گئی۔

تبھی اشعر نے روم کا دروازہ کھولا ہوتن فن کرتا باہر نکلا اور سبھی پیٹ پکڑ کر ہنسنے لگے

حیا نے ٹریمر سے باقاعدہ تین انچ پگڈنڈی بنائی ہوئی تھی یوں سمجھ لیں اشعر کے سر پر تین انچ کی چوڑی مانگ تھی یعنی سر کا درمیانی حصہ بالکل سپاٹ اور چکنا تھا بغیر بال کے،،، اس حصے پر حیا نے کاجل اور لپسٹک سے فنکاریاں دکھائی تھی

اسی طرح کاجل اور لپسٹک سے چہرے پر بھی نقش و نگار بنائے گئے تھے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

حیا شوکیس پر بیٹھی ہنسی سے لوٹ پوٹ ہو رہی تھی شاہ زرشانزل یہاں تک کہ حور عین کا بھی یہی حال تھا حیا مزے سے بیٹھی ویڈیو بنا رہی تھی۔

"میں تو تمہیں آکر بتاؤں گا"

"ایسے جاؤ گے؟"

Posted On Kitab Nagri

"ٹریمر دو حیا"

"میں تو نہیں دوں گی"

پھر اشعر نے آس پاس نظر دوڑائیں کہ کوئی کپڑے سے خود کو ڈھانک کر سلون چلا جائے مگر ندارد پھر سوچا کہ کسی باربر کو فون کر کے گھر پر بلائے موبائل ڈھونڈا مگر وہ بھی ندارد

"تمہارے سارے راستے بند ہے، موبائل میرے پاس جمع ہے سب کے، دروازے بھی بند ہے، تمہارے دوست آئیں گے تب ہی کھلے گا"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"مجھے تمہارے ہاتھ والا موبائل دو حیا"

اشعر نے چڑ کر کہا

"اس میں سم نہیں ہے، حیا کوئی بھی پلان فلاپ ہونے والا نہیں بناتی، تمہاری ساری کوششیں بیکار ہیں"

"مجھے کیا کرنا ہوگا"

Posted On Kitab Nagri

"تمہیں اپنے کان پکڑ کر سٹاپس (sit ups) کرنے ہیں اور ہر مرتبہ کہنا ہے 'میں بے وقوف ہوں، حیا بہت عقل مند ہے اور میں کبھی حور اور حیا کے درمیان نہیں آؤں گا'"

سب کی دوبارہ ہنسی چھوٹی

"حور تم ہی کچھ بولو"

اشعر نے حورین کو بیچ میں گھسیٹا

"حیا نیچے اترو، کیا بچپنا ہے"

"تم اپنی ایگزجی ویسٹ مت کرو میں بدلہ لئے بغیر نیچے نہیں اترنے والی، چلو اشعر شروع کرو"

"اشعر نے ناچاہتے ہوئے بھی شرط پوری کی۔"

www.kitabnagri.com

"اب یہ ویڈیو میرے پاس ہے اگر تم نے میرے ساتھ کوئی بدلہ لیا تو میں اسے اپ لوڈ کر دوں گی"

باقاعدہ طور پر دھمکی دی

اشعر بے چارہ اپنا سامنہ لے کر رہ گیا۔

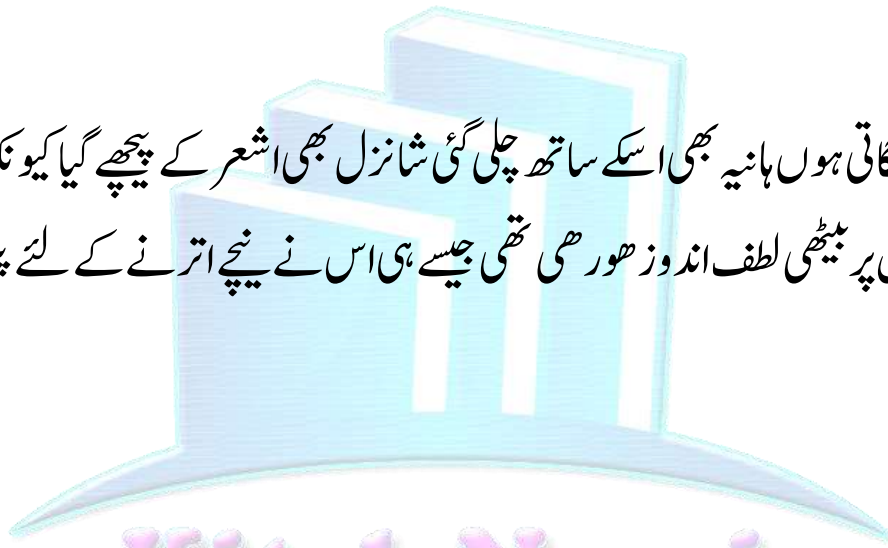
Posted On Kitab Nagri

"یہ لو چابی بھاگو حلیہ درست کر کے آؤ"

اشعر جاتے جاتے شوکیس سے لگی سیڑھی گرا گیا جس سے وہ ٹوٹ گئی۔

سبھی اب تک ہنس رہے تھے۔

حور نے کہا میں ناشتہ لگاتی ہوں ہانیہ بھی اسکے ساتھ چلی گئی شانزل بھی اشعر کے پیچھے گیا کیونکہ وہ بہت غصے میں تھا حیا بھی تک شوکیس پر بیٹھی لطف اندوز ہو رہی تھی جیسے ہی اس نے نیچے اترنے کے لئے پیر نیچے کیا تو پتہ چلا سیڑھی غائب ہے



"ہائے اللہ۔۔۔۔"

شاہ زرا اس کی جانب متوجہ ہوا شوکیس بہت اونچا تھا

"کبخت سے سیڑھی توڑ گیا ہے"

شاہ زرا نے مسکرا کر دونوں ہاتھ اٹھائے اور اشارہ کیا جیسے کسی بچے کو بلاتے ہیں "آ جاؤ"

Posted On Kitab Nagri

"گرایئے گامت"

حیا نے ڈر کر کہا

"تم آؤ تو نہیں گراؤں گا"

"پکا؟"

"پکا"

شاہ زرنے یقین دہانی کروائی

حیا کی ساری شوخی ر فو چکر ہو گئی تھی

"مجھے ڈر لگ رہا ہے شاہ زر"

حیا حقیقتاً ڈر گئی تھی



"میں خود نہیں اتر پاؤں گی آپ اتار لیں"

شاہ زر کو حیا کا جملہ یاد آیا خبردار جو ہاتھ لگایا میں خود اتر جاؤں گی

"پھر تم کہو گی خبردار جو ہاتھ لگایا منہ توڑ دوں گی"

Posted On Kitab Nagri

"طعنے مت ماریں، نہیں اتارنا تو مت اتاریں، آپ میرے شوہر ہیں اس لئے کہہ رہی ہوں آپ کی جگہ کوئی اور ہوتا تو اسے بھی یہی جملہ کہتی"

وہ حیا تھی اس نے چھپ رہنا سیکھا ہی نہیں تھا اس کی بات پر شاہ زر مسکرایا
حیا نے سوچا پہلے کیا کم بینڈ سم ہے جو اور مسکرا مسکرا کر دل میں ہلچل مچا رہے ہیں

شاہ زر نے پاس پڑا صوفہ شوکیس سے لگایا پھر اس پر چڑھا مگر حیا اب بھی اوپر تھی شوکیس کافی اونچا تھا پھر شاہ زر
صوفے کی بیک پر چڑھا اور حیا کو کمر سے تھام لیا حیا کے دل نے ایک بیٹ مس کی وہ اسے کسی بچی کی طرح اتار رہا تھا
تبھی حیا اسکے لمس سے لرزی جس وجہ سے شاہ زر کا بیلنس آؤٹ ہوا اور دونوں سیدھے صوفے پر گرے
شاہ زر حیا کے نیچے تھا

حیا ہڑبڑا کر اٹھی تو پھر سے شاہ زر پر گری جس کی وجہ سے اس کے ہونٹ شاہ زر کی گردن کو چھو گئے حیا کو کرنٹ
لگا اس کا چہرہ میل میں سرخ ہوا شاہ زر غور سے اسے دیکھ رہا تھا

شاہ زر نے بہت احتیاط سے اسے بٹھایا اور باہر چلا گیا
حیا بیٹھ کر اپنی سانس بحال کرنے لگی

Posted On Kitab Nagri

"ہائے۔۔۔ کیا فلمی رومینٹک سین تھا"

اب حیاتو حیا ہے۔

آج حیا اور شانزل ساتھ میں شاہ زر کے گھر آئے تھے وہ کہیں جانے کی تیاری میں تھا بہت امپورٹنٹ میٹنگ تھی
نک سک سے تیار اس نے بی اماں سے پوچھا تو انہوں نے بتایا صنم سو رہی ہے وہ دروازے کی طرف جا رہا تھا مگر
صنم کی آواز پر رک گیا

"شاہ"

شاہ زر مسکرا کر مڑا



"مجھے ہمارا والا ناشتہ کرنا ہے"

www.kitabnagri.com

وہ نیند بھری آنکھوں کو مسلتے ہوئے اپنی خواہش کا اظہار کر رہی تھی
شاہ زر مسکرایا پھر کال کر کے میٹنگ کینسل کی پھر کچن میں گیا کف فولڈ کئے
"صنم منہ دھولو"

کہتے ہوئے کیمینیٹ کھول کر سامان دیکھنے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

"بی اماں برش اور ٹو تھ پیسٹ لا کر دیں"
حور عین نے کچن میں ہی برش کیا اور چڑھ کر ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھ گئی۔

وہ لوگ اس وقت گیارہ سال پیچھے چلے گئے تھے اس لیے انہیں حیا اور شانزل دکھائی ہی نہیں دیے شاہ زرنے بڑی مہارت سے pan cake بنایا۔

شانزل بہت غور سے کالے سلک کے نائٹ سوٹ میں ملبوس حورین کو آنکھوں کے ذریعے دل میں اتار رہا تھا حیا کی حالت کچھ مختلف نہ تھی۔

اب شاہ زرنیوالے توڑ توڑ کر حور عین کے منہ میں ڈال رہا تھا تب حور عین نے بی اماں کو آواز دی پلیز بی اماں تیل لائیں

بی اماں تیل لے کر آئیں تو شاہ زرنے پلیٹ حور عین کو پکڑائی اور ہاتھ دھو کر حور عین کے ساتھ لیونگ روم میں آگیا حورین پلیٹ تھامے زمین پر بیٹھ گئی اور شاہ زرنے صوفے پر۔

پھر شاہ زرنے مزے سے حور عین کے سر تیل لگانا شروع کیا حور عین وقفے وقفے سے نیوالے شاہ زرنے کے منہ میں ڈال رہی تھی۔ جب pan cake ختم ہوا تو حور عین نے پلیٹ بی اماں کو دی اور پیچھے مڑ کر کہا

"شاہ اب میری باری"
دونوں نے اپنی جگہیں بدل لیں۔

Posted On Kitab Nagri

انتہائی بے نیازی سے حور عین نے اپنے ہاتھ دھونے کے بجائے شاہ زر کے قیمتی اور برانڈڈ شرٹ میں پونچھے۔

جب بی اماں نے ٹوکا تو بڑے لاڈ سے شاہ زر کو پکارا
"شاہ"

شاہ نے مسکرا کر اسے دیکھا پھر کہا
"بی اماں آپ میری چھوٹی سی چڑیا کونا ڈانٹا کریں"
اسکے بعد حور عین نے بی اماں کو اس طرح دیکھا جیسے کہہ رہی ہو "دیکھا؟ اب ڈانٹ کر دکھائیں"
"پوری طرح اس چڑیا کو بگاڑ مجھے کیا"
بی اماں نے کہا۔

تب تک حور عین شاہ زر کے سر میں تیل لگانا شروع کر چکی تھی۔
"کرنے دیں جو کرتی ہے ابھی میں موجود ہوں اس کے بیگاڑے ہوئے کاموں کو سنوارنے کے لیے"
وہ آنکھیں بند کیے بڑی شان سے حور عین کو من مانیاں کرنے کا free hand دے رہا تھا۔
جو بھی تھا بی اماں دونوں کی محبت دیکھ کر نہال ہو جاتیں تھی اور آج بھی ہو گئی تھیں۔

"آج بھی آپ کے بال بہت ملائم ہیں، شاہ"

Posted On Kitab Nagri

حور عین کی بات پر حیا کے دل نے پر زور خواہش کی کہ وہ شاہ زر کے بال چھو کر دیکھے۔
شاہ زر ریلیکس انداز میں آنکھیں بند کیے بیٹھا تھا وہ دونوں بہن بھائی دنیا سے بیگانے اپنی دنیا میں مگن تھے۔ اتنے
مگن کے دونوں کو احساس ہی نہیں ہوا کہ حیا اور شانزل دروازے پر کھڑے ہیں۔

بی اماں ہی کی نظر ان پر پڑی۔

"ارے بچوں وہاں کیوں کھڑے ہو اندر آؤ نا"

دونوں داخل ہوئے حور عین اپنی جگہ سٹیٹ گئی۔ اسے شدت سے اپنے حلیے کا احساس ہوا وہ بغیر دوپٹے کے حتیٰ کہ
شب خوابی کے لباس میں کھلے بالوں میں بیٹھی تھی۔ حور عین پر گھڑوں پانی پڑ گیا
وہ تو ہمیشہ ڈھکی چھپی ہی شانزل کے سامنے جاتی تھی وہ سر پٹ کمرے میں دوڑی۔

www.kitabnagri.com

"میں فی الحال مصافحہ کرنے کی حالت میں نہیں ہوں"

شاہ زر نے خود اپنی حالت کا تذکرہ کیا۔

پھر دونوں ہی ہنس پڑے اسکی پیشانی پر بکھرے بالوں کو سنوارنے کی خواہش حیا کے دل میں شدت سے جاگی۔
بے اختیاری میں اسکا ہاتھ اس کا ہاتھ شاہ زر کی پیشانی کی طرف بڑھنے بھی لگا۔

"تم چیخ کر آؤ کچھ باتیں کرنی ہے"

Posted On Kitab Nagri

شانزل کی بات پر وہ کمرے میں جانے کے لیے مڑ گیا
حیا کو اپنی بے اختیاری کا احساس ہوا اس نے گھبرا کر اپنی چادر صحیح کی یہ تو اچھا تھا کہ شانزل اور شاہ زرا سکی طرف
متوجہ نہیں تھے۔

شاہ زرا نوک کرنے کے بعد حور عین کے کمرے میں داخل ہوا۔

"کیا کر رہی ہو؟"

"کچھ نہیں بس یہ کپڑے رکھ رہی تھی"



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"ادھر بیٹھو میرے پاس"

"شانزل کیوں آیا تھا پتا ہے؟"

حور عین نے نفی میں سر ہلایا۔

(ہماری معصوم حور عین، اسے کہاں پتہ تھا (

Posted On Kitab Nagri

"رخصتی کی تاریخ لینے"

"تو؟"

"میں نے میرے ولیمہ والے دن کی تاریخ کو تمہاری رخصتی رکھی ہے"

"کیا شاہ کچھ دن تو حیا پر نند والا رعب دکھانے کا موقع دینا تھا" کہہ کر وہ شاہ کے کندھے سر رکھ کر ہنس پڑی۔

شادی کی تیاریاں زور و شور سے چل رہی تھیں۔ شانزل کے خالہ خالو، آذر، عمیمہ، ہانیہ، اشعر، بی اماں سبھی شاپنگ سے لے کر ہر ہنگامے میں شریک تھے۔ گزرتے وقت کے ساتھ شاہ زر کی محبت حیا کے دل میں جڑ پکڑتی جا رہی تھی۔ حور عین کی تو چھب ہی نرالی تھی اسکا بس چلتا تو اپنے بھائی کے لیے وہ سارا شہر خرید لاتی، حیا اور شاہ زر کے لیے اس نے ایک سے ایک دیدہ زیب چیزیں خریدی تھیں۔ ان ہنگاموں میں ایک مہینہ کیسے گزرا پتہ ہی نہ چلا۔

آج حیا کی رخصتی تھی کل شاہ زر کا ولیمہ اور حور عین کی رخصتی تھی۔

حور عین اسٹول پر چڑھی بڑے جوش کے ساتھ شاہ زر کا کمرہ سجا رہی تھی۔ تبھی شانزل بنا دستک کے داخل ہوا۔

Posted On Kitab Nagri

آپ میں دن بہ دن میسرز ختم ہوتے جا رہے ہیں "

حور عین نے شانزل کو گھوری سے نوازا۔

"میں کس حد تک بد اخلاق ہوں، اس کا ثبوت میں تمہیں ضرور دوں گا"

شانزل نے شوخی سے کہا

"آپ حیا کی طرح باتیں کرنے لگے ہیں"

"ویسے تم کب ہمارے لئے کمرہ سجاؤ گی؟ کبھی اشعر اور ہانیہ کے لیے، کبھی حیا اور شاہ زر کے لئے، دیکھا جائے تو

ہماری شادی ان سے پہلے ہوئی ہے مگر گولڈن نائٹ کے امکان ابھی بھی کل رات تک نظر نہیں آرہے"

اتنی بے باک گفتگو پر حور عین لمحے میں سرخ ہوئی کچھ دنوں سے شانزل ایسے ہی بے باک جملوں کے تیر پھینکا

کرتا جس سے حور عین گھبرا جاتی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"ویسے تو زبان بہت چلتی ہے مگر جہاں میں تھوڑا سا رومانٹک ہوا تو منہ میں دہی جما لیتی ہو یہ نہیں کہ پیار بھرے

دو جملے بول کر شوہر کو خوش کر دوں"

شانزل حور عین کی گھبراہٹ سے محظوظ ہو رہا تھا

"مجھے۔۔۔۔۔ مجھے حیا کے پاس جانا ہے"

Posted On Kitab Nagri

ہمیشہ کی طرح حور عین نے موضوع بدلا۔

شانزل نے قہقہہ لگایا

"کوئی نہیں میں سجالوں گا کمرہ"

"آپ کیوں بار بار یہاں آ جاتے ہیں اپنے گھر میں ٹک کر بیٹھئے"

"بیگم صاحبہ ہم تو آپ کی محبت میں آ جاتے ہیں"

اسکے جملے کو اک ادا سے کہنے پر نہ چاہتے ہوئے بھی حور عین کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی اور وہ سر جھٹک کر باہر چلی گئی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

حیا نے خود کو شیشے میں دیکھا کاپر گولڈن اور سرخ رنگ کے شرارے میں دلہن بن کر اس پر ٹوٹ کر روپ آیا تھا اس کی آنکھوں کے سامنے شازر کا چہرہ گھوم گیا تو پلکوں کی جھلر خود بخود جھک گئی کندن کے جڑاؤ سیٹ، آویزے، چوڑیوں، ماتھاپٹی نیز ہر طرح کے سنگھار میں سرخ لپسٹک کے ساتھ وہ خود کو نیا محسوس کر رہی تھی۔

حورین اسے لئے ہال میں پہنچی تو شاہ زر پہلے ہی مہمانوں کے استقبال کے لیے موجود تھا مہمانوں کی آمد شروع ہو گئی تھی حیا نے ایک نظر اٹھا کر شاہ زر کو دیکھا وہ بلیک اور کاپر گولڈن شیر وانی میں حیا کو نئے سرے سے تسخیر کر گیا

Posted On Kitab Nagri

وہ ایک نظر میں کسی کو بھی اسیر کر لینے کی صلاحیت رکھتا تھا۔ حیا نے اپنی نظروں سے اس کا صدقہ اتارا اور چپکے سے آیت الکرسی پڑھ کر اس پر دم کی۔

یہ کارروائی اس نے سب سے چھپ کر کی تھی۔

خواہ مخواہ میرے اتنے ہینڈ سم شوہر کو نظر لگا دیں گے یا خدا میرے شوہر کو نظر بد سے بچانا۔۔۔ آہیہ بیسین"

حورین نے حیا کو شاہ زر کے ساتھ بٹھایا پھر نظر گھما کر آس پاس دیکھا تب ہی حیا کی آواز اس کے کانوں میں لگی

"بھائی سے فون کر کے پوچھ لو نا بھی تک کیوں نہیں آئے"

"ہاں میں بھی یہی سوچ۔۔۔۔۔"

حورین کے منہ سے بے ساختہ نکلا تھا مگر درمیان میں ہی اسے احساس ہوا تو اس نے حیا کو گھورا

www.kitabnagri.com

"باز آ جاؤ حیا اب تو کم از کم میں تمہاری نند ہوں"

حورین نے مصنوعی غصے سے کہا

حورین پستارنگ کے انگرکھا میں ہلکی پھلکی جیولری کے ساتھ بہت پیاری لگ رہی تھی

"میں صدقے ایسی نند پر، وہ دیکھو بھائی آگئے ہیں"

Posted On Kitab Nagri

حیا نے حور عین کی توجہ شانزل کی طرف کروائی جو وائٹن کلر کے تھری پیس سوٹ وائٹ شرٹ میں اپنی تمام تر وجاہت سمیٹے شاہانہ چال چلتا ہوا اسٹیج پر آیا۔

"السلام وعلیکم"

اس نے مشترکہ سلام کیا

"وعلیکم السلام"

سبھی نے جواب دیا

"بہت بہت مبارک ہو"

کہتے ہوئے شانزل شاہ زر کے گلے لگا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"تم نے آتے ہوئے دیر کر دی؟"

شاہ زر نے وجہ دریافت کی

"شاپنگ کر رہا تھا"

شاہ زر کے ساتھ سبھی کو حیرت ہوئی

Posted On Kitab Nagri

"ہیں؟ بھائی کیا کیا خرید آپ نے"
حیا کی زبان میں کھجلی ہوئی

"ابھی پتا چل جائے گا"

کہتے ہوئے شانزل نے پوری گفتگو میں لا تعلق بنی حورین کا ہاتھ تھاما اور وہاں سے اترنے لگا۔

"تم لوگ ہمیں کچھ وقت دو ہم ابھی آتے ہیں"

کہتے ہوئے شانزل حورین کے ساتھ برائیدل روم کی طرف قدم بڑھانے لگا اس نئی افتاد پر حور عین ہڑبڑا گئی بی
اماں خالہ خالو سب مسکرا کر دیکھ رہے تھے یہاں تک کہ مہمانوں کی نظریں بھی معنی خیزی کا تاثر دے رہی تھیں
شانزل جب برائیدل روم کا ڈور لاک کر کے پلٹا تو حور عین کو ہوش آیا۔

www.kitabnagri.com

"آپ۔۔۔ آپ۔۔۔ یہ کیا حرکت ہے"

حورین جھنجھلا کر پوچھا

"تم کیا ہر وقت کاٹ کھانے کو دوڑتی ہو کبھی پیار سے بھی بات کر لیا کرو وہ"

چلتا ہوا دو قدم کے فاصلے پر رکا

Posted On Kitab Nagri

"آپ حرکت ہی ایسی کرتے ہیں سب کیا سوچ رہے ہوں گے؟"

"کیا سوچ رہے ہوں گے اور کیا نہیں سوچ رہے ہوں گے اس سے مجھے کیا فرق پڑتا ہے"

"آپ مجھے یہاں کیوں لائے ہیں؟ مجھے غصہ مت دلائیں"

"غصہ تو تم مجھے دلاتی ہوں یہ روکھے پھیکے رنگ پہن کر"
شانزل نے اس کے ڈریس کی طرف اشارہ کیا

"یہ پھیکا رنگ نہیں ہے، ویسے بھی مجھے ایسے ہی رنگ پسند ہے"
حور عین نے منہ بنا کر کہا

"اچھا چلو جانے دو، اب ڈریس چینج کر لو دیکھو میں کتنا خوبصورت ڈریس لایا ہوں"

"نہیں میں چینج نہیں کروں گی"

حور عین نے ایک مرتبہ پھر منہ بنایا اور شانزل مسکرایا

Posted On Kitab Nagri

"چینج کر لو نایا راتنے پیار سے لایا ہوں"
شانزل ایک قدم آگے بڑھا حور عین ایک قدم پیچھے ہٹی

"میں نہیں کروں گی"

"چینج کر لو حور"
شانزل ایک مرتبہ پھر ایک قدم آگے بڑھا

"نہیں کروں گی"
حورین پھر ایک قدم پیچھے ہٹی اور یہ سلسلہ چل نکلا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"کر لو"

"نہیں"

"کر لو"

Posted On Kitab Nagri

"نہیں"

پیچھے ہوتے ہوتے حور عین دیوار سے جا لگی

"میں آخری بار پوچھ رہا ہوں چہنچ کرو گی؟"

"نہیں"

حور نے پٹ سے جواب دیا

"اوکے"

حور عین نے تعجب سے شانزل کو دیکھا شانزل ابراہیم کی ضد سے ایک دنیا واقف تھی وہ اتنی آسانی سے کیسے مان گیا

www.kitabnagri.com

"ایسے مت دیکھو یار میں پہلے ہی ان نظروں سے گھائل ہوں"

کہتے ہوئے شانزل نے حور عین کی کمر کے گرد حصار باندھا اور خود سے قریب کیا۔ حور عین تو سٹپٹا گئی شادی کو اتنے مہینے ہو گئے تھے لیکن شانزل کی طرف سے یہ پہلی جسارت تھی ورنہ اب تک تو وہ صرف ذو معنی جموں پر ہی اکتفا کرتا تھا

Posted On Kitab Nagri

"آپ۔۔۔۔۔ آپ کیا کر رہے ہیں"

حور عین کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا

"رو مینس تو کل کے لئے رکھا ہوا ہے، فکر نہیں کرو"

شانزل آنکھوں میں شرارت لیے مخاطب ہوا

"تو۔۔۔؟"

حورین کے باقی کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے کیونکہ شانزل نے اس کی ڈوری کھول دی تھی اور حور عین کا دل رک کر دھڑکا

شان۔۔۔۔۔ آ۔۔۔۔۔ پ۔۔۔۔۔ پ۔۔۔۔۔ آپ کیا۔۔۔۔۔ کر رہے ہیں؟"

حور عین کے منہ سے جملہ ٹوٹ کر ادا ہوا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"چینج کر رہا ہوں، اب تم نے تو منع کیا ہے اسی لئے میں کہہ رہا ہوں"

حور عین کی آنکھیں پھیلیں

"اچھا اچھا میں کرتی ہوں پلیز چھوڑیں نہ"

حور عین اسکی بانہوں کی حدت سے کسمپائی شانزل جان دار انداز میں مسکرایا

Posted On Kitab Nagri

"تم سے پوچھا تھا میں نے لیکن تم نے تو منع کر دیا" اب شانزل اس کی حالت سے حظ اٹھا رہا تھا

"سوری نہ پکا چینج کرونگی"

"?sure"

"جی"

"اچھا ٹھیک ہے"



شانزل پیچھے ہٹا تو حور عین کپڑے لے کر فوراً واش روم میں بند ہو گئی

www.kitabnagri.com

حورین چینج کر کے باہر نکلی تو نظر اٹھا کر دیکھنے کی غلطی نہیں کی مگر شانزل ابراہیم آج پھر حورین کو دیکھ کر مبہوت ہوا تھا۔

"جو یلری؟"

حور عین نے نظر جھکائے ہوئے ہی سوال پوچھا

Posted On Kitab Nagri

شانزل چونکا

"ہاں۔۔۔ وہ یہاں ہے"

حور عین جلدی جلدی تیار ہونے لگی

دونوں برائیڈل روم سے باہر نکلے تو کئی لوگوں کی نظر بے ساختہ ان کی طرف اٹھی اور ماشاء اللہ کہا

حورین ڈاک پرپل کلر کے گاؤن میں ڈارک پرپل کر سٹل کی سیٹ کے ساتھ، لپسٹک سے آراستہ ہونٹ اور سبز آنکھوں میں لائسنر لگائے بالوں کے ڈھیلے جوڑے اور چہرے پر جھولتی کرلی لٹ کے ساتھ شانزل کے دل پر بجلیاں گرا رہی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اسٹیج پر پہنچنے کے بعد حیانے ہمیشہ کی طرح حورین کے گال چوم لیے

"ہائے حور سچ میں تم کتنی پیاری لگ رہی ہو، لیکن تمہارا منہ کیوں پھولا ہوا ہے"

اسلام علیکم!

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"کچھ نہیں"

اب وہ کیا بتاتی اسکا منہ کیوں پھولا ہوا ہے

اشعر اور ہانیہ کی آمد ہوئی انھوں نے حیا کی خوب کھینچائی کی ماحول بہت خوشگوار تھا

Posted On Kitab Nagri

حورین شانزل کی کسی بات پر منہ بنا کر جواب دے رہی تھی اور اسٹیج پر بیٹھی حیانے شاہ زر سے کہا "ہماری حور کتنی خوش ہے نہ"

شاہ زر اس کی بات کا جواب دیتا اس سے پہلے عزیر حیات کی آمد ہوئی
وہ چلتا ہوا شانزل ابراہیم سے کچھ قدم دور رکھا اور وہیں سے چیخ کر شاہ زر سے کہا
"مبارک ہو شاہ زر جہانزیب"

پھر وہ شانزل کی طرف متوجہ ہوا

"ویسے داد دیتا ہوں میں تمہارے حوصلے کی کہ تم اس جیسی لڑکی کو اپنا رہے ہو"
اس کا اشارہ حور عین کی طرف تھا

حیا کا دماغ بھک سے اڑا وہ فوراً اس شخص کا سر پھاڑ دینا چاہتی تھی اس کا ارادہ بھانپ کر شاہ زر نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"چھوڑیں مجھے، اس شخص کی تو میں جان لے لوں گی"
وہ غرائی تھی

"رک جاؤ حیا، ایک بار میری بات مان لو"

شاہ زر کی بات پر حیانے چہرہ گھما کر آنکھیں میچ لیں جیسے اس منظر سے غائب ہونا چاہتی ہو

Posted On Kitab Nagri

"مجھے لگا تھا تم غیرت مند مرد ہو مگر تم کیسے ایک ایسی لڑکی کو اپنا سکتے ہو جو دودن کسی اور کی تحویل میں رہ کر آئی ہو"

حورین کی توسانس ہی اٹک گئی آنسو لڑیوں کے مانند چہرے پر بہہ گئے

اسے لگا اب کیا؟ آج بھی محفل سچی ہے، آج بھی وہ شانزل کے لیے سنوری ہے، آج بھی وہ بہت خوش ہے، اور اگر آج بھی۔۔۔۔۔ شانزل نے اسکا بھروسہ نہیں کیا تو؟۔۔۔۔۔

اس تو کے آگے اسے اپنا دماغ ماؤف ہوتا محسوس ہوا اس نے ہمت کر کے شانزل کی طرف دیکھا شانزل کے چہرے پر ناقابل فہم تاثرات تھے ایک بات تو طے تھی اب وہ اسے صفائی نہیں دے گی۔

حورین کا جی چاہا ایک بار پھر بے عزت ہونے سے پہلے اسے موت آجائے شانزل کے ہاتھ میں حورین کی زندگی اور موت تھی

شانزل نے اپنے اور عذیر حیات کے درمیان کا فاصلہ کم کیا پھر پورا ہاتھ گھما کر ایک زوردار مکا عذیر حیات کو مارا جس سے وہ زمین پر منہ کے بل گرا

Posted On Kitab Nagri

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری بیوی کے بارے میں ایسی باتیں کرنے کی وہ شانزل براہیم کی بیوی ہے، اور شانزل براہیم کو اس کی پاکدامنی کی گواہی کی ضرورت نہیں ہے

کہتے ہوئے شانزل نے اسکا سر بال سے پکڑ کر زمین پر دے مارا
"میری بیوی نے میرے ہاتھ باندھ رکھے ہیں اس کی مرضی پر ہی زندہ ہو تم ورنہ تمہیں کب کا ہم جہنم واصل کر چکے ہوتے، اگر اپنی جان کی سلامتی چاہتے ہو تو دفع ہو جاؤ ورنہ یہیں دفن کر دوں گا"
کہتے ہوئے شانزل نے اسے گریبان سے پکڑ کر کھڑا کیا اور ایک دھکا لگایا

حورین کے آنکھوں سے تشکر کے آنسو نکلے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"یا اللہ، کیا یہی لمحہ میری ریاضتوں کا ثمر ہے"

اس کے دل میں ایک سکون سرایت کر گیا حور عین کو لگا اسکے پیروں میں جان ختم ہو گئی ہے اس سے پہلے وہ لڑکھڑا کر گرتی شانزل نے اسے تھام لیا۔

عذیر حیات نے ایک کڑی نگاہ حور عین پر ڈالی اور جانے لگا تبھی حیانے شاہ زر سے کہا

Posted On Kitab Nagri

"اب تو ہاتھ چھوڑ دیں اب بھائی کا کام ختم، اب حور کے دل سے بھائی کی بے اعتباری کی پھانسی نکل گئی ہے"

شاہ زرنے حیا کا ہاتھ چھوڑ دیا

اور پھر کیا تھا حیا اپنا سارا دل لہنا پہ بھلائے نیچے اتری

"ایک منٹ عذیر حیات"

اس نے عذیر حیات کو روکا سبھی نے چونک کر دلہن کو دیکھا شاہ زریا کوئی کچھ سمجھتا اس سے پہلے ہی حیا عذیر حیات تک پہنچی اور آس پاس دیکھا پھر پاس کھڑے ویٹر سے پلیٹ لی اور دھاڑ سے عذیر کے سر پر پھوڑی سبھی بوکھلا گئے

عذیر حیات کے سر سے خون بہنے لگا وہ سر تھام گیا حیا نے انگلی اٹھا کر وارن کیا

"دوبارہ میری حور کے بارے میں کچھ کہنا تو دور کی بات، سوچا بھی تو جان لے لوں گی"

حیا بہت غصے میں تھی جملے کے آخر میں اس نے دوسری پلیٹ بھی عذیر حیات کے سر پر دے ماری

"شاہ روکیں اسے، وہ سچ میں اس کی جان لے لے گی"

بیچار عذیر تو شانزل کی مار اور حیا کے تشدد سے ادھ مواہ ہو گیا تھا شاہ زرنے سرعت سے حیا کو پکڑا اور نہ محترمہ تیسری پلیٹ بھی دے مارنے کے موڈ میں تھی

Posted On Kitab Nagri

"guards throw this basturd out"

کہتے ہوئے شاہ نے دونوں ہاتھوں سے حیا کو تھاما ہوا تھا مگر مجال ہے جو وہ قابو میں آئے وہ تو عذیر حیات کا قلع قمع کرنے کو بے قرار تھی

"اس کا انجام تم بھی بھگتو گی"

عذیر نے حیا بمشکل کہا

"چھوڑیں مجھے، اس کا حشر کر دوں گی اس کی ہمت کیسے ہوئی میری حور کے بارے میں ایسی باتیں کرنے کی اسکی گردن تو میں اپنے ہاتھ سے مروڑوں گی"

گارڈز عذیر کو گھسیٹتے ہوئے باہر لے گئے۔



"حیا میں ٹھیک ہوں تم ادھر آؤ"

حور عین نے ہی اسے شانت کیا وہ فوراً اس کے پاس آئی

"تم۔۔۔ تم۔۔۔ تم اس فضول انسان کو مت سوچو اس کی سوچ ہی ایسی ہے اور روز آخرت تم اپنے نیت اور اعمال پر پرکھی جاؤ گی کسی کی سوچ پر نہیں، تم کیسی ہو اس کے لیے ہمیں کسی کی سرٹیفکیٹ کی ضرورت نہیں ہے"

وہ اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے سمجھا رہی تھی

Posted On Kitab Nagri

اور جسے تمہارے کردار کی پاک باز ہونے کی سرٹیفکیٹ چاہیے وہ بصدقِ شوق مجھ سے لے سکتا ہے " وہ مہمانوں کو دیکھتے ہوئے غرائی تھی اسکی غراہٹ سے ہال میں ہونے والی دبی دبی سرگوشیاں بند ہو گئیں۔

"شازنزل تم صنم کو اندر لے جاؤ"

شاہ زرنے کہا تو محترمہ حیا صاحبہ بھی ساتھ جانے لگی

"تم دو لہنوں ہو، خاموشی سے جا کر اسٹیج پر بیٹھو" حور عین نے اسے ٹوکا

"تمہیں لگتا ہے کہ میں اس حالت میں تمہیں اکیلا چھوڑ دوں گی؟ بھاڑ میں جائے دلہن"

الٹا حیا نے اسے جھڑک دیا شاہ زرنے ایک مرتبہ پھر حیا کا ہاتھ تھاما اور اسٹیج پر لے گیا

www.kitabnagri.com

"میرے خیال میں اس وقت دونوں کو تنہائی کی ضرورت ہے"

شاہ زرنے اسے رساں سے سمجھایا

"اکیلے؟"

حیا تو حیا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

"ہاں اکیلے میں ہی تنہائی ہوتی ہے، صنم کل سے اپنی نئی زندگی شروع کر رہی ہے، کیا میں عذیر کی زبان نہیں کاٹ سکتا تھا؟ میں نے ایسا نہیں کیا کیوں کہ اس وقت اسے میرے یا تمہارے اعتماد کی ضرورت نہیں ہے اسے بس شانزل کے تسلی بھرے ایک جملے کی ضرورت ہے اسکے زخم بھرے نہیں ہے ان پر مرہم صرف شانزل رکھ سکتا ہے"

آہ یہ شخص ہمیشہ میری بولتی بند کر دیتا ہے

دونوں برائیدل روم میں اکیلے بیٹھے تھے دونوں کے درمیان جامد خاموشی تھی پھر شانزل نے اٹھ کر حور عین کو پانی دیا اور اپنی جگہ پر بیٹھ گیا۔ حور عین نے پانی شانزل کی طرف بڑھایا تو اس نے رخ موڑ لیا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"شان"

حور نے تعجب سے اسے دیکھا

"بات مت کرو مجھ سے تم"

"ہیں؟ میں نے کیا کیا ہے؟"

Posted On Kitab Nagri

حوران کو اس کی ناراضگی کی وجہ سمجھ نہیں آئی

"تم نے کچھ نہیں کیا ہے؟"

"مجھے سیدھے سیدھے بتائیں یہ منہ کیوں پھلایا ہوا ہے آپ نے"

"ایک بات تم یاد رکھ لو بلکہ ذہن میں بٹھا لو اور اگر بھولنے کی بیماری ہے تو لکھ کر رکھ لو تمہارا معاملہ اپنی جگہ، تمہاری دشمنی، تمہارا انتقام، تمہارا صبر، سب اپنی جگہ لیکن اگر بات میری بیوی کی ہے تو شانزل ابراہیم خاموش نہیں بیٹھے گا۔ میں کسی کی جان حلق سے کھینچ نکالنے کے لیے ایک لمحہ بھی نہیں سوچوں گا، اس کے لیے مجھ سے صبر کی امید مت رکھو۔ تم میری ہو، میری بیوی ہو اور میری بیوی پر کوئی آنچ نہیں آنے دوں گا اور جس نے ایسا کچھ سوچا بھی تو اسے میں عبرت کا نشان بنا دوں گا۔"

اس لیے تم اپنا معاملہ الگ رکھو یہ تمہارا اپنا فیصلہ ہے لیکن میری بیوی کے معاملے میں کوئی رعایت نہیں دوں گا" وہ انگلی اٹھا کر وارن کر رہا تھا اتنے غصے میں بھی جو مان اس نے حور عین کو بخشا تھا اسے دیکھ کر حور عین کی آنکھوں میں آنسو آ گئے لیکن مسکرا کر پوچھا

"تو کیا میں اور آپ کی بیوی الگ الگ شخصیات ہے؟"

Posted On Kitab Nagri

"تم مسکرا کر بات مت ٹالو میں کہہ چکا ہوں اب میں صبر نہیں کروں گا"

"تو کیا اب آپ نے صبر کیا تھا؟"

"ہاں"

بہت اطمینان سے جواب دیا گیا تھا

"آپ نے عذیر حیات کا منہ توڑ دیا اور باقی کسر ان محترمہ نے سر پھاڑ کر پوری کر دی اور اب آپ اسے صبر کہتے ہیں"



"میں نے کہانا یہ فضول موضوع بند کر دو ورنہ ابھی جا کر اسے قتل کر آؤں گا"

www.kitabnagri.com

حور عین مسکراتی ہوئی اسکے پاس آئی

"پتہ ہے آپ غصہ میں کتنے کیوٹ لگتے ہیں"

"خدا کو مانو حور، کوئی ایسے اپنے شوہر کو مناتا ہے؟"

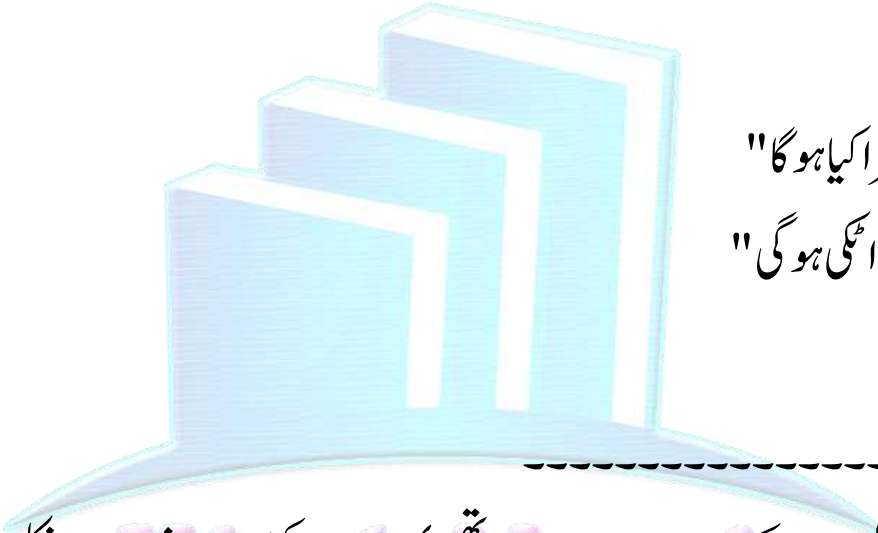
ڈھنگ سے تعریف ہی کر دو، تم کیوٹ کی جگہ ہینڈ سم نہیں کہہ سکتی تھی؟"

Posted On Kitab Nagri

حور عین کھلکھلا کر ہنس دی

"میں نے تو جو محسوس کیا وہ کہہ دیا۔ اور کس نے کہا میں منار ہی تھی آپ کو؟ منایا تو اسے جاتا ہے جو روٹھا ہوا ہو،
آپ روٹھ سکتے ہیں مجھ سے؟"
وہ گردن اٹھائے مان سے پوچھ رہی تھی۔

"تم سے روٹھ گیا تو میرا کیا ہوگا"
"چلیں باہر حیا کی جان اٹکی ہوگی"



حیا کی نظر بار بار برائیل روم کے دروازے پر جا رہی تھی پھر دروازہ کھلا اور دونوں باہر نکلے حیا کی اٹکی ہوئی سانس
بحال ہوئی اب ہال کافی مہمانوں سے بھر چکا تھا۔
www.kitabnagri.com

اعظم بھائی اور حدید کی بھی آمد ہوئی

"ارے فٹ بال بھی آیا ہے ہی"

Posted On Kitab Nagri

حید نے حدید کو چھیڑا

حدید نے کہا

"حیا پھو پھو آپ مجھے فٹ بال نہ بلایا کریں، میں سوچ رہا تھا آپ دلہن بن کر چپ رہیں گی جیسے ہانیہ خالہ تھیں مگر آپ اب بھی مجھے ایسے بلارہی ہیں آپ کے ہسبنڈ کیا سوچیں گے؟"

حدید نے پتے کی بات کی تھی

"میں تو تمہیں فٹ بال ہی بلاؤں گی"

حدید کو بہت غصہ آیا اس نے شاہ زر کو دیکھا پھر اپنا ہاتھ مصافحہ کے لیے بڑھایا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"اسلام علیکم، آئی ایم حدید اعظم"

شاہ زر نے مسکرا کر ہاتھ ملایا

"وعلیکم السلام کیوٹ بوائے"

حدید کی تو بانجھیں ہی کھل گئیں

Posted On Kitab Nagri

"آپ کتنے اچھے ہیں اور حیا پھو پھو تو مجھے بالکل اچھی نہیں لگتی ہے، آپ حور کے بھائی ہے نہ؟"
حدید نے تصدیق چاہی تو شاہ زرنے اثبات میں سر ہلایا

"میں حور سے شادی کرنا چاہتا تھا مگر حیا پھو پھو نے ان کی شادی کسی اور سے کروادیں کیونکہ انکی eyes براؤن ہے شاہ زرنے پہلے حیران ہوا مگر حیا کے بھتیجے سے ایسی ہی امید کی جاسکتی ہے

"حیا پھو پھو آپ سے شادی بھی اسی لئے کر رہی ہیں کیونکہ آپ کی eyes بلیو ہے حیا پھو پھو کو colorful eyes بہت پسند ہے"

حیا تو چونک گئی کچھ حد تک تو وہ صحیح کہہ رہا تھا



www.kitabnagri.com

"آپ نے پھر فوٹبال کہا رکیں میں ابھی بتاتا ہوں"

وہ پھر سے شاہ زرنے کی جانب متوجہ ہوا

"آپ کو پتہ ہے جب میں حور کی شادی ہونے پر رویا تھا تو حیا پھو پھو نے کہا تھا میں ان سے شادی کر لو یہ مجھ سے شادی کرنا چاہتی تھی تو میں نے منع کر دیا"

Posted On Kitab Nagri

حیا نے سٹپٹا کر جھٹ سے حدید کے منہ پر ہاتھ رکھا سبھی زوردار قہقہہ لگایا

"بھابھی اسے لے کر جائے یہاں سے"

حیا کا چہرہ خفت سے سرخ ہوا

"نہیں مجھے بولنے دیں"

حدید نے ایک بار پھر احتجاج کیا

"حدید"

اعظم نے تنبیہ کی تو وہ خاموش ہو گیا حدید کی وجہ سے ماحول بہت خوشگوار ہو گیا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

تبھی گیٹ سے زمان عبیر، نائلہ زمان اور عاطف زمان آئے سبھی کے مسکراتے ہوئے لب سکڑے اگر کسی کو فرق نہیں پڑا تو وہ حیا تھی تینوں اسٹیج پر آئے اعظم نے پہل کی اور تعارف کروایا زمان عبیر نے سلام کیا اور خاموش ہو گئے

"واہ بھائی، تم بھی اپنی ماں پر گئی ہو کافی موٹی اسامی پھانسی ہے"

یہ جملہ نائلہ نے کہا تھا شاہ زور کو دیکھتے ہوئے

Posted On Kitab Nagri

"مامی پلیز"

اعظم نے ٹوکا لیکن نائلہ کو کوئی فرق نہیں پڑا

"رہنے دیں اعظم بھائی یہ کہاں باز آنے والی ہیں"

حیا کے اطمینان میں کوئی فرق نہیں آیا

"جتنا غرور کرنا ہے کر لو مگر یاد رکھنا تمہاری ماں کا کیا تمہارے آگے آئے گا تم بھی تڑپ تڑپ کر مرو گی"

ان کے لہجے پر سبھی نے اپنے لب بھینچ لئے

"آمین لیکن اس طرح تو آپ کو عاطف کی فکر ہونی چاہیے"

حیا نے بھی مسکرا کر نہلے پر دہلا مارا وہ حیا تھی جس نے خاموش رہنا سیکھا ہی نہیں تھا۔

حیرت تو شاہ زار کو ہوئی مگر حیا کے ابو پر جو لا تعلق بنے کھڑے تھے، بولے بھی تو کیا

"میں ڈنر کے لیے لیٹ ہو رہا ہوں فارغ ہو کر آؤ میں ایک کال کر لوں جب تک"

وہ کہہ کر ر کے نہیں چلے گئے نائلہ استہزائیہ ہنسی

Posted On Kitab Nagri

"دیکھا صرف میرے کہنے پر آئے تھے ورنہ تو وہ راضی ہی نہیں تھے تمہیں دیکھ کر انہیں صرف غلطی یاد آتی ہے"

اب شاہ زر کے لئے برداشت سے باہر ہو گیا
"دیکھیں آپ ہم سے بڑی ہیں اور میں یہاں کوئی بد مزگی نہیں چاہتا ہوں اسی لئے برائے مہربانی۔۔۔۔۔"



شاہ زر کی بات ہے حیا نے کاٹی

"ارے اتنی عزت انہیں راس نہیں آئے گی"

"تم کتنی ذلیل ہو یہ تو پوری دنیا جانتی ہے"

www.kitabnagri.com

عاطف نے کہا تھا

"عاطف آج حیا کی رخصتی ہے کم از کم آج کے دن تو لحاظ کر جاؤ"
اعظم نے ایک بار پھر تاکید کی

Posted On Kitab Nagri

"اس میں لحاظ نام کی کوئی چیز نہیں ہے آخر کو اپنی ماں پر گئی ہے نہ"
نائلہ زہرا گلنا نہیں بھولیں

"چلو عاطف"

دونوں جانے لگے پھر عاطف مڑا اور شاہ زر سے مخاطب ہوا

"ویسے آپ کو پتہ ہے نہ حیا کی منگنی ہو چکی تھی پھر شادی بھی all most ہونے والی تھی لیکن عین شادی والے دن دولہے نے شادی سے انکار کر دیا محض نکاح سے دو گھنٹے پہلے"
شاہ زر کے لئے یہ بات نئی تھی اس نے چونک کر حیا کو دیکھا اور پہلی مرتبہ حیا کے چہرے سے اطمینان رخصت ہوا تو کیا حور عین نے شاہ زر کو نہیں بتایا تھا
حیا کو پہلا خیال یہی آیا یہ بات اوپر چڑھتے شاہنزل نے سنی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"اگر تم اپنا غلیظ منہ لے کر نہیں گئے تو مجبوراً مجھے گارڈ کو بلا نا پڑے گا"

شاہنزل نے اپنے ازلی سنجیدہ لہجے میں کہا عاطف نے ایک استہزائیہ مسکراہٹ حیا کے اڑی رنگت والے چہرے پر ڈالی اور چلا گیا

پھر جان کر رادیہ بھابی اور اشعر نے موضوع تبدیل کر دیا شاہ زر کا چونکنا انہوں نے بھی دیکھا تھا یعنی وہ ناواقف تھا بعد میں اعظم بھائی نے ڈھکے چھپے لفظوں میں شاہ زر کو سمجھایا مگر وہ اندازہ نہیں لگا سکے کہ وہ مطمئن ہوا ہے یا نہیں

Posted On Kitab Nagri

شاہ زہر جہانزیب ایک گہرا سمندر تھا جس کی گہرائی کتنی تھی، اور کتنی طغیانی تھی اسکا اندازہ لگانا ممکن تھا

حیا کا دل تو ہر چیز سے اچاٹ ہو گیا اسے گھبراہٹ سی ہونے لگی اسے خود ہی شاہ زہر کو طلال کے بارے میں بتادینا چاہیے تھا مگر اسے دھیان ہی نہیں رہا اس کا نکاح ہی اتنی آنکھوں پر سے وہ شاہ زہر کے سحر میں ایسا کھوئی کہ اسے اپنے وجود کا بھی خیال نہیں رہا لیکن اب کیا؟ یہ سوچ سوچ کر ہی اسکے سر میں درد شروع ہو گیا

کچھ ہی دیر میں رخصتی کا شور اٹھا لیکن حیا کو رخصت کرنے کے لئے کوئی حقیقی رشتہ نہیں تھا دادی تو بیماری کی وجہ سے نہیں آئی تھی اعظم رادیہ، ہانیہ اشعر ہی تھے مگر شانزل نے حقیقی بھائی ہونے کا ثبوت دیا اعظم کی طرح اس کے سر پر دست شفقت پھیرا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

حیا اپنے ہاتھ پیروں میں سنسنی سی محسوس کر رہی تھی

"حور میری طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی ہے۔"

یہ سننے کے بعد حور نے فوراً اسے اپنے کمرے میں لے جا کر بٹھایا تاکہ تھوڑی دیر آرام کر لے اسی لیے اس نے کوئی فضول رسم نہیں کی تھی ورنہ اپنے بھائی کے شادی کے بہت سے ارمان تھے اس کے دل میں۔ وہ مہمانوں کو کمرے دکھانے لگی اعظم وغیرہ وغیرہ رک رہے تھے باقی اور بھی مہمان تھے

Posted On Kitab Nagri

پھر اس نے واپس اپنے کمرے کا رخ کیا کمرے میں آتے ہی وہ دھک سے رہ گئی

حیا آنسو بہا رہی تھی حورین ایک لمحے کو گھبرا گئی حیا آسانی سے رونے والوں میں سے نہیں تھی وہ پریشانی سے آگے
بڑھی

حیا فوراً اس کے گلے لگ گئی

"حور تم نے۔۔۔ تم نے شاہ زر کو طلال کے بارے میں کیوں نہیں بتایا تھا"

حور عین کو ساری بات سمجھ میں آ گئی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا، میں شاہ کو جانتی ہوں"

"انہیں لگے گا۔۔۔۔۔ وہ غلط سمجھیں گے"

"نہیں سمجھیں گے غلط"

حور عین نے تسلی دی

Posted On Kitab Nagri

"انہیں اس طرح سے پتا نہیں چلنا۔۔۔۔۔ چلنا چاہیے تھا، اب کیا ہوگا"

حورین اس کی بات کا جواب دیتی اس سے پہلے ہی حیا حور عین کی بانہوں میں جھول گئی پیچھے سے آتے شاہ زرنے
اسے سرعت سے تھام لیا ورنہ دونوں ہی زمین بوس ہو جاتیں
حورین اب حقیقتاً پریشان ہو گئی تھی

"شاہ وہ۔۔۔۔۔ پتا نہیں کیسے۔۔۔۔۔ وہ۔۔۔۔۔ یہ۔۔۔۔۔"

"صنم دیکھو باہر کوئی ہے کیا؟"



www.kitabnagri.com

حور عین نے باہر جھانکا

"نہیں کوئی نہیں ہے"

شاہ زرنے حیا کو بانہوں میں سمیٹا

تم عافیہ کو لے کر میرے روم میں آؤ، دھیان رکھنا کسی مہمان کو خبر نہ ہو"

Posted On Kitab Nagri

"ہاں ٹھیک ہے"

ڈاکٹر عافیہ جو شادی کی وجہ سے وہیں تھی انھوں نے کمرے میں حیا کو چیک کر کے پھر شاہ زر سے کہا

"ٹینشن مت لو، ایک دلہن ہے بہت تھکن ہوگی اوپر سے نروس ہوگی یہ عام بات ہے آرام کرے گی تو ٹھیک

ہو جائے گی"

کہہ کر عافیہ چلی گئی

"شاہ وہ۔۔۔۔۔"

"صنم بچے تم بھی تھک گئی ہوگی تم بھی آرام کرو چلو شاہاش میں ہوں حیا کے پاس"

www.kitabnagri.com

"اوہ شاہ آپ بہت اچھے ہیں"

کہتے ہوئے حور عین شاہ زر کے گلے لگ گئی اور پھر چلی گئی شاہ زر نے ایک نظر حیا پر ڈالیں پھر چیخ کرنے چلا گیا

چیخ کرنے کے بعد باہر نکلا تو ایک نظر اپنے سچے ہوئے کمرے کو دیکھا پھر بیڈ پر لیٹے دنیا جہاں سے بیگانے وجود کو

ایک گہری سانس خارج کی

Posted On Kitab Nagri

پھر بیڈ پر آیا حیا ایسے ہی لدی پھندی دلہن بنی تھی اس نے اس کی آویزے نکالے پھر ماتھا پیٹی نکالتے وقت بینوں (pins) سے الجھا مگر نکال ہی پھر اس نے حیا کی مخروطی انگلیوں سے انگوٹھیاں نکالیں اب باری دوپٹے کی تھی اس نے ایک بار پھر سے پنوں (pins) سے الجھتے ہوئے کوفت کے ساتھ دوپٹا نکالا وہ سوچ رہا تھا حیا ان الجھنوں سے آزاد ہو کر سوئے شاہ زرنے بڑی احتیاط کے ساتھ اس کی کمر کے گرد بازو حائل کیا ایک ہاتھ کے سہارے اٹھایا وہ پچیلی ڈال کی طرح اس کے کندھے سے آگئی تھی اور نیچے دبا ہوا دوپٹہ ہٹایا اور پھر ہار بھی نکالا پھر احتیاط سے اس سے لٹایا

جیسے ہی شاہ زرن کی نظر اس کے بالوں کے بندھے ہوئے جوڑے پر پڑی جو لاتعداد پنوں میں مقید تھا شاہ زرن کا دل کیا اس کی بیوٹیشن کو ایک دو تو جڑ ہی دے

بحر حال شاہ زرن اتنی پنوں سے کے ساتھ الجھنے کی سکت نہیں رکھتا تھا اسی لئے ایسے ہی چھوڑ دیا اور اسے کمفر ٹراوڑھا کر خود بھی سونے لیٹ گیا تھک تو وہ بھی گیا تھا

صبح حیا کی آنکھ کھلی تو شاہ زرن روم میں موجود نہیں تھا یقیناً نماز پڑھنے گیا تھا حیا کو اپنا سر بھاری ہوتا محسوس ہوا

Posted On Kitab Nagri

شاہ لیا تو کچھ فریش محسوس کرنے لگی پھر پورے دل سے نیت باندھی نماز پڑھی اٹھ کر بیڈ پر بیٹھی ہی تھی کہ شاہ
زراندہر آیا حیا اٹھ کھڑی ہوئی ایک نظر اسے دیکھ کر نظر جھکالی وہ خود کو مجرم سا محسوس کر رہی تھی
وہ صبح صبح فریش نکھر انکھر اساتھ سفید کرتا شلووار میں غضب ڈھا رہا تھا

"اسلام علیکم"

شاہ زرنے پہل کی

حیا چپ ہی رہی اسے لگا اسکی زبان تالو سے چپک گئی ہو
"سلام کا جواب دینا ہر مسلمان پر فرض ہے"



شاہ زرنے اسکی خاموشی پر چوٹ کی
"و علیکم السلام" وہ تقریباً منمائی تھی

"وہ کل۔۔۔ عاطف۔۔۔ میری شادی۔۔۔ مطلب منگنی"

کہتے ہوئے پتہ نہیں کیوں حیا کی آنکھ سے آنسو گرنے لگے اسے کہاں عادت تھی کسی کو صفائی دینے کی۔
مگر وہ شاہ زرنے کی آنکھوں میں بدگمانی نہیں دیکھ سکتی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

شازر کے تاثرات ہمیشہ کی طرح ہی تھے کوئی اندازہ ہی نہیں لگا سکتا تھا کہ اسکے ذہن میں کیا چل رہا ہے

وہ چلتا ہوا سائیڈ ٹیبل کے پاس آیا جگ سے گلاس میں پانی انڈیلا اور گلاس حیا کو پکڑا حیا ایک گھونٹ بمشکل حلق سے

اتارا

"مجھے۔۔۔ مجھ۔۔۔ مجھے لگا حور نے بتایا۔۔۔"

پتا نہیں کیوں حیا کے منہ سے جملے ادا ہی نہیں ہو رہے تھے وہ بس چاہتی تھی کسی طریقے سے شاہ زمر کو یقین آجائے کوئی معجزہ ہو جائے اور شاہ زمر اس کا یقین کر لے

ہاں وہ اسے انتہا محبت کرنے لگی تھی وہ نیلی آنکھوں والا شہزادہ حیا کی روح کو اسیر کر چکا تھا اس نے حیا زمان کو تسخیر کر لیا تھا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ اسے بہت کچھ کہنا چاہتی تھی مگر آج حیا کے پاس الفاظ نہیں تھے

"میں تم سے صرف ایک سوال پوچھوں گا"

شاہ زمر کے لہجے پر حیا کا دل اور رک کر دھڑکانہ جانے کیا سوال پوچھنے والا تھا

Posted On Kitab Nagri

"میں آپ سے صرف ایک سوال پوچھوں گا"

حیا نے اپنی سانس روکی شاہ اس وقت بہت سنجیدہ تھا

"کیا آپ مجھے سب کچھ پہلے ہی بتانے کا ارادہ رکھتی تھیں؟"

حیا کے تمام لفظوں کو شاہ زرنے سوال کا پھر ہن پہنایا حیا نے پورے شد و مد کے ساتھ زور و شور سے ہاں میں سر ہلایا جیسے وہ جتنی زور سے سر ہلانے کی اتنا ہی اس کا جواب سچ مانا جائے گا۔

جسے دیکھ کر ایک لمحے کو شاید شاہ زرنے مسکرا دیا "ٹھیک ہے"

کہہ کر شاہ زرنے اٹھ کھڑا ہوا اور وارڈ روم سے کپڑے نکالے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"ہیں؟ کیا یقین کر لیا اتنی جلدی؟"

حیا صرف سوچ سکیں

شاہ زرنے کے تاثرات سے اندازہ لگانا بہت مشکل کام تھا

"میں۔۔۔۔۔ وہ۔۔۔۔۔ حور کو سب پتا۔۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

حیائے صفائی دینی چاہی

"میں یقین کر چکا ہوں مجھے صفائی کی ضرورت نہیں ہے، ساری بات صرف ہاں یا نہ کی ہوتی ہے مجھے کسی ایکسپلینیشن کی ضرورت نہیں ہے"

اس نے پلٹ کر رسان سے کہا پھر مڑ کر اپنے کپڑے اٹھائے

"میں جم (gym) جا رہا ہوں سب اٹھ جائیں گے تو ناشتہ کروں گا"
حیا صرف اسے دیکھ کر رہ گئی اور وہ کہہ کر واش روم میں چلا بھی گیا
"ہائے!!! یہ تو پورے ہیر وہیں، واہ! کیا ڈائلا گزرتے ہیں"

حیا چہکی۔ پھر جلدی سے کھڑی ہوئی نماز طرز سے بندھا ہوا دوپٹہ کھولا، جویلری پہنی، ہلکا سا میک اپ، کیا دونوں ہاتھوں میں بھر بھر کے چوڑیاں پہنی۔ بال چونکہ گیلے تھے اسی لئے صرف برش کر کے کھلا چھوڑ دیا، پھر پائل پہنی،،،، وہ اڑ کر حور کے پاس پہنچنا چاہتی تھی

ایک بار خود کو آئینے میں دیکھا آسمانی رنگ کے سوٹ، سلور کا مدار دوپٹے، سچی سنوری، مہندی سے بھرے بھرے ہاتھ کے ساتھ وہ بالکل نئی نویلی دلہن لگ رہی تھی۔
"ہائے میں کتنی پیاری لگ رہی ہوں۔"

Posted On Kitab Nagri

آئینے میں خود کو دیکھا پھر جلدی سے خود کی بلائیں لیں اور فلائنگ کس کی۔ اور چھپاک سے حور کے پاس بھاگ گئی۔

شاہ زر چنچ کر کے نکلا تو دیکھا دروازے کے پاس سلور رنگ کا آنچل لہراتا ہوا غائب ہوا یعنی محترمہ صنم سے ملنے گئی ہے اسے ایک دم خیال آیا کہ گھرا تے مہمانوں سے بھرا پڑا ہے اور کسی کو حیا کی خراب طبیعت کا علم نہیں ہے شاہ زر نے سوچا لوگ باتیں بنائیں گے اسی لیے بہتر ہے کہ حیا کو بول دے کہ کسی کو طبیعت کے بارے میں نہ بتائیں وہ باہر نکلا تو حیا چپکتے ہوئے قلائچیں بھرتی سیڑھیاں اتر رہی تھی اس کی چوڑیاں اور پائل چھن چھن کر کے اپنی موجودگی کا اعلان کر رہی تھیں اس کے بال کھلے ہوئے تھے

شاہ زر کو تعجب ہوا کہ حیا کے بال کرلی ہے اس کے بال شانوں تک سیدھے اور نیچے سے گول گول لچھے دار تھے

شاہ زر اسے بلاتا اس سے پہلے ہی حیا، حور عین تک پہنچی شاہ زر اوپر ہی کھڑا ہو گیا

"حور"

حور عین نیچے صوفے پر بیٹھی ہوئی تھی

"اسلام علیکم بھابی صاحبہ"

Posted On Kitab Nagri

حور عین نے پر جوش انداز میں سلام کیا

"وعلیکم السلام، جنت المقام، دوزخ الحرام، لاؤدوچا کلیٹ انعام"
کہتے ہوئے ہمیشہ کی طرح حیا دھپ سے صوفے پر بیٹھی

"اف حیا کب سدھر وگی؟ حرکتیں چھوڑ دو یہ سب شادی ہو گئی ہے تمہاری"

"تمہاری بھی تو ہو گئی ہے تم سے سدھری؟"

"میں اچھی بچی ہوں مجھے ضرورت نہیں سدھرنے کی"

پھر دھیان آیا تو حور عین نے پوچھا

"تم اب کیسی ہو؟"

"میں پہلے بھی خوبصورت تھی اور اب بھی خوبصورت ہوں"

اب حیا تو حیا ہے

Posted On Kitab Nagri

"ارے ہاں مجھے یاد آیا! میں تم سے ناراض ہوں"

حیا کو اچانک ہی اپنی ناراضگی یاد آئی

"کیوں؟ بھابھی جی میں تمہاری کتنی پیاری نند ہوں"

"ہائے پیاری تو ہو مگر میں نے تم سے پہلے ہی کہا تھا بلکہ جس دن تم رشتہ لے کر آئی تھی اسی دن کہا تھا کہ میری منگنی وغیرہ کے بارے میں بتادو تم نے شاہ ز کو کیوں نہیں بتایا؟"

حورین ایک دم سنجیدہ ہو گئی

"دیکھو حیا مجھے پتا تھا شاہ کو اس سے کوئی فرق نہیں پڑنے والا اس لئے میرے لئے نزدیک یہ بات کوئی معنی نہیں رکھتی اور پھر اس سے زیادہ important باتیں تو میں بھول گئی، ویسے تم اس وجہ سے ناراض ہو؟"

www.kitabnagri.com

"نہیں بابا"

"تو پھر؟"

"تمہاری وجہ سے میری گولڈن نائٹ خراب ہو گئی"

Posted On Kitab Nagri

میری گولڈن نائٹ خراب ہو گئی! پر شاہ زرنے ایک ابرو چڑھائی اور حور عین نے ایک دھموکا جڑا حیا کو

"تم کتنی بے شرم ہو، وہ میری وجہ سے نہیں تمہاری وجہ سے خراب ہو گئی تم خود بے ہوش ہوئی تھی"
حور عین نے شرم دلائی

"ہاں تو تم ہوش میں نہیں لاسکتی تھی میرے کتنے ارمان تھے"
حیا کو بہت افسوس ہوا اپنی گولڈن خراب ہونے پر

"لا حول ولا قوتہ یا توبہ ہے تمہارے ارمان سے، بے شرم نہ ہو تو"

"ہاں تو تم نے دیکھا نہیں ہے فلموں اور ڈراموں میں کیسے ہیروئن گھونگھٹ اوڑھ کر بیڈ کے درمیان پورا الہنگا پھیلا کر بیٹھتی ہے میری تو ویسے کوئی تصویر ہی نہیں ہے، اور نہ اتنی خوبصورتی سے سجے ہوئے کمرے کے ساتھ کوئی تصویر ہے"

"تصویر؟"

حورین منہ کھولے اسے دیکھ رہی تھی اور آخر میں اپنا سر پیٹ لیا
"تمہارا کچھ نہیں ہو سکتا"

Posted On Kitab Nagri

"ہاں تو اور کیا اور تم نے ڈراموں اور فلموں میں دیکھا نہیں ہے گھونگھٹ اٹھانے سے پہلے ہیر و منہ دکھائی دیتا ہے پھر دلہن کی تعریف میں شعر و شاعری کرتا ہے کچھ نہیں تو دوشعر ہی ارمان تھے میرے"

حیامنہ بننا کر اور ہاتھ ہلا کر بتا رہی تھی حیا کی بات سن کر حور عین نے تاسف سے سر ہلایا پھر کہا "کچھ نہیں ہو سکتا تمہارا"

کہہ مسکرائی پھر ہنس دی اور ہنستی ہی چلی گئی

"ہائے حور تم جب مسکراتی ہو تو کتنی پیاری لگتی ہو"

کہتے ہوئے حیا نے حور عین کے دونوں گال چوم لیے اور ہمیشہ کی طرح حور عین جھنجھلا گئی

"دور ہٹو مجھ سے تمہارا کس کرنا سخت ناپسند ہے"

www.kitabnagri.com

"ہاں ہاں اب تمہیں ہمارا کس کرنا کہاں پسند آئے گا اب تو یہ معاملات بھائی کے ساتھ ہوں گے"

حورین پل میں سرخ ہوئی

"کس قدر بد تمیز ہو تم، رکوا بھی بتاتی ہوں"

Posted On Kitab Nagri

کہہ کر حور عین حیا کے پیچھے دوڑی، دونوں کھلکھلاتے ہوئے ہال کے چکر لگا رہی تھی تبھی حور عین کی نظر شاہ زر پر پڑی

"السلام علیکم شاہ"

حور عین نے پٹ سے سلام جھاڑا حیا اپنی سانس بحال کرنے لگی

"وعلیکم السلام، سب اٹھ گئے؟"

"نہیں شاید گھنٹے بھر میں اٹھ جائیں"

"ٹھیک ہے جب تک میں جم ہو آؤں"



www.kitabnagri.com

شاہ زر ڈاننگ روم میں داخل ہوا تو وہاں حدید، رادیہ بھابھی، اشعر اور ہانیہ اور حور عین بھی موجود تھے

Posted On Kitab Nagri

حدید حور عین کی گود میں بیٹھا نجانے کونسے راز و نیاز کر رہا تھا ہانیہ اشعر لڑ رہے تھے اور رایہ بھا بھی سلجھار ہی تھیں۔

شاہ زرنے پانی پینے کے لئے جگ اٹھایا تو خالی تھا

"میں لادیتی ہوں شاہ"

"صنم تم بیٹھو میں لے لیتا ہوں"

"حیا میں نے اس رومال میں ناک بھی پونجھی تھی"

اشعر نے وہیں بیٹھے بیٹھے ہانک لگائی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"اشعر کہ بچے میں اسی رومال سے تمہارا گلا گھونٹ دوں گی"

یہ آواز حیا کے تھی جو کچن سے آرہی تھی

شاہ زرنے سوالیہ نظروں سے حورین کو دیکھا

Posted On Kitab Nagri

"محترمہ کتنی ضدی ہے آپ کو تو پتہ ہے کھیر پوری بنا رہی ہے"

شاہ زربغیر جواب دیے کچن میں چلا گیا

حیامصروف انداز میں پوریاں بیل رہی تھی دوپٹہ ڈاننگ ٹیبل کی کرسی پر لٹکا ہوا تھا شاہ زرب کو اشعر کے رومال کے لیے چھیننے کی وجہ سمجھ میں آئی

حیا نے اشعر کے رومال کو بطور ربر بینڈ استعمال کر کے پونی باندھی ہوئی تھی۔
آہٹ پر حیا مڑی تو شاہ زرب کو دیکھ کر سٹپٹا گئی اس نے دوپٹے کی تلاش میں نظر دوڑائی دوپٹہ لینے کے لئے اس کی طرف بڑھی مگر ہاتھوں پر آٹا لگا تھا

Kitab Nagri

"آپ ایزی ہو کر کام کریں، صرف میں ہی آیا ہوں باقی سب باہر ہی بیٹھے ہیں"

حیا نے خاموشی سے بیلن اٹھایا مگر اسے ڈھیروں شرم آرہی تھی اور شاہ زرب وہیں پر بیٹھ کر پانی پینے لگا اور حیا سوچ رہی تھی پتہ نہیں ایک گلاس پانی پی رہے ہیں کہ کنواں جو ختم ہی نہیں ہونے آرہا ہے
حیا سے پوری کی بجائے پتا نہیں کون سے ملک کا نقشہ بن گیا

"آپ کیا بنا رہی ہیں"

Posted On Kitab Nagri

"کھیر پوری۔۔۔ وہ حور کو بہت پسند ہے"
حیا نے بغیر پلٹے جواب دیا

"آپ فارغ ہو کر ذرا کمرے میں آئیں"
وہ کہہ کر رکا نہیں

حیا نے جلدی جلدی بچی ہوئی تین پوریاں بیل کر تلیں پھر کمرے کی طرف قدم بڑھائے دھڑکتے دل کے ساتھ
دروازہ کھٹکھٹایا اجازت ملتے ہی اندر داخل ہوئی

"ویسے اپنے کمرے میں آنے کے لئے پہلی بار کسی کو اجازت لیتے ہوئے دیکھا ہے"
شاہ زہ کی بات پر حیا نے دانتوں تلے زبان دبائی

"آپ کو کچھ بات کرنی تھی"

اسلام علیکم!

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.facebook.com/KitabNagri)

samiyach02@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/002997500595)

Kitab Nagri

"آپ کی طبیعت کی ناسازی کا کسی کو علم نہیں ہے اسی لئے کسی کو مت بتائیے گا"

"پر میری طبیعت کب خراب ہوئی؟"

"میرے خیال میں آپ ہی کل بے ہوش ہوئی تھیں"

Posted On Kitab Nagri

کہتے ہوئے شاہ زرد و قدم کے فاصلے پر رک کر اسکی طرف جھکا حیا نے اپنی سانس روکی۔ پھر شاہ زرنے ایک ہاتھ سے بالوں کو رومال سے آزاد کیا حیا نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا

"وہ رہ برہینڈ کمرے میں تھا میں ابھی لگا لیتی ہوں"

وہ کہہ کر آگے بڑھنے ہی لگی تھی کہ شاہ زرد

نے روک لیا

"ایک منٹ"

شاہ زرنے اپنی جیب سے رومال نکالا اور حیا کے بالوں کو رومال میں مقید کیا حیا اس کے حصار میں سانس روکے کھڑی تھی شاہ زرد کے پرفیوم کی خوشبو جب حیا کے نتھنوں سے ٹکرائی ماحول میں جیسے سحر پھونکا گیا تھا جس میں حیا قید تھی اس طلسم کو حور عین کی آواز نے توڑا حیات فوراً بہار کے جانب لپکی۔

www.kitabnagri.com

شاہ زرنے آیتو حیا کچن سے برآمد ہوئی اور تب ہی شانزل کی بھی آمد ہوئی اس کے ہاتھ میں کافی سارے شاپرتھے اور ہمیشہ کی طرح حور عین نے شانزل کو دیکھتے ہی منہ بنایا

Posted On Kitab Nagri

"السلام علیکم بھائی، یہ سب؟"

حیا کا اشارہ شاہپر کی طرف تھا

"یہ ناشتہ ہے وہ خالہ بتا رہی تھی کہ کوئی رسم وغیرہ ہوتی ہے لڑکی کے میکے سے ناشتہ جاتا ہے"

"جھوٹ مت بولیں، صحیح سے بتائیں حور کو دیکھنے آئے ہیں نا"

حیا کہاں باز آنے والی تھی حور عین کا دل کیا حیا کو اٹھا کر باہر پھینک دے سارے مہمان بیٹھے تھے ان کے سامنے
بھی باز نہیں آتی تھی

"ہاں بالکل"

شانزل بھی ایک نمبر کا اپنی بہن کی طرح ڈھیٹ تھا سبھی مہمان ہنس پڑے

www.kitabnagri.com

"میں ناشتہ لگاتی ہوں"

حور عین چھپاک سے اندر غائب ہوئی

سبھی اٹھ گئے تھے اور ایک ایک کر کے نیچے بھی آ گئے حور عین اور حیا نے نوکروں کے ساتھ مل کر ناشتہ لگوا دیا

Posted On Kitab Nagri

مہمانوں کے کھانے کے بعد شاہ زرخیا اور حور عین شانزل بھی ناشتہ کرنے بیٹھے

حیا حسب عادت حورین کے بنائے ہوئے چیز آملیٹ سے انصاف کر رہی تھی

"بہت ہی زبردست کھیر ہے"

شانزل نے حیا کی تعریف کی اور ساتھ ہی ایک شاہ حیا کی طرف بڑھایا حیا نے اشتیاق کے ساتھ مسکرا کر شاہ پر تھام لیا

اندر لالی پاپ باکس تھا جسے دیکھ کر حیا کی بانچھیں کھل گئی

"تھینک یو بھائی، ویسے آپ کو میرے ہاتھ کا ناشتہ پسند آیا تو آپ نے مجھے گفت دیا مجھے حور کا ناشتہ پسند آیا تو میرا

بھی فرض ہے کہ میں حور کو گفت دوں"

www.kitabnagri.com

کہتے ہی حیا نے حور عین کے گال چوم لیے

اور ہمیشہ کی طرح حورین چڑ گئی

"یہ کون سا گفت ہے"

Posted On Kitab Nagri

"میں ایسے ہی گفٹ دیتی ہوں"

"اچھا؟"

"ہاں"

"شاہ آپ کو بھی تو کھیر پسند آئی ہے ایسا ہی گفٹ حیا کو بھی دیں"

جہاں شاہ زراس کی بات پر مسکرایا وہیں حیا کو زوردار ٹھسکا لگا شانزل نے قہقہہ لگاتے ہوئے پانی کا گلاس حیا کی طرف بڑھایا اور کہا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"اچھا تم اکیلے میں گفٹ لے لینا"

اور خود ہی بات بدلتے ہوئے کہ

"ایہ بھی لو، تمہاری شادی کا گفٹ"

شانزل نے ایک بھاری بھر کم قیمت کا شاپنگ واؤچر حیا کی طرف بڑھایا

Posted On Kitab Nagri

"مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا پھر میں نے سوچا تمہیں سب سے زیادہ کیا پسند ہے یعنی شاپنگ اسی لیے اپنی پسند سے جو دل چاہے جتنا چاہے لے لینا"

"آپ نے کہا تو بالکل صحیح ہے لیکن بھائی مجھے کچھ اور بھی چاہیے ہے"

حیا کی آنکھوں میں شرارت تھی

"بولو نہ"

"مجھے نا۔۔۔۔۔"

ترچھی آنکھوں سے حورین کی طرف دیکھا اور شانزل نے ڈرنے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے کہا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"نہیں بالکل نہیں میری بیوی کو چھوڑ کر کچھ بھی مانگ لو"

حیا کھلکھلائی

"ارے نہیں، بلکہ مجھے تو آپ گیر نی دیں کہ جب بھی میرا شاپنگ کا دل کرے گا حور میرے ساتھ جائے گی"

"بالکل نہیں"

Posted On Kitab Nagri

حور عین بدک گئی

"دیکھو حیا آج تمہارا ولیمہ ہے تو آج یہ ممکن ہے اور کل صبح ہی میں اور حور ہنی مون کے لئے جارہے ہیں تقریباً آٹھ دس مہینے کے لئے، تو فلحال ایسا کچھ نہیں ہو سکتا"

"آٹھ دس مہینے کے لیے"
حیا کو پورے جملے میں یہی بات کھٹکی

"ہاں اور اس دوران ہمارا کسی سے کوئی رابطہ نہیں ہوگا"
کہہ کر شاہ زر سے مخاطب ہوا

"اگر تم کو زحمت نہ ہو تو ایک آدھ بار جا کر آفس کا چکر لگا لینا ویسے وہاں رفیق ہے مگر پھر بھی تم چلے جاؤ گے تو بہتر ہے"

"میں دیکھ لوں گا تم بے فکر رہو، اچھا میں ذرا انتظامات دیکھ کر آتا ہوں"
کہہ کر باہر کی جانب چلا گیا

Posted On Kitab Nagri

"حیا آپی۔۔۔"

ہانیہ کی آواز پر حیا ابھی اٹھی اور کمرے کی طرف چلی گئی
یہ کیا بکواس تھی؟"

حور عین نے غصے سے کہا

"بکواس نہیں تھی مسز میں نے تو بتایا ہے کہ ہم ہنی مون پر جا رہے ہیں"

"ہم کیوں جائیں گے ہنی مون پر؟"

حورین نے غصے میں کہہ تو دیا مگر شانزل کے لبوں پر امڈ آنے والی مسکراہٹ نے اسے احساس دلایا کہ ہمیشہ کی
طرح غصے میں غلط بات کہہ دی ہے شانزل نے ایک ہاتھ سے حور عین کی کرسی گھسیٹ کر اپنے سامنے کی پھر
کر سی کے دونوں طرف اپنے ہاتھ رکھے اور جھک کر کہا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"اس کیوں کا جواب دو میں تمہیں ہنی مون پر جانے کے بعد دوں گا"

حور عین نے فوراً گردن جھکالی اور لب کچلنے لگی وہ سرخ رخساروں کے ساتھ نظریں جھکائے شانزل کے دل میں
ہلچل مچا رہی تھی

"مجھے نہیں جانا"

Posted On Kitab Nagri

حور عینِ ممنائی

شانزل کو وہ اس طرح معصوم لگی مگر یہ معصومیت فی الحال اسے بھاری پڑ سکتی تھی اسی لیے کہا
"کیوں نہیں جانا؟ میں تمہیں کھا تھوڑی جاؤں گا"

اس کیوں کا جواب تو حور عین کے پاس نہیں تھا

"آٹھ دس مہینے؟"

حور عین نے ایک جواز ڈھونڈ کر نکالا

"پہلے چلو تو پھر دل کیا تو اور کچھ مہینے رہ لیں گے شانزل نے شرارت سے کہا تو حور عین نے سراٹھا کر اسے گھورنا
چاہا مگر اس کی نظروں کی تاب نہ لاسکی اور پھر سے پلکوں کے ساتھ گردن جھکالی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"لیکن کل جانا ضروری ہے کیا؟"

حور عین نے پھر سے ایک ناکام کوشش کی

"دیکھو ہماری شادی کوئی نارمل شادی نہیں تھی نکاح ہوا پھر ہم نے ایک دوسرے کو دیکھا پھر جانا پھر ولیمہ ہوا پھر
جدائی ہوئی پھر اب جا کر رخصتی ہو رہی ہے اس عجیب و غریب شادی کو اتنے مہینے ہو گئے ہیں لیکن میں ابھی تک
کنوارہ ہوں اسی لئے میں ہنی مون کے لئے کوئی رسک نہیں لینا چاہتا کوئی تو مرحلہ ہو جو نارمل ہو"

Posted On Kitab Nagri

حور عین نے اسکی بات کو یکسر نظر انداز کیا۔

"آپ کسی سے رابطہ کرنے سے منع کیوں کر رہے ہیں؟"

حور عین نے پھر اعتراض کیا

شانزل نے ایک انگلی اور انگوٹھے کی مدد سے حور عین کی ٹھوڑی پکڑ کر چہرہ اوپر کیا حور عین نے نظر اٹھا کر بھوری آنکھوں میں دیکھا جہاں محبت کا ٹھاٹھے مارتا ہوا سمندر موجزن تھا

"ہمارے درمیان تو میں اپنے سائے کے شراکت بھی برداشت نہ کروں"

یہ منظر جب ڈرائنگ روم کے اندر آتی حیا دیکھا تو فوراً آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر کہا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"سینسر پلیز۔۔۔۔۔"

اس کی آواز پر دونوں چونک گئے شانزل فوراً سیدھا ہوا

"اسی ظالم سماج کی وجہ سے میں کسی سے بھی رابطہ کرنے سے منع کر رہا ہوں"

"ہا۔۔۔۔۔ میں کب بنی ظالم آج آپ لوگوں کے بیچ میں؟"

Posted On Kitab Nagri

حیا کو صدمہ ہی ہو گیا

"ابھی"

"ہاں تو لڑکی فل الحال ہماری ہے رخصتی نہیں ہوئی ہے، بھابھی ہونے کے ناطے میرا فرض ہے کہ میں اپنی نندا کا خیال رکھوں"

"او ہو بھا بھی۔۔۔۔۔ رکو تم میں سالے صاحب کو کہتا ہوں کہ تمہارا خیال رکھے"

کہتے ہوئے شانزل باہر نکل گیا اس کے اس طرح جھنجھلانے پر دونوں ہی کھلکھلا کر ہنس پڑی

حیا کا ڈھور عین کاروم تھا شعر اور ہانیہ بھی ساتھ تھے ناچنا گانا خوب ہلا مچا ہوا تھا حیا اور اشعر اس وقت کو کا گانے پر ڈانس کر رہے تھے۔ حور عین حیا کہ چہرے پر بکھرے رنگوں سے اندازہ لگا سکتی تھی کہ وہ کتنی خوش ہے

اشعر تھک کر چلا گیا مگر حیا نے تھکنا سیکھا کہاں تھا عصر تک سبھی تیار ہونے چلے گئے تب حورین نے بھی حیا کو دھکے مار کر تیار ہونے کے لیے بھیجا تو حیا نے کہا کہ ولیمہ کے لیے ساڑھی ہے اسی لیے وہ یہیں تیار ہوگی حور نے کہا

Posted On Kitab Nagri

اپنا سامان تولے آؤ اس وقت پلیئر پر "blue eyes....." گانا بج رہا تھا حیا کے منہ پر بھی وہی گانا چڑھ گیا وہ گنگنائی ہوئی وہاں سے نکل کر اپنے کمرے کی طرف گئی

شازر کسی کام سے روم میں آیا تھا دروازہ کھلنے کی آواز پر پلٹا تو دیکھا حیا تھی

"بلیو آئیز ہینٹائیز تیری۔۔۔۔۔"

وہ گنگنائے ہوئے اندر آہی تھی مگر اس کی زبان کو بریک تب لگی جب اس کا پیر قالین میں اڑکا وہ زمین بوس ہو کر اپنے دانت تڑوا چکی ہوتی اگر شاہ زرنے بروقت اسے سنبھالا نہ ہوتا

"آپ؟"

حیا کے خیال میں شاہ زرنے گھر پر نہیں تھا حیا فوراً سیدھی ہوئی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"ہاں وہ کام سے آیا تھا، صنم تیار ہو رہی ہیں نا؟"

"جی میں بھی وہیں جا رہی ہوں"

"آپ لوگ سات بجے تک تیار ہو جائیے گا"

Posted On Kitab Nagri

تبھی حیا کا فون بجا

"اشعر حد ہے ایک کام کہا ہے وہ بھی تم سے نہیں ہوتا، صرف پین pins ہی تولانی ہے"

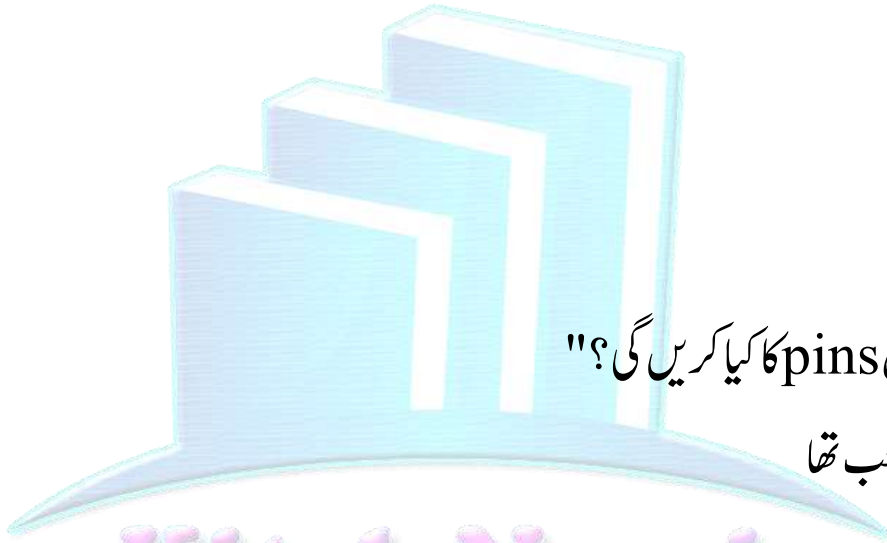
حیا نے کبرڈ میں سے اپنا سامان نکالا

"ہاں میرے دو بچ bunch لانا، نہیں ایک کام کرو تین لے آنا"

"اب فون رکھو"

"آپ اتنی ساری پینس pins کا کیا کریں گی؟"

شاہ زر کے لہجے میں تعجب تھا



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"ساڑھی سیٹ کرنے کے لئے چاہیے"

حیا نے وضاحت دی اور الماری سے نکالے ہوئے شاپراٹھانے لگی

"آپ کا اگر پھر سے بے ہوش ہونے کا ارادہ ہے تو برائے مہربانی پین استعمال کرنے سے گریز کیجئے گا"

"ہیں؟ کیا مطلب؟"

Posted On Kitab Nagri

ساری بات حیا کے سر سے گزر گئی

شاہ زر مسکرایا

"مطلب آج رات پھر سے پنس سے الجھنے کی سکت نہیں ہے مجھ میں"

حیاتو دوسکینڈ شاہ زر چہرے کو دیکھتے ہوئے اس کی بات کا مطلب اخذ کرنے کی کوشش کر رہی تھی جیسے ہی اس کی بات کا مطلب سمجھ میں آیا اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلیں پھر شرم سے جھکی پھر خفت مٹانے کو بولیں

"آپ بھائی بہن کتنی مرتبہ بے ہوش ہونے کا طعنہ دیں گے"

اس کی بات پر شاہ زر نے ایک ابرو اٹھا کر دیکھا شاہ زر کوئی جواب دیتا اس سے پہلے ایک بار پھر حیا کا فون بجا

www.kitabnagri.com

"اوفوہ! اشعر کے بچے آرہی ہوں ذرا صبر رکھو"

فون کان سے لگائے شاہ زر کی جانب اجازت طلب نظروں سے دیکھا جیسے "میں جاؤں"

شاہ زر نے اثبات میں سر ہلایا تو وہ آندھی طوفان کی طرح باہر نکلی۔

Posted On Kitab Nagri

نور برسنا کسے کہتے ہیں آج حقیقی معنوں میں شانزل ابراہیم کو پتہ چلا تھا۔ ایسا ہوتا بھی کیوں نا وہ کچھلے پورے بیس منٹ سے اسٹیج پر بیٹھا حور عین کا انتظار کر رہا تھا اور ان بیس منٹوں میں تقریباً چالیس کال وہ حور عین کو کر چکا تھا تبھی۔۔۔۔۔ تبھی وہ داخل ہوتی ہوئی نظر آئی

وہ تمام رعنا یاں سمیٹے ہال میں داخل ہو رہی تھی گرے رنگ کا گاؤن سلور یعنی چاندی کے تاروں کے کام سے مزین تھا سالیٹیئر ڈائمنڈ اور پلاٹینیم کے سیٹ، بنیڈیا، چوڑیوں اور مہندی بھرے ہاتھ سمیت سہج سہج کر قدم اٹھاتی اسٹیج پر آرہی تھی ریڈ لپسٹک اور بیوٹیشن کی مہارت سے حور عین اور نکھر گئی تھی جیسے جیسے وہ قدم بڑھاتی شانزل کی دھڑکن بھی بے ربط ہوتی جا رہی تھی شانزل بے اختیار اپنے بے قابو ہوتے دل پر ہاتھ رکھا

شانزل نے ایک ہاتھ حور عین کے سامنے کیا
www.kitabnagri.com
حور عین نے ذرا کی ذرا نظر اٹھا کر اسے دیکھا پھر ایک مسکراہٹ کے ساتھ ہاتھ تھام لیا اور شانزل کو لگا کسی نے اس کی ہتھیلی پر ہفتے اقلیم کی دولت رکھ دی ہو اسکی خوشی سے چمکتی آنکھیں دیکھنے سے تعلق رکھتی تھیں۔

"السلام علیکم"

شانزل نے اسٹیج پر بیٹھنے کے بعد سلام کیا

Posted On Kitab Nagri

حور عین نے ایک نظر اسے دیکھا وہ آج بھی ویسا ہی تھا بے انتہا وجہہ۔ گرے کوٹ پینٹ اور وائٹ ٹکسیدو شرٹ، اسکی شخصیت جیسی انمول گھڑی اور نفاست سے سیٹ کیے ہوئے بال اس کی وجاہت میں چار چاند لگا رہے تھے۔

اس کی بھوری آنکھیں آج بھی نمایاں تھیں ویسی ہی شیر سی چمکتی آنکھیں جس نے نہ صرف حورین کی دل کی دنیا جیتی تھی بلکہ اس پر بڑے وثوق کے ساتھ حکمرانی بھی کر رہا تھا حورین نے صرف سر کے اشارے سے جواب دیا اور گردن جھکالی

شانزل قدرے اس کی طرف جھکا اور سرگوشی کی

"تعریف فی الحال نہیں کروں گا کیوں کہ یہ سب معاملات میں نے بعد کے لئے رکھے ہیں جس پر میں تفصیلی گفتگو کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں مگر جملہ عروسی میں"

حورین نے سوچا یہ شخص بالکل نہیں بدلنے والا اتنی بڑی بڑی بات کرنے کے بعد ایسے رینکٹ کرتا ہے جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو حالانکہ حور عین کے رخسار فوراً سرخ ہوئے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

وہیں شاہ زہرا جہانزیب بھی کسی سے کم تھوڑی تھا وہ نیوی بلو کالر کے کوٹ پینٹ، ٹکسید ووائٹ شرٹ اور ہم رنگ آنکھوں سمیت چھایا ہوا تھا ہر نظر پلٹ کر اسے ضرور دیکھتی حیا بھی رائل بلوساڑھی میں بھری بھری چوڑیوں اور مہندی میں دمک رہی تھی اگر کچھ خاص تھا تو اس کے چہرے کی چمک۔

آج کا فنکشن بہت پرسکون تھا پتا نہیں کون سے رشتہ دار جو حور عین کو یاد بھی نہیں تھے وہ آکر اسے دعائیں دے رہے تھے اشعر ہانیہ حدید اور حیا کی وجہ سے ماحول بہت خوشگوار تھا۔

شانزل کے خالہ خالو کی خوشی دیکھنے والی تھی حیا نے اس منظر کو قید کرنا چاہا سب اتنے خوش تھے جیسے کوئی ابر رحمت بن کر برس رہا ہو

تب ہی رخصتی کا شور اٹھا اور حور عین شاہ زہر کے گلے لگ کر جو روئی کے ہر آنکھ اشکبار ہو گئی وہ دس سال کی تھی جب وہ بھیانک رات آئی اس کے بعد اس کا سب کچھ شاہ زہر ہی تھا اس نے اس کے انتظار میں قیامت سے گیارہ سال گزارے تھے شاہ زہر نے بھی اپنا وعدہ نبھاتے ہوئے اس کے پاس آیا تھا وہ حقیقتاً حور کو اپنی بیٹی مانتا تھا

وہی ایک واحد حقیقی رشتہ تھا اس کے پاس دونوں ایک دوسرے کو بے انتہا محبت کرتے تھے تو یہ گریا و زاری تو ہونی ہی تھی حور عین کو سینے سے لگائے بہت ہی کڑے ضبط کے مراحل سے گزر رہا تھا انہیں دیکھ کر حیا کی بھی

Posted On Kitab Nagri

آنکھ سے آنسو جاری ہو گئے ایک تو حورین کل سے ہنی مون پر جانے والی تھی نہ جانے کب تک وہ اس کی شکل نہ دیکھ پائے اور کب تک اس کے آواز نہ سن پائے

شانزل کے خالہ خالو مسلسل حور عین کو تسلی دے رہے تھے

شانزل کو زوردار دھچکا لگ گیا جب حور عین نے کہا "شاہ مجھے نہیں جانا کہیں بھی، آپ کے پاس ہی رہنا ہے مجھے چھپالیں کہیں"

"نہ بابا بالکل بھی نہیں، تمہیں میرے ساتھ چلنا ہی ہو گا ورنہ میں تمہیں اٹھا کر لے جاؤں گا میں کہہ دیتا ہوں" شانزل کے لہجے میں حورین کو کھودینے کا خوف تھا حورین نے جھٹکے سے اسے دیکھا تو سبھی نے قہقہہ لگایا لیکن حورین کا رونا بند نہیں ہو رہا تھا بی اماں سے مل کر بھی بہت روئی آذر نے بھی دعائیں دیں

www.kitabnagri.com

پھر حیا کے پاس آئی سب سے پہلے ہی حیا نے اس کے آنسو پونچھ کر حورین کے کان میں سرگوشی کی جس پر حورین نے چونک کر الجھے انداز میں حیا کو دیکھا پھر جب بات سمجھ آئی تو وقت اور موقع کو بھلا کر سرخ رخساروں کے ساتھ حیا کی پیٹھ پر ایک دھموکا جڑا

"ہائے ظالم!!!"

Posted On Kitab Nagri

حیا کی دہائی پر حور عین مسکرائی پھر قریب جا کر حیا کے کان میں سرگوشی کی جس پر حیا کھلکھلا کر ہنس پڑی

شانزل نے کہا

"دیکھا ایسے ہی ہوتا ہے جب یہ دونوں ملتی ہیں تو آس پاس کی دنیا بھلا دیتی ہیں"

"تم جیس ہو رہے ہو"

شاہ زرنے تعجب سے کہا

"نہیں شاہ زرن بھائی جیس تو حیا ہوتی ہے یہاں تک کہ حور کے معاملے میں وہ حدید سے بھی خار کھاتی ہے"

جواب اشعر کی طرف سے تھا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اشعر شانزل کی طرف متوجہ ہوا تھا

"ویسے نہ جانے کیوں آپ کے معاملے میں صبر کر لیتی ہے"

پھر باوا از بلند کہا

"حیا تم کیوں رو رہی ہو اپنی رخصتی پر تو ایک آنسو نہیں گرا اب سمندر بہا رہی ہو"

اشعر نے حیا کو چھیڑا

Posted On Kitab Nagri

"اب اگر تم نے منہ بند نہیں کیا تو اسی سمندر میں ڈبو کے تمہیں مار دوں گی"
وہ حیا تھی اینٹ کا جواب پتھر سے دینا جانتی تھی

اسی طرح حورین قرآن کے سائے میں رخصت ہوئی

حورین بہت تھک گئی تھی مگر اس وقت ہو جملہ عروسی میں بیٹھے دل دھڑک دھڑک کر باہر آنے کو مچل رہا تھا
فردوس بریں اس کا ہی تعمیر کیا ہوا تھا مگر ہر چیز پر شانزل ابراہیم کا راج تھا بالکل اس کے دل کی طرح۔
تبھی کمرے کا دروازہ کھلا اور وہ داخل ہوا حور عین کا جھکا ہوا سر مزید جھک گیا وہ اس کے سامنے بیٹھا تھا پھر ایک ہاتھ
بڑھا کر حور عین کا ہاتھ تھا ماحور عین کو لگا اس کا دل ہتھیلی میں دھڑکنے لگا ہے

www.kitabnagri.com

"میرا بس چلتا تو منہ دکھائی میں پوری دنیا تمہارے قدموں میں رکھ دیتا لیکن وہ بھی کم تھی مگر میں خود کو تمہارے
حوالے کرتا ہوں آج سے شانزل ابراہیم اور اس سے جڑی ہر چیز تمہاری"

اتنے مان سے کہے جملے پر حورین کی آنکھوں میں آنسو چمکنے لگے

Posted On Kitab Nagri

"اچھا بارومت میں تحفہ لایا ہوں"

حور عین مسکرائیں

"پہلے چہرہ تو دکھاؤ یہ سر نیچے کیسے بیٹھی ہو" شانزل کی بات پر حور عین نے سر مزید نیچے جھکا لیا

"اف۔۔۔۔ تمہاری ادا مار ڈالے گی"

کہتے ہوئے شانزل نے ایک مخملی ڈبی نکالی اس میں چمکتا ہوا لاکٹ تھا ہارٹ شیپ کا جس پر ایچ اور ایس ڈائمنڈ سے لکھا ہوا تھا

"May I"

وہ اجازت مانگ رہا تھا حور عین نے جھکے سر کے ساتھ اجازت دی صرف اثبات میں سر ہلایا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

شانزل نے آگے بڑھ کر لاکٹ پہنایا

"تم کیا زبان گھر چھوڑ کر آئی ہو"

شانزل مسلسل اسے چھیڑ رہا تھا

"اب تو منہ دکھائی بھی دے دی اب تو منہ دکھاؤ"

Posted On Kitab Nagri

حور عین نے ایک نظر شانزل کو دیکھا پھر سر نیچے جھکا لیا
شانزل نے کچھ لمحے اسے غور سے دیکھا

"تھک گئی ہو؟"

شانزل کا لہجہ سنجیدہ ہو گیا تھا حور تھک تو گئی تھی مگر شانزل سے اپنی تھکاوٹ کا تذکرہ کرنا اچھا نہیں لگ رہا تھا
حورین سوچ ہی رہی تھی کہ کیا جواب دے تبھی شانزل نے حور عین کا ہاتھ چھوڑ دیا اور ایک گہری سانس خارج
کی اور پھر کہا
"جا کر چنچ کر لو"

جھک کر اپنے جوتے اتارنے لگا

حورین نے دیکھا اس کا چہرہ دیکھا ایک دم سپاٹ تھا تھوڑی دیر پہلے والی چمک غائب تھی حور عین نے اس ہاتھ کو
دیکھا جو شانزل نے چھوڑ دیا تھا غصہ تو بہت آیا اسی لیے وہ خاموشی سے اٹھ گئی اور ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے رکی
دوپٹہ اتار کر کندھے پر پھیلا یا پھر بال کھولنے لگی اس نے ایک نظر شانزل پر ڈالی وہ بیڈ پر بیٹھے کسی گہری سوچ میں
گم تھا

حور عین کو یلکھت سب کچھ برا لگنے لگا

Posted On Kitab Nagri

"حور عین میں جانتا ہوں کہ میری غلطی معافی لائق نہیں ہے"
حورین کے چلتے ہاتھ رکے

"یہ تو تمہارا ظرف ہے کہ تم اس کے باوجود یہاں ہو تم اندازہ نہیں لگا سکتی کہ جب مجھے اپنی غلطی یاد آتی ہے تو میں ندامت کی ایسی آندھی کھائی میں جا گرتا ہوں جہاں میری سانس بند ہونے لگتی ہے تمہارے ساتھ کی ہوئی ہر زیادتی مجھ پر کوڑے کی مانند برستی ہے"

حور عین الجھ گئی کہ شانزل ایسا کیوں کہہ رہا ہے لیکن اس کے الفاظ حورین کو دہلا دے رہے تھے

تمہارا گریز اور اعتراض حق بہ جانب ہے لیکن ہو سکے تو مجھے معاف کر۔۔۔۔۔"
حور عین کو جھٹکا لگا وہ اس کی فطری حیا اور جھجک کو گریز اور اعتراض کہہ رہا تھا جو کہ وہ اس کی غلطی کی وجہ سے سزا کے طور پر کر رہی ہے اور وہ اس سے معافی مانگنے جا رہا ہے یا اللہ
حور عین کے دماغ نے لمحے میں جمع تفریق کی

"اوہ شان خدا کا واسطہ ہے بس کریں"
وہ چلتی ہوئی اس کے پاس آئی

Posted On Kitab Nagri

"کیا ہو گیا ہے آپ کو کیسی باتیں کر رہے ہیں"

"تم سے معافی مانگ رہا ہوں"

وہ بیڈ پر اسکے پاس بیٹھ گئی

"اور میں پوچھ سکتی ہوں اس فضول سی معافی کا مطلب؟"

"میں اپنی غلطی۔۔۔۔۔"

"اف شان بس کریں کیا فضول باتیں کر رہے ہیں مجھے نہیں یاد کے آپ سے کوئی غلطی ہوئی ہے اور نہ ہی آپ کو

یاد ہونا چاہیے"

www.kitabnagri.com

"تو پھر تم کیوں منہ پھلا کر بیٹھی تھی"

"میں کہاں منہ پھلا کر بیٹھی تھی"

Posted On Kitab Nagri

"تم نے حقیقت مجھے ڈرا دیا تھا حور"

"ڈرا تو آپ دیتے ہیں مجھے"

"اچھا اور کیا کرتا ہوں"

پھر کہتے ہوئے شانزل حور عین کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گیا اور ایک بار پھر دھڑکن منتشر ہوئی

"بتاؤ نہ حور!"

لہجے میں شرارتی اصرار تھا

"اچھا میں بتاؤں؟"

اس کے کھلے بالوں کی لٹ سے کھیلتے ہوئے پوچھ رہا تھا

"حور تمہیں پتا ہے مجھے تم سے محبت کب ہوئی؟"

حور نے نفی میں سر ہلایا



www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"مجھے خود نہیں پتہ مگر جب نکاح والی رات تم مجھے کمرٹراوڑھا رہی تھی میں جاگ رہا تھا اور تب تم نے پہلا قدم میرے دل کی سرزمین پر رکھا" کہتے ہوئے شانزل نے حور عین کا ایک ہاتھ تھام لیا

"اور دن بدن تم مجھ میں اترنے لگی تمہیں پتا ہے نکاح کے ایک مہینے بعد میں نے تمہاری آنکھوں کو دیکھا تھا وہی لمحہ تھا شاید نزولِ محبت کا۔ جب محبت تمہاری آنکھوں کے ذریعے نازل ہوئی تھی"

شانزل جملے کے آخر میں تھاما ہوا ہاتھ چوم لیا اور حور عین کے دل و دماغ میں بجلی سی دوڑ گئی اور دھڑکن مزید بڑھ گئی

"حور تم مجھ سے اتنا گھبراتی کیوں ہو؟"

"میں۔۔۔۔۔ میں۔۔۔۔۔ کہاں آپ۔۔۔۔۔ آپ سے گھبراتی ہوں"

شانزل نے قہقہہ لگایا

www.kitabnagri.com

"اچھا ہٹیں، مجھے جویلری اتارنی ہے"

"اچھا ٹھیک ہے مگر ڈریس چینج مت کرنا"

حور عین جویلری اتارنے لگی اور شانزل بیڈ پر نیم دراز ہو کر محویت سے اسے دیکھنے لگا

Posted On Kitab Nagri

"بس بھی کریں شان آپ کس طرح مجھے دیکھ رہے ہیں"
حور عین نے آخر کہہ دیا

"تم پہلے ادھر آؤ"

یہ سب اتارنے دیں بہت ہیوی ہے۔۔۔۔"
حور عین کی بات مکمل بھی نہیں ہوئی تھی کہ شانزل حور عین تک پہنچ گیا اور اسے بانہوں میں اٹھایا حور عین تو سٹپٹا گئی۔

"کیا کر رہے ہیں اتاریں مجھے"

شب ز قاف کے لمحوں میں تمہیں گود میں اٹھا کر جھولا تو جھلانے سے رہا فلورس رو مینس کرنے کا ارادہ ہے"

"اللہ اتاریں مجھے"

اس مرتبہ حور عین کے لہجے میں تھوڑی سختی تھی وہ اسے گھور رہی تھی
"ایک شرط پر"

Posted On Kitab Nagri

"شبِ ز قاف میں کونسا شوہر اپنی بیوی سے شرطیں منواتا ہے؟"

"شانزل ابراہیم، کیونکہ حور عین شانزل ابراہیم میری کوئی بات سیدھے طریقے سے نہیں مانتی"

آپ مجھے اتار رہے ہیں یا نہیں

پہلے میری شرط مانو

کیسی شرط



can I have dance with you

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"آپ بہت بے شرم ہیں، ٹھیک ہے"

شانزل نے اسے اتارا پھر پلیئر پر گانا لگایا

دیکھا ہزاروں دفع آپ کو۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

بہت دل سے اس نے حور عین کے سامنے ہتھیلی پھیلائی اور حور عین نے اپنا اسکے ہاتھ پر رکھ دیا اور مسکرا دی

شانزل بڑی مہارت سے اسکے ساتھ ڈانس اسٹیپس کرنے لگا۔

وہ حور عین کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے ایک بار پھر حور عین پر طلسم پھونک رہا تھا

پھر بے قراری کیسی ہے

سنجھالے سنبھلتا نہیں یہ دل

کچھ آپ میں بات ایسی ہے۔۔۔۔۔

اس نے حور عین کے چہرے پر آئی لٹ ہٹائی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

لے کر اجازت اب آپ سے

سانسیں یہ آتی جاتی ہے

ڈھونڈے سے ملتے نہیں ہے ہم

بس آپ ہی آپ باقی ہے۔۔۔۔۔

فرطِ جذبات سے اسکی پیشانی چوم لی یہ عقیدت بھرا لمس حور عین کو سرشار کر گیا۔

Posted On Kitab Nagri

شانزل نے بہت نرمی سے اسے خود سے مزید قریب کر لیا اور اسکے گرد حصار باندھ دیا اسے گلے سے لگائے مانو
اسے محسوس کر رہا تھا

"آغوش میں ہے جو آپ کے
ایسا سکون اور پائے کہاں
آنکھیں ہمیں یہ راس آگئیں
اب ہم یہاں سے جائیں کہاں - - - -"

شانزل کی آغوش سے ملنے والا سکون اسے مکمل رہا تھا۔
حور عین کی موجودگی میں سرشار آنکھیں بند کیے اسکی محبت میں جھوم رہا تھا
گاناڈانس سب بھول کر بس حور عین کی موجودگی محسوس کر رہا تھا

دیکھا ہزاروں دفع آپ کو
پھر بے قراری کیسی ہے
سنجھالے سنبھالتا نہیں یہ دل
کچھ آپ میں بات ایسی ہے - - - - -
گاناکب کا ختم ہو چکا تھا
حور عین کچھ کسمسا کر ہوش میں آئی

Posted On Kitab Nagri

"شرط صرف ڈانس کی تھی"

کہتے ہوئے شانزل سے الگ ہوئی

شانزل کچھ کہتا اس سے پہلے ہی کہا

چپ کر کے لیٹ جائیں جو یلری اتارنے دیں، بہت بھاری ہے"

کہتے ہوئے وہ ڈریسنگ مگر کے سامنے آکھڑی ہوئی

جو یلری اتار کر جب وہ پلٹی تو محترم شانزل صاحب بغیر شرٹ کے بیڈ پر دراز تھے اسے وہیں ساکت کھڑے دیکھ کر شانزل نے کہا

"چلو اب اپنا روٹین کا کام انجام دو"

حور عین چلتی ہوئی شانزل کی طرف آئی

www.kitabnagri.com

"آپ آنکھیں بند کریں"

شانزل نے اچھے بچوں کی طرح آنکھیں بند کر لیں حورین نے لائٹ آف کر کے لیمپ جلایا پھر شانزل کو کمفرٹر

اوڑھانے لگی

شانزل نے آنکھ کھولی اور حورین کو کلائی سے پکڑ کر خود پر گرا لیا

Posted On Kitab Nagri

"اچھا چھوڑیں تو کہیں نہیں جارہی"

شانزل نے حور عین کو اپنے بازو پر لٹایا پھر اس کی طرف کروٹ لے کر کہا

"مہربانی کر کے یہ دوپٹہ ہٹاؤں میں ہمارے درمیان کسی چیز کو برداشت نہیں کروں گا"

اس نے خود ہی دوپٹہ ہٹایا کہتے ہوئے

شانزل اس سے باتیں کرتا رہا تھا اپنا حال دل بیان کر رہا تھا وہ جب تک جاگتا رہا تب تک باتیں کر رہا تھا اسے اپنی محبت کا یقین دلایا تھا کہ وہ اس کے لیے کتنی اہمیت رکھتی ہے درمیان میں وہ کبھی کبھی اپنی دی ہوئی لاکٹ کی چین پر انگلیاں پھیرتا حور اس کے لمس سے خود میں سمٹی، سرخ رخساروں کے ساتھ وہ جب بھی نظریں چراتی شانزل محظوظ ہوتا

کبھی بات کرتے کرتے وہ شدت جذبات سے اس کے سرخ رخساروں کو چوم لیتا، کبھی اس کی کان کی لو، کبھی گردن، جس سے وہ مزید شرم سے سرخ ہو جاتی۔

جب بھی حور عین نظریں جھکالیتی وہ بات کرتے کرتے اچانک اس کی آنکھوں کو چوم لیتا حور عین بھی اس کی بانہوں میں خود کو معتبر محسوس کر رہی تھی اور شانزل اسکے دامن میں وعدوں اور قسموں کے تارے ٹانک رہا تھا اور ایسے ہی نہ جانے کب باتوں کے درمیان شانزل کی آنکھ لگ گئی

Posted On Kitab Nagri

ہورین اس کے چہرے کو دیکھ رہی تھی اور دل ہی دل میں خدا کی شکر گزار تھی کہ اس نے شانزل ابراہیم کو اس کی تقدیر میں لکھا تھا۔ ایک وقت تھا جب شانزل کے ہاتھ میں سب کچھ تھا وہ اسکے سامنے بے بس تھی وہ چاہتا تو حور عین کو استعمال کر کے پھینک سکتا تھا مگر شانزل نے اسکی طرف کبھی بری نظر سے دیکھا بھی نہیں تھا اس نے غصے میں شانزل کی محبت کے لیے بہت غلط الفاظ استعمال کیے اسے احساس تو تھا مگر آج وہ بہت شرمندہ ہو رہی تھی آج بھی شانزل نے اسے جس انداز سے محسوس کیا، پھر جس طرح اپنی محبت کا یقین سونپا تھا حور عین کی روح بھی تسخیر کر گیا تھا۔

جب جب بھی وہ بات کرتے کرتے اسے خود میں بھینچتا حور عین ہر مرتبہ اسکی محبت پر نئے سرے سے ایمان لے آتی۔

وہ چاند تھا مگر آج دور نہیں تھا وہ اس کی پناہوں میں تھی حورین نے اس کی پیشانی پر بکھرے بال اپنے حنائی ہاتھوں سے ہٹائے اور اپنے لب اس کی پیشانی پر رکھ دیے اگر وہ جاگ رہا ہوتا تو دیوانہ ہی ہو جاتا۔ اسکے آخری الفاظ حور عین کی زندگی کا حاصل تھے

تم میرے بخت کا سب سے روشن ستارہ ہو،

Posted On Kitab Nagri

اس نے حور عین کی پیشانی سے پیشانی ٹکائی

میری زندگی تمہارے گرد گھومتی ہے نجانے خدا نے تمہیں میری کونسی نیکی کے صلے میں عطا کیا ہے،
میں تمہیں کبھی خود جدا نہیں ہونے دوں گا کیونکہ اتنا حوصلہ شانزل ابراہیم میں نہیں ہے ساری زندگی اس جہان
میں اور موت کے بعد اس جہان میں بھی اتنی محبت دوں گا کہ تم میری ہمراہی پر فخر کرو گی۔



اس کی آنکھیں نیند سے بوجھل ہو رہی تھی اور آواز خمار آلود

اس نے ایک بار پھر اس کے رخسار کو چوما

مجھے اب تم سے عشق ہونے لگا ہے۔

اس نے جملہ مخمور لہجے میں کہا جو حور عین کو نئے سرے سے تسخیر کرنے کو کافی تھا

ادھر رخصتی کے بعد حیا نے شاہ زر سے کہا کہ وہ پہلے گھر جائے گی تاکہ مہمانوں کو تکلیف نہ ہو

"ٹھیک ہے آپ جائیں میں یہاں سب کلیئر کر کے آؤں گا"

Posted On Kitab Nagri

حیاساڑھی میں ہی سب مہمانوں کی مدارات کر رہی تھی شاہ زر گھر آیا تو حیاسب کے کمروں میں چائے پہنچا رہی تھی

"آپ چائے پیئیں گے"

"نہیں"

شاہ نے مسکرا کر جواب دیا

اف۔۔۔۔ ان کی یہ مسکراہٹ کسی دن میری جان نکال لے گی

تقریباً آدھے گھنٹے بعد حیاسب کے کمرے میں داخل ہوئی شاہ زر اسی حلیے میں فون پر گفتگو کر رہا تھا

www.kitabnagri.com

شاہ زر حیاسب کو دیکھ کر چونک گیا کیوں کہ اس کا چہرہ فق ہوا تھا

"وہ۔۔۔۔ جلدی حلیے پتا نہیں بی اماں کو کیا ہوا ہے"

"کیا ہوا ہے"

Posted On Kitab Nagri

"آپ جلدی سے چلیے شاید ہو سپٹل لے کر جانا ہوگا"

وہ فوراً کمرے سے نکلا

"آپ گاڑی کی چابی لے کر آئیے"

حیا نے فوراً چابی اٹھائی چادر اوڑھی اور باہر کی طرف دوڑی اس نے دیکھا کہ شاہ زربہ اماں کو لیے ہوئے نیچے اتر رہا تھا سبھی تھکے ہوئے تھے اسی لئے سو گئے تھے



حیا بھی شاہ زربہ کے پیچھے لپکی

شاہ زربہ کو دیکھ کر ہاسپٹل کی ٹیم فوراً الرٹ ہوئی بی اماں کو آئی سی یو میں رکھا گیا شاہ زربہ گھن چکر بنا کبھی ڈاکٹر کبھی آئی سی یو کبھی فارمیسی کے چکر لگا رہا تھا
حیا بھی حیران پریشان ورد کرنے میں مشغول تھی اور اس کا بھی یہی حال تھا

Posted On Kitab Nagri

رات کے آخری پہر شاہ زر حیا کے پاس آیا

"وہ مجھے تہجد پڑھنی ہے آپ یہاں اکیلے نہیں بیٹھیں میرے ساتھ چلے پریر روم میں"

دونوں وہاں پہنچے تو جانمازدار شاہ زر نے اپنا کوٹ اتار کر حیا کو پکڑیا اور وضو کرنے چلا گیا

حیا سوچ میں پڑ گئی نماز کیسے پڑھیں گے تب شاہ زر باہر آیا

"آپ اپنی چادر دے دیں میں اسی پر نماز پڑھوں گا" یہ الفاظ نہیں تھے یہ شاہ زر کا دیا ہوا مان تھا جس نے حیا کو فرش سے عرش پر پہنچا دیا تھا اور اسے معتبر کر دیا تھا

حیا نے اپنی چادر اتار کر دی شاہ زر نماز پڑھنے میں مشغول ہو گیا حیا کو عجیب سا لگ رہا تھا بغیر چادر کے بیٹھنے وہ اسی ساڑھی میں ملبوس تھی وہ حالانکہ ہسپتال میں کوئی نہیں تھا مگر کوئی آگیا تو بار بار اپنی ساڑھی صحیح کر رہی تھی کچھ بے چینی سی تھی

شاہ زر نے سلام پھیر کر اسے دیکھا وہ الجھی ہوئی تھی شاہ زر کھڑا ہوا اور چلتا ہوا اس کے پاس آیا پاس رکھا ہوا اپنا ملبو کوٹ حیا پر ڈالا پھر واپس جا کر نیت باندھ لی۔

حیا کی تمام بے چینی اڑن چھو ہو گئی وہ بھرپور سرشار انداز میں مسکرائی

Posted On Kitab Nagri

کوٹ سے شاہ زر کی خوشبو آرہی تھی جس نے حیا کو گھیر لیا تھا عجیب سا تحفظ کا حصار تھا

چار بجے کہیں جا کر بی اماں کی حالت ٹھیک ہوئی تو حیا نے شاہ زر سے کہا
"میں گھر چلی جاتی ہوں مہمان اٹھنے والے ہوں گے فجر تک پہنچ جاؤں گی"
حیا جانے کے لیے پلٹی پھر مڑ کر شاہ زر کے پاس آئی جیسے کچھ یاد آیا ہو

"حور آٹھ بجے تک آپ سے ملنے آئے گی تو آپ گھر آجائیے گا ہم آذر کو کچھ دیر کے لئے یہاں بھیج دیں گے اور ہم
حور کو بی اماں کے بارے میں کچھ بھی نہیں بتائیں گے نہیں تو وہ ہنی مون پر نہیں جائے گی"

"ہاں یہ بھی ٹھیک ہے، آپ ایک بار مجھے ریما سنڈ کر ادینا ساڑھے سات بجے"

www.kitabnagri.com

"اوکے"

"فی امان اللہ"

"اللہ حافظ"

Posted On Kitab Nagri

حیا گھر پہنچی تو فجر کی آذان نہیں ہوئی تھی اس نے فوراً ٹفن (ناشتے کا) تیار کیا اور ایک جا نماز ڈرائیور کے ہاتھوں
بھجوائیں

اپنے کمرے میں آئی تبھی فضا میں فجر کی آذان کی آواز گونجنے لگی
حیا نے جلدی جلدی جویلری اتارنی شروع کی جب آئینے میں خود کو دیکھا تو چونک گئی وہ شاہ زر کا کوٹ پہنے پہنے ہی
گھر آگئی تھی

حیا نے فوراً شاہ زر لیا نماز پڑھی اور نیچے ناشتے کی تیاری کرنے لگی ہانیہ اشعر وغیرہ تو فجر سے اٹھنے کے عادی تھے اس
لیے رادیو بھا بھی ہانیہ بھی اس کی ہیلپ کرانے لگیں

گھر میں اتنے سارے نوکر تھے مگر مجال ہے جو حیا کو کسی کے ہاتھ کا کام ٹھیک لگے

سبھی مہمان بھی اٹھ گئے اور ناشتہ کرنے آرہے تھے تبھی حیا نے مناسب لفظوں میں آذر کو بی اماں کے بارے
میں بتایا

Posted On Kitab Nagri

"آپ لوگوں کو مجھے رات ہی بتادینا چاہیے تھا اکیلے ہی خوار ہوئے اتنا"

"عمیمہ کی طبیعت بھی کہاں ٹھیک رہتی ہے، اسے تمہاری زیادہ ضرورت ہے اور ویسے بھی اب تم چلے جاؤ تو وہ آئیں گے، جلدی سے اسپتال پہنچو، میرے شوہر کو بھیجو کتنے گھنٹے ہو گئے میں نے انہیں دیکھا ہی نہیں"

حیا نے ہنس کر بات ختم کر دی نہیں تو آذر کو اعتراض تھا کہ اسے نہیں بتایا گیا۔

حورین بہت پرسکون نیند سو رہی تھی اتنی پرسکون نیند جیسی وہ کبھی نہیں سوئی تھی تبھی اسے محسوس ہوا کہ کوئی اس کے کان میں میٹھی سی سرگوشی کر رہا ہے مگر حورین کا دل ہی نہیں چاہا کہ آنکھیں کھولے اس نے تکیہ اپنے منہ پر رکھ لیا

حورین کو محسوس ہوا کسی نے بہت ہی نرمی سے وہ تکیہ ہٹایا پھر اسے اپنے ہونٹوں پر نرم لمس کا احساس ہوا اس مرتبہ اس نے کسمسا کر آنکھیں کھولیں تو کچھ سمجھ ہی نہیں آیا پھر جب ذہن بیدار ہوا تو اس نے شانزل کو خود پر جھکا ہوا پایا ساری نیند بھک سے اڑی

www.kitabnagri.com

اسے آنکھیں کھولتے دیکھ شانزل نے اس کے لبوں کو آزاد کیا کان میں سرگوشی کی

"نئی زندگی کی پہلی صبح مبارک ہو جانِ شان، مسز شانزل ابراہیم"

Posted On Kitab Nagri

پہلی مرتبہ اپنے ہونٹوں پر اس کا لمس محسوس کر کے وہ شرم سے دوہری ہو رہی تھی

"میں شاور لے کر نکلتا ہوں تم بھی جلدی سے فریش ہو جاؤ ساتھ نماز پڑھیں گے"

حورا اپنا بھاری بھر کم جوڑا سنبھالتی ہوئی اٹھی اسے یقین ہی نہیں آ رہا تھا کہ وہ اتنے بھاری جوڑے میں بھی اتنی سکون کی نیند سو رہی تھی

شاہ زرب گھر میں آیا تو حیا کھلتے پیلے رنگ اور جامنی رنگ کے انگرکھا میں جلے پیر کی بلی بنی ہال میں چکر کاٹ رہی تھی



شاہ زرب کو دیکھ کر اس نے ایک سکون کی سانس خارج کی

www.kitabnagri.com

"ہاش۔۔۔۔۔ آپ آگئے حور کا فون آیا تھا وہ لوگ نکل گئے ہیں آپ جلدی سے چینیج کر کے نیچے آئیں"

حیا نے ہمیشہ کی طرح بنا فل سٹاپ اور کومہ کے کہا اور یہ جاوہ جا شاہ زرب صرف اسے دیکھ کر رہ گیا

شاہ زرب نیچے آیا تو ہال حورین کے کھلکھلاتی ہنسی سے گونج رہا تھا

Posted On Kitab Nagri

"اسلام علیکم شاہ"

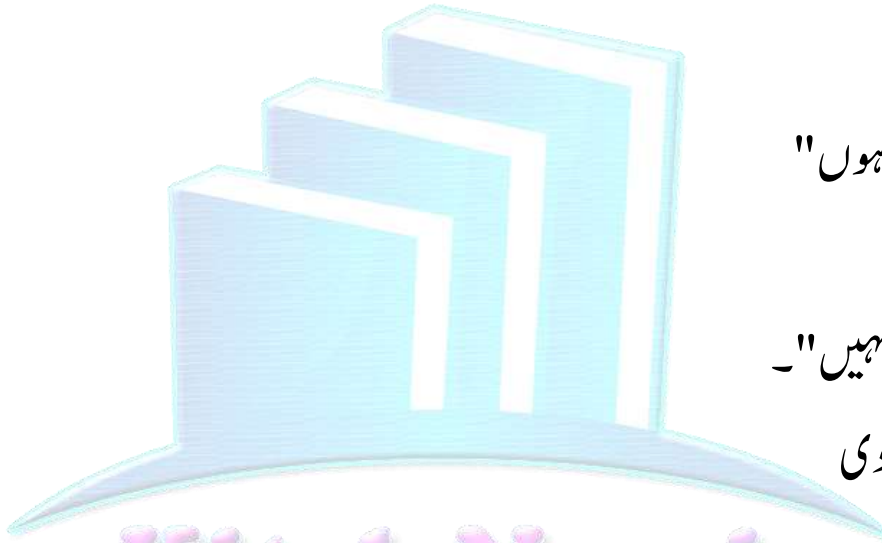
حور عین شاہ زر کے گلے لگ گئی

"میری صنم کیسی ہے"

"آپ کو کیسے لگ رہی ہوں"

"جواب دینا آگیا ہے تمہیں۔"

حورین کھلکھلا کر ہنس دی



حدید اس کے پیچھے پاگل ہو جا رہا تھا ہر کوئی حورین سے مل رہا تھا وہ بات بے بات مسکرا رہی تھی سبھی حور عین کو گھیرے بیٹھے تھے یہ بات حیا کو کہاں برداشت ہونی تھی وہ بنا کسی کی پرواہ کیے اس کا ہاتھ پکڑ کر کمرے میں لے گئی

"کیسی ہو تم؟"

"جیسی دکھ رہی ہوں"

Posted On Kitab Nagri

"حور تم نے بھائی کو سچے دل سے معاف کر دیا نا"

"کس غلطی کے لیے معاف کروں وہ کوئی غلطی کریں گے تو معاف کرو گی نا"
حیا حور عین کے گلے لگ گئی

-
"اوہ حور تم کتنی اچھی ہو"

وہ تو میں ہوں ہی"



"اب بتاؤ بھائی نے منہ دکھائی میں کیا دیا ہے"
حیا کا ازلی چمکتی ہوا ہجہ

"یہ دیکھو"

"ماشاء اللہ بالکل تمہاری طرح خوبصورت ہے، اور بتاؤ کیسی گزری رات"

Posted On Kitab Nagri

حیاتو حیا ہے

"بد تمیز بے شرم"

کہہ کر حور عین نے ایک دھموکا حیا کی پیٹھ پر جڑا حیا کل دن بھر مصروف رہی پھر ویسے کی تھکاوٹ پھر اسپتال پھر گھر کی مصروفیات، کل سے سکون سے لیٹنے تو کیا بیٹھنے کا بھی وقت نہیں ملا تھا جس کی وجہ سے کمزور رہی تھی حالانکہ حور عین نے ہلکے سے مستی میں ہاتھ جڑا تھا مگر حیا کی درد بھری کراہ نکل گئی

"یا اللہ"

حیا کو ایسے دیکھ کر حور عین گھبرا گئی

"سوری حیا میں نے جان بوجھ کر زور سے نہیں کیا"
حیا نے فوراً اپنے تاثرات نارمل کیے

www.kitabnagri.com

"ایک شرط پر مانوں گی"

"میں کوئی بکواس سننے کے موڈ میں نہیں ہوں اپنی شرط اپنے پاس رکھو"

Posted On Kitab Nagri

"دفع ہو جاؤ تم ذرا جو مجھے کبھی منایا ہو"

"بتاؤ تم نے شاہ سے شعر کہلوائے کہ نہیں"

تب حیا نے چہرہ ہاتھوں میں چھپاتے ہوئے شرم مانے کی انتہائی گھٹیا ایکٹنگ کرتے ہوئے کہا

"مجھے شرم آرہی ہے"

اس کی ایکٹنگ دیکھ کر حور عین ہنسنے لگی اور ایک ہی لفظ کہا

"نو ٹنکی"

"بتاؤ نا حور سب ٹھیک تھا نا؟ میرے پوچھنے کا مطلب ہے بھائی کی آنکھوں میں تو نظر آرہا ہے مگر پھر بھی میں تم سے تسلی کرنا چاہتی ہوں کہ تم خوش ہونا؟"

"خوش ہونا تو بہت چھوٹا لفظ ہے میں بیان نہیں کر سکتی کہ شان مجھ سے کتنی محبت کرتے ہیں، اپنے احساسات بیان کرنے کے لیے میرے پاس لفظ نہیں ہے وہ مجھے کس حد تک چاہتے ہیں انہوں نے مجھے بتایا انہوں نے۔۔۔۔۔ انہوں نے کل اعتراف کیا کہ میں ان کے لیے کتنی اہمیت رکھتی ہوں، خدا نے میری تمام تر آزمائشوں کا صلہ

Posted On Kitab Nagri

شانزل ابراہیم کی صورت میں دیا ہے یقین کرو مجھے ایسا لگ رہا ہے میرے لئے شانزل انعام کی صورت میں اتارے گئے ہیں، اور خدا نے ان کے دل میں میرے لئے محبت ڈال کر نعمت سے نوازا ہے "

"حیا یار جلدی سے مجھے سنبھالو کہیں بے ہوش نہ ہو جاؤں "

شانزل کے آواز پر دونوں چونک کر پلٹیں

"میں تو حور کو بلانے آیا تھا کہ ہیلی کاپٹر ٹیرس پر آنے والا ہے۔۔۔۔۔ مگر۔۔۔۔۔ حیا ذرا مجھے چٹکی تو کاٹو کہیں میں خواب تو نہیں دیکھ رہا "

"چلو حور تم معاملہ نمٹاؤ میں تو چلی نیچے "

حیا باہر گئی تو حور عین بھی اس کے پیچھے جانے لگی تبھی شانزل نے حورین کو کلائی سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچ لیا دروازہ بند کر کے اس کے گرد حصار باندھا

www.kitabnagri.com

"کتنی ظالم ہو تم، کل رات میں ہی بولتا رہا، ذرا جو تمہارے منہ سے کچھ نکلا ہو، چلو جلدی سے کہو مجھ سے محبت کرتی ہو "

حور عین نے نظریں جھکالی

Posted On Kitab Nagri

"آپ کو پتہ تو ہے"

"نہیں مجھے نہیں پتا"

کہتے ہوئے شانزل نے انگلی سے حور عین کے چہرے پر جھولتی لٹ کوکانوں کے پیچھے کیا

"بولو نہ حور"

مخمور لہجے میں بے انتہا سرار و محبت پنہاں تھی حور عین نے نظر اٹھا کر شانزل کے مسکراتے چہرے کو دیکھا پھر اپنی تمام تر ہمت جمع کیں اپنے دونوں ہاتھ شانزل کے کندھے پر رکھے اور پنچوں کے بل اچک کر شانزل کی پیشانی چوم لی اس کی آنکھوں میں دیکھا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"آپ میرے لئے نعمت ہے"

اتنے پیارے اظہار پر جہاں شانزل کا دل جھوم اٹھا تو وہیں حور عین نے شانزل کے سینے میں چہرہ چھپا لیا اس سے چھپنے کے لئے اسی میں پناہ ڈھونڈ رہی تھی شانزل کو حورین کی اس ادا پر ٹوٹ کر پیار آیا شانزل نے حورین کے چہرے کو ٹھوڑی سے پکڑ کر اوپر کیا حور عین کے رخسار گردن یہاں تک کے کان کی لو تک سرخ پڑھ رہی تھی سبز آنکھیں جھکی ہوئی تھیں جن پر خم دار پلکیں لرز رہی تھیں اسکے ایک ایک نقوش کو شانزل دل میں آتا رہا تھا

Posted On Kitab Nagri

"اتنے دلکش اظہار پر انعام تو بنتا ہے"

وہ اسکے اتنا قریب تھا کہ حور عین کو اسکی پر حدت سانسوں کی تپش چہرے پر محسوس ہو رہی تھی
شانزل کی نظر حورین کی آنکھوں سے ہوتی ہوئی اس کی نوزپن پر ٹھہر گئی ایک مرتبہ مانو پھر شانزل کا دل اس کی
نوزپن میں اٹک گیا۔

بے اختیار شانزل نے اس کے نوزپن کو چوم لیا ایک مدت بعد اسکی خواہش پوری ہوئی تھی اور پھر اپنے لب
حورین کے لبوں پر رکھ دیئے محبت پالینے کی خوشی کیا ہوتی ہے شانزل ابراہیم اسکی جیتی جاگتی مثال تھا۔
ناچاہتے ہوئے بھی کچھ لمحوں بعد اس کے لب آزاد کیے اور پیشانی سے پیشانی ٹکا کر سانس ہموار کرنے لگا اب بھی
شانزل کا ایک ہاتھ حور عین کی کمر کے گرد تھا اور ایک ہاتھ سے اس کا چہرہ تھام رکھا تھا دونوں ہی کی آنکھیں بند
تھی دونوں ہی ایک دوسرے کو محسوس کرتے ہوئے محبت کی جہاں کی سیر کر رہے تھے

ہیلی کا پٹر کے لینڈ کرنے کی آواز سے دونوں ہوش میں آئے حورین فوراً باہر جانے کے لیے پلٹی تو ایک بار پھر
شانزل نے اسے اپنی طرف کھینچا اور اس کے کان میں مخمور لہجے میں سرگوشی کی

"خود کو تیار کر لو حور، کل میں نے اپنی محبت کا لفظی مظاہرہ کیا تھا لیکن آج۔۔۔۔۔"

وہ سانس لینے کے لئے رکا اور حور کو لگا اس کی دھڑکن بھی رکی ہو شانزل نے اپنی بات جاری رکھی "آج میں اظہار
محبت عملی صورت میں کرونگا"

Posted On Kitab Nagri

حورین اس کے جذبوں کی تاب نہ لاسکی اور فوراً باہر نکلی

چاروں ٹیس پر کھڑے تھے نکلنے سے پہلے شانزل نے ایک پیپر شاہ زر کی طرف بڑھایا

"یہ شانزل انڈسٹریز کی پاور آف اٹارنی ہے جس سے میں نے اپنی غیر حاضری میں تمہارے نام کیا ہے اس کے ہوتے ہوئے تمہیں کوئی بھی میجر decision لیتے وقت مصیبت کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا"

حورین ان دونوں کے درمیان بھروسہ دیکھ کر ایک لمحے کو حیران رہ گئی مگر پھر بہت خوش ہوئی

دوستی کا رشتہ وہ انمول رشتہ ہوتا ہے جس کے بھروسے ہم کئی بڑے فیصلے لیتے ہیں ان فیصلوں کو صحیح ثابت کرنے میں ایک دوست کا بڑا کردار ہوتا ہے۔ دوستی کا رشتہ سماج نہیں بناتا، یہ رشتہ خون کا نہیں ہوتا نہ ہی اس رشتے کو بنانے سے پہلے خدا کو حاضر ناظر جان کر گواہوں کی موجودگی میں دونوں جہاں کی ہمراہی قبول کرتے ہیں پھر بھی دوستی کا رشتہ ان رشتوں سے کئی زیادہ مضبوط ہوتا ہے، دوستی کے رشتے کو ناہی کسی دوستی نامے کی ضرورت ہوتی ہے ناہی کسی DNA میچ ہونے کی، نہ اس میں بے وفائی کا خوف ہوتا ہے ناہی اپنانے سے انکار کر دینے کا خدشہ،،،،، ان سب کے بغیر ہی یہ رشتہ اپنے آپ میں مکمل ہے،،،،، مخلص دوست کسی نعمت سے کم نہیں، اگر آپ کی زندگی میں مخلص دوست ہے تو یقین جانیں آپ اس دنیا کے خوش قسمت ترین انسانوں میں سے ایک ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

بھلے ہی شاہ زراور شانزل، حیا کی طرح علی الاعلان اپنی دوستی کا ڈھنڈورا نہیں پیٹتے تھے مگر ایک گہرا مضبوط تعلق قائم ہو چکا تھا جسے سرٹیفکیٹ کی ضرورت نہیں ہوتی جی ہاں، دوستی کا رشتہ۔

ہیلی کا پٹر شاہ زراور کی تھی کہ بات حیا کے لیے حیران کن تھی جاتے وقت شاہ زراور حیا نے حور عین کو ڈھیروں دعائیں دی پھر حور عین نے بھی حیا کو ڈھیروں نصیحتیں کیں

حورین خیر و عافیت سے روانہ ہو گئی۔

"میں جاتور ہی ہوں مگر جب واپس آؤں تب بھی شاہ مجھے اتنے ہی خوش دکھائی دینے چاہیے، مہربانی کر کے اپنی بچکانہ حرکتیں چھوڑ دو اور سنجیدہ ہو جاؤ میرے شاہ کو خوش رکھنا"

یہ الفاظ جاتے ہوئے حور عین نے کہے تھے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

دونوں کے جانے کے بعد شاہ زراور سو گیا پھر ظہر میں اٹھا اور کہا

"میں مسجد سے سیدھا اسپتال جاؤں گا" یقیناً عجلت میں تھا اسی لئے رکا نہیں

حیا نے جلدی جلدی ٹفن بنا کر کے ڈرائیور کے ہاتھوں اسپتال بھیجا آہستہ آہستہ سارے مہمان اپنے گھر روانہ ہونے لگے

حیا، سب کو باہر تک چھوڑنے جا رہی تھی شاہ زراور کی ایک دور پرے کی پھوپھی تھیں وہ جاتے وقت حیا سے کہہ رہی تھیں

Posted On Kitab Nagri

"شاہ زرتو سونا ہے بچپن سے اور اتنا خوبصورت بھی، میں نے سوچا تھا کوئی اچھی لڑکی پسند کرتا تو اچھا ہوتا مگر لکھے کو کون ٹال سکتا ہے لیکن تم اب بھی دل میں جگہ بنا سکتی ہو کوشش کرو تو سب ممکن ہے، میرے بچے جیسا ہے میں اس کا برا نہیں چاہتی مگر جو ہو گیا سو ہو گیا اب کیا کر سکتے ہیں"

ان کی بات سنی دل تو کیا کھری کھری سنا دے مگر وہ روانہ ہو گئیں

صرف اشعر اور ہانیہ رکے تھے

شام میں جب حیا اسپتال پہنچی تب تک بی اماں کی حالت کافی بہتر تھی

وہ کچھ شرمندہ سی تھی کہ ان کی وجہ سے سبھی پریشان ہو گئے شاہ زرا نہیں تسلی دے رہا تھا کہ ایسی کوئی بات نہیں ہے، جو انہوں نے شاہ زرا اور حورین کے لئے کیا ہے اس کے آگے تو یہ کچھ بھی نہیں ہے بی اماں بہت جذباتی ہو رہی تھی انہوں نے کہا کہ میں بس اب اپنی اولاد کے پاس جانا چاہتی ہوں نمک کا حق ادا کرنے میں، میں نے اپنی اولاد کو نظر انداز کر دیا

شاہ زرا نے انہیں یقین دلایا کہ کل تک ان کا بیٹا آجائے گا اور وہ اپنے گھر چلی جائیں جہاں ان کے کندھوں پر وفا داری کا بوجھ ہو گا نہ ضمیر پر نمک کا حق ادا کرنے کی ذمہ داری

حیا جب وہاں سے جانے کے لیے اٹھی تب شاہ زرا نے کہا

Posted On Kitab Nagri

، "آج رات کو بی اماں کا بیٹا اور اس کی فیملی آرہے ہیں کافی دیر رات آئیں گے شاید، آپ ذرا دیکھ لینا وہ لوگ کل صبح ہی اسپتال آئیں گے اور انشاء اللہ بی اماں کو ساتھ لے جائیں گے"

"ٹھیک ہے آپ بے فکر رہیں، آج رات گھر آئیں گے آپ؟"

"نہیں، آذر اور عمیمہ بھی آج ہی جارہے ہیں تو رات میں ہی رکوں گا"

حیاجب گھر آئی تو اشعر اور ہانیہ وہیں موجود تھے پورا گھر پھیلا ہوا تھا اتنے سارے مہمانوں نے گھر کا کباڑا کیا ہوا تھا ایک تو اتنا بڑا گھر ہانیہ اور حیاء نے نوکروں کے ساتھ مل کر سب کچھ ٹھیک کیا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

رات کے کھانے کے بعد اشعر اور ہانیہ چلے گئے
حیاء نے ہسپتال کھانا بھیجا جب سونے کے لئے کمرے میں آئی تو گھڑی 11:30 جا رہی تھی

جب سونے کیلئے لیٹی تو دھیان بھٹک کر اپنی زندگی پر چلا گیا حورین کتنی خوش تھی اس نے دیکھا تھا شانزل کیسے اسے چور نظروں سے دیکھ رہا تھا

ایک مکمل جوڑا

Posted On Kitab Nagri

ہاں بالکل ایک مکمل جوڑا

شانزل کی آنکھوں کی وارفتگی حورین کا شرمانہ

"یا خدا میری حور کو ہمیشہ خوش رکھنا"

اس کی سوچوں کا رخ اشعر اور ہانیہ کی طرف چلے گیا

وہ بھلے ہی ہانیہ کو کچھ بھی کہتا مگر محبت اس کی آنکھوں سے جھلکتی تھی اور جب سے ہانیہ نے خوشخبری سنائی تھی وہ اس کا کتنا خیال رکھ رہا تھا اس کے ہر کام بھاگ بھاگ کر کرتا اس کے تمام نخرے اٹھاتا اس کا بس چلتا تو اسے زمین پر پاؤں رکھنے بھی نہ دیتا شادی کے وقت ہانیہ نے کتنا اوویلا مچایا تھا مگر اب اگر اشعر بغیر بتائے اس کے سامنے سے ایک منٹ کے لئے بھی غائب ہوتا تو وہ بے چین ہو جاتی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اس کا کارخ بھٹک کر پھر شاہ زہر کی طرف گیا کس قدر خوب رو ہے وہ اگر دیکھا جائے تو ان دونوں کے درمیان کوئی بھی نئے شادی شدہ جوڑوں جیسی کوئی بات ہی نہیں تھی

حیا کو تیار ہو کر رہنے کا بہت شوق تھا اور وہ ویسے ہی رہ رہی تھی مگر شاہ زہر صاحب نے ابھی تک اس کی تعریف میں ایک لفظ نہیں کہا تھا نہ حیا کو دیکھ کر اس کی آنکھوں میں چمک آتی نہ ہی وارفتگی ہوتی

Posted On Kitab Nagri

وہ بہت ناپے تو لے انداز میں بات کرتا یہ کہنا بہتر ہو گا صرف جتنی ضرورت ہوتی ہے اتنا ہی بولتا اور حیا میڈم خیالوں کی دنیا میں رہنے والی لڑکی تھی اسے یک لخت اپنی تیاری بیکار لگنے لگی

"میں حیا ہوں میں کیسے ہار مان سکتی ہوں"

اس نے سوچ لیا تھا کل وہ بہت اچھے سے تیار ہو گی انہیں نے سوچوں میں اس کی آنکھ لگ گئی اس کی آنکھ انٹرکام کی آواز سے کھلی

رات کے تین بج رہے تھے اسے اطلاع ملی کہ بی اماں کے بیٹے اور ان کی فیملی آئی ہے آنکھیں اتنی بھاری ہو رہی تھی کہ کھلنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی وہ بمشکل اپنی آنکھیں کھولتی نیچے آئی بی اماں کا بیٹا بھو اور پوتا آیا تھا وہ دو سال کا معصوم سا بچہ حیا کو بہت پیارا لگا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ان کی خاطر مدارات میں پتہ چلا اس بچہ کو اچانک ہی بخار ہو گیا جس کی وجہ سے وہ بیچارہ اگلا پھاڑ پھاڑ کر رو رہا تھا اس دو سال کے معصوم سے بچے نے حیا کو گنگنی کا ناچ نچا دیا حیا نے چوکیدار کو بھیج کر دوائی منگوائی حیا بیچاری حیران پریشان آنکھیں نیند سے بھاری ہو رہی تھی۔ کل پوری رات جاگتا اور ابھی کچی نیند سے اٹھنا حیا جیسی گدھے گھوڑے بچ کر سونے والوں کے لیے بہت مشکل تھا کوئی چارہ بھی تو نہیں تھا صبح 6 بجے جا کر کہیں حمزہ کی حالت سہی ہوئی تو موصوف سوئے

Posted On Kitab Nagri

اور وہ لوگ فوراً ہسپتال روانہ ہوئے
اب سونا بے کار تھا کیونکہ شاہ زر کسی بھی وقت آسکتا تھا

اسی لیے وہ نیند میں جھومتی ہوئی شاور لینے گئی شاور لینے کے بعد آنکھیں کچھ کھلی تو جلدی جلدی نماز پڑھ کے
ناشتے کا اہتمام کرنے لگی یہ پہلا ناشتہ ہو گا جو وہ دونوں ساتھ کریں گے دو گھنٹوں کی شدید محنت کے بعد ایک
زبردست قسم کا ناشتہ تیار کیا اور پھر اسے اپنی حالت کا خیال آیا تو جلدی سے کمرے میں گئی
"آج کیا پہنے؟"

یہ حصہ ہمیشہ حیا کے لئے بہت مشکل ہوتا تھا تو سوچا

"میں کچھ بھی پہن لوں خوبصورت ہی لگوں گی" کچھ سوچ کر اس نے اپنا نکاح والا جوڑا نکالا اور زیب تن کیا
پورے اہتمام سے ہمیشہ کی طرح بھر بھر کے چوڑیاں زیور نئی دلہن والا سنگھار حلا نکہ شادی کو دو ہی دن ہوئے
تھے اتنا تو بنتا تھا

اب وہ شاہ زر کا انتظار کرنے لگی کافی وقت گزر گیا 11 بجے، وہ ابھی تک نہیں آیا تھا گھڑی نے بارہ کا ہندسہ عبور کیا
یہاں تک کہ ظہر ہو گئی مگر وہ نہیں آیا

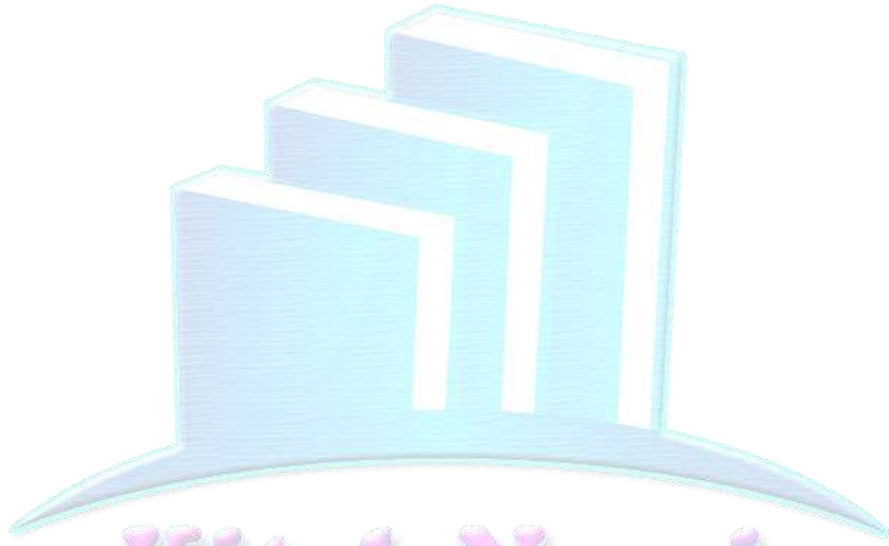
Posted On Kitab Nagri

حیا کو یاد نہیں اس نے اتنا انتظار کسی کا کیا ہو گا اب تو اس کی بھوک ہی مر گئی تھی وہ بے دلی سے کچن میں آئی اور سب اٹھا کر فریج میں تقریباً ٹھونسا

وہ باہر نکلی تو ملازمہ نے بتایا کہ
"سر تو آگئے ہیں"

حیا چونک گئی

"کب؟"



www.kitabnagri.com

"ابھی جب آپ کے اندر کچن میں تھیں"

"ناشتے وغیرہ کا کچھ کہا سرنے"

"کہا کہ وہ کھا کر آئے ہیں اور ابھی سوئیں گے تو انہیں ڈسٹر ب نہ کیا جائے"

Posted On Kitab Nagri

حیا کے اندر شرارے پھوٹنے لگے اس کا دل کیسا ب کچھ آگ لگا دے

ہال میں ہی جانماز منگا کر نماز پڑھیں وہ نماز پڑھ کر اٹھی ہی تھی کہ شانزل کے خالہ خالو آگئے

حالانکہ اس کا ارادہ سونے کا تھا مگر انہیں دیکھ کر اپنا ارادہ ترک کر دیا

آج وہ لوگ واپس جارہے تھے اسی لیے ملنے آئے تھے حیا کو انہیں دیکھ کر حقیقتاً خوشی ہوئی تھی اور وہ ان سے خوش اسلوبی سے بھی ملی

ان سے مل کر وہ سب کچھ بھول گئی ویسے بھی وہ حیا تھی زیادہ دیر تک ایک ہی بات سر پر سوار نہیں کر سکتی تھی

خالہ خالو کو بھی وہ چہچہاتی چنچل سی حیا بہت پسند آئی وہ لوگ ایسے باتیں کر رہے تھے کہ جیسے برسوں کی شناسائی ہو بہت خوشگوار ماحول میں لپچ کیا گیا حیا نے مناسب لفظوں میں شاہ زمر کی غیر موجودگی کی وجہ بتائی اور یہ بھی بتادیا کہ وہ اسے اٹھانے والی نہیں کیونکہ وہ بہت تھکا ہوا ہے

شاہ زمر سو کر جب نیچے آیا تو پورا گھر خالی تھا باہر سے آواز آرہی تھی وہ لان میں آیا تو دیکھا

حیا نکاح کا جوڑا پہنے بولنگ کر رہی ہے اور شانزل کے خالو ہاتھ میں بیٹ پکڑے تیار کھڑے تھے

Posted On Kitab Nagri

حیا نے بالنگ کی اور خالو نے زوردار شاٹ مارا بول اڑتی ہوئی جانے لگی تبھی شاہ زرنے کچھ کر لی اور حیا زور سے
چینچی

"سسسسس"

"یا ہو آپ آؤٹ ہو گئے"

اور ساتھ ہی زبان نکال کر چڑائی

"نہیں بھائی یہ تو فاول ہے شاہ زرگیم کا حصہ نہیں تھا"

۔ خالو نے احتجاج کیا

"اب آپ آؤٹ ہو گئے ہیں بہانے نہیں بنائیں،"

چلیں امپائر سے پوچھتے ہیں"

حیا نے خالہ کی طرف اشارہ کیا

"بتائیں امپائر آؤٹ اور ناٹ آؤٹ"

"آؤٹ، اور اگر آپ لڑنا بند کر کے شاہ زرنے سے مل لیں تو بہتر ہوگا"

Posted On Kitab Nagri

خالانے ٹوکا تو خالو کو بھی خیال آیا وہ فوراً بیٹ چھوڑ کر شاہ زر کی طرف آئے

"میں چائے کا انتظام کرتی ہوں"

کہہ کر حیا بنا شاہ زر کو دیکھے اندر چلی گئی

چائے کی پیالی کا آخری گھونٹ بھرتے ہوئے خالو نے پوچھا

"اب تمہاری بی اماں کی طبیعت کیسی ہے؟"

"الحمد للہ اب بہتر ہے، ماشاء اللہ اب تو وہ اپنے گھر بھی چلی گئیں ہے"

تبھی حیا خالہ کی کسی بات پر ہنسی

"کیا بات ہے بھائی اتنی ہنسی کیوں آرہی ہے"

خالو کو حیا کی باتوں میں کافی دلچسپی تھی

"کچھ نہیں خالہ بتا رہی تھیں کہ آپ جب کہ شرط ہار گئے ہیں لیکن ہمیشہ کی طرح آپ اپنی شرط پوری نہیں کریں

گے یعنی جس طرح آپ نے کہا تھا اگر آپ ہارے تو مجھے کرکٹ کٹ لا کر دیں گے لیکن ایسا کچھ نہیں ہونے والا"

Posted On Kitab Nagri

"ہماری بیگم کو صدا ہم سے شکایت ہوتی ہے تم بے فکر رہو عثمان احمد اپنا وعدہ پورا کرے گا"

پھر حیا اور خالہ دونوں مل کر ڈنر کی تیاری کرنے لگی ایک پر تکلف ڈنر بنانے کے بعد تو حیا کو محسوس ہوا اس کا بدن درد سے ٹوٹ رہا ہے اسے تو اپنے پیروں میں سوجن بھی محسوس ہوئی مگر وہ چین سے بیٹھ کہا سکتی تھی اگر حورین کہتی تھی کہ اس میں اسپرنگ فٹ ہے صد فیصد صحیح کہتی تھی

خالہ خالو کے جانے کے بعد حیا نے کچن سمیٹا برتنوں کو دیکھ کر اسے ہول اٹھ رہے تھے ملازمہ کو برتن دھونے کا کہہ کر وہ کمرے میں سونے کے لئے آگئی ایک ہلکا سا ڈریس نکالا گرم پانی کا شاور لیا تو تھوڑا پر سکون محسوس کرنے لگی وہ واش روم سے باہر نکلی تو نظر شاہ زہر پر گئی

شاہ زہر بیڈ پر نیم دراز تھا اسے یک لخت اپنے اور شاہ زہر کے رشتے کے تقاضوں کا احساس ہوا پہلی بار اس نے اپنے رشتے کو محسوس کیا اور اچانک ہی اس کا دل سو کی سپیڈ سے دھڑکنے لگا شاہ زہر نے اسے وہیں استادہ دیکھ کر ایک ہاتھ اس کی طرف بڑھایا

یہ پاس بلانے کا ایک اشارہ تھا

حیا چلتی ہوئی بیڈ پر آئی اور تھوڑی جھجک کے باوجود ہاتھ تھام لیا
اف حیا تم گھبرا کیوں رہی ہو تم 1970 کی ہیروئن نہیں ہو حیا ہو۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ زر کے پاس ہی بیٹھ گئی

"آپ کب سے سوئی نہیں ہے؟"

حیا نے چونک کر اسے دیکھا

"یا شاید مجھے پوچھنا چاہئے میری غیر موجودگی میں آپ کتنی دیر سوئی ہیں"

شاہ زر نے حیا کی سرخ ہوتی آنکھوں میں دیکھ کر کہا حیا کو یہ سوال عجیب سا لگا

"تین گھنٹے"

اس نے کچھ الجھے انداز میں جواب دیا لیکن اب چونکنے کی باری شاہ زر کی تھی

"کیوں؟"

"وقت ہی نہیں ملا، پھر کل رات حمزہ کی طبیعت خراب تھی، پھر۔۔۔۔۔"

کہتے کہتے خاموش ہو گئی میں کیوں بولوں انتظار کر رہی تھی؟

Posted On Kitab Nagri

حیا کا ہاتھ اب تک شاہ زر کے ہاتھ میں تھا

"ٹھیک ہے، اب سو جائیں"

شاہ زر نے اٹھ کر لائٹ آف کی اور لیپ جلا یا

تب تک حیا لیٹ چکی تھی لیٹے وقت اسے پھر جسم میں درد محسوس ہوا

شاہ زر بیڈ پر آیا لطف لیا

"اتنا جاگیں گی تو بدن درد ہو گا ہی"

شاید اس نے حیا کے چہرے پر تکلیف کے آثار دیکھ لیے تھے

حیا کچھ اور جملوں کی توقع کر رہی تھی اسے اپنی بے وقعتی پر بہت غصہ آیا آج بھی اس نے حیا کی تعریف نہیں کی تھی حیا اپنی ہی سوچوں میں غطاں تھی کہ شاہ زر نے اسے کھینچ کر اپنے بازو پر لٹایا تھا اس کے لیے حیا تیار نہیں تھی

تو ہڑ بڑا گئی مگر شاہ زر نے اس کی ہڑ بڑاہٹ کی پرواہ کیے بغیر اس کے گرد حصار باندھا اور بالوں میں انگلیاں

پھیرنے لگا اور ہمیشہ کی طرح صرف ایک مختصر سا جملہ کہا

"پر سکون ہو کر سو جائیے"

Posted On Kitab Nagri

حیا کو اتنا آرام کبھی محسوس نہیں ہوا تھا وہ سچ مچ اتنا تھکی ہوئی تھی کہ اس نے اپنی تمام سوچوں کو گول مول کر کے ایک سائیڈ پر رکھا اور شاہ زر کے سینے میں سما کر آنکھیں موند لی دو منٹ میں ہی وہ نیند کی وادیوں میں اتر گئی۔

اس کی آنکھ فجر میں شاہ زر کے اٹھانے پر کھلی وہ ابھی تک کل رات والی پوزیشن میں ہی تھی

شاہ زر مسجد کے لیے نکلا تو حیا نے بھی نیت باندھی

جب شاہ زر واپس آیا تو حیا تلاوت کر رہی تھی اس نے قرآن بند کیا پھر مسکرا کر شاہ زر کو سلام کیا

"وعلیکم السلام"

"آپ ناشتہ کریں گے؟"

"آپ کو بھوک لگی ہے؟"

شاہ زر نے الٹا اسی سے سوال کیا

"نہیں مجھے بھوک نہیں لگی"



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"مجھے بھی نہیں کرنا"

کہہ کر شاہ زرنے کمرے کی لاسٹ بند کرنی شروع کی

"آپ پھر سوئیں گے"

"میں نہیں ہم"

کہہ کر شاہ زرنے بیڈ پر آیا

حیا کی ساری تھکن اڑن چھو ہو چکی تھی مگر نیند؟ اس نے سوچا سونے میں کیا حرج ہے

حیال بیٹی تو شاہ زرنے پھر اسے اپنے حصار میں لیا اس مرتبہ حیا چونکی نہیں، دل کے کسی کونے میں یہ خواہش تو تھی ہی کہ وہ پھر سے رات کی طرح اسے سلائے۔

اور رات کی طرح شاہ زرا اس کے بالوں میں انگلیاں پھیرنے لگا ایک بار پھر وہی سکون حیا نے محسوس کیا

اب کی بار حیا کی آنکھوں سے نیند کو سوں دور تھی شاہ زرنے کی خوشبو اس کے نتھنوں کے ذریعے روح میں اتر رہی تھی جس سے سانس اور دھڑکن منتشر ہو رہی تھی یقیناً شاہ زرنے بھی محسوس کیا ہو گا اسی لئے پوچھ لیا

Posted On Kitab Nagri

"حیا؟"

ہائے!!!!!! 😊😊😊😊 کیا میرا نام اتنا پیارا پہلے بھی تھا
(اب حیا تو حیا ہے)

"جی"

اس نے جواب دیا مگر سینے میں سما یا ہوا سر نہیں اٹھایا۔

"کوئی پر اہلم ہے کیا؟"

"نہیں تو"

اس کے سامنے کوئی قارون کا خزانہ بھی رکھ دیتا تب بھی وہ اس سے الگ نہ ہوتی۔ اور اس وقت بھی نہیں ہوئی۔

www.kitabnagri.com

"ہممم"

شاہ زرنے صرف اسی ہم پر اکتفا کیا آہستہ آہستہ نیند حیا پر مہربان ہو گئی۔

صبح آنکھ کھلی تو اچھا خاصا دن چڑھ چکا تھا

Posted On Kitab Nagri

اس نے کسمسا کر شاہ زر کے حصار سے نکلنا چاہا تو شاہ زر نے گرفت مضبوط کر دی
وہ اس سے اتنا غافل نہیں تھا جتنا وہ سمجھ رہی تھی
"ش۔۔۔ شاہ۔۔۔۔ شاہ زر"

"سو جاؤ حیا"

شاہ زر کا لہجہ خمار آلود تھا اور پھر مزید گرفت سخت کی جس سے حصار تنگ ہو گیا نتیجہ میں حیا اس سے قریب ہو گئی
اور وہ پوری طرح جڑ گئی
حیا کی ایک پل کے لئے سانس رکی

"گیارہ بج رہے ہیں"

اس بار شاہ زر کو آنکھ کھولنی پڑی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"قسم سے یار، تھکن ابھی تک نہیں اتری"

خمار آلود لہجہ مخمور، نیلی آنکھیں، اف۔۔۔۔۔ حیا کی جان پر بن آئی
کہہ کر وہ پھر سے سوتا بنا

Posted On Kitab Nagri

"اچھا مجھے تو جانے دیں"
ہلکی سی کوشش تھی فرار کی

"کوئی ضرورت نہیں، سو جاؤ"
اس کی حالت میں کوئی تبدیلی نہیں آئی

"آپ کو حور کا فون آیا تھا؟"

وہ جان بوجھ کر اس سے سوال پوچھ رہی تھی

"نہیں"

"ایک بار بھی نہیں؟"

"نہیں۔۔۔۔۔ سونے دو حیا"

اب کی بار اس کی پیشانی پر بل پڑے مگر اس نے آنکھیں نہیں کھولی نہ ہی حیا کو آزاد کیا



Posted On Kitab Nagri

"شاہ زر"

حیا نے پکارا

"ہمم"

"مجھے بھی حور کا فن نہیں آیا وہ لوگ خیریت سے ہوں گے نہ؟"
اب کی بار شاہ زر نے پوری آنکھیں کھول کر اسے دیکھا یہ کہنا بہتر ہو گا کہ گھور کر دیکھا

"آپ مجھے سونے نہیں دیں گی؟"

"نہیں"

بہت اطمینان سے جواب دیا گیا تھا
شاہ زر کہنی کے بل کچھ اونچا ہوا

"کیوں؟"

"کتنا سونیں گے اور؟"

Posted On Kitab Nagri

کہتے ہوئے حیا اٹھ گئی کیونکہ شاہ زر کی گرفت ڈھیلی ہو گئی تھی جس کا اس نے بھرپور فائدہ اٹھایا اور واش روم میں چلی گئی۔

حیاء نہا کر نکلی تب بھی شاہ زر سویا ہوا تھا

اف۔۔۔۔ جتنا میں نے حورین کو صبح اٹھنے میں حیران کیا ہے اس کا بدلہ شاہ زر مجھ سے لیں گے
یا اللہ یہی مکافات عمل ہے،

حیا نے سوچا

خود ہی اٹھ جائیں گے وہ دل لگا کر تیار ہونے لگی ہمیشہ کی طرح سب سنور رہی تھی

www.kitabnagri.com

پھر اس نے سوچا کہیں طبیعت تو خراب نہیں جو اتنا سورہے ہیں

وہ شاہ زر کے قریب آئی اور پکارا

"شاہ زر"

Posted On Kitab Nagri

"ہم"

اس کی حالت میں کوئی فرق نہیں آیا

حیا نے ایک ہاتھ پیشانی پر رکھ کر چیک کرنے لگی کہ کہیں طبیعت تو خراب نہیں

شاہ زرنے وہی ہاتھ کلائی سے پکڑ کر اسے گھسیٹ لیا یہ کہنا بہتر ہو گا کہ خود پر گرایا

"کیوں میری نیند کی دشمن بنی ہو؟"

"میں تو آپ کی طبیعت۔۔۔۔۔"



"کچھ نہیں ہوا"

www.kitabnagri.com

کہہ کر ایک مرتبہ پھر شاہ زرنے حیا کو حصار میں لیا اس کے بالوں سے آتی کنڈیشنر کی خوشبو اور شاہر جیل کی ملی جلی مہک فضا کو مہکار ہی تھی شاہ زرنے اسے خود سے قریب کیا، اتنا قریب کے دونوں کے درمیان رہا سہا فاصلہ بھی ختم ہو گیا۔

حیا کا دل پسلیاں توڑ کر باہر آنے کے لئے بے تاب ہوا کیونکہ شاہ زرا اس کے بالوں میں چہرہ چھپانے لگا حیا کو اس کی سانسیں گردن پر محسوس ہو رہی تھی ایک مرتبہ پھر وہ حیا کی زبان گنگ کر گیا تھا

Posted On Kitab Nagri

پھر حیا نے اس کے لبوں کا لمس گردن پر محسوس کیا وہ لرزی تھی مگر مزاحمت نہیں کی، کرتی بھی کیوں؟ وہ تو اسے اپنا سب کچھ مان چکی تھی اس نے شاہ زری کی ٹی شرٹ کو مٹھیوں میں جکڑا، آنکھیں موند لی۔
اس سے پہلے شاہ زری مزید بہکتا موبائل رنگ کرنے لگا جس سے طلسماتی لمحات کا تسلسل ٹوٹا شاہ زری نے پلٹ کر ٹیبل سے موبائل اٹھایا اور حیا نے اس موقع کا فائدہ اٹھایا فوراً سے پہلے اٹھ کر نیچے بھاگ گئی شاہ زری موبائل پر مصروف ہو گیا تھا

حیا سیڑھیاں اتر رہی تھی
وہ قدم کہیں اور رکھ رہی تھی اور قدم پڑ کر کہیں اور رہے تھے

"یا اللہ۔۔۔۔۔ یہ کیا ہو رہا ہے مجھے؟"
وہ دل تھام کر بیٹھ گئی جو دھڑک دھڑک کر باہر آنے کو بے تاب ہوا جا رہا تھا وہ اب بھی جیسے ان لمحوں کی قید میں تھی

www.kitabnagri.com

"اللہ کی توبہ اگر اب جو میں نے انہیں جگایا تو"
کہہ کر اس نے اپنا چہرہ ہاتھوں میں چھپا لیا لیکن اس کے لبوں پر ایک سرشار سی مسکراہٹ تھی

Posted On Kitab Nagri

تقریباً آدھے گھنٹے بعد وہ نیچے اترتا نظر آگیا حیا کی تو ہمت ہی نہیں ہوئی تھی اوپر آنے کی اسی لیے وہ نیچے ہی ناشتہ تیار کر رہی تھی

وہ فون پر محو گفتگو تھا بلیک شرٹ، براؤن کوٹ پینٹ پہنے، نک سک سے تیار اتر رہا تھا حیا نے دل سے ماشاء اللہ کہا شاہ زرنے فون کان سے ایک لمحے کے لئے ہٹا کر کہا

"ناشتہ نہیں کروں گالیٹ ہو رہا ہوں"
کہہ کر فون کان سے لگایا اور پلٹ کر دروازے کی طرف قدم بڑھا دیئے
حیا کو جتنا غصہ آتا کم تھا

"باگڑ بلا"

اس نے من میں اسے لقب سے نوازا تبھی شاہ زرن پلٹا اور حیا وہ تو گھبرا گئی

www.kitabnagri.com

"ہائے اللہ سن تو نہیں لیا"

وہ اس کے پاس آیا مسکرا کر اسکے پھولے پھولے منہ کو دیکھا فون جیب میں رکھا پھر اسی ہاتھ سے حیا کے بالوں کو کان کے پیچھے کرتے ہوئے کہا

"جلدی آنے کی کوشش کروں گا، تیار رہنا"

ایک مسکراہٹ حیا کی طرف اچھالی

Posted On Kitab Nagri

(The million dollar smile)

"فی امان اللہ"

اسکا گال تھپتھپا کر پلٹ گیا

"فی امان اللہ"

حیا نے غائبانہ طور پر آیت الکرسی پڑھ کر پھونکی جب تک وہ دروازہ پار کر گیا۔

"بول کر ہی نہیں گئے کہ کہاں جانا ہے؟ اب کیا پہنوں اور کیا میں تیار نہیں تھی؟"

Kitab Nagri

حیا کے لیے حور عین نے ایک سے بڑھ کر ایک سوٹ خریدے تھے پھر کچھ سوچ کر حیا نے ایک پیچ کلر کی ساڑھی

نکالی

تبھی ملازمہ نے آکر بتایا کہ نیچے عاطف زمان ملنے آئے ہیں

حیاتن فن کرتی نیچے اتری

Posted On Kitab Nagri

"تم اپنی منحوس شکل لے کر کیوں آئے ہو؟"

"دیکھنے آیا تھا کہ تمہارا سوکا لڈ شوہر تمہیں کتنے دن برداشت کرے گا؟"

"تمہیں اس سے مطلب نہیں ہونا چاہیے"

"وہ تو ہے مگر میں یہ کہنے آیا ہوں کہ اگر وہ تمہیں دھتکار دے تو دوبارہ ہمارے گھر کا رخ مت کرنا"

بے فکر رہو، وہ کبھی مجھے دھتکاریں گے نہیں"



"تمہیں پتا ہے نا خدا نے تمہارے نصیب میں کبھی خوشیاں نہیں لکھیں"

www.kitabnagri.com

"ہاں خدا نے میرے نصیب میں خوشیاں نہیں لکھی کیونکہ اس نے میرے نصیب میں شاہ زہر جہانزیب کو لکھا ہے، اب اپنی شکل لے کر دفا ہو جاؤ ورنہ دھکے مروا کر تمہیں یہاں سے نکلواؤں گی اور یقین جانو ایسا کرتے ہوئے مجھے کس قدر سکون حاصل ہوگا، انہیں باہر کا راستہ دکھائیں اور اگر نظر نہ آئے تو اٹھا کر باہر پھینک آئیں"

حیادل لگا کر تیار ہوئی پیچ کلر کی ساڑھی میں جس پر موتیوں اور ٹکلیوں کا نفیس کام تھا بہت خوبصورت لگ رہی تھی

Posted On Kitab Nagri

گہری کالی آنکھوں میں کاجل اور محبت کے دیپ جلائے شاہ زر کی منتظر تھی۔
میک اپ، جویلری، حنائی ہاتھوں میں بھر کر چوڑیاں، چھنکتی پائل، گہری سرخ لپسٹک۔
اتنا اہتمام صرف شاہ زر کے لئے تھا وہ چلتی ہوئی شاہ زر کی تصویر کے پاس آئی

وہ بلا کا خوبصورت تھا یہ بات دنیا جانتی تھی اور وہی دنیا مرتی تھی اس پر۔
لیکن پوری دنیا میں وہ صرف اس کا تھا کس قدر خوش کن احساس تھا

حیا نے شاہ زر کی تصویر پر ہاتھ پھیرا

"حیا شاہ زر جہانزیب یہ نام میری زندگی کا حاصل ہے اور شاہ زر جہانزیب میری سلطنتِ دل کا سلطان۔
میرا بس نہیں چلتا کہ آپ کے صدقے میں خود کو واردوں، آپ میری روح میں اتر چکے ہیں، آپ کی نیلی آنکھیں
مجھے دیوانہ کر دیتی ہیں، میں دیوانی ہو گئی ہوں، آپ کی دیوانی، آپ میری سانسوں کے درمیان ایسے ہیں جیسے تسبیح
کے دانوں کے درمیان کوئی دھاگا، میری آتی جاتی سانسوں کی ڈور آپ سے ہی جڑی ہے، میں آپ سے ٹوٹ کر
محبت کرتی ہوں شاہ زر"

حیا نے تصویر پر لب رکھے تبھی باہر گاڑی کا ہارن سنائی دیا اس نے ایک نظر خود کو آئینہ میں دیکھا

"آج تو آپ مجھے دیکھ کر دیوانے ہو جائیں گے"

اور پھر اپنی ہی بلائیں لی

Posted On Kitab Nagri

جب وہ نیچے اتری تو شاہ زر کو دیکھ کر ٹھٹھک گئی وہ ایک دم سنجیدہ تھا۔

ہمیشہ کی طرح حیا آج بھی اس کے تاثرات سے اندازہ نہیں لگا پائی تھی
شاہ زر سیدھا کمرے میں گیا مگر کچھ تو تھا جو حیا کو ٹھٹھکا کر رہا تھا

"کوئی بات ہوئی ہے شاہ زر"

شہر نے کوئی جواب نہیں دیا ایک لمحہ اسے دیکھا نظریں بڑی گہری تھی جیسے وہ کوئی راز کھوج رہا ہو لیکن جلد ہی اس
نے یہ کام ترک کر کے موبائل حیا کے ہاتھ میں دے دیا جس پر ایک ویڈیو چل رہی تھی اور حیا کو لگا اس کے
پیروں کے نیچے سے زمین کھینچ لی گئی ہو

وہ ویڈیو اس کے نکاح کے ایک دن پہلے کی تھی جب حیا اور اس کی دادی بات کر رہے تھے

"میں کیسے مان لوں کہ تم نے شادی کرنی ہے کل تک تو تم شادی کو تیار نہیں تھیں"

"مگر آج تیار ہوں دادی"

Posted On Kitab Nagri

"ٹھیک ہے میں طلال سے بات کرتی ہوں"

"دادی رشتہ حور لے کر آئے گی"

"دیکھو حیا طلال کو اپنی غلطی کا احساس ہے اب وہ تم سے شادی کرنا چاہتا ہے وہ مجھ سے پچھلے ایک مہینے سے کہہ رہا ہے اگر تم راضی ہو تو تمہاری شادی کر دیتی ہوں مگر صرف طلال سے"

"او فوہ دادی آپ سمجھ نہیں رہی ہیں"

"میں بالکل بھی سمجھنے والی نہیں ہوں"

"ٹھیک ہے میں طلال سے شادی کے لئے راضی ہوں مگر آپ کو بھی میری بات ماننی ہوگی"

"کون سی بات"

"حور جو رشتہ لے کر آئے گی آپ ہاں کر دیں گی پھر میں اسی سے شادی کروں گی اس کے کچھ دن بعد علحیدگی لے کر طلال سے شادی کروں گی"

Posted On Kitab Nagri

"یہ کیا بات ہوئی"

"ہاں تو اور کیا جب طلال مرزا میرے ساتھ اس طرح کا کر سکتا ہے تو میں بھی کر سکتی ہوں وہ ایک شادی پہلے ہی کر چکا ہے تو اب میرے بھی ایک شادی کر کے اس کے پاس جانے میں کیا حرج ہے، ویسے بھی میں رشتے میں برابری کی قائل ہوں"

شاہ زرنے موبائل حیا کے ہاتھ سے لے لیا تو حیا ہوش میں آئی

"صرف ایک سوال پوچھوں گا"

سنجیدہ لہجہ حیا کی سانس روک گیا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"کیا یہ سب تم نے کہا تھا"

وہ اب بھی یقین دہانی چاہتا تھا، لہجہ بے قراری سے چور نہیں بلکہ سوال کا طریقہ ایسا تھا جیسے جواب کی بنا پر وہ کوئی فیصلہ کرنے والا ہو

حیا کا دل کیا وہ یہاں سے غائب ہو جائے اس کے ذہن میں یہ بات تھی ہی نہیں اس نے تو صرف دادی کو راضی کرنے کے لیے کہا تھا مگر اب؟

Posted On Kitab Nagri

اس نے منہ کھولا ہی تھا کہ شاہ زرنے کہا
"صرف ہاں یانا"

بہت سے آنسو حیا کا چہرہ بھگیگھو گئے حیا کا دل اپنی بے بسی پر خون کے آنسو رو رہا تھا شاہ زرنے ایک مرتبہ پھر اپنا
سوال دہرایا

"ہاں یانا؟"

حیا نے بے بسی سے سر ہاں میں ملا یا اور صفائی دینے کے لئے منہ کھولا ہی تھا کہ شاہ زرنے روک دیا

"بس۔۔۔ ایک لفظ اور مت کہنا"

کہتے ہوئے شاہ زرنے اپنا فون کان سے لگایا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"ہیلی کاپٹر ریڈی کرو میں ابھی آرہا ہوں"

کہہ کر فون بند کیا اور الماری کی طرف بڑھا کپڑے اٹھا کر بیگ میں پھینکنے لگا

"میری بات تو سن لیں"

وہ ہنوز اپنے کام میں مصروف رہا

Posted On Kitab Nagri

"بالکل بھی نہیں"

"بس ایک بار۔۔۔۔۔"

"میں نے کہا نہ منہ بند رکھو"

شاہ زمر کی دھاڑ پورے گھر میں گونجی تھی شاید حیا نے پہلی بار اسے اونچی آواز میں چینختے سنا تھا اسی لیے ایک لمحے کو سہم گئی

کہہ کر اس نے بیگ کی زپ بند کی اور دروازے کی طرف بڑھا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"آپ کہاں جا رہے ہیں، مت جائیں پلیز"

حیا سمجھو اس کے آگے گڑ گڑا رہی تھی

"دور رہو مجھ سے"

چٹانوں کی سختی جیسا لہجہ۔ شاہ زمر کمرے سے باہر نکالا کارخ چھت کی طرف تھا

Posted On Kitab Nagri

"شاہ زر پلینز میرے ساتھ ایسا نہیں کریں، بس ایک بار میری بات سن لیں پلینز"
وہ بھاگتے ہوئے اس کے قدم سے قدم ملانے کی کوشش کر رہی تھی

"تم نے جو کیا ہے اس کے بعد جتنا سن چکا ہوں وہی کافی ہے"
وہ بھی اپنے ارادے میں اٹل آگے قدم بڑھائے جا رہا تھا حیا اس کے پیچھے بھاگتے ہوئے تقریباً اس کی منتیں کر رہی
تھی



"مت جائیں شاہ زر رک جائیں"

"فکر مت کرو واپس آ کر تمہاری خواہش پوری کر دوں گا"
حیا کانپ گئی

"ک۔۔۔ کیا کریں گے آپ؟"

وہ آنسو سے بھیجے چہرے، پھولی ہوئی سانسوں کے درمیان پوچھ رہی تھی قدم اچانک بھاری ہو گئے تھے وہ بمشکل
اسکے ساتھ قدم ملا پار ہی تھی

Posted On Kitab Nagri

"میں تمہیں طلا۔۔۔۔۔ مجھے مت روکو ورنہ ابھی تمہیں خود پر حرام کر لوں گا، فکر نہیں کرو جس دن واپس آیا
اس دن تمہاری خواہش پوری کر دوں گا"
حیاب بوکھلا کر رہ گئی تھی
وہ تیز تیز سیڑھیاں چڑھ رہا تھا

"ایسا نہیں میں۔۔۔۔۔ میں۔۔۔۔۔"
بے بسی سی بے بسی



"کوئی فائدہ نہیں ہے میرا ارادہ بدلنے والا نہیں"
ناس نے رکنا تھا نہ وہ رکاوہ اوپر چھت کی سیڑھیوں پر قدم بڑھا رہا تھا
"اگر میں اپنی غلطی کی معافی مانگو آپ کے پیروں میں گر کر؟"
www.kitabnagri.com
حیاس کے پیچھے پیچھے سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اسے دہائیاں دے رہی تھی
تبھی ہیلی کاپٹر کی آواز آنی شروع ہو گئی
حیا کا دل لرز اٹھا کہیں وہ سچ میں چلا گیا تو؟

"تو میں تمہیں اپنے پیروں سے ٹھوکر مار دوں گا"

Posted On Kitab Nagri

حیا نے تڑپ کر شاہ زر کا بازو تھام لیا

"ایسا مت کہیں میں مر جاؤں گی"

"ٹھیک ہے تمہاری تدفین میں اپنے ہاتھوں سے کروں گا"

اس نے حیا کو دیکھے بغیر یہ جملہ ادا کیا اور اس کا ہاتھ جھٹک دیا اور پھر سیڑھیاں چڑھتا اوپر کی طرف چلا گیا

مگر۔۔۔۔۔

پچھے حیا زمان کی دنیا جڑ گئی تھی کیونکہ شاہ زر کے ہاتھ جھٹکنے سے حیا توازن برقرار نہیں رکھ پائی اور سر کے بل گری تھی

سر کا پچھلا حصہ سیڑھی کے کونے سے ٹکرایا اور وہ لڑھکتے ہوئے نیچے گری اس کی دلخراش چیخیں نکلیں مگر ہیلی کاپٹر کی آواز کے نیچے دب گئی

حیا نے اپنی بے جان ہوتی آنکھوں سے آخری منظر دیکھا کہ خون فرش پر پھیل رہا ہے اور پھر شاہ زر اسی رفتار سے چھت کا دروازہ پار کر گیا

Posted On Kitab Nagri

حیا کے ہونٹوں میں جنبش ہوئی

"ش۔۔۔ش۔۔شاہ۔۔۔زر"

کتنے ہی آنسو اس کی آنکھوں سے گرے اس نے اپنی تمام تر ہمت جمع کیں کہ جیسے تیسے اٹھ کر وہ شاہ زر کو روک لے

وہ اپنی تمام تر ہمت جمع کرنے کے باوجود اٹھ نہ سکی جیسے ہی شاہ زر نظروں سے اوجھل ہوا

اس کی آنکھوں کے سامنے منظر دھندھلانے لگے

بہت مشکل ہوتا ہے اپنی آنکھوں سے اپنی دنیا جڑتے دیکھنا یہ افیت ناک منظر دل کو چیر دیتا ہے

www.kitabnagri.com

بینائی تو جیسے ختم ہو گئی تھی لیکن کانوں نے ہیلی کاپٹر کے دور جانے کی آواز سنی۔۔۔۔۔

اسکے لاشعور میں کچھ جملے گونج رہے تھے

"میرے شاہ کو خوش رکھنا"

Posted On Kitab Nagri

"خدا نے میرے نصیب میں خوشیاں نہیں لکھی کیونکہ اس نے میرے نصیب میں شاہ زر جہا نزیب کو لکھا ہے"

"میں یقین کر چکا ہوں"

"ساری بات صرف ہاں یا نا کی ہوتی ہے"

اس کی ذہن کی تختی پر شاہ زر کا چہرہ ابھرا

"میں تمہیں اپنے پیروں سے ٹھوکر ماروں گا"

"تمہاری تدفین میں اپنے ہاتھوں سے کروں گا"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

پھر۔۔۔۔۔

سارے منظر، ساری آوازیں گڑ مڑ ہونے لگی

حیا نے شاہ زر کے نام کی آخری سسکی لی اور تصور کے عکس کی جگہ اندھیرنے لے لی

Posted On Kitab Nagri

حیازمین پر بے سدھ پڑی تھی اسی سنگھار میں جو اس نے شاہ زر کے نام سے کیا تھا
فرق صرف اتنا تھا کہ وہ خوبصورت سی ساڑھی جو اس نے اتنی امنگوں سے پہنی تھی سر سے بہنے والے خون کی
وجہ سے کئی جگہ سے سرخ ہو گئی تھی

جس شہابی چہرے پر محبت رقص کر رہی تھی وہاں اب جامد خاموشی تھی

جن آنکھوں میں چمک اور محبت کے دیپ جل رہے تھے وہ آنکھیں بند تھیں

کا جل آنسو کی وجہ سے پھیل گیا تھا

چوڑیاں جو چھن چھن کر کے اس کی قتل کرتی ہنسی میں شریک ہوتی تھیں ٹوٹ کر زمین پر بکھری پڑی تھیں

www.kitabnagri.com

حیازمان کا روم روم ماتم کناں تھا

اگر وہ کہتی تھی کہ وہ لاوارث ہے تو صحیح کہتی تھی کیونکہ اس کا کوئی اپنا اسے بچانے کے لئے موجود نہیں تھا

اور وہ؟۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ چلا گیا تھا نہ جانے کہاں اسے بے آسرا

بے یار و مددگار چھوڑ کر

جانے وہ ایسے ہی کب تک پڑی رہتی لیکن شاید خدا کو کچھ اور ہی منظور تھا تبھی گھر کی ایک ملازمہ (فریدہ) نے اسے دیکھ لیا اور بے اختیار چیخ اس کے منہ سے نکلی۔ اس نے اپنے خاوند کی مدد سے حیا کو اسپتال پہنچایا رات کا وقت تھا اسی لیے کسی نوکر اور گارڈ کو اس کی خبر نہیں ہوئی

اسپتال لے جانے کے بعد ڈاکٹر ز فوراً لٹ ہوئے کیونکہ حیا کے کپڑوں اور جویلری سے ہی لگ رہا تھا کہ وہ اچھے گھرانے کی ہے لیکن فریدہ اور اس کے خاوند کی مشکلیں بڑھ گئیں اتنے بڑے اسپتال میں علاج کے لیے ڈھیر سارا پیسہ درکار تھا انہوں نے اپنی ساری پونجی لگائی مگر صبح تک یہ خبر آئی کہ ان کی مالکن کو ہوش نہیں آ رہا جو باتیں ڈاکٹر ز انہیں بتا رہے تھے وہ ساری کی ساری انکے سر کے اوپر سے جارہی تھیں بس انھیں یہ پتا تھا کہ خون زیادہ بہہ جانے کی وجہ سے مالکن کی حالت بہت خراب ہو گئی ہے اور اسکے سر میں چوٹ بہت نازک حصے پر لگی ہے وہ دونوں سر تھام کر بیٹھ گئے۔

فریدہ کے شوہر نے شاہ زر سے رابطہ کرنے کی کوشش کی مگر اس کا موبائل بند تھا سبھی جانتے تھے شاہ زر کا بزنس بیرون ملک ہے لیکن اس سے رابطہ کرنے کا کوئی ذریعہ نہیں تھا

Posted On Kitab Nagri

ڈاکٹر نے فریدہ سے پوچھا تو اس نے کہہ دیا کہ باجی کے شوہر ملک سے باہر کام کرتے ہیں اس لئے ان سے رابطہ نہیں ہو پارہا ہے

اسپتال والے فریدہ اور اس کے شوہر کو مشکوک نظروں سے دیکھنے لگے بہر حال انہوں نے کہہ دیا کہ ہمارے اسپتال میں اس قدر سرس کیس ہینڈل کرنے کی سہولت موجود نہیں ہے اس لیے وہ لوگ حیا کو دوسرے شہر کے اسپتال لے جائیں



ان غریبوں کے دماغ میں تو پہلے ایک ہی چیز آئی "خرچہ؟"
فریدہ نے اپنے شوہر عبداللہ سے کہا
"میں تم کو باجی کے زیورات لا کر دیتی ہوں تم کسی طرح انہیں بیچ کر پیسے لے آؤ"

"تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے ہم پر چوری کا الزام لگ سکتا ہے"
www.kitabnagri.com
"ہماری نیت غلط نہیں ہے ہم غریب باجی کا علاج کیسے کریں گے؟ خدا نہ کرے انہیں کچھ ہو گیا تو انکی موت ہمارے سر ہوگی، سچ موت کے گناہ سے بہتر تو جھوٹا چوری کا الزام ہے"

"یہ سب باتیں کتاب میں اچھی لگتی ہے فریدہ حقیقت میں نہیں"

Posted On Kitab Nagri

"باجی حقیقت میں بہت معصوم ہیں کسی کی زندگی سے بڑھ کر تو کچھ نہیں، خدا نے ہمارے آگے آزمائش رکھی ہے تو اس کا راستہ بھی ہوگا، خدا کا واسطہ ہے تمہیں مان جاؤ"

عبداللہ تو کچھ لمحے سوچ میں پڑ گیا یہ سب اتنا آسان نہیں تھا جتنا فریدہ سوچ رہی تھی پھر بنا کچھ بولے چلا گیا

اسپتال والے بار بار آکر پوچھ رہے تھے وہ لوگ حیا کو کب لے جائیں گے فریدہ بہت پریشان تھی آخر کار تھک ہار کر سر پکڑ کر رونا شروع کر دیا

"بس تم رو رو کر ساری باتیں منوالیا کرو اچھا ہتھیار ہے تمہارے پاس" فریدہ نے سراٹھا کر دیکھا تو عبداللہ پیسوں کے ساتھ کھڑا تھا



"تمہارے پاس پیسے کہاں سے آئے زیور تو یہیں ہے"

www.kitabnagri.com

"میں جھوٹا چوری کا الزام بھی برداشت نہیں کروں گا، دوست کے مالک سے لئے ہیں شاید ہی کبھی اتنا قرض اتار پاؤں لیکن ایک بات یاد رکھ لو جو فیصلہ کر رہی ہو وہ بہت مشکل ہے ہماری زندگی پہلی ہی بڑی مشکل ہے اب اور مشکل ہو جائے گی اور خبردار جو تم نے بعد میں کوئی شکوہ کیا کیوں کہ یہ نیکی ہمارے گلے کا طوق ثابت ہوگی دیکھ لینا، چلو اٹھو"

Posted On Kitab Nagri

اس طرح وہ دونوں اسے لیے دوسرے شہر آگئے لیکن جیسا عبد اللہ نے کہا تھا ویسا ہی ہوا ان کی مشکل ختم ہونے میں ہی نہیں آرہی تھی

آئے دن نئی دوائیاں، اسپتال کا خرچہ، کبھی یہ ٹیسٹ کبھی وہ ٹیسٹ زندگی بہت مشکل ہو گئی تھی فریدہ اور عبد اللہ نے خود کی گاؤں کی زمین اور کوٹھی بیچ دی۔

اتنی ساری اور افیت ناک مشکلوں کے بعد جا کر کہیں حیا کو ڈیڑھ مہینے بعد ہوش آیاتب دونوں نے سکون کا سانس لیا

پہلے تو حیا کچھ سمجھ نہیں پائی تب فریدہ نے اسے بتایا کہ وہ کہاں ہے اور کیوں ہے

حیا کو سب کچھ شد و مد سے یاد آیا تھا اور بے اختیار آنسو گرنے لگے

www.kitabnagri.com

"مجھے شاہ زر سے بات کرنی ہے"

"بابی سر تو نہیں ہے"

"نہیں ہے مطلب؟ وہ آئے ہی نہیں؟"

Posted On Kitab Nagri

"نہیں باجی وہ جس دن سے گئے ہیں واپس نہیں آئے، ہم نے ان سے رابطہ کرنے کی کوشش کی مگر نہیں ہو پایا"

حیا نے عبداللہ کے موبائل سے شاہ زر کو فون لگایا لیکن فون بند تھا
اسکے بعد اس نے حور عین کو فون لگایا سے نہیں پتہ تھا کہ وہ اس سے کیا بات کرے گی ہو سکتا ہے وہ شاہ زر سے
بات کروادے مگر حور عین کا فون بھی بند تھا
اسے یاد آیا وہ ہنی مون پر ہے اور کسی سے رابطہ نہیں رکھے گی

"مجھے۔۔۔۔۔ مجھے گھر جانا ہے میں شاہ زر کو اپنے موبائل سے فون لگاؤں گی تو لگ جائے گا"
عجیب منطق تھی مگر اس کے ٹوٹے ہوئے دل میں پھانس چبھی تھی وہ نہیں آیا اس نے ایک بار بھی پلٹ کر نہیں
دیکھا خبر نہیں لی کہ وہ زندہ ہے یا مر گئی
حیا کے سر میں درد کی ٹیسیں اٹھنے لگی
ڈاکٹر کسی حال میں اسے جانے نہیں دے رہے تھے مگر حیا نے جیسے تیسے وہاں سے ڈسچارج لیا

راستے بھر وہ یہی سوچ رہی تھی کہ وہ سچ میں لاوارث ہے
فریدہ نہ ہوتی تو وہ ایسے ہی مر جاتی اس کی لاش پڑی سڑتی رہتی

Posted On Kitab Nagri

شاید نائلہ زمان صحیح کہتی تھی وہ تڑپ تڑپ کر مر جائے گی اور اس کی لاش سڑ جائے گی مگر اسے کندھا دینے والا کوئی نہ ہوگا

بد دعائیں بھی قبول ہوتی ہیں۔

کتنے ہی آنسو اس کا چہرہ بھیگو گئے

گھر پہنچتے ہی اس نے چوکیدار سے پوچھا کہ
کوئی آیا تھا؟ حالانکہ اسے پتہ تھا وہ واپس نہیں آیا لیکن پھر پوچھ لیا

"وہ جی کوئی اشعر صاحب آئے تھے تین چار دفعہ، آپ کا پوچھ رہے تھے، مجھے معلوم نہیں تھا آپ کہاں ہے اور یہ
تین دن پہلے آپ کے نام یہ دو خط آئے ہیں"

www.kitabnagri.com

حیا کو لگا اس کے جلتے ہوئے بدن پر کوئی پھوار پڑی ہو خط کے اوپر بھیجنے والے کا نام
"شاہ زہرا جہانزیب" لکھا ہوا تھا

پہلا خط چار دن پہلے کا تھا اس نے بے قراری سے خط کھول کر پڑھنا شروع کیا

Posted On Kitab Nagri

"میں بالکل نہیں پوچھوں گا کہ تم کیسی ہو کیونکہ یہ خط میں نے حال احوال دریافت کرنے کے لیے نہیں لکھا ہے"

یہ جملہ پڑھتے ہی حیا کے سر میں درد ہونے لگا

"میں نے یہ خط لکھا ہے کیونکہ میں اپنی زندگی میں آگے بڑھنا چاہتا ہوں تم آج شام مجھے پی سی ہوٹل میں ملو ورنہ آج ہی میں دوسری شادی کر لوں گا میں تمہیں اسی لیے بلارہا ہوں کہ کوئی فیصلہ کر سکو آگے تمہاری مرضی چاہے تو آؤ یا نہ آؤ، دل کیا تو کچھ تمہاری سوکالڈ مجبوریاں بھی سن لوں گا اور اگر نہ آنا چاہو تو بھی کوئی بات نہیں میں اپنے نکاح کی مٹھائی تمہیں بھجوادوں گا"

حیا کو لگا اس کے ہاتھوں میں حتیٰ کے جسم میں جان ختم ہو گئی ہے اس کے سر کے درد میں اضافہ ہوا

www.kitabnagri.com

کانپتے ہاتھوں سے دوسرا خط کھولا جو تین دن پہلے آیا تھا

"میں نے صرف اطلاع دینے کے لئے خط لکھا ہے کہ میں دوسرا نکاح کر چکا ہوں ویسے مجھے امید تھی کہ تم نہیں آؤ گی"

یہ تحریر وہ کیسے نہ پہچانتی یہ شاہ زہر کی لکھائی تھی

Posted On Kitab Nagri

اور حیا کو لگا اس کی زندگی اس دو سطر کے خط نے ختم کر ڈالی ہو اس نے پھر سے ایک مرتبہ وہ خط پڑھا ہو سکتا ہے اس سے پڑھنے میں غلطی ہوئی ہو ایک بار، دو بار، سہ بار، مگر خط کی تحریر نہیں بدلی وہ خط چینیچینی کر بد صورت حقیقت کا اعلان کر رہا تھا اس کے سر میں ناقابل برداشت درد اٹھا اور وہ پورے قد سے زمین بوس ہوئی اس کی حالت پہلے ہی دگرگوں تھی اوپر سے یہ خط اس کے اعصاب یہ سب برداشت نہ کر سکے۔

فریدہ کے صحیح معنوں میں ہاتھ پاؤں پھول گئے ڈاکٹر کو بلوا کر چیک اپ کروایا گیا تو ڈاکٹر نے کہہ دیا کہ اسے اسپتال کی ضرورت ہے ڈاکٹر کے ہزار مرتبہ کہنے کے بعد بھی وہ اسپتال نہیں گئی

ڈاکٹر بھی تھک ہار کر ہدایت دینے کے بعد چلا گیا حیا نے اس کے بعد صرف اتنا کہا

"مجھ سے کوئی ملنے آئے تو کہہ دینا میں نہیں ہوں" اور دوبارہ کچھ بھی ہو جائے، کچھ بھی، ڈاکٹر مت بلانا، اگر میں مر جاؤں تو اشعر سے رابطہ کرنا یہ اس کا نمبر ہے، شاہ زر جیسے ہی آئیں مجھے بتانا"

شاہ زر کے ذکر پر اسکی آنکھیں نم ہوئیں حالانکہ اسے پتہ تھا اب وہ کبھی نہیں آئے گا لیکن اگر جس دن وہ آگیا تو وہ دن قیامت کا ہو گا کیونکہ اس نے کہا تھا جس دن آئے گا فیصلہ سنائے گا

ان چند جملوں کے بعد حیا کے ہونٹوں پر جو قفل لگا تو ٹوٹا ہی نہیں

Posted On Kitab Nagri

فریدہ بیچاری حیران پریشان ہو گئی

اس کے بعد حیا کی زندگی اور شاہِ ولا میں ایک جمود چھا گیا ایسا جمود جو ٹوٹنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا حیا کتنی ہی دیر ایک ہی جگہ بیٹھی رہتی اس کے ذہن میں پورا ماضی شد و مد سے گھومتا

وہ کیسے شاہِ زر کے بلانے پر جاسکتی تھی اس وقت تو اس سے خود کا ہوش نہیں تھا کاش اسے چار دن پہلے ہوش آتا یا پھر آتا ہی نہیں ایسے جینے کا کیا فائدہ؟

شاہِ زر کے منہ سے نکلے آخری الفاظ اور آخری خط اس کے دماغ میں ہتھوڑوں کے مانند لگتے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس کے سر میں نہ قابل برداشت درد شروع ہو جاتا اور شدت اختیار کرتا جاتا شدت بھی ایسی کہ حیا ٹپ اٹھتی اور پھر بے اختیار چینیختی

اس درد کا دورانیہ تقریباً گھنٹے بھر کا ہوتا مگر اس ایک گھنٹے میں حیا بلکہ بلک کر روتی

وہ دو تین دن میں ایک بار بڑی مشکل سے فریدہ کے وجہ سے کچھ نوالے حلق سے اتار لیتی نہیں تو وہ دن بھر بھوکی پیاسی رہتی نا اسے اپنا ہوش تھا نہ ہی کسی اور چیز کا

دن بدن اور اس کی حالت مزید خراب ہوتی جا رہی تھی کبھی کبھی تو فریدہ اسے دیکھ کر ہول اٹھتی

Posted On Kitab Nagri

حیاتو کئی کئی گھنٹوں تک ایک ہی حالت میں بیٹھی کسی غیر مرئی نقطے پر نظر جمائے نہ جانے کون سے جہاں میں نکلی ہوتی۔

منہ پر ایسے قفل لگے تھے کہ ٹوٹنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے وہ چپ کی چادر جو اس نے کئی مہینوں پہلے اوڑھی تھی وہ اترنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی پتھرائی آنکھوں سے آنسو بہتے جسے پونچھنے کا اسے ہوش تک نہ ہوتا نہ وہ اس کمرے سے نکلتی

افیت کی انتہا کیا ہوتی ہے حیا زمان اس کا منہ بولتا ثبوت تھی۔

گزرتے دن اس کے لئے اور مشکل پیدا کرتے جا رہے تھے اب وہ نماز کے دوران رکعت بھول جاتی، تو کبھی سورہ بھول جاتی، کبھی وضو کا طریقہ، ایک مرتبہ وہ وضو کی غرض سے واش روم میں گئی تو کتنی ہی دیر وہ نل کو دیکھ کر سوچتی رہی کہ اسے کھولنا کیسے ہے؟

www.kitabnagri.com

آخر حیا کو ادراک ہوا وہ چیزیں بھولنے لگی ہے اور یہ ادراک اس قدر خوفناک تھا کہ وہ بے اختیار جانماز پر بیٹھ کر سجدے میں پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

حیا زمان کی زندگی میں رونے اور آنسو بہانے کے سوا کچھ بھی نہیں بچا تھا

Posted On Kitab Nagri

رات فریدہ اس کے لیے کھانا لے کر آئی تو وہ کتنی ہی دیر اپنی ہتھیلیوں میں نجانے کیا تلاش کرتی رہی کو نسی لکیر تھی جو اسکے ہاتھ میں نہیں تھی کافی دیر اس شغل میں مصروف رہنے کے بعد مایوسی سے مٹھیاں بھیجنے لگی اور ان مٹھیوں پر چہرہ رکھ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔

اسی چہرے کو تھام کر اس نے کہا تھا
جلدی آنے کی کوشش کروں گا

اب دوبارہ میرا چہرہ آپکی ہتھیلیوں کی حرارت محسوس کیے بغیر ہی ہڈیوں کے ڈھانچے میں بدل جائے گا اور اس محرومیت کا درد تاباں، تا قیامت تک مجھ پر قہر بن کر برسے گا

محبت جتنی شدید ہوتی ہے، قہر بن بھی کر اتنی ہی شدت سے برستی ہے۔

www.kitabnagri.com

جب سے اسے پتہ چلا تھا کہ وہ چیزیں بھولنے لگی ہے اس کے لیے زندگی بہت مشکل ہو گئی تھی کیونکہ اب اس سے درد کے جو دورے پڑتے تھے اس میں شدت آگئی تھی اسے دورے روزانہ پڑتے تھے کبھی کبھی تو دن میں دو مرتبہ

وہ جو قفل روزاں سے لگا تھا وہ ابھی تک نہیں ٹوٹا تھا

Posted On Kitab Nagri

کئی مہینوں سے شاہِ ولا خاموش تھا پورا دن گھر میں خاموشی ہوتی وحشت ناک خاموشی۔ یہ خاموشی صرف تب ختم ہوتی جب حیا کو درد کے دورے پڑتے کیونکہ تب گھر حیا کی افیت ناک چیخوں سے گونج اٹھتا حیا کی چیخیں اس قدر درد ناک اور کرب سے لبریز ہوتی کہ فریدہ بھی ڈر جاتی

حیا اپنا سر پکڑ کر کمرے کے ایک کونے میں تڑپتی چیختی رہتی شروع شروع میں تو فریدہ کے لئے یہ سب بہت ڈراؤنا تھا مگر اب وہ عادی ہو گئی تھی

دورے کے درمیان حیا کسی کے سنبھلنے میں نہیں آتی فریدہ تو کبھی کبھی پریشان ہو کر رونے بھی لگتی۔

اور حیا؟



اس کے لیے زندگی کسی عذاب سے کم نہیں تھی وہ درد کے دورے کے بعد اتنی نڈھال ہو جاتی کہ گھنٹوں صرف آنکھیں کھولنے کی ہمت بھی نہیں ہوتی، جسم کا روم روم درد میں جکڑا ہوتا، پلکوں کی جنبش بھی اسے ایک افیت سے دوچار کر جاتی یہاں تک کہ وہ سانس لیتی تب بھی درد کی لہر ایک اس کے جسم میں اٹھتی، ہر سانس کے ساتھ درد کی ایک لہر جسم میں اٹھتی، سانس لینا کسی طرح محال ہوتا ہے یہ کوئی حیا زمان سے پوچھتا

وہ دورے اس قدر افیت ناک ہوتے کہ اسے لگتا تھا کہ بس اب اسی لمحے اس کی موت ہو جائے گی

Posted On Kitab Nagri

جسم اس طرح درد سے ٹوٹا جیسے اسکی شریانوں میں کوئی سوئیاں چھو رہا ہو، جسم میں گردش کرتے لہو کی جگہ خولتا ہو اسیسہ گردش کر رہا ہو، اسے لگتا یہ سیسہ اسکی روح کو جھلسا رہا ہو

کئی گھنٹے لگتے اس درد کو ختم ہونے میں جیسے ہی اسکے درد میں کمی آتی وہ ایک مرتبہ پھر ماضی کی بھول بھلیوں میں کھو جاتی جس کا نتیجہ ایک اور دورے کی صورت میں نکلتا۔

اسے نہیں یاد تھا کہ اس نے کتنے دن، ہفتوں یا مہینوں سے باتیں نہیں کی، وہ کب سے اس کمرے میں قید ہے، اسے صرف وہ واقعہ یاد تھا جو اسے توڑ چکا تھا ہر بار جب وہ شاہ زر کے بارے میں سوچتی نئے سرے سے عذاب سے گزرتی دل میں پھر سے چھن ہوتی اتار لینے کے باوجود آنسو پھر رواں ہو جاتے

حیا کو ہر دورے میں اتنا شدید درد اٹھتا اسے لگتا کہ اس درد کی وجہ سے اب وہ مر جائے گی لیکن ایسا نہیں ہوتا شاید اسی زندہ رہنا تھا مزید درد برداشت کرنے کے لیے۔

وہ مجھ سے بے سبب الجھا نہیں تھا
وہ پہلے تو کبھی ایسا نہیں تھا
بہت اعلیٰ تھا اس کا ظرف لیکن
وہ میری ذات کو سمجھا نہیں تھا

Posted On Kitab Nagri

وہ جتنی بے رخی سے چل دیا تھا
میں اتنا بھی گیا گزرا نہیں تھا
اسے میں کیوں برا ٹھہراؤں دوستوں
وہ اچھا تھا فقط میرا نہیں تھا

وہ بیٹھ کر فجر کی اذان سن رہی تھی لیکن اپنی بے بسی پر اسے پھر رونا آیا کیونکہ اب وہ نماز نہیں پڑھ پاتی تھی اسے یاد ہی نہیں تھا کہ اس نے کتنے ہفتوں دنوں یا مہینوں سے سورج نہیں دیکھا، کھلی ہوا میں سانس نہیں لی، اب تو اپنی زندگی سے عاجز آگئی تھی

حالت تو پہلے ہی اس کی خراب تھی مگر آج صبح سے ہی اسے عجیب سی گھبراہٹ ہو رہی تھی ایسا لگ رہا تھا جیسے ہاتھ پاؤں سے جان ختم ہو رہی ہو حلق میں کانٹے چھ رہے ہیں جیسے جسم کو کسی نے برف کے درمیان رکھ دیا ہو

نجانے اسے بیٹھے بیٹھے کتنی دیر گزر گئی تھی

تبھی دھاڑ کی آواز کے ساتھ دروازہ کھلا اور فریدہ اندر آئی وہ حواس باختہ، گھبرائی، پریشان لہجے میں بولی
"باجی، باجی، آپ یہاں سے چلی جائیں"

Posted On Kitab Nagri

حیائے نا سمجھی سے اسے دیکھا لیکن کچھ ہی دیر میں سب سمجھ میں آ گیا کیونکہ اس نے پیچھے سے داخل ہونے والے شخص کو دیکھا

وہ مسکرا رہا تھا، ایک مکروہ سی مسکراہٹ چہرے پر سامنے لیے عذیر حیات کھڑا تھا

"کیسی ہو؟"

وہ ایسے پوچھ رہا تھا جیسے ان کے بیچ خوشگوار تعلقات ہو
حیا کو یک لخت خوف نے گھیرا کیونکہ وہ پہلے والی حیا نہیں تھی اگر پہلے والی حیا ہوتی تو عزیر کو نانی دادی خالہ پھپھو
سب یاد دلادیتی اور دھکے مار کر گھر سے باہر نکالتی
لیکن۔۔۔۔

اب وہ حیا تھی ہی نہیں اسے عذیر حیات کے آخری الفاظ یاد تھے
جب اس نے عذیر حیات کا سر پھوڑا تھا تب اس نے کہا تھا
www.kitabnagri.com

"اس کا خامیازہ تم بھگتو گی"

عذیر کو حیا کے تاثرات مزہ دے رہے تھے

"بالکل صحیح سوچ رہی ہو، بدلہ لینے آیا ہوں"

Posted On Kitab Nagri

وہ کہتے ہوئے آگے بڑھیا فوجہ سے کھڑی ہوئی اور باہر بھاگنے لگی
تبھی عزیز نے اسے پکڑ کر بیڈ پر پٹھا

حیا سے منع کرنا چاہتی تھی پہلی مرتبہ اس نے کچھ کہنے کے لئے منہ کھولا مگر اس سے بولا ہی نہیں گیا عزیز حیات
حیا پر جھکا اور اس کے دونوں ہاتھ کلائی سے پکڑ لئے

حیا ماہی بے آب کی طرح تڑپنے لگی وہ صرف چیخ سکتی تھی حیا کو اپنی بے بسی پر رونا آنے لگا

"تڑپو، چیخو، رو، تم جتنی تکلیف سے گزرو گی مجھے اتنی ہی خوشی ہوگی، سکون ملے گا"
کہتے ہوئے عزیز حیات نے حیا کے گلے سے دوپٹہ کھینچ کر پھینک دیا

www.kitabnagri.com

"آج سارے حساب برابر کر دوں گا تم سے بھی اور تمہارے اس شوہر سے بھی"

"اسے میری ذات سے کوئی غرض نہیں ہے چاہے میں زندہ رہوں مر جاؤں یا بے آبرو ہو جاؤں، میں صرف اس
کی غلطی ہوں یا وہ سودا جو اس نے اپنی بہن کا گھر بسانے کے لیے کیا تھا"

Posted On Kitab Nagri

یہ سب وہ صرف سوچ ہی سکی بول کہاں سکتی تھی حیا پورا زور لگا رہی تھی چینیخ رہی تھی ہاتھ پاؤں چلا رہی تھی مگر وہ بیمار کمزور اس کا مقابلہ کہاں تک کر سکتی تھی
حیا کو لگا آج اس کی روح بھی فنا ہو جائے گی تبھی فریدہ نے کمرے میں رکھے گلدا ان کو عزیر حیات کے سر پر مارا وہ تڑپ کر پیچھے ہٹا اور اپنا سر تھام گیا بس یہی ایک موقع تھا حیا کے لیے وہ بے جان ہوتے وجود کو لے کر کمرے سے باہر بھاگی

عزیر حیات کچھ لمحوں میں سنبھلا تو ایک زوردار تھپڑ فریدہ کے منہ پر دے مارا

"تجھے تو میں بعد میں دیکھوں گا"

کہتے ہوئے کمرے سے باہر نکلا تھا حیا اسے سیڑھیوں سے نیچے اترتی یعنی بھاگتی ہوئی نظر آئی

وہ چیل کی مانند اپنے شکار کے پیچھے لپکا

www.kitabnagri.com

حیا کسی بھی طرح صرف ایک مرتبہ بچنا چاہتی تھی ہال میں آکر وہ میز سے ٹکرا کر گری

جانے کہاں کہاں چوٹ لگی مگر اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا

عزیر حیات اس کے پیچھے آ رہا تھا

یا اللہ!!!!!! بس ایک مرتبہ مجھے بچالے

Posted On Kitab Nagri

وہ اٹھ کر دوبارہ لڑکھڑاتے قدموں سے بھاگی نہ جانے کتنی مرتبہ کتنی چیزوں سے ٹکرائی آخر کار گھر کا دروازہ پار کر گئی لیکن عزیز حیات لان میں اپنے شکار پر جھپٹ پڑا اور ایک زوردار تھپڑ حیا کو مارا وہ منہ کے بل زمین پر گری

عزیز حیات نے اس کے بے جان ہوتے وجود کو بالوں سے پکڑ کر سیدھا کیا اور ایک اور تھپڑ سے مارا

حیا ٹپ کر رہ گئی اور وہ پھر اس پر قابض ہونے کی کوشش کرنے لگا اور حیا اس کے چنگل سے نکلنے کی۔ وہ چیل کی طرح اسکی بوٹی بوٹی نوچ کھانے کو بے تاب تھا مگر شکار کے ساتھ کھیلنا اسکی بے بسی کا مزہ لینا اسکی عادت میں شامل تھا۔

اس وقت شاہِ ولا کا لان حیا کی دردناک چیخوں سے گونج رہا تھا اور عزیز حیات کا ہتھمہ ماحول کو وحشت ناک بنا رہا تھا عزیز حیات کے گارڈز کھڑے یہ منظر بڑے شوق سے دیکھ رہے تھے حیا سہمی چڑیا کی مانند اس کے جال سے نکلنے کی کوشش کر رہی تھی کسی حال میں عزیز حیات کے قابو نہیں آ رہی تھی اور عزیز حیات کو اسکی تڑپتی حالت مزہ دے رہی تھی

اس کے لئے یہ ایک کھیل تھا جو بڑے شوق سے کھیل رہا تھا اسی تگ و دو کے دوران اس نے حیا کی قمیض کی آستین پھاڑ دی حیا کڑلائی

اب اس کا ہاتھ حیا کے گریبان تک پہنچ چکا تھا اور حیا کو لگا اس کا دل اب بند ہو جائے گا

Posted On Kitab Nagri

تبھی ایک کے بعد ایک دو گاڑیاں شاہِ ولا کے لان میں داخل ہوئیں
حیا کو اس وقت اپنی عزت کی فکر تھی بے خیالی میں عذیر حیات کی گرفت ڈھیلی ہوئی تو فوراً اٹھ کر بھاگنے لگی لیکن
عذیر حیات نے ایک مرتبہ پھر اسے بالوں سے جکڑ لیا

حور عین تو پوری طرح سن ہو گئی اس منظر کی توقع تو وہ مر کر بھی نہیں کر سکتی تھی

کل ہی تو اس نے شاہ کو بتایا تھا کہ وہ واپس آرہی ہے وہ اسے لینے ایئر پورٹ آیا تھا

سبھی سکتے میں تھے سب سے پہلے ہوش شانزل کو آیا وہ عذیر حیات کی طرف بڑھا
تبھی عذیر حیات نے اپنی گن نکال کر حیا کی کمر پر رکھی بال ہنوز عذیر کی گرفت میں تھے

"خبردار جو آگے بڑھے"

"ہاتھ مت لگاؤ اسے"

Posted On Kitab Nagri

حور عین مانو حلق کے بل چینخی تھی
"کیا یار پورا مزہ خراب کر دیا کچھ دیر بعد نہیں آ سکتے تھے"
"بکو اس بند کرو عذیر حیات ورنہ منہ سے زبان کھینچ لوں گا"
شاہ زر کی طرف پہلی مرتبہ حیا نے دیکھا تھا



عزیر نے ایک غلیظ سا قہقہہ لگایا
"تم کچھ نہیں کر سکتے ہو"
مٹھی میں جکڑے ہوئے بالوں کو کھینچا تو حیا کراہ اٹھی

"کیسے چھوڑ دوں اس چڑیا کو"

"تم کیا چاہتے ہو"
حیا کی کراہ پر حور عین تڑپ اٹھی تھی

"ہاں یہ کی ہے نہ مطلب کی بات، وہ کیا ہے نہ میں بہت بڑے دل کا مالک ہوں۔۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

"جو تم کر رہے ہو اس کے بعد پچھتانے کا بھی موقع نہیں ملے گا عذیر حیات اسی لیے بکو کیا چاہیے میں اپنی بہن کا صدقہ سمجھ کر تمہارے منہ پر دے ماروں گا"

شانزل کی برداشت جواب دے رہی تھی

"جائیداد میرے نام کر دو حور عین شانزل ابراہیم، نہیں تو اس چڑیا کی جان تو ویسے ہی میرے بس میں ہے لیکن مجھے لگتا ہے تم ایسا کرنا نہیں چاہتی ہو تو میں تمہیں ایک اور option دیتا ہوں صرف ایک رات کے لیے اسے میرے پاس بھیج دو دل آگیا ہے میرا اس پر"

آخری جملہ کہتے ہوئے عذیر نے حیا کا چہرہ قریب تر کیا حیا کی آنکھوں سے مزید دو آنسو بے بسی پر بہے

"میں تیار ہوں بتاؤ کہاں سائن کرنا ہے"

حور عین نے چیخ کر کہا عذیر حیات نے گارڈ کو اشارہ کیا تو وہ پیپر لے کر حور عین کی طرف گیا

www.kitabnagri.com

حیا کے کانوں میں صرف حورین کے الفاظ گونج رہے تھے

"میں اپنی جائیداد غریبوں میں بانٹ دوں گی مگر میرے ماں باپ کے قاتلوں کو نہیں دوں گی"

میں کتنی منحوس ہوں حور کو میری وجہ سے وہ جنگ ہارنی پڑ رہی ہے جس کے لیے اس نے اتنی تکلیفیں سہی اگر مجھے عذیر حیات نے چھوڑ بھی دیا تو میں حور کو کیا جواب دوں گی اور جب شاہ زراپنا فیصلہ سنائیں گے تب؟

Posted On Kitab Nagri

حیا کی آنکھوں کے آگے اندھیرا چھانے لگا عجیب سی تکلیف اسے سر کے پچھلے حصے میں محسوس ہوتے ہوئے اس کے پورے جسم کو جکڑنے لگی ہاتھ پیروں سے جیسے جان ختم ہونے لگی ہو

میں حور کے لیے اس وقت کیا کر سکتی ہوں؟ جواب واضح اور فیصلہ بہت آسان تھا

حیا نے اپنی تمام تر ہمت جمع کر کے اپنا ہاتھ عذیر حیات کے اس ہاتھ پر رکھا جس سے اس نے گن پکڑی ہوئی تھی غیر محسوس طریقے سے اپنی انگلی ٹر گر کی طرف بڑھائی

"کیا یار مجھے تو اس شاہ زہر جہان زیب کی اکڑ توڑنی تھی لیکن تم مان گئی۔۔۔۔۔"

حورین نے پین پیپر پر رکھا ادھر عذیر حیات کہہ رہا تھا اور اس سے زیادہ شاہ زہر برداشت نہیں کر سکتا تھا اور تبھی۔۔۔۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

فضا میں "ٹھاہ" کر کے گولی کی آواز گونجی

چونک تو عذیر حیات بھی گیا تھا کیوں کہ گولی حیا نے چلائی تھی عذیر حیات کے ہاتھ میں پکڑی بندوق کا ٹریگر حیا نے دبایا تھا گولی حیا کے کمر میں لگی تھی

Posted On Kitab Nagri

فیصلہ سچ میں بہت آسان تھا وہ صرف کہتی ہی نہیں تھی حور عین کی خوشی کے لئے حقیقتاً جان دے سکتی تھی

عذیر حیات کے چہرے کا رنگ اڑا وہ اسے مارنے والا نہیں تھا یہ چیز اسے بہت بھاری پڑنے والی تھی

شاہ زر بھی اپنی جگہ ساکت ہوا

اور حیا۔۔۔۔۔

وہ لہرا کر شاہ زر کے قدموں میں گری اب فضا میں کہیں دور سے ہوا کے ساتھ ایک جملہ گردش کرتا ہوا شاہ زر کی سماعتوں سے ٹکرایا



"اگر میں اپنی غلطی کی معافی مانگوں آپ کے پیروں میں گر کر"

www.kitabnagri.com

"تو میں تمہیں انہیں پیروں سے ٹھوکر مار دوں گا"

مگر آج شاہ زر جہانزیب ٹھوکر نہیں مار سکا

حور عین پیپر پین وہیں پھینک کر حیا کی طرف دیوانہ وار بھاگی

"حیا" ایسی آسمانوں کو لرزادینے والی دلخراش چیخ اسکے لبوں سے نکلی

Posted On Kitab Nagri

شانزل بھی اسکی طرف دوڑا

حورین کپکپاتے ہاتھوں سے اس کا سر اپنی گود میں رکھا حیا نے بے جان ہوتی نیم وا آنکھوں سے حورین کا آنسو سے بھیگا چہرہ دیکھا اس کے دل میں شدت سے خواہش جاگی کہ وہ ہمیشہ کی طرح حور عین کے آنسو پونچھے مگر ہمت نے ساتھ نہ دیا

پھر شانزل کا پریشان سا چہرہ پھر اس کی نظر شاہ زریں پر گئی وہ اتنے دنوں بعد بھی اتنا ہی خوب رو تھا وہی نیلی آنکھیں جن کی حیا دیوانی تھی

حیا کی آنکھ سے ایک آنسو ڈھلک کر اس کے بالوں میں جذب ہو اساتھ ہی اس نے اکھڑتی ہوئی سانس لی

"حیا آنکھیں مت بند کرو۔۔۔۔۔ حیا پلینز آنکھیں مت بند کرو۔۔۔۔۔ دیکھو۔۔۔۔۔ مجھے دیکھو اپنی حور کو دیکھو"

www.kitabnagri.com

حورین روتے ہوئے کہہ رہی تھی اور حیا نے آنکھیں موند لیں

"حورا اٹھو حیا کو اسپتال لے کر جانا ہے"

شانزل کی آواز پر حور عین ہوش میں آئی

Posted On Kitab Nagri

"شاہ زہر ہوش کرو جلدی سے اسے اٹھاؤ"

شاہ زہر چونک کر ہوش میں آیا اس نے حیا کے بے جان ہوتے وجود کو اپنی بانہوں میں سمیٹا اور گاڑی کی پچھلی سیٹ پر لٹایا

حور عین اسکا سر گود میں رکھ کر بیٹھ گئی اس کی پھٹی ہوئی قمیض تیزی سے خون میں رنگتی جا رہی تھی

"تم ڈرائیو کرو مجھ سے نہیں ہوگا"

شاہ زہر نے کہا تو شانزل بھاگ کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا دوسری طرف شاہ زہر بھی فرنٹ سیٹ پر بیٹھا شانزل نے گاڑی فل سپیڈ میں چھوڑ دی

"حیا آنکھیں کھولو نہ حیا مجھے پریشان مت کرو آنکھیں کھولو، تھپڑ کھاؤ گی تم یوں نہ کرو اپنی حور کے ساتھ"

آنسو ایک تو اتر سے بہتے ہوئے اسکے رخساروں کو بھگور رہے تھے

"شان آپ بولیں نا اسے یہ تو آپ کی سنتی ہے نا، بولیں نا اسے آنکھیں کھولنے کے لیے"

"ہم وقت پر ہسپتال پہنچ جائیں گے سب ٹھیک ہو جائے گا انشاء اللہ"

شانزل نے بھاری دل سے کہا

Posted On Kitab Nagri

"حیا دیکھو میرے ساتھ ایسا نہیں کرو کیوں حیران کر رہی ہو؟ دیکھو میں ناراض ہو جاؤ گی اگر تم نے اب آنکھیں نہیں کھولی تو، تم مناؤ گی تب بھی نہیں مانوں گی"

"حور حوصلہ رکھو"

نجانے وہ کسے تسلی دے رہا تھا

"آپ تیز گاڑی چلائیں نا پلیز"

شانزل حور عین کی حالت سمجھ سکتا تھا

"دیکھو حیا آج جو حرکت تم نے کی ہے نہ اس کے لیے میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی، تم بس ٹھیک ہو جاؤ پھر تمہیں بتاتی ہوں،،،،، بس تم ٹھیک ہو جاؤ حیا بس تم ٹھیک ہو جاؤ پلیز۔۔۔۔۔ ٹھیک ہو جاؤ حیا۔۔۔۔۔ آنکھیں کھولو نہ دیکھو میں تمہاری ساری باتیں مانوں گی جیسے تم کہو گی ویسا ہی کروں گی بس آنکھ کھول دو حیا کم از کم سانس ہی لے لو"

حور عین بلک بلک رو رہی تھی اور آخری جملے پر شاہ زور کو لگا اس کی سانس رک گئی ہے

"ہم بس پہنچ رہے ہیں حوصلہ رکھو"

Posted On Kitab Nagri

شانزل کا دل بھی بھاری ہو رہا تھا

وہ حور عین کی ایک صدا پر دوڑ کر آنے والی لڑکی اتنی مرتبہ پکارنے پر بھی خاموشی تھی۔

حور عین جانماز بیچھائے اسپتال کے پریزروم میں نماز ادا کر رہی تھی رورو کر حیا کی سلامتی کی دعا مانگ رہی تھی اندر حیا آپریشن تھیٹر میں زندگی اور موت سے لڑ رہی تھی

"یا خدا تو رحیم ہے ہم پر رحم کر دے میرے مالک میری حیا کو ٹھیک کر دے مجھ سے اس طرح یہ آزمائش نہ لے مجھ میں ہمت نہیں"



کچھ دیر بعد ڈاکٹر باہر آیا تو تینوں ڈاکٹر کے پاس گئے
www.kitabnagri.com

"ہم نے گولی نکال دی ہے گولی اتنی حساس جگہ پر نہیں لگی تھی مگر۔۔۔۔"

"مگر کیا ڈاکٹر؟"

Posted On Kitab Nagri

"مگر پیشینٹ کی حالت بہت خراب ہے گولی لگنے کی وجہ سے نہیں بلکہ ان کا نروس بریک ڈاؤن ہوا ہے ان کی ذہنی حالت بہت خراب لگ رہی ہے، وہ جینا ہی نہیں چاہتی، کوئی رسپانس نہیں آرہا ہے ایسا لگ رہا ہے آپ لوگ ایک مریض نہیں بلکہ ایک زندہ لاش اٹھا کر لائے ہیں پیشینٹ مینٹلیسٹر پر ہے پر فی الحال کچھ بھی کہا نہیں جاسکتا۔۔۔۔۔ زندگی اور موت خدا کے ہاتھ میں ہے"

ڈاکٹر کہ کر چلا گیا مگر حورین بے دم سے زمین پر بیٹھ گئی

شانزل نے اسے اٹھا کر بیچ پر بٹھایا

"حوصلہ رکھو حور سب ٹھیک ہو جائے گا"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

شانزل کو اپنے ہی الفاظ کھوکھلے لگ رہے تھے

حور عین نے خالی خالی نظر اٹھا کر شانزل کو دیکھا پھر شاہ ز کو جو سپاٹ چہرے کے ساتھ بیٹھا تھا

"شاہ۔۔۔۔"

حور عین نے بہت کرب سے پکار

Posted On Kitab Nagri

اسکی پکار پر شاہ زر حور عین کی جانب متوجہ ہوا

حور عین بے اختیار اس کے کندھے سے لگ کر رو دی

"مجھے میری خیالادیں شاہ، میری خیالادیں دیکھیں۔۔۔۔ جب بھی آپ میرے لئے گڑیا لاتے تھے عذیر میری گڑیا توڑ دیتا تھا آج بھی اس نے میری گڑیا توڑ دی شاہ۔۔۔۔ توڑ دی۔۔۔۔ آپ تو میری گڑیا پھر سے بنا دیتے تھے میری سب سے پیاری گڑیا بھی اس نے توڑ دی شاہ۔۔۔۔ میں اسے کبھی معاف نہیں کروں گی۔۔۔۔ بس آپ آخری بار میری گڑیا لادیں میری خیالادیں میں تو جو مانگتی ہوں آپ دیتے ہیں مجھے میری خیالادیں،،،،، پھر کبھی کچھ نہیں مانگوں گی۔۔۔۔ کبھی کچھ نہیں مانگوں گی۔۔۔۔ بس کہیں سے میری خیالادیں۔۔۔۔"

وہ ہچکیوں کے ساتھ بلک بلک کر رو رہی تھی ایک ضدی بچی کی طرح ضد کر رہی تھی

شاہ زر نے بے بسی سے شانزل کی طرف دیکھا تو وہ حور عین کی طرف آیا

"حور خدا سے مانگو حیا کو چلو اٹھو وہی دعاؤں کو قبول کرنے والا ہے، وہ ہمیں بھی مایوس نہیں لوٹ آئے گا"

Posted On Kitab Nagri

حور عین نے پھر ایک بار آنسو پونچھے اور دعائیں مانگنے لگی

22 گھنٹوں کے روح افساں انتظار کے بعد بھی حیا کی حالت میں کوئی بہتری نہیں آئی بلکہ ڈاکٹر جواب دے کر جا چکے تھے

مزید چار گھنٹے گزر گئے شانزل حور کے قریب بیٹھا مگر اس نے کوئی حرکت نہیں کی اس کی حالت دیکھ کر شانزل کے دل میں ٹیس سی

"کچھ تو اپنی حالت کا خیال کرو کیا حال بنا لیا ہے تم نے اپنا"

وہ خاموش رہی



"کچھ تو کھالو حور کل سے بھو کی ہو"

وہ خاموش رہی

شانزل نے گہرا سانس لیا کل سے اسکی یہ حالت تھی ہر دس منٹ میں شانزل سے کہتی جا کر دیکھیں نا ڈاکٹر سے بات کریں پلیز وہ حیا کو ٹھیک کر دے

Posted On Kitab Nagri

"حور میری جان"

محبت سے پھر پکارا

"وہ ایسا کیوں کر رہی ہے شان آپ ڈاکٹر سے ایک مرتبہ بات کریں ناکہ انہیں جتنے پیسے چاہیے ہم دینے کو تیار ہے
بس حیا کو ٹھیک کر دیں"

وہ اس وقت شاہ زراور شانزل کے درمیان بیٹھی تھی نظر فرش پر تھی رورو کر آنکھیں سوج چکی تھی

شان نے اپنی پوری ہمت جمع کر کے کہنا شروع کیا کیونکہ وہ اس کا انجام جانتا تھا لیکن پھر بھی یہ معرکہ سر کرنا تھا

"حور ڈاکٹر کہہ رہے ہیں کہ حیا بہت ویک ہے تقریباً دو دن سے اس نے کچھ نہیں کھایا تھا، اس کے علاوہ وہ شدید
ڈپریشن کا شکار تھی"

www.kitabnagri.com

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.facebook.com/KitabNagri)

samiyach02@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/0029va3357500595)

حور عین کے تو سمجھ ہی بھی نہیں آیا کہ وہ کسی کے بارے میں بات کر رہا ہے شانزل کی بات پر وہ جھٹکے سے سراٹھا
کر غرائی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"کیا بکواس ہے یہ؟ یہ ڈاکٹر ہی پاگل ہے حیا کو دو گھنٹے کھائے بغیر رہنا مشکل ہے تو وہ دو دن کہاں سے بھوکی رہ سکتی
ہے اور ہماری حیا کہاں سے ڈپریشن میں جاسکتی ہے وہ زندگی سے محبت کرنے والی لڑکی ہے آپ تو سب جانتے ہی
ہیں، حیا اور ڈپریشن ناممکن بات ہے ہم حیا کو دوسرے اسپتال لے جائیں گے یہاں پتا نہیں کیسے ڈاکٹر ہے"
وہ ماننے سے انکاری تھی

"ایک اور بات ڈاکٹر نے بتائی ہے"

Posted On Kitab Nagri

شانزل نے حور عین کا ہاتھ تھاما حور عین نے الجھ کر اسے دیکھا شانزل نے ایک گہری سانس بھری

"حیا کے سر میں شدید چوٹ آئی تھی جس کا علاج صحیح نہیں ہوا ہے اس کی دماغی حالت اسی وجہ سے اس نہج پر ہے اور اس کے بچنے کی کوئی امید نہیں"

حور عین نے جھٹکے سے ہاتھ چھڑایا

"آپ کچھ بھی کہہ رہے ہیں۔۔۔ شاہ آپ بتائیں حیا کو کوئی چوٹ نہیں لگی تھی ہے نا؟ پتا نہیں کیسے ڈاکٹر ہیں"

شاہ زر کا چہرہ اب بھی جھکا ہوا تھا

"شاہ بولیں نا کہ ایسا کچھ نہیں ہے"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"مجھے نہیں پتہ صنم"

"ایسا کیسے ہو سکتا ہے شاہ، حیا کو چوٹ آئے اور آپ کو پتہ نہ چلے وہ بھوکی ہو اور آپ کو پتہ نہ چلے خدا کا واسطہ کہہ دیں کہ ایسا کچھ نہیں ہے"

Posted On Kitab Nagri

حور اس وقت سخت جھنجھلاہٹ کا شکار تھی شانزل کو محسوس ہوا جیسے حیا کے ذکر پر شاہ زر کو تکلیف محسوس ہو رہی ہو

"حور میری بات سنو"

"اور کون سی فضول بات سننی باقی ہے شان؟"

حور عین کابس نہیں چل رہا تھا کہ پتہ نہیں وہ کونسی دلیل ہو جو پیش کر دے اور ساری باتیں غلط ثابت کر دے

"حور حیا کو اس تکلیف سے آزاد کر دو وہ بہت تکلیف میں ہے"

www.kitabnagri.com

"کیا مطلب؟"

حور عین دہل گئی

"مطلب وینیٹی لیٹر ہٹانے کی پرمیشن دے دو ہم صرف اسے افیت دے رہے ہیں اس کی مشکل آسان کر دو حور"

Posted On Kitab Nagri

"نہیں نہیں خدا کا واسطہ ایسا نہ کہیں۔۔۔۔ نہ کہیں۔۔۔۔ ایسا نہ کہیں میں کیسے کروں شان؟ کیسے؟ یہ مجھ سے نہیں ہو گا ابھی کم سے کم امید باقی ہے کہ وہ میری طرف لوٹ کر آسکتی ہے"

اس نے نڈھال ہو شانزل کے کندھے پر سر رکھ دیا

"ہم اس کی تکلیف کا اندازہ نہیں لگا سکتے حور وہ بہت تکلیف میں ہے ہم یہاں اس قدر تکلیف میں گزر رہے سوچو وہ اندر زندگی اور موت کے درمیان جھول رہی ہے، اس کی تکلیف آسان کر دو میری بات مانو حور اگر خدا نے اس کی زندگی لکھی ہو گی تو بغیر مینٹیلیٹر کے بھی جی لے گی لیکن اگر ایسا نہیں ہے تو ہم صرف اسے تکلیف پہنچا رہے ہیں تم کیسے اپنی حیا کو تکلیف دے سکتی ہو حور"



"مجھ سے نہیں ہو گا شان"

حور عین کے لہجے میں شکست در آئی

"خدا کا واسطہ یوں نہ کریں میرے ساتھ، کہیں سے بس مجھے میری حیا لادیں بس مجھے میری حیا لادیں کہیں سے لا دیں کوئی تو میری حیا مجھ دے جائے میں اسے کبھی اکیلا نہیں چھوڑوں گی، کوئی تو ہو۔۔۔۔ کوئی تو ہو جو مجھے میری حیا دے دے، صدقہ خیرات سمجھ کر مجھ پر یہ احسان کر دے بس مجھے میری حیا لادیں"

Posted On Kitab Nagri

وہ غیرت مند لڑکی آج اسکے لیے اپنی غیرت مندی بھی اس کی جان پر وارنے کو تیار تھی

"شاہ زرم ہی سائن کر دو"

شانزل نے دیکھا شاہ زرم کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا شاید ضبط سے

وہ ہمیشہ کی طرح خاموش ہی رہا

"ہم کب تک حقیقت سے بھاگیں گے شاہ زرم جتنی جلدی ہو سکے ہمیں اسے تسلیم کر لینا چاہیے حیا کا ساتھ یہی تک تھا"



حور عین نے تڑپ کر اس کے کندھے سے سر اٹھایا اور ایک دھکا دیا

www.kitabnagri.com

"کتنے ظالم ہیں آپ؟ آپ کو ذرا رحم نہیں آ رہا مجھ پر اگر اتنی بھاری ہے حیا تو چلے جائیں یہاں سے میں اپنی حیا کے لیے اکیلی ہی کافی ہوں۔۔۔۔ چلے جائیں یہاں سے۔۔۔۔ کتنے سفاک ہیں چلے جائیں۔۔۔۔ چلے جائیں۔۔۔۔"

حورین ہذیبانی انداز میں چیخنے لگی اور آخر میں تھک ہار کر کرسی پر ڈھے گئی

Posted On Kitab Nagri

"میں اس کے موت کے پروانے پر مرتے دم تک دستخط نہیں کروں گی۔۔۔ کبھی نہیں۔۔۔"

"شاہ زہمت کرو اور سائن کرو"

شانزل نے ایک پین اور ایک سپر اس کی طرف بڑھایا

"میں سفاک نہیں ہوں بس مجھے میری بہن کی تکلیف نظر آرہی ہے اپنی تکلیف سے نکل کر ہمیں حیا کی تکلیف کے بارے میں سوچنا چاہیے ڈاکٹر زجواب دے چکے ہیں اور کوئی راستہ نہیں ہے ایک جھوٹی آس میں اسے تکلیف نہیں دے سکتا"

"تم ہی کردو"

شاہ زہ نے پورے معاملے میں پہلی مرتبہ کچھ کہا تھا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

شانزل بھی کہاں خود میں ہمت پاتا تھا اس نے بھی ایک جواز ڈھونڈ کر نکالا

"نہیں میں یہ نہیں کر سکتا سائن تمہیں وہی کرنی ہوگی کیونکہ تم اس کے ہسبینڈ ہو"

Posted On Kitab Nagri

شاہ زرنے پیپر اور پین تھام لیا دستخط کرتے وقت شاہ زر کا ہاتھ کانپا تھا کیونکہ ایک نسوانی التجا اس کی سماعتوں میں
الجبھی تھی

"ایسا مت کہیں میں مر جاؤں گی"

"تو میں اپنے ہاتھوں سے تمہاری تدفین کروں گا"

شاید اس کی بات قبول ہو گئی تھی

آدھے گھنٹے سے وہ لوگ ICU کے باہر کھڑے اس بری خبر کا انتظار کر رہے تھے لیکن دل کے کسی کونے میں
خدا کے معجزے کا انتظار تھا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

تبھی آئی سی یو میں ہلچل مچی ڈاکٹرز نرسز وغیرہ گھبرائے گھبرائے کبھی انجکشن کبھی مشینوں سے الجھتے

وہ تینوں شیشے کے دروازے کے پار سے دیکھ رہے تھے

اس وقت حور عین تو شانزل کے سہارے کھڑی تھی نہ اس کے پیروں میں جان تھی نہ جسم میں

Posted On Kitab Nagri

اگر شانزل نے اسے تھامنا ہوتا تو وہ اب تک زمین پر گر چکی ہوتی

شانزل تو مانو دھرے عذاب سے گزر رہا تھا اس نے کبھی حیا کو اس حالت میں نہ دیکھا تھا نہ حور عین کو وہ دونوں ہی کی دیوانگی سے واقف تھا اس نے خواب میں بھی نہیں سوچا تھا کہ یہ وقت بھی دیکھنا پڑے گا بیڈ کے پاس رکھی اس کی دل کی دھڑکنوں کی نشیب و فراز دکھاتی مشین کی لائن جب بھی ڈوبتی حورین کا دل بھی ڈوب جاتا حور عین کے جسم میں عجیب سی کپکپی سی طاری ہو گئی تھی جب بھی حیا کی سانسیں اکھڑتی حور عین کو لگتا کوئی اس کی سانس کی ڈور کو کھینچ رہا ہو حور عین کو لگ اب بس کسی بھی لمحے اسکی روح پرواز کر جائے گی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اچانک ڈاکٹر نرس سب پیچھے ہٹ گئے

حور عین کو لگا کسی نے اس کا دل مٹھی میں بھینچ لیا ہو

تبھی ڈاکٹر باہر نکل کر آیا

Posted On Kitab Nagri

حور عین نے شانزل کا ہاتھ مضبوطی سے تھام لیا
شانزل نے بھی اسے اور مضبوطی سے تھاما جانتا تھا جو ڈاکٹر خبر دینے والے ہیں وہ کوئی اچھی خبر نہیں ہے

حور عین نے سہمی سہمی آنکھوں سے شانزل کو ایک نظر دیکھا
حورین کے دل نے شدت سے دعا کی، شاید اتنی شدت سے دعا اس نے کبھی نہیں مانگی تھی

"بس ایک باریاب، یا قادر المخلوق میری حیا کی زندگی بخش دے،،،، ہم تیرے آگے بے بس ہے تو ہر چیز پر قادر
ہے میرے مولا،،،، میں تیرے آگے دامن پھیلائے کھڑی ہوں تیرے ابر کرم کا ایک چھینٹا میری جھولی میں
ڈال دے میں تیری بے بس بندی ہوں مگر تو تو با اختیار ہے ہماری دعاؤں پر کن فرما دے۔۔۔۔۔"



ڈاکٹر قریب آیا اور کہا

www.kitabnagri.com

"خدا کا شکر ہے پیشینٹ وینٹی لیٹر کے بنارسپانس کر رہی ہے strange case شروعات میں تو حالات بہت
خراب رہی لیکن پیشینٹ اب خطرے سے باہر ہے مگر ان کی حالت بالکل بھی اچھی نہیں ہے ابھی تو ٹرنکیولا نیر پر
ہیں انشاء اللہ چوبیس گھنٹوں بعد ہوش آجائے گا لیکن پیشینٹ کو پلیرز کو سٹریس نہ دیں صحیح حالت کا اندازہ تو ہوش
میں آنے کا ہوگا"

Posted On Kitab Nagri

حورین وہی سجدے میں گر کر پھوٹ پھوٹ کر رودی

"تو رحیم ہے یارب،،،،، اے ربِ کریم،،،،، یارِ حُمن الرحیم،،،،، تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں،،،،،
بس تو ہی دعاؤں کو سننے والا ہے،،،،، تو رحیم ہے تجھ سامہربان کوئی نہیں"

حیات کو 26 گھنٹے بعد ہوش آیا تھا پہلے پہل تو کچھ سمجھ ہی نہیں آیا اس نے گردن گھما کر حورین کو دیکھا وہ اسے ہی
دیکھ رہی تھی

فوراً مسکرائی اور اس کی طرف بے قراری سے بڑھی حیا کو ایک جھماکے کے ساتھ سب یاد آیا تھا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اب میں حور کو کیا جواب دوں گی؟

کیا وہ میرا یقین کرے گی؟

نہیں وہ تو شاہ زار سے بہت محبت کرتی ہے

حیا نے فوراً آنکھیں بند کر لیں مگر آنسو متواتر بہہ رہے تھے اور بالوں میں جذب ہو رہے تھے

حور عین نے حیا کی حرکت دیکھی تو چونک گئی اسے اپنی آنکھوں پر شبہ ہوا

Posted On Kitab Nagri

اسے لگا تھا حیا پھر کوئی اوٹ پٹانگ سا جملہ بولے گی مگر یہ کیا؟

"حیا"

حور عین نے محبت آگئیں لہجے میں پکارا

حور عین کی آواز سن کر حیا کو لگا وہ حور کو گلے لگا کر پھوٹ پھوٹ کر روئے

"حیا مجھے دیکھو نہ، دیکھو ناراض مت ہو اب میں تمہیں چھوڑ کر نہیں جاؤں گی۔"

کہتے ہوئے حور عین بھی رونے لگی لیکن حیا نے آنکھیں نہیں کھولیں بلکہ سسکی روکنے کے لیے لب سختی سے بھیج چلے لیے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

تبھی شانزل روم میں آیا اندر کا منظر اس کے لئے بھی حیران کن تھا

حور عین کی نظریں شانزل کی جانب اٹھی

Posted On Kitab Nagri

"شان دیکھیں نہ حیا مجھ سے بات نہیں کر رہی ہے فضول میں غصہ کر رہی ہے، یہ کب سے مجھ سے غصہ ہونے لگی میں کہہ دیتی ہوں۔۔۔۔۔ میں کہہ دیتی ہوں یہ خود تھپڑ کھانے والے کام کر رہی ہے میں بالکل لحاظ نہیں کروں گی"

حور پھر سے حیا کی جانب متوجہ ہوئی

"حیا تمہیں میری قسم ہے آنکھیں کھولو"
حیا نے پٹ سے آنکھیں کھولی مگر حور عین کی طرف نہیں دیکھا حور عین مسکرائی

"تم ایویں نخرے کر رہی ہو ہمارے ساتھ"
شانزل نے محسوس کیا کچھ تو ہے جو غیر معمولی ہے محسوس تو حور عین نے بھی کیا ہو گا مگر قبول کرنا نہیں چاہ رہی تھی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"حور چلو حیا کو آرام کرنے دو ہم ڈاکٹر کو بلواتے ہیں"

"میں کہیں نہیں جاؤں گی مجھے حیا سے بات کرنی ہے"
حیا نے منہ پھیر کر اسے آنکھیں بند کر لیں صاف اشارہ تھا

Posted On Kitab Nagri

"پلیز حور چلو میری بات مانو"

حور عین کو جھٹکا لگا حیا کو دیکھ کر،،، وہ کیسے آنکھیں پھیر سکتی ہے وہ ساکت ہو گئی تھی یہ تو ناممکن بات ہے
ایسا رویہ وہ بھی میرے ساتھ؟ میرے ساتھ؟

شانزل اسے لئے باہر آگیا وہ پتھرائی ہوئی آنکھوں سے شانزل کو دیکھ رہی تھی

"حوصلہ کرو تھوڑے وقت کی بات ہے وہ نارمل ہو جائے گی وہ حیا ہے"

حور عین مسکرائی

شانزل کا کہنا تھا وہ حیا ہے نارمل ہو جائے گی مگر وہ نارمل نہیں ہوئی آج تیسرا دن تھا اسے ہوش میں آئے ہوئے
زیادہ تر تو آنکھیں بند رکھتی یا اگر بہت اصرار پر کھولتی بھی تو گھنٹوں ایک نقطے پر نگاہیں جمائے نہ جانے کونسی سوچ
میں گم ہوتی

حورین کیا ہر کسی کے لئے یہ روپ نیا تھا وہ تو بہت پریشان تھی اور اس وقت ڈاکٹر کے سامنے بیٹھی تھی

Posted On Kitab Nagri

"دیکھیں ہم اپنی پوری کوشش کر رہے ہیں مگر پیشنٹ مینٹلی بہت ڈسٹرب ہے وہ کچھ کہنا ہی نہیں چاہتی یا کہنا چاہتی ہے مگر کہہ نہیں پار ہی اس کا اندازہ نہیں لگا پار ہے ہیں،،،، نہ وہ کسی سائیکسٹرسٹ سے وہ بات کرنے کو تیار ہے کس حد تک ان کی حالت خراب ہے اس کا اندازہ اب تک ہم لگا نہیں پائے کیونکہ کوئی سراہا تھ ہی نہیں آرہا ہے"

حور عین تو سر پکڑ کر بیٹھ گئی یہ کیا سن رہی تھی وہ؟ اپنے کانوں اور آنکھوں پر یقین ہی نہیں آرہا تھا

"میں کیا کروں شان کہ وہ پہلے جیسی ہو جائے وہ ایسی تو نہ تھی کہ ایک حادثے کا اتنا اثر لے زندگی سے محبت کرنے والی لڑکی تھی بلکہ زندگی اس سے محبت کرتی تھی، زندہ دلی کا نام تھا حیا"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

شانزل نے اس کے گرد حصار باندھا

"میں نے ڈاکٹر سے ڈسچارج کی بات کی ہے شاید گھر جا کر وہ صحیح ہو جائے اور میں نے اشعر کو بھی بلا لیا ہے اس نے مجھ پر جو سوالوں کی بارش کی ہے اللہ معاف کرے، محترم حیا سے بہت غصہ تھے کیونکہ ہمارے جانے کے بعد حیا نے اشعر سے کوئی بات نہیں کی، چند گھنٹوں میں پہنچ جائے گا پھر دیکھنا اس سے کیسے لڑے گی، دونوں ایک دوسرے کے بال نوچیں گے"

شانزل کی بات پر حور عین مسکرائی مگر دل میں خدشہ تھا

Posted On Kitab Nagri

کچھ تو تھا جو سمجھ نہیں آ رہا تھا حیا سے بدلی بدلی لگ رہی تھی بلکہ وہ حیا لگ ہی نہیں رہی تھی بہت سی چیزیں کھٹک رہی تھی جیسے شاہ زکارویہ
وہ صرف اس وقت ہی حیا کے پاس ہوتا جب وہ سو رہی ہوتی کچھ تو غیر معمولی تھا لیکن کیا؟

اشعر کی بھی وہی حالت تھی وہ بھی حیا کو دیکھ کر بھونچکا رہ گیا وہ کسی کی کوئی بات کا جواب ہی نہ دیتی

اشعر نے حور عین سے وجہ پوچھی تو اس نے اسے شرمندگی کے ساتھ مختصر لفظوں میں عزیر حیات والا واقعہ بتا دیا

"ایسے کیسے ہو سکتا ہے حور؟ یہ ناممکن بات ہے ٹھیک ہے، میں سمجھ سکتا ہوں یہ چھوٹی بات نہیں ہے مگر حیا پہلے بھی ان حالات سے گزر چکی ہے اس وقت تو حیا تیرہ سال کی تھی اور عاطف نے یہ حرکت کرنے کی کوشش کی تھی اور تم تو حیا کو جانتی ہو اس نے عاطف کا سر پھاڑ دیا تھا اور اس عمر میں حیا نے اس واقعے کا کوئی اثر نہیں لیا تھا حور، بلکہ نائلہ چچی کے کتنا کچھ سنانے کے باوجود ان کی ہر بات کا ٹکا کر جواب دیتی"

"تو پھر کیا ہو سکتا ہے اشعر؟"

حورین حقیقتاً پریشان تھی

"حیا کی چپ کیسے ٹوٹے گی وہ تو مجھ سے بھی بات نہیں کر رہی"

Posted On Kitab Nagri

"ایک راستہ ہے حور"

شاہ زر گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا فرنٹ سیٹ پر اشعر تھا پیچھے حیا، حور عین اور شانزل بیٹھے تھے گاڑی اپنے راستے پر رواں دواں تھی حیا کی آنکھ لگ گئی

دو گھنٹے کے سفر کے بعد گاڑی جھٹکے سے رکی تو حیا کی آنکھ کھلی اس نے کھڑکی کے باہر منظر کو نا سمجھی سے دیکھا دھیرے دھیرے ذہن نے کام کرنا شروع کیا تو شعور میں ایک اشارہ دیا کی جگہ جانی پہچانی ہے جیسے ہی شعور میں یہ بات آئی وہ جھٹکے سے سیدھی ہوئی

ہاں یہی وہ جگہ تھی جہاں اس کی امی تھیں فوراً دروازہ کھول کر دیوانہ وار باہر نکلی اور گیٹ کی طرف بڑھنے لگی

www.kitabnagri.com

اشعر ایک دم چوکنا بیٹھا تھا وہ حیا سے ایسے ہی کسی رد عمل کی توقع کر رہا تھا وہ فوراً باہر نکلا اور حیا کو ایک ہی جست میں پکڑا

"امی۔۔۔۔۔"

حیا کی چپ ٹوٹی تھی ایک دلخراش چیخ اس کے لبوں سے نکلی

Posted On Kitab Nagri

"چھوڑو مجھے۔۔۔۔۔ چھوڑو۔۔۔۔۔ مجھے امی کے پاس جانا ہے"
وہ مچل مچل کر پورا زور لگا رہی تھی

"چھوڑو مجھے۔۔۔۔۔" وحشیانہ انداز میں چیخ رہی تھی باقی سارے تودم بخود تھے یہ کون تھی؟ حیا ایسی تو نہ تھی

"مجھے جانے دو! شعر مجھے امی کے پاس جانا ہے، وہ بہت تکلیف میں تھی جانے دو!"
وہ چیخ چیخ کر رو رہی تھی جیسے بین کر رہی ہو

"ہوش کرو حیا یہ قبرستان ہے، تم اندر نہیں جاسکتی"

"کیوں نہیں جاسکتی؟؟؟ مجھے جانے دو۔۔۔۔۔ مجھے جانے دو۔۔۔۔۔ وہ بہت تکلیف میں تھی"
حلق کے بل چیختے چیختے آخر میں اس کا لہجہ شکستہ ہو گیا

"ہوش کرو حیا کیا ہوا ہے تمہیں؟ کیا کر رہی ہو تم؟ ہوش کرو"

وہ اسے جھنجھوڑ کر پوچھ رہا تھا شعر کی بات پر حیا طیش میں آ گئی

Posted On Kitab Nagri

"نہیں ہوں میں حیا،،، مر گئی حیا۔۔۔ مجھے جانے دو اشعر۔۔۔ مجھے جانے دو۔۔۔ مجھے امی کے پاس جانے دو۔۔۔"

چچ کر پھر آہستہ آہستہ وہی ایک ہی جملہ بولتے بولتے اشعر کی بانہوں میں جھول گئی

ڈاکٹر ابھی اسے چیک کر کے گئے تھے
انہوں نے یہ بات خوش آئند بتائی تھی کہ حیا بولنے لگی ہے
حور عین اس وقت بھی بیٹھی بہت یاسیت سے اس بے ہوش وجود کا چہرہ دیکھ رہی تھی اتنا گہرائی سے جاننے کے
باوجود بھی وہ چہرہ اسے انجانا سا لگ رہا تھا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com
جانے سے پہلے وہ کتنی خوش تھی خدا کرے حیا جلدی سے ٹھیک ہو جائے آمین۔۔۔

حیا نے دھیرے دھیرے آنکھ کھلی کمرہ مانوس سا لگا یہ کمرہ وہ کیسے بھول سکتی تھی یہی تو وہ کمرہ تھا جس میں وہ پتا نہیں
کتنے مہینوں سے رہ رہی تھی یہ شاہ زر کا کمرہ تھا

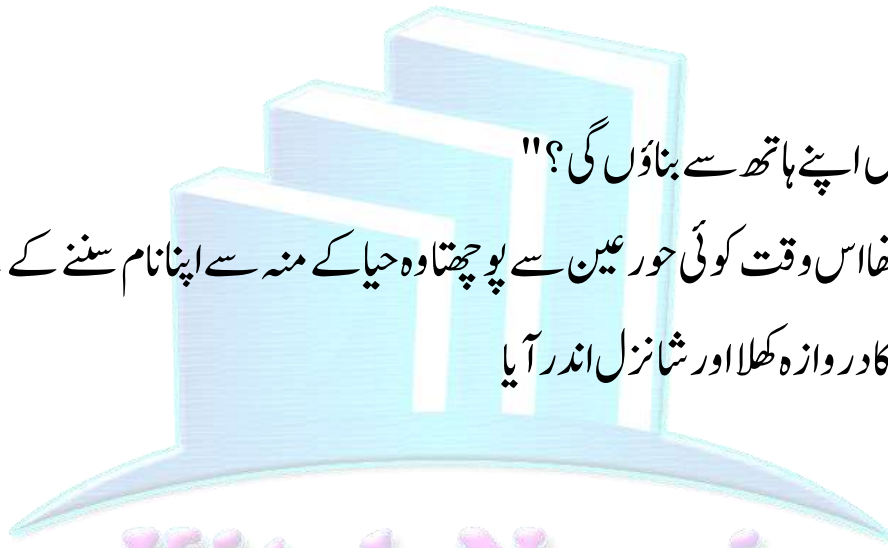
شاہ زر کے نام پر حیا کے دل میں ہوک سی اٹھی

Posted On Kitab Nagri

"کیسا فیل کر رہی ہو؟ اچھا چھوڑو، یہ بتاؤ کیا کھاؤ گی؟ مجھے تو بہت بھوک لگ رہی ہے، چیز آملیٹ کھاؤ گی؟"
حیائے نا سمجھی سے حور عین کو دیکھا وہ نارمل تھی یعنی شاہ زرنے اسے کچھ نہیں بتایا تھا

اب اگر حور کو پتہ چلا تو؟

حیا بولونا کیا کھانا ہے میں اپنے ہاتھ سے بناؤں گی؟"
لہجہ محبت میں ڈوبا ہوا تھا اس وقت کوئی حور عین سے پوچھتا وہ حیا کے منہ سے اپنا نام سننے کے لیے کس قدر بے
تاب تھی تبھی کمرے کا دروازہ کھلا اور شانزل اندر آیا



"شکر ہے تم جا گی تو"
شانزل کا لہجہ بھی بہت نارمل تھا قیامت تو صرف اس کی زندگی میں آئی تھی

"آپ بیٹھیں حیا کے پاس میں دو منٹ میں چیز آملیٹ بنا کر لاتی ہوں"
وہ کہہ کر رکی نہیں

Posted On Kitab Nagri

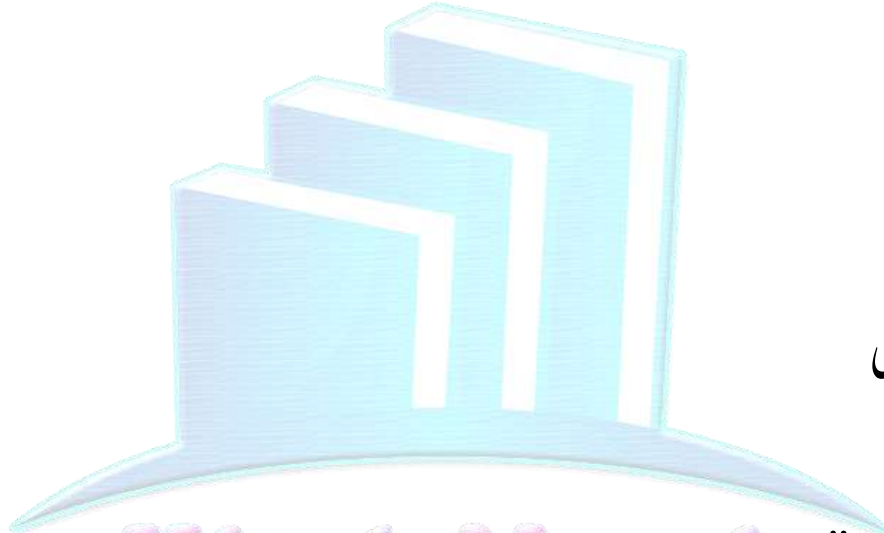
حیابید پر نیم دراز شش و پنج میں مبتلا اپنی ہتھیلیوں کو مسلسل مسل رہی تھی جیسے کچھ کہنا چاہتی ہو اور شانزل کے لیے یہ بات حیران کن تھی حیا، وہ بھی منہ کھولنے سے پہلے سوچے ناممکن بات تھی۔۔۔

"کچھ کہنا ہے"

شانزل کے کہنے پر حیا نے سراٹھا کر اسے دیکھا آنکھیں آنسوؤں سے لبریز تھیں یہ آنسو تو جیسے اس کے پل پل کے ساتھ تھے

"بھائی۔۔۔"

حیاب بھی پریشان تھی



"بولو حیا میں سن رہا ہوں"

شانزل نے جیسے اس کی ہمت بندھائی

www.kitabnagri.com

"آپ حور کو مت بتائے گا،،، آپ کو حور کی قسم"

شانزل اتنے دنوں کی افیت میں پہلی مرتبہ مسکرایا کیونکہ یہ پہلی بات تھی جو معلوم ہو رہا تھا جیسے حیا ہی کہہ رہی

ہے

Posted On Kitab Nagri

"نہیں بتاؤں گا بولو"

"بھائی آپ۔۔۔۔۔ آپ حور کو لے جائیں یہاں سے پلیز" شانزل کو لگا اس کے سارے گمان غلط ثابت ہوئے ہو

"مطلب؟"

"آپ اسے لے جائیں کہیں بھی ملک سے باہر صرف کچھ مہینوں کی بات ہے بمشکل ایک مہینہ اسے لے جائیں"

"لیکن کیوں؟ حیا حور تمہیں اس حالت میں چھوڑ کر کہیں نہیں جائے گی تم بھی تو یہ بات جانتی ہو"

"آپ لے جائیں اسے پلیز۔۔۔۔۔ لے جائیں۔۔۔ میں آپ کے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں، لے جائیں اسے پلیز

۔۔۔"

روتے روتے اس نے حقیقتاً ہاتھ جوڑ دیے

"کیا کر رہی ہو حیا؟ کیا بات ہے؟ مجھے بتاؤ کوئی مسئلہ ہے تو میں ٹھیک کر دوں گا، مجھے بتاؤ"

Posted On Kitab Nagri

"بس آپ سے لے جائیں"

"یہ ناممکن ہے حیا"

حیا نے اپنے آنسو پونچھے وہ ہمیشہ سے ہی اتنی ارزاں اور غیر معمولی تھی اس کی اوقات ہی کیا تھی جو کوئی اس کی بات مانتا

"ٹھیک ہے"

"حیاتم ایسا کیوں کہہ رہی تھی؟"

"کچھ نہیں بس مجھے نیند آرہی ہے مجھے سونا ہے شانزل نے اسے اس وقت چھیڑنا مناسب نہ سمجھا اور باہر چلا گیا

www.kitabnagri.com

کچھ دیر بعد حور عین ناشتہ لے کر آئی تو کمرے کا دروازہ بند تھا دستک پر جواب آیا

"مجھے نیند آرہی ہے پلیز ڈسٹرب نہ کرنا"

"تھوڑا سا کھا لو حیا"

Posted On Kitab Nagri

لیکن اس کی بات کا کوئی جواب نہ آیا

حور عین نے ہونٹ بھیچ لیے حیا نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا اسے کہاں عادت تھی حیا کے اس رویے کی

نیچے آکر سب سے پہلے اس نے اشعر کو ناشتہ دیا وہ الجھی الجھی تھی کہ حیا تو وہ حیا تھی نہیں



تبھی شاہ زہر بھی گھر میں داخل ہوا

شاہ زہر کو دیکھ کر مسکرائی

"شاہ چلین ناشتہ کر لیں"

www.kitabnagri.com

حور عین کی بات پر شاہ زہر نے آس پاس نظر دوڑائی اس کی نظروں کا مفہوم سمجھ کر حور عین نے جواب دیا

"حیا کمرے میں ہے، ہوش آگیا ہے اسے مگر ابھی محترمہ کو ناشتہ نہیں کرنا اسے نیند آرہی ہے"

Posted On Kitab Nagri

شاہ زرنے کوئی جواب نہیں دیا اور کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا حور عین نے دیکھا شاہ زر کے گھر کی ملازمہ فریدہ بہت بے چین لگ رہی تھی مگر سر جھٹک کر وہ ناشتہ کرنے لگی

ادھر حیا کمرے میں پریشان تھی

یا اللہ اب کیا ہو گا؟ شاہ زر۔۔۔۔۔؟

شاہ زر کے نام پر پھر دل میں نئے سرے سے ہوک اٹھی

شاہ زر اب واپس آئے ہیں وہ اپنا فیصلہ سنائیں گے۔۔۔۔۔ وہ کیوں مجھے برداشت کریں گے؟ یا اللہ میں حور کو کیا جواب دوں گی جب اسے حقیقت کا پتا چلے گا تو؟ وہ بھی شاہ زر کی طرح مجھ سے نفرت کرے گی۔۔۔۔۔ نہیں یا خدا اب نہیں،،،، یا اللہ میں مزید کسی کی آنکھوں میں نفرت نہیں دیکھ سکتی، میرے مرنے کے بعد شاہ زر کے ساتھ حور بھی مجھ سے نفرت کریں گی؟ نہیں، نہیں، یا خدا میں کیا کروں۔۔۔؟"

حیا کے سر میں ایک مرتبہ پھر درد شروع ہو گیا وہ خط اور وہ واقعہ اس کے ذہن میں گردش کرنے لگے اس کے درد میں شدت آتی گئی اور ہمیشہ کی طرح دورے پڑنے لگے وہ سر پکڑ کر زمین پر گر گئی اور تڑپنے لگی

Posted On Kitab Nagri

"آپ کو کوئی تکلیف ہے یا آپ کچھ کہنا چاہتی ہیں" آخر کار ناشتے کے دوران حور عین نے فریدہ سے اس کی بے چینی کی وجہ پوچھی

"وہ۔۔۔۔۔ وہ جی۔۔۔۔۔ میڈم وہ۔۔۔۔۔ حیا باجی۔۔۔۔۔ آپ ان کو اکیلا مت چھوڑیں"

حورین کوئی جواب دیتی اس سے پہلے شاہِ ولایت میں ایک خوفناک چیخ گونجی۔ جی ہاں، وہ حیا کی چیخ تھی دل دہلا دینے والی چیخوں کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا

ہال میں موجود سبھی نفوس کو جھٹکا لگا



"حیا"

حورین دہل گئی اس کے ساتھ ساتھ سبھی حیا کے کمرے کی طرف دوڑے کمرہ لاک تھا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"یا اللہ"

"صنم ہٹو پیچھے"

شاہ زرنے اسے کہا اور اپنے بازو سے دروازہ توڑنے لگا تیسرے دھکے میں دروازہ ٹوٹا

تب تک دل دہلا دینے والی چمینخیں شاہِ ولایت میں گونج رہی تھی جیسے ہی تیسرے دھکے پر دروازے کا لاک ٹوٹا شاہ زر جھٹ سے اندر کی طرف گیا

Posted On Kitab Nagri

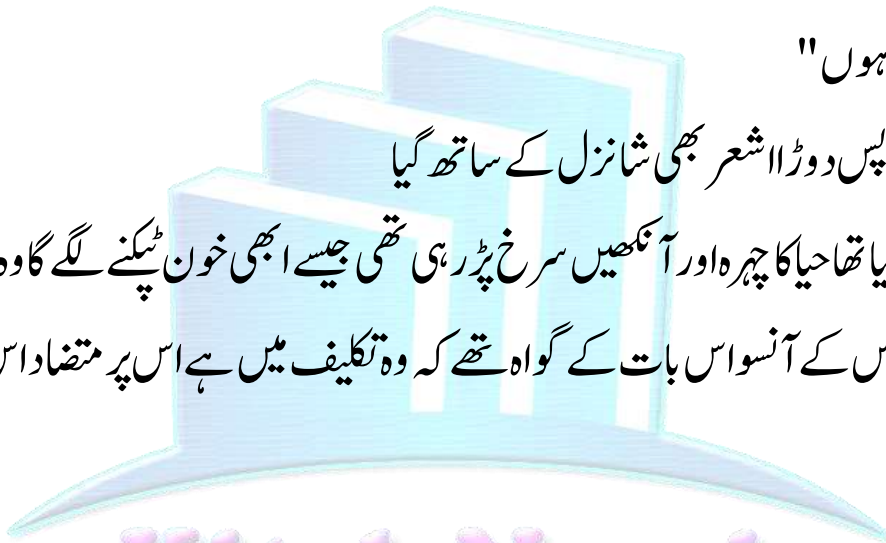
حیا ایسے ہی زمین پر سر پکڑے تڑپ رہی تھی چیخیں رہی تھی

حور عین نے اسے فوراً سیدھا کیا مگر حیا کی نارکنے والی تھی چیخوں کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا

"میں ڈاکٹر کو بلا کر لاتا ہوں"

شانزل الٹے پیروں واپس دوڑا شعر بھی شانزل کے ساتھ گیا

شاہ زرتو مانو پتھر کا ہو گیا تھا حیا کا چہرہ اور آنکھیں سرخ پڑ رہی تھی جیسے ابھی خون ٹپکنے لگے گا وہ پوری طریقے سے پسینے میں شرابور تھی اس کے آنسو اس بات کے گواہ تھے کہ وہ تکلیف میں ہے اس پر متضاد اس کی ہولناک چیخیں۔۔۔۔



اس بھیانک صورتحال سے حورین کے ہاتھ پاؤں کانپنے لگے

"بس کچھ دیر حیا بھی ڈاکٹر آرہے ہیں سب ٹھیک ہو جائے گا"

نہ جانے وہ حیا کو تسلی دے رہی تھی یا خود کو

"ش۔۔۔ شاہ۔۔۔ شاہ آپ اسے بیڈ پر لٹائیں نا"

Posted On Kitab Nagri

حور عین کی آواز پر شاہ زر نے قدم آگے بڑھائے مگر اسے محسوس ہوا کہ جیسے اس کے پیروں میں جان ہی نہیں ہیں جیسے ہی شاہ زر نے اسے اٹھایا اسے محسوس ہوا کہ حیا کا بدن ایک دم ٹھنڈا پڑ گیا تھا برف کی مانند وہ بلک بلک کر رو رہی تھی چیخ رہی تھی اس قدر تڑپ رہی تھی چار قدم کا بیڈ تک کا سفر شاہ زر کی زندگی کا سب سے مشکل سفر تھا

"ص۔۔ صنم بلیں کیٹ اوڑھاؤ"

حور عین نے فوراً عمل کیا

پتہ نہیں کہاں سے شانزل دس منٹ میں ڈاکٹر لے کر آیا

اومائی گاڈ"

ڈاکٹر کا پہلا ری ایکشن یہی تھا وہ بھی پریشان سا حیا کی طرف بڑھا اور بہت مشکل سے اسے ایک انجکشن لگائی جس سے وہ غنودی میں چلی گئی حیا کی چیخیں تھمی تو گھر میں موت کا سانسٹا تھا

سبھی جیسے شاک میں تھے

"جتنا ہم نے سوچا تھا بلیشینٹ کی حالت اس سے بہت زیادہ خراب ہے ہمیں فوری کچھ ٹیسٹ کروانے ہوں گے"

Posted On Kitab Nagri

صبح حیا کو جو دورہ پڑا تھا اسے دیکھ کر حور عین کا دل غم سے پھٹ رہا تھا

وہ ٹیسٹ کی رپورٹ ہاتھ میں لیے ساکت بیٹھی پتھرائی ہوئی آنکھوں سے رپورٹ کو دیکھتے ہوئے آنسو بہا رہی تھی

رپورٹ میں لکھا تھا کہ حیا کی ذہنی حالت بہت خراب ہے اب سے نہیں کئی مہینوں پہلے سے اسے صحیح ٹریٹمنٹ کی اشد ضرورت ہے، ایسا ہی رہا تو اس کی دماغ کی نس کسی بھی وقت پھٹ سکتی ہے یہ جملہ پڑتے ہی حور عین لرز گئی

تبھی اسے اپنے کندھے پر کسی کے ہاتھ کا دباؤ محسوس ہوا اس نے نظر اٹھا کر شانزل کو دیکھا

"دیکھو حور، اس وقت سب سے زیادہ تمہیں مضبوط ہونا ہو گا حیا بس تھوڑی سی پریشان ہے اسے بس توجہ کی ضرورت ہے اور وہ اسے صرف تم دے سکتی ہو، اور میں جانتا ہوں وہ تم اسے دو گی"

"میں یہ کیسے کروں گی شان؟ یہ تو حیا ہے ہی نہیں"

وہ تھکی تھکی سی لگی

Posted On Kitab Nagri

"جب بھی تمہیں ضرورت تھی حیات تمہارے لیے موجود تھی اب تمہاری باری ہے حور،،، اسے تمہاری ضرورت ہے تمہیں کچھ نہیں کرنا ہے بس نارمل بیہو کرو، سب بھول جاؤ بس یہ یاد رکھو کہ وہ حیا ہے اور تم اس کی حور" شانزل بہت رسان سے اسے حوصلہ دے رہا تھا اس نے شکستہ نظر بیڈ پر لیٹے وجود پر ڈالی

پورا چہرہ کملا یا ہوا تھا آزرده، سوگوار سی زردی چھلک رہی تھی، آنکھوں کے گرد حلقے پڑ گئے تھے پیڑی زدہ ہونٹ

حور عین نے نظر پھیر لی

کوئی حور عین سے پوچھتا یہ منظر کس قدر دردناک تھا

"حیا ایسی کیوں ہو گئی شان؟ اسے دیکھ کر تو زندگی کا احساس ہوتا تھا مجھے یقین ہی نہیں آ رہا یہ حیا ہے، پانچ مہینے پہلے،،، صرف پانچ مہینے پہلے میں اسے ہنستا مسکراتا کھلکھلاتا زندگی سے بھرپور چھوڑ کر گئی تھی،"

"اس کیوں کا جواب تم قطعی حیا سے مت مانگنا، اسے کسی بھی ٹینشن سے دور رکھنا ہے اسے اتنا اعتماد میں لو کہ وہ خود اپنا دل تمہارے سامنے کھول کر رکھ دے، تم کب سے اتنی کمزور ہو گئی کہ تم مشکلوں کو سوچنا شروع کر دو،،،،،،،،، مشکلوں کو سوچنا نہیں چاہیے ان کے حل ڈھونڈنے چاہیے۔ مشکلیں اتنی ہی بڑی ہوتی ہیں جتنا ہم انہیں بناتے ہیں۔ یہ مشکل نہیں ہے،،، بالکل نہیں ہے، بس تم سچے دل سے اسے پکارو کبھی تو وہ تمہاری طرف دوڑ کر آئے

Posted On Kitab Nagri

گی،،، میری جان تم نے تو بچپن سے اتنی مشکلیں سہی ہے، تم سے بہادر تو اشعر ہے وہ فضول کی سوچ میں نہیں پڑا اس نے مشکل کا حل ڈھونڈنے کی کوشش کی وہ حیا کا دھیان بٹ جائے اسی لیے ہانیہ کو لینے گیا ہے حالانکہ ہانیہ کے لئے سفر کرنا صحیح نہیں ہے مگر وہ حیا کے لئے کر رہا ہے تم بھی مضبوط ہو جاؤ تم کمزور پڑ گئی تو کیا ہوگا؟ مضبوط ہو جاؤ۔۔ اپنی حیا کے لیے، تمہیں تمہاری حیا کوئی نہیں لا کر دیگا تمہیں اپنی حیا خود واپس لانی ہے،، یہ کوئی نہیں کر سکتا صرف تم کر سکتی ہو، وہ تمہاری ہے اور تمہیں ہی اسے واپس لانا ہے"

۔ شانزل کی بات حور عین مسکرائی وہ نم آنکھوں سے مسکراتے ہوئے سیدھا شانزل کے دل میں اتر رہی تھی مگر شانزل نے منہ بسورا

"کیا سوچ کر مسکرایا جا رہا ہے؟ میں اتنا سیریس لیکچر دے رہا تھا"

"یہی سوچ کر مسکرا رہی تھی کہ خدا نے آزمائشوں کے صلے میں مجھے آپ کی صورت میں بہت خوبصورت انعام سے نوازا ہے"

شانزل نے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے ایک ادا سے کہا

"بندہ ہینڈ سم تو پیدا نشی ہے تبھی تو تم مرتی ہو مجھ پر"

Posted On Kitab Nagri

"بالکل اور اگر خدا نے میری زندگی میں ایک اور آزمائش رکھی ہے تو میں اس میں سرخرو ہوں گی تاکہ انعام میں مجھے حیا مل سکے،،،،، ملے گی نہ شان؟"
وہ ایک آس لیے پوچھ رہی تھی

شانزل نے ہمیشہ کی طرح اس کی آنکھیں چومیں

"خدا خیر کرے گا جانِ شان"
کہہ کر اپنے لب اس کی پیشانی پر رکھے

اس وقت حور عین شاہ زراور شانزل کے سامنے فریدہ موجود تھی

www.kitabnagri.com

"حیا کی یہ حالت کب سے ہے؟ مطلب کب سے دورے پڑ رہے ہیں؟"

حور عین نے فریدہ سے پوچھا کیونکہ شاہ زرا کا رویہ ایک دم عجیب تھا

فریدہ نے ایک ڈری سہمی نگاہ حور عین پر

فریدہ نے اسے وہ سب کچھ بتا دیا جو جو جانتی تھی یعنی

Posted On Kitab Nagri

"جی۔۔۔۔ ساڑھے تین مہینے پہلے سے۔۔۔۔"

"مجھے شروع سے سب بتائیے بے فکر ہو کر"

"وہ۔۔۔۔ جی۔۔۔۔ آپ کے جانے کے بعد مطلب دوسرے دن رات کے وقت میں نے باجی کو دیکھا تھا وہ شاید چھت کی سیڑھیوں سے گری تھی،،، کیسے گری مجھے نہیں پتا پھر۔۔۔۔"

وہ سب کچھ بتاتی چلی گئی

ہسپتال۔۔۔۔ حیا کا خون سے لت پت وجود ہونا۔۔۔۔ ہوش میں نہ آنا۔۔۔۔ دوسرے شہر۔۔۔۔ ڈیڑھ مہینے بعد ہوش میں آنا۔۔۔۔ ساڑھے تین مہینے سے دورے پڑنا۔۔۔۔ ڈاکٹر کو بلانے سے منع کرنا۔۔۔۔ اور عذیر حیات کی آمد۔۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"ٹھیک ہے،،،، اب آپ جاسکتی ہیں"

حور عین کی آواز لرز رہی تھی

"آپ نے جو کچھ حیا کے لیے کیا ہے اس کا احسان میں زندگی بھر نہیں چکا سکتی"

Posted On Kitab Nagri

بہت ضبط کے ساتھ اس نے اپنے آپ کو روکا مگر آواز پھر بھی نم تھی
فریدہ سمجھ کر چلی گئی

حور عین کے لیے یہ حقیقت ہی دہلا دینے والی تھی اس کا دل کرب سے پھٹا جا رہا تھا نہ جانے وہ کونسی سچائی تھی جو
صرف شاہ زر کو پتہ تھی اس نے شاہ زر سے کچھ نہیں پوچھا اب ہمت نہیں بچی تھی اور کچھ سننے کی، شاہ زر کے پاس
کچھ تھا ہی کہاں کہنے کے لئے،،،،،، حور عین لڑکھڑاتے قدموں سے کمرے میں آئی اسے لگا اس سے بھیانک کچھ
ہو ہی نہیں سکتا مگر آج رات ایک قیامت اسکی منتظر تھی آزمائشوں کا سلسلہ جاری تھا۔

صبح حیا کی آنکھ کھلی تو بدن درد سے ٹوٹ رہا تھا ہمیشہ کی طرح دورے کے بعد اس کی حالت قابلِ رحم تھی اس نے
بہت مشکل سے آنکھیں کھول کر دیکھا تو اس کے بازو میں ہانیہ سوئی ہوئی تھی اور اشعر سوئے پر بیٹھا اپنے موبائل
میں مصروف تھا

www.kitabnagri.com

"ہاش چلو اٹھو یا اس سے پہلے میں بھوک سے کوچ کر جاؤں اٹھو اور اسے اٹھاؤ کمب کرن کی نانی اتنا سوتی ہے میں
ناشتہ لے کر آتا ہوں"

اشعر کے واویلے پر ہانیہ کی آنکھ کھلی تو اسے گھورنے لگی

Posted On Kitab Nagri

"اشعر احمد میں تمہیں بتا رہی ہوں مجھے ان القابات سے مت نوازا کرو"

"بعد میں بحث کریں گے"

اشعر کہہ کر چلا گیا حقیقتاً بھوکا تھا ورنہ اشعر بحث چھوڑ دے یہ ناممکن بات تھی

حیا نے ہانیہ کو دیکھا اس کا بھرا بھرا جسم اس بات کی گواہی دے رہا تھا کہ اس کے اندر ایک ننھی سی جان پل رہی ہے دونوں اب بھی ویسے ہی تھے

"چلیں آپ! اٹھیں جلدی اس نے رونا شروع کر دینا ہے"

کہتے ہوئے اسے اٹھا کر سہارے سے واش روم لے کر جانے لگی درد کی لہریں حیا کے جسم میں اٹھ رہی تھی وہ واش روم سے نکلی تو ہانیہ اور اشعر پھر لڑ رہے تھے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"آجائیں آپ!، اس نے مجھے اتنا حیران کیا ہے، اب مل کر ہم اسے بھی حیران کریں گے، اشعر احمد اپنی خیر منائیں"

"چلو حیا ناشتہ شروع کرو"

"حور؟"

Posted On Kitab Nagri

جو سوال اسے پریشان کر رہا تھا آخر اس نے پوچھ لیا
اشعر ایک لمحے کے لیے چپ ہوا پھر کہا

"وہ بھائی کے ساتھ کسی کام سے گئی ہے آتی ہی ہوگی"

"آتی ہوگی نہیں آگئی، کیا ہو رہا ہے؟ لڑائی؟
حور عین دروازے پر کھڑی بشارت سے پوچھ رہی تھی مگر کہیں اندر اس کے چہرے پر حزن تھا جسے کسی نے نہیں
پر حیا نے ضرور محسوس کیا تھا

"غلطی اس کی ہے"

اشعر اور ہانیہ نے ایک ہی جملہ کہا
ماحول اتنا خوشگوار تھا مگر حیا ایک دم خاموش تھی جامد سی
بمشکل کچھ نہیں والے حلق سے اتارے حور عین نے اسے دوائیں دیں

حور عین حیا کو بہت توجہ دے رہی تھی رات میں بار بار اٹھ کر اسے چیک کرنا اسے باتوں میں مصروف رکھنا
حالانکہ وہ صرف سنتی تھی حور عین کو یہ بات پتا لگ گئی تھی کہ وہ چیزیں بھول جاتی ہے ایک مرتبہ پھر ایک انتہائی
افیت سے دوچار ہوئی

Posted On Kitab Nagri

اس حالت میں حیا کو دیکھنا نہایت مشکل کام تھا اس سے بھی زیادہ مشکل اس کے ساتھ نارمل بیہیو کرنا تھا مگر وہ بہت حوصلے سے سب ہینڈل کر رہی تھی

حیا بہت کوشش کرتی کہ وہ اپنی کیفیت حور عین سے چھپائے مگر جب اسے دورے پڑتے چاہے آدھی رات کو حور عین اسے بہت ہمت سے سمجھالیتی تھی ہفتہ بھر ہونے کو آیا تھا مگر حیا اپنے کمرے سے ہی نہ نکلتی مگر آج حور عین بہت مشکل سے اسے کھانے کی ٹیبل پر لے کر آئی تھی

جہاں شانزل اور شاہ زرا اس کا پہلے سے ہی انتظار کر رہے تھے

حیا ایک پل کو تھمی مگر حور عین نے اسے پکڑ کر شاہ زرا کے پاس خالی کرسی پر بٹھایا

www.kitabnagri.com

حیا کے دل کو خوف نے آگھیرا
اس کی آنکھیں نم ہونے لگی

کتنی محبت کرتی تھی وہ اس سے، اس پر جی جان سے مرتی تھی مگر وہ۔۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

"آپ لوگ تیار رہیے گا اسپتال جانا ہے آپ کے اسٹیجس ٹھیک ہوئے ہیں یا نہیں چیک کرانا ہو گا شام چار بجے کا اپائنمنٹ ہے"

شاہ زرنے بہت عام سے لہجے میں کہہ رہا تھا حیانے چونک کر اسے دیکھا
آنسو اس کی آنکھوں میں بھر گئے

تبھی گھر میں اشعر ہانیہ داخل ہوئے

اشعر تن فن کرتا غصے سے کمرے میں چلا گیا

ہانیہ وہ چہکو پہکورو تے ہوئے بمشکل اپنے قدم آگے بڑھاتی ہوئی جا رہی تھی

www.kitabnagri.com

"ہانیہ کیا ہوا ہے تمہیں رو کیوں رہی ہو؟"

"بیٹھو پانی پیو"

حور عین نے اسے بٹھایا اشعر پھر کمرے سے نکلا

Posted On Kitab Nagri

"بتاؤ نا کیا کارنامہ انجام دیا ہے یاد رکھنا ہانیہ ابرار میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گا"

اشعر حقیقتاً غصے میں تھا آنکھیں آگ برسا رہی تھی

"اشعر سکون سے بیٹھو، آرام سے بات کرتے ہیں ہانیہ کی حالت دیکھو، یہ کیا طریقہ ہے؟"

شانزل نے اسے گھر کا

"اپنی حالت کی ذمہ داری یہ خود ہے"

"اچھا چلو میرے ساتھ ہم بعد میں بات کریں گے"

ماحول کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے شاہ زرنے کہا اس کا خیال تھا کہ غصہ ٹھنڈے ہونے تک منظر سے ہٹ جائے تو بہتر ہے

حور ہانیہ اور حیا کو کمرے میں لے جاؤ"

Posted On Kitab Nagri

"کیا بات ہے ہانیہ مجھے بتاؤ"

حور عین نے بہت ملائمت سے اس سے پوچھا

"آپی۔۔۔ وہ آپی۔۔۔ میری پر یگننسی میں کمپلیکیشن ہے"

"اللہ بہتر کرے گا ہانیہ، انشاء اللہ سب ٹھیک ہوگا، مگر اس میں غصہ کرنے والی کیا بات تھی"

"آپی جب مجھے پتہ چلا تھا کہ میں پر یگنیٹ ہوں ڈاکٹر نے مجھے کہا تھا کہ میرا جسم ابھی ان چیزوں کے لئے تیار نہیں ہے بعد میں مسئلے ہوں گے مگر میں چاہتی تھی کہ ہماری اولاد اس دنیا میں آئے"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"جب سب تمہیں پتا تھا تو پھر کیوں؟ تمہاری عمر ہی کیا تھی"

"کیونکہ اس وقت مجھے اشعر کی مسکراہٹ یاد آئی آپی وہ بہت خوش تھا میں نے خود سے سوال کیا تم اس مسکراہٹ کے لیے کیا کر سکتی ہو میرے دل سے بے اختیار جواب آیا اشعر احمد کی مسکراہٹ کے لی ہانیہ ابراہار اپنی زندگی وار سکتی ہے مگر آج اشعر کو سب پتہ چل گیا وہ ناراض ہے مجھ سے

Posted On Kitab Nagri

کل کے بارے میں ڈاکٹر ہدایت دینے لگیں آپریشن کے بارے میں بتاتے ہوئے ڈاکٹر نے سب کچھ اشعر کو بتا دیا،
اب وہ گدھانا راض ہو گیا ہے مجھ سے"

رات کا کھانا تینوں نے روم میں کھایا ہانیہ حیا کے پاس سو رہی تھی حور عین تو ایسے بھی حیا کے ساتھ ہی سوتی تھی

"حیا آپ سے ایک بات کرنی ہے" ہانیہ کے آواز میں نمی گھلی ہوئی تھی

"آپی اگر مجھے کچھ ہو گیا تو اشعر سے کہئے گا کہ مجھے معاف کر دے"

کہہ کر وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

حیا نے اسے گلے لگایا

"کچھ نہیں ہو گا تمہیں، حوصلہ کرو"

اب تک کا سب سے بڑا جملہ تھا جو حیا نے کہا تھا

Posted On Kitab Nagri

"آپ میرے بچے کو پالے گا، آپ جانتی ہیں سوتیلی ماں کیسی ہوتی ہے میرے بچے کو سوتیلی ماں کے حوالے مت کرنا پلینز آپ!"
وہ حیا کے گلے لگ گئی رو رو کر کہہ رہی تھی

"کیا کہہ رہی ہو، اللہ نہ کرے تمہیں کچھ ہو"

"آپی میں چاہتی تھی اگر میری زندگی کے آخری دن ہوئے تو میں اشعر کے ساتھ خوشی خوشی رہوں محبت محسوس کروں مگر آپی میں اس بوجھ کے ساتھ نہیں مرنا چاہتی کہ اشعر مجھ سے ناراض ہے"

"یا اللہ ہانیہ کیسی بات کر رہی ہو میں بات کرتی ہوں اشعر سے وہ ناراض نہیں ہو گا تم سے"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اسے اس وقت ہانیہ بہت ٹوٹی ہوئی لگی

وہ اٹھ کر اشعر کے پاس گئی اس وقت لان میں کھڑا نہ جانے آسمان میں کیا تلاش کر رہا تھا

"اگر تم اس کی حمایت کرنے آئی ہو تو چلی جاؤ یہاں سے"

Posted On Kitab Nagri

"میں کسی کی حمایت کرنے نہیں آئی"

"تو پھر کیوں آئی ہو"

"بس میری بات سن لو میں چلی جاؤں گی"

"بولو"

"ایسے نہیں بیٹھ جاؤ میں مزید کھڑی نہیں رہ سکتی"

اشعر نے پلٹ دیکھا وہ کرسی کے سہارے بہت مشکل سے کھڑی تھی شاید وہ اکیلے ہی نیچے آئی تھی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اشعر نے اسے بٹھایا

"میں صرف یہ یاد دلانے آئی ہوں کہ تم ہانیہ سے محبت کرتے ہو"

"یہی تو بات ہے اسے پتہ ہے کہ میں اس سے محبت کرتا ہوں پھر کیوں اس نے یہ حرکت کی؟"

Posted On Kitab Nagri

حیاتم تو جانتی ہو میں ہانیہ سے تب سے محبت کرتا ہوں جب میں محبت کے معنی بھی نہیں جانتا تھا میں نے جب سے ہوش سنبھالا ہے ہر دعا میں اسے مانگا ہے پھر بھی، پھر بھی، اس نے میرے ساتھ یہ ظلم کیا ہے بتاؤ کیوں؟

"کیونکہ وہ بھی تم سے محبت کرتی ہے اسے تمہاری خوشی عزیز ہے"

"مجھے صرف ہانیہ عزیز ہے"

"اشعر تمہیں پتا ہے ابھی ہانیہ میرے گلے لگ کر رو رہی تھی اور کہہ رہی تھی کہ میں اس بوجھ کے ساتھ نہیں مرنے چاہتی کہ اشعر مجھ سے ناراض ہے"

اشعر نے تڑپ کر اسے دیکھا



"اشعر ایک عورت بیوی بن کر بہت حساس ہو جاتی ہے اس کی دنیا شوہر سے شروع ہو کر اس پر ختم ہو جاتی ہے، یقیناً جانو اشعر اگر آپ جس سے محبت کرتے ہو اور وہ آپ سے ناراض ہو، موت منہ کھولے آپ کے سامنے کھڑی ہو یہ لمحہ بہت افیت ناک ہوتا ہے، روح کو چیر دینے والی افیت۔۔۔۔۔"

کہتے ہوئے حیا آنکھ سے آنسو گرنے لگے وہ بھی تو اس تکلیف سے گزر رہی تھی وہ خود اپنے رستے ہوئے زخموں کو کھرچ رہی تھی

Posted On Kitab Nagri

"موت سے پہلے اندر ہی اندر انسان ہزار بار مرتا ہے اگر ابھی تم نے ہانیہ کو نہ سنبھالا تو وہ ٹوٹ جائے گی کرچی کرچی ہو جائے گی اور یہ کرچیاں روح کو زخمی کر دیتی ہے اگر وہ بچ بھی گئی تو محبت تو زندہ رہے گی مگر اس کی روح زخمی ہو چکی ہوگی اس کے ٹوٹنے سے پہلے اسے سنبھال لو، روح کے زخم نہیں بھرتے اب بھی وقت ہے تمہارے ہاتھ میں، اسے تھام لو، یاد کرو تم اس سے محبت کرتے ہو، محبت اتنی کم ظرف نہیں ہوتی جہاں محبوب کی غلطی نظر انداز نہ کی جاسکے محبت تو بہت وسیع ظرف ہوتی ہے"

"میں تو اسے سنبھال لوں گا مگر حیا ہم سے کیا غلطی ہوئی ہے جو تم ایسا کر رہی ہو، اگر کوئی غلطی ہوئی ہے تو میں معافی مانگتا ہوں"

"ساری غلطی میری ہے"

حیا کی آواز میں لڑکھڑاہٹ واضح تھی

"تو تم معافی مانگ لو"

"م۔۔۔م۔۔۔ میری غلطیاں معافی لائق نہیں ہوتی اشعر"

"اشعر دیکھو ہانیہ تمہیں بلارہی ہے"

پچھے سے حور عین کی آواز آئی تو اشعر اٹھ کر چلا گیا

Posted On Kitab Nagri

"تم اتنی ٹھنڈ میں ایسے ہی بیٹھی ہو سدھر جاؤ چلو اندر"
حیائے ایک نظر حور عین کے ساتھ کھڑے شاہ زر کو دیکھا پھر چپ کر کے اندر چلی گئی
اسے دیکھنے کے بعد وہ پھر سے نئے سرے سے افیت سے دوچار ہوئی تھی

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو
www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔
www.kitabnagri.com

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

اس کے رستے ہوئے زخم کو پھر سے کسی نے چھیڑ دیا تھا ایک مرتبہ پھر وہ سوچوں کے گرداب میں پھنسی تھی جس کا نتیجہ پھر ایک دورے کی صورت میں نکلا تھا

اس لئے حوریں حیا کے ساتھ گھر پر ہی تھی کچھ دیر پہلے خبر آئی تھی کہ اشعر کے گھر ننھی پری آئی ہے اور خدا کے فضل سے ہانیہ بھی ٹھیک ہے تھوڑی دیر پہلے ہی ڈاکٹر حیا کا چیک اپ کر کے گئے تھے اس کے ٹانگے بھی ٹھیک تھے شاہ زر کبھی کبھار کچھ چھوٹے سے مختصر جملے ادا کر دیتا مگر یہی نارمل لہجہ حیا کو تیر کی مانند لگتا

وہ کیوں اپنی نفرت چھپائے ہوئے ہے مگر حیا نے لب سی لیے تھے اس کی نیلی آنکھیں ویسے ہی تھی جس پر حیا مرتی تھی وہ نہ چاہتے ہوئے بھی خود کا شاہ زر کے ساتھ موازنہ کرنے لگی

اس وقت اس کے ہاتھ میں اس کے ولیمے کی اور حور عین کی رخصتی کی تصویر تھی جس میں وہ چاروں کھڑے تھے حور عین اور شانزل چاند اور سورج کے مانند لگ رہے تھے ان دونوں کے بازوؤں میں شاہ زر اور حیا تھے شاہ زر بھی بلیوٹکسید میں اپنی وجاہت کے ساتھ جلوہ افروز تھا اس کے بعد وہ خود تھی رائل بلیو ساڑھی میں، مگر شاہ زر کے آگے تو وہ کچھ بھی نہیں تھی وہ تینوں ساتھ کھڑے کتنے خوبصورت لگ رہے تھے

اور وہ؟

Posted On Kitab Nagri

ایک دھبہ ہی تو لگ رہی تھی ان کے درمیان۔۔۔۔
وہ سب خاص تھے اور وہ بس عام سی لڑکی،
وہ کہاں شاہ زر کے ساتھ بچ رہی تھی

شاہ زر نے یقیناً حور عین کی وجہ سے ہی شادی کے لیے ہاں کہی ہوگی

اور وہ اب بھی صرف حور عین کی وجہ سے خاموش ہے
وہ شاہ زر سے محبت کرتی تھی، بے پناہ محبت۔۔۔۔
مگر اسکی خوشیوں میں رکاوٹ بن رہی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اس میں ہے ہی کیا جو شاہ زر اسے معاف کر دے

اب ویسے بھی معافی کی گنجائش بچی ہی کہاں تھی
سزا تو سنادی گئی تھی دوسری شادی تو وہ کر چکا تھا بس سولی پر لٹکانا باقی تھا یعنی طلاق باقی تھا یا اللہ۔۔۔۔
طلاق۔۔۔۔ حیا کو لگا اس کی سانسیں پھراٹک رہی ہے
اور ایک بار پھر حیا کی چیخیں شاہ وِلا میں گونجی تھی

Posted On Kitab Nagri

ہانیہ اب گھر آگئی تھی

انہوں نے جب نام رکھنا چاہا تو ہانیہ بڑی بری طرح گھبرا گئی

"آپی پلیز، چیاؤں، میاؤں، پیاؤں نام مت رکھئے گا"

سبھی کے ذہن میں وہ واقعہ گھوم گیا جب یہ جملہ حیانے کہا تھا کتنا فرق تھا اس وقت اور ابھی کی حیا میں

"تم لوگ ہی رکھ لو مجھے تو سمجھ نہیں آرہا"

حیا ہمیشہ کی طرح سائڈ میں ہوگی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"عانیہ نام کیسا رہے گا؟ حورین نے کہا

"نا بھائی پھر یہ بھی ہانیہ جیسی ہوگی"

اشعر کہاں سے چپ رہ سکتا تھا ہانیہ نے اسے گھورا

Posted On Kitab Nagri

"کیوں؟ مجھ میں کیا خرابی ہے"

"کوئی ایک ہو تو بتاؤں، ویسے بھی میری بیٹی تو پرسنس ہے اچھا سا نام رکھو"
اشعر تو تھا ہی شرارتی مگر اب ہانیہ حساس ہو گئی تھی وہ فوراً رونے لگی

"مجھے پتا تھا میں تمہیں اچھی نہیں لگتی دل بھر گیا ہے تمہارا، رکھو کوئی اچھا سا نام میں جا رہی ہوں"

"ارے۔۔۔۔۔" اشعر نے اسکی کلائی تھامی

صدیوں سے تجھے تکتے ہوئے سوچ رہا ہوں

جی تیرے خدو خال سے بھر کیوں نہیں جاتا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اشعر نے بڑے ترنگ میں شعر پڑھا اور ہانیہ سب کے سامنے پوری گلابی ہوئی جھینب مٹانے کے لئے بولی

"سوری بولو"

"سوری"

Posted On Kitab Nagri

"ایسے نہیں کان پکڑ کر بولو"

اشعر نے ہانیہ کے کان پکڑے اور کہا

"سوری"

ہانیہ نے گھورا

"سدھر نامت ہٹو پیچھے"



"تم بھی کیا یاد رکھو گی چلو عانیہ نام رکھ لیتے ہیں"

کہہ کر اشعر رکا نہیں کیونکہ ہانیہ کے تیور پھر بگڑے تھے۔

www.kitabnagri.com

اب حیا کا زیادہ وقت عانیہ کے ساتھ گزرتا وہ شاید مگن ہو گئی تھی حور عین اب بھی حیا کے پاس ہی ہوتی

Posted On Kitab Nagri

حیا کے دوروں میں کچھ کچھ حد تک کمی آگئی تھی یعنی اب دورے روز نہیں ہفتے میں ایک بار پڑتے تھے وہ مصروف تھی ذہن بٹا ہوا تھا

حور عین پوری کوشش کرتی کہ اسے کچھ سوچنے کے لیے اکیلا نہ چھوڑے وہ مسلسل حیا کے ساتھ لگی ہوتی اس کی دوائیاں کپڑے کھانے ہر چیز کا دھیان رکھتی



سب سے بڑی مصروفیت جو حیا کی زندگی میں آئی تھی وہ عانیہ تھی

آج عانیہ کو دنیا میں آئے چالیس دن ہو گئے تھے

آج ہانیہ اور اشعر کی واپسی تھی

"اگر جاب کا مسئلہ نہ ہوتا تو میں کبھی نہ جاتا حور"

"تم بے فکر ہو کر جاؤ اشعر تم کب تک اس کے ساتھ رہو گے میں ہوں حیا کے پاس"

"پھر بھی میرا من نہیں مان رہا میں اور ہانیہ چکر لگاتے رہیں گے"

Posted On Kitab Nagri

اس طرح اشعر ہانیہ، عانیہ کے ساتھ چلے گئے

حیا کو دورے تو کم پڑنے لگے تھے دوائیاں بھی اس کی صحت پر اثرات دکھا رہی تھی مگر اس کی ذہنی حالت میں کوئی سدھار نہیں تھا کیوں کہ سائیکاٹریسٹ کے ساتھ ہونے والے سیشن میں وہ منہ پر تالا لگائے بیٹھی ہوتی سائیکاٹریسٹ بول بول کر پوچھ پوچھ کر تھک جاتے مگر حیا اپنا لب نہیں کھولتی

سائیکاٹریسٹ چلے گئے کئی ڈاکٹر سے مشورے کیے گئے مگر حیا اپنی جگہ سے جوں کی توں نہ ہوئی وہ ان کے سامنے اس طرح بیٹھی ہوتی کہ مجبوراً بیٹھی ہو کب ان کا سیشن ختم ہوا اور کب اٹھ کر جائے

جب پاکستان کے سائیکاٹریسٹ سے نہ ہوا تو حور عین نے غیر ملکی سائیکاٹریسٹ کو بھی بلوایا مگر حیا تو کسی کے ہاتھ ہی نہ آتی

www.kitabnagri.com

کئی دنوں تک یہی حال رہا اس کی ذہنی حالت میں کوئی فرق نہ آیا حورین تو ہمیشہ اس کی رپورٹ دیکھ کر جھنجھلا جاتی سارے سائیکاٹریسٹ کو فارغ کر دیا مجھے ہی اس سے بات کرنی ہوگی

Posted On Kitab Nagri

اس وقت شاہ زراور شانزل بھی آفس سے آگئے تھے

کھانے کی میز پر بیٹھا شانزل کچھ اکھڑا اکھڑا تھا

"کیا بات ہے تمہارے منہ پر بارہ کیوں بکے ہیں"

شاہ زرنے پوچھا

"کیا فرق پڑتا ہے بارہ بکے کے تیرہ بکے"



www.kitabnagri.com

شانزل نے سر جھٹکا

"کیوں نہیں پڑتا تم اکلوتے بہنوئی ہو میرے"

شانزل مسکرایا

"تو ذرا اکلوتے بہنوئی کا خیال کرو، اپنی بہن پر دو مہینے سے قبضہ جمائے بیٹھے ہو، میں کہہ دیتا ہوں روز صبح اٹھ کر مجھے تمہاری شکل دیکھنی پڑتی ہے نیند میں مجھ سے کچھ ہو گیا تو مجھے نہ کہنا"

Posted On Kitab Nagri

حورین تو پہلے سٹیٹائی پھر اسے غصے نے آگھیرا۔

اسی نے شانزل سے کہا تھا کہ وہ شاہ زر سے بات کرے کہ وہ حیا کے کمرے میں شفٹ ہو جائے مگر شانزل نے بات کو الگ ہی رنگ میں پیش کیا تھا جس سے حور عین کا دل چاہا سالن کا ڈونگا شانزل کے سر پر انڈیل دے

حیا کے چہرے پر بھی ایک بھولی ب سری مسکراہٹ آگئی حیا کی مسکراہٹ دیکھ کے حور عین کا غصہ چٹکیوں میں غائب ہوا

"باہا۔۔۔ یعنی میری عزت خطرے میں ہے، نہ بھائی میں یہ رسک نہیں لے سکتا، صنم تم اپنے شوہر کے کمرے میں شفٹ ہو جاؤ"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

حور عین نے حیا کو دیکھا وہ مسکرا رہی تھی اسے اس وقت صرف حیا کے ری ایکشن کی پرواہ تھی نہ جانے وہ کیسے ری ایکٹ کرے

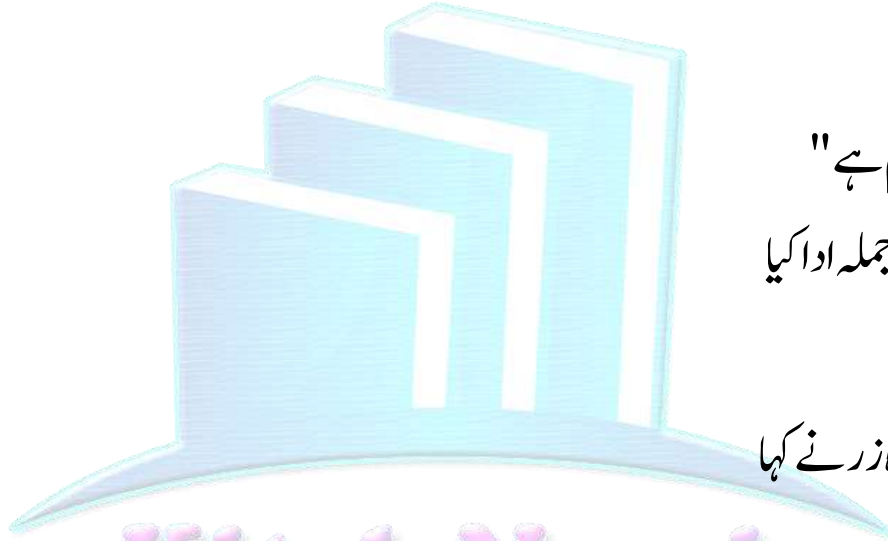
"جی"

حور عین صرف اتنا ہی کہہ سکی اور کھانے کی میز پر بیٹھ گئی

Posted On Kitab Nagri

شانزل نے اس کے کان میں سرگوشی کی

"شکر یہ مت کہنا وہ میں اپنے طریقے سے وصول کروں گا"
حور عین نے پٹ سے شاہ زر حیا کی طرف دیکھا دونوں ہی کھانے میں مگن تھے شکر ہے کسی نے سنا نہیں



"آپ انتہائی بے شرم ہے"
حور عین نے چبا چبا کر جملہ ادا کیا

جب کھانا ختم ہوا تو شاہ زر نے کہا

"صنم، کھانے کے بعد میرا سامان اور ایک کپ کافی میرے کمرے میں پہنچا دینا اور تم اپنے سامان کے ساتھ اپنے
شوہر کے کمرے میں شفٹ ہو جانا"

"جی"

Posted On Kitab Nagri

حیا کوئی ری ایکشن تو نہیں دیا مگر نوالہ منہ مین ڈالتے ہوئے اس کے ہاتھ لمحہ بھر رکا تھا حیا نے دیکھا شاہ زراپنے کمرے میں یعنی جس میں حیا رہ رہی تھی اس میں چلا گیا

شاہ نزل نے حورین کو اشارہ کیا کہ وہ حیا کو سنبھالے اور اٹھ کر اپنے کمرے میں چلا گیا

حور عین نے ٹیبل وغیرہ سمیٹ رہی تھی

تب تک حیا ہال میں جا بیٹھی
حورین سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر اس کے پاس گئی اس وقت وہ حیا کو اکیلا نہیں چھوڑنا چاہتی تھی



"کیا سوچ رہی ہو"

حور نے پوچھا

"کچھ نہیں"

حورین نے اس کے ہاتھ تھام لئے

Posted On Kitab Nagri

"کیا تم مجھے کبھی معاف نہیں کروں گی؟"

حور نے پوچھا تو حیا نے نا سمجھی سے دیکھا

"تم نے کوئی غلطی نہیں کی ہے اور ایسا کیوں کہہ رہی ہو"

"مجھے معاف کر دو حیا"

کہتے ہوئے حور عین نے اپنی پیشانی حیا کے تھامے ہوئے ہاتھ پر رکھ دی
حیا اپنے ہاتھ پر حور عین کے آنسو محسوس کر سکتی تھی یہ لمس اسے تڑپا گیا تھا

"رو مت حور کیا ہوا ہے؟" وہ خود بھی رونے لگی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"مجھے اب خوف آنے لگا ہے مکافات عمل سے،،، مجھے معاف کر دو تمہاری یہ حالت میری وجہ سے ہے"

"ایسا کچھ نہیں ہے حور میرا یقین کرو"

حور عین نے سراٹھا کر حیا کو دیکھا وہ بھی رو رہی تھی

Posted On Kitab Nagri

"مجھے نہیں پتہ تمہارے اور شاہ کے بیچ میں کیا ہوا تھا مگر میں نے تمہارے کرنے کی فوج دیکھی تھی تمہیں نہیں پتہ لیکن چھت پر کیمرہ لگا ہوا ہے،،،، نہ میں تم سے شادی کرنے کے لئے کہتی نہ ایسا کچھ ہوتا مجھے معاف کر دو حیا"

حیا کی سانسیں رک گئی وہ بہت بڑی غلط فہمی کا شکار تھی کم از کم وہ تو حور عین کو شاہ زر سے بدگمان نہیں کر سکتی تھی

"میں غلطی سے گری تھی۔۔۔۔ وہ۔۔۔۔ وہ ایک حادثہ تھا ویسے شاہ زر کی کوئی غلطی نہیں تھی اس میں غلطی میری تھی"

"جو بھی ہو مجھے معاف کر دو مجھے خوف آرہا ہے مکافات عمل سے۔۔۔۔ مجھ میں اب اور کچھ بھی کھونے کی ہمت نہیں ہے، تمہاری زندگی کے رنگ چھیننے کی بہت بڑی قیمت چکا رہی ہوں لیکن اب نہیں ہوتا۔۔۔۔"

حیا دہل گئی

www.kitabnagri.com

"کیا ہوا ہے حور مجھے بتاؤ، اپنی حیا کو بتاؤ"

وہ حور عین کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں لیے بہت لجاجت سے پوچھ رہی تھی حور عین حیا کا سہارا پا کر بکھر گئی

"م۔۔۔ مکافات عمل شروع ہو چکا ہے حیا میں۔۔۔ میں آٹھ کی بجائے پانچ مہینے میں ہی واپس آگئی پتہ ہے کیوں؟ کیوں کہ۔۔۔۔ کیوں کہ میں پریگنیٹ تھی میں یہ خبر تمہیں دینا چاہتی تھی لیکن جب میں یہاں آئی تو

Posted On Kitab Nagri

میرے پیروں کے نیچے سے زمین نکل گئی، عذیر حیات بھی میری وجہ سے ہی آیا تھا، پھر تمہاری حالت بھی میری وجہ سے ہے،،، یقیناً جانوجب تمہیں پہلی بار دورا پڑا میرا دل غم سے پھٹ رہا تھا پھر میں نے فریدہ سے سب پوچھا، میں نے فوٹیج دیکھی وہ رات مجھ پر بہت بھاری گزری تھی حیا،،، بہت بھاری۔۔۔۔۔ میرا ناقابلِ تلافی نقصان ہو گیا مکافاتِ عمل تو اسی رات سے شروع ہو گیا تھا میں نے تمہاری زندگی اجاڑ دی تو خدا نے میری گودا جاڑ دی حیا۔۔۔۔۔ خدا نے میری اولاد چھین لی۔۔۔۔۔ حیا۔۔۔۔۔"

اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

حیا مانو کا بننے لگی اس نے حور عین کو گلے لگایا حور عین کی زندگی میں اتنا بڑا سانحہ گزر گیا اور وہ اس کے ساتھ نہیں تھی نہ جانے حور نے کیسے برداشت کیا ہو گا اتنا بڑا غم

"میرا بچہ حیا۔۔۔۔۔ میرا بچہ۔۔۔۔۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"یا اللہ۔۔۔۔۔ حور تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں"

"کبھی ہمت ہی نہیں ہوئی معافی مانگنے کی، ان دو مہینوں میں، میں بہت تھک گئی ہوں مجھے میری حیا چاہیے"

"تمہاری قسم حور ان سب میں تمہاری کوئی غلطی نہیں ہے، نہ میں نے کبھی تمہیں ان سب چیزوں کا لئے ذمہ دار ٹھہرایا ہے نہ ہی میں ایسا کر سکتی ہوں"

Posted On Kitab Nagri

"تو لوٹ آؤ حیا۔۔ زندگی کی طرف لوٹ آؤ مجھے اس ندامت کے احساس سے نکال لو"

"حور، میں بالکل ٹھیک ہوں تم۔۔۔ تم رونا بند کرو کچھ نہیں ہوا، جو ہو گیا سو ہو گیا خدا بہت رحیم ہے وہ تمہاری گود خالی نہیں رکھے گا تم اپنا دل چھوٹا مت کرو میں بالکل ویسی ہی ہوں"

حیا بھاری قدموں سے کمرے میں داخل ہوئی
حور عین کا غم اس کا دل چیرے دے رہا تھا لیکن ابھی ایک آزمائش اور باقی تھی ان دونوں مہینوں میں وہ کافی حد تک شاہ زر کا سامنا کرنے سے بچ جاتی تھی



مگر ایک کمرے میں ایسا کرنا بہت مشکل تھا
شاہ زر کمرے میں نہیں تھا شاید واش روم میں تھا

حیا فوراً کمفرٹ روم تک اوڑھ کر لیٹ گئی
پانچ منٹ بعد دروازہ کھلنے کی آواز آئی وہ بخوبی شاہ زر کے قدموں کی آہٹ سن سکتی تھی

Posted On Kitab Nagri

"حیا"

شاہ زرنے پکارا

حیا ویسے ہی لیٹی رہی

ایک وقت تھا جب وہ پکارتا تو حیا کو اس کا نام دنیا کا سب سے خوبصورت نام لگتا

حیا مزید ڈر گئی اس نے آنکھیں سختی سے بند کر لی مبادہ کہیں وہ اپنا فیصلہ ہی نہ سنا دے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"میں جانتا ہوں تم جاگ رہی ہو"

شاہ زرنے اس کے چہرے سے کمفر ٹرہٹایا

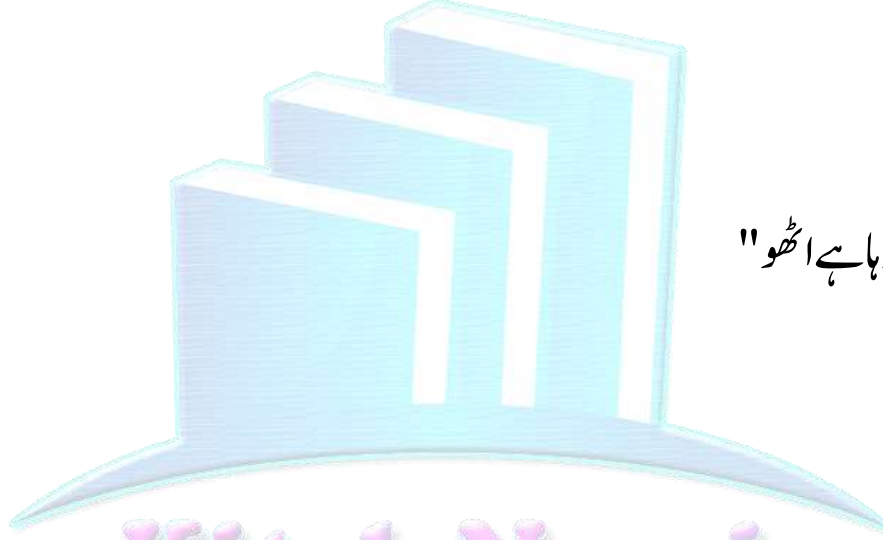
حیا نے آنکھیں نہیں کھولیں

"پلیز، میری ایک بار بات سن لو"

Posted On Kitab Nagri

مگر حیا نے آنکھیں نہیں کھولیں شاہ زرنے ایک گہری سانس لی اور سونے لیٹ گیا
سوتے ہوئے ہوئے کو جگانا مشکل ہوتا ہے مگر جاگتے ہوئے کو جگانا ناممکن

شاہ زرنے صبح نماز کے لیے اٹھا تو دیکھا حیا ابھی تک کہ منہ لپیٹے سو رہی تھی وہ جب وضو کر کے واش روم سے باہر نکلا
تب بھی یہی حال تھا



"حیا نماز کا وقت نکل رہا ہے اٹھو"

حیا بالکل نہیں ہلی

"میں کوئی بات نہیں کر رہا اٹھ جاؤ"

www.kitabnagri.com

کہتے ہوئے شاہ زرنے کمفرٹر ہٹایا اور اسے اٹھا کر بٹھا دیا

حیا نے نظر اٹھا کر اسے نہیں دیکھا شاہ زرنے بھی بغیر کچھ کہے مسجد جانے کے لیے نکل گیا جب وہ واپس آیا تو حیا اسی
پوزیشن میں بیٹھی رونے میں مصروف تھی

Posted On Kitab Nagri

"کیا ہوا؟"

حیا نے چونک کر اسے دیکھا اور پھر نظر جھکالی

"خدا سے بھی ناراضگی چل رہی ہے"
شاہ زہر کے سوال پر حیات پڑ اٹھی

"خدا مجھ سے ناراض ہے"



"اور ایسا کیوں لگتا ہے تمہیں؟"

www.kitabnagri.com

"کیونکہ میں نماز نہیں پڑھ پاتی ہوں، سب بھول گئی ہوں"

"چلو اٹھو میرے ساتھ واش روم میں وضو کرنے نماز کا وقت نکل رہا ہے"

وہ بغیر چوں چرا کیے حیران سی اٹھ گئی شاہ زہر کے ساتھ وضو کیا اور نماز بھی اسی نے پڑھائی

Posted On Kitab Nagri

ناشتے کی میز پر حیا ہاتھ دھرے بیٹھی تھی شانزل نے اسے سوال کر لیا

تم کھا کیوں نہیں رہی ہو؟

"مجھے نہیں کھانا یہ"

یہ پہلا اعتراض تھا جو اس نے ان دو مہینوں میں کیا تھا ورنہ جو کھلا دو کھا لیتی جو پہنا دو پہن لیتی عجیب سا سکون ناشتے کی میز پر اترنے لگا

"تو کیا کھانا ہے بتاؤ ابھی حاضر کرتے ہیں"

شانزل نے بہت اشتیاق سے پوچھا



"چیز آملیٹ"

بھلے لہجے میں شوخی نہیں تھی مگر ان کے لئے یہی کافی تھا کہ اس نے اتنے دنوں بعد کوئی فرمائش کی ہے

"دومنٹ ابھی لاتی ہوں"

Posted On Kitab Nagri

خوشی تو حور کے لہجے سے ہی ظاہر ہو رہی تھی وہ فوراً اٹھ کر کچن میں گئی زندگی اسی ڈگر پر چلنے لگی شایر رات ہونے والی حور عین کی گفتگو کا اثر تھا کہ حیا اب تھوڑی بہت خود سے باتیں کر لیتی

حور عین نے ایک عجیب سی چیز نوٹس کی تھی کہ حیا کو اب دورے نہیں پڑ رہے مگر رپورٹس کا وہی حال تھا حور عین کو لگ رہا تھا شاید شاہ زر کے ساتھ کی وجہ سے ایسا ہے وہ باقاعدہ پانچ وقت کی نمازوں کے لئے گھر آتا حیا کو نماز وہی پڑھاتا کچھ فرمائشیں کچھ اعتراضات حیا کے زبان سے ادا ہو جاتے جو حور کے لئے بہت بہت زیادہ تھے

مگر۔۔۔۔۔

اصلیت صرف حیا ہی جانتی تھی جب بھی شاہ زر کمرے میں آتا تو وہ کمفرٹر منہ تک اوڑھ کر سوتی بنتی اسے خوف تھا نہ جانے کب وہ اسے فیصلہ سنا دے حالانکہ نماز اسے وہی پڑھاتا مگر وہ اسے کوئی اور بات کرنے کا موقع ہی نہ دیتی

بڑے بے کیف سے دن گزر رہے تھے عجیب سی ڈگر پر وہ چلے جا رہی تھی جس کی کوئی منزل نہیں تھی اس نے خود پر خول تو چڑھا لیا تھا تا کہ حور خوش رہے مگر یہ خول کتنا تکلیف دہ تھا وہ صرف وہی جانتی تھی

اسے دورے اب بھی پڑتے تھے بس مہینے میں ایک آدھ بار جس کی خبر وہ کسی کو نہ لگنے دیتی خود کو کمرے میں بند کر کے

Posted On Kitab Nagri

چینخیں وہ اپنے تکیے میں دبالتی

مزید ساڑھے تین مہینے اس نے اذیت میں گزارے بس فرق اتنا تھا کہ اب اس کی اذیت کسی کو نظر نہ آتی آج وہ لیٹی پھر سے اپنی زندگی پر غور و خوص کر رہی تھی

شاہ زگرہری نیند میں تھا اسے سمجھ ہی نہیں آرہا تھا کہ اسے کیا کرنا چاہئے کب تک وہ ایسی ہی جیتی رہیں گی

کب تک شاہ زگرہ کو خود سے جبری باندھے رکھے گی

اس کی بیوی؟

اس کا بھی حق تھا شاہ زگرہ پر

اس نے خود کی تصحیح کی

میں غلط ہوں

صرف اس کی بیوی کا ہی حق ہے شاہ زگرہ پر

Posted On Kitab Nagri

شاہ زربھی حور عین کے اداس چہرے کو دیکھ کر چپ تھا مجبور تھا

وہ تو صرف ایک بوجھ بن گئی ہے سب پر حورین اور شانزل اپنے گھر نہیں جا رہے تھے

شاہ زربھی حورین کی وجہ سے جبری قید میں ہے

نہیں۔۔۔

اب بس۔۔۔۔

مجھے حورین سے بات کرنی ہوگی کمفرٹ منہ تک اوڑھے وہ اپنے سر میں اٹھتے درد کو برداشت کرنے کی کوشش کر رہی تھی اپنی گھٹی گھٹی چیخوں کو دبانی کی کوشش کر رہی تھی کیونکہ ان ساڑھے تین مہینوں میں جب بھی دورے اسے آئے اس وقت کمرے میں وہ اکیلی تھی مگر شاہ زرا اس وقت بیڈ پر ہی سو رہا تھا

پوری ہمت جمع کر کے اس نے کوشش کی کہ وہ اٹھ کر کمرے سے باہر چلی جائے مگر درد کی شدت اتنی تھی کہ اسے ایک پلک کی جنبش بھی افیت سے دوچار کر جاتی

Posted On Kitab Nagri

عجیب سے احساس کے تحت شاہ زر کی آنکھ کھلی تو اسے بے چینی نے آگھر ایک لخت اس نے حیا کو پکارا ہمیشہ کی
طرح جواب نہیں آیا
مگر ایک سسکی سنائی دی

شاہ زر نے فوراً کمر ٹرا اس کے چہرے سے ہٹایا بہتے آنسو، پسینے سے شرابور جسم، ضبط اور افیت سے سرخ پڑتے
چہرے پر نظر پڑتے ہی وہ سمجھ گیا کہ اس کے سر میں درد ہو رہا ہے

"میں صنم کو بلاتا ہوں"
وہ لمحے کے بھی دیر کیے بغیر اٹھا تھا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"نہیں"

تڑپتے ہوئے بمشکل ایک لفظ کہا آواز نہیں نکلی تھی صرف ہونٹوں میں جنبش ہوئی تھی وہ بہت مشکل سے اپنی
چینخیں کنٹرول کر رہی تھی

شاہ زر نے ہی اسے دوائیں دیں

Posted On Kitab Nagri

اس کے نیلے پڑتے ہونٹوں سے پانی کا گلاس لگایا بالآخر 20 منٹ بعد اس کا درد ختم ہوا مگر حیا کے جسم میں جیسے جان ہی نہیں تھی اس کے چہرے سے سرخی کچھ کم ہو رہی تھی تب شاہ زرنے پوچھا

"اب ٹھیک ہو؟"

"نیند آرہی ہے"

آوازاں بھی نہیں نکلی تھی فی الحال تو اسے پلکوں کی جمبش بھی تکلیف پہنچا رہی تھی اس نے بمشکل اکھڑی اکھڑی سانسوں کے درمیان اپنے ہونٹ ہلائے تھے شاہ زرنے اسے کمفرٹراؤڑھایا

حیا خود کو کوسنے لگی

شاہ زرن کی نیند بھی اس کی وجہ سے خراب ہوئی اس کے بعد پوری رات نہ وہ سو سکی نہ شاہ زرن

www.kitabnagri.com

پوری رات وہ بے آرام سارہا تھا

کوئی سکون اسے وہ دے نہیں سکتی تھی

یا اللہ میں اتنی منہوس کیوں ہوں؟

Posted On Kitab Nagri

بس اب بہت ہو گیا مجھے اب حور عین سے بات کرنی ہوگی

حورین اس وقت رات کے کھانے کی تیاری کر رہی تھی

"حور مجھے تم سے بات کرنی ہے"

حیاتو آج سوچ کر آئی تھی آج آریا پار

"بولو"

حور عین ہنوز اپنے کام میں مصروف تھی

"تم میری وجہ سے خود کو مت باندھو تم اپنے گھر چلی جاؤ"

یہ گھر بھی میرا ہے فضول بات مت کرو بہت کام ہے مجھے، بس تمہیں بکواس کرنے کا موقع چاہیے"

"حور۔۔۔۔۔ تم۔۔۔۔۔ تم۔۔۔۔۔ میری بات سنو، میں۔۔۔۔۔ میں شاہ زکر کے لائق نہیں ہوں"

Posted On Kitab Nagri

"تم اپنا دماغ مت چلاؤ، ہاتھ چلاؤ، جلدی سے یہ آلو کاٹ کر دو مجھے"
حور عین نے اس کی بات چٹکی میں اڑائی

"حور میں۔۔۔۔۔ میں چیزیں بھول جاتی ہوں میں پاگل ہو گئی ہوں"

حور عین نے پلٹ کر اسے ایک زبردست گھوری سے نوازا

"وہ تو مجھے پتا ہے، تم تو شادی سے پہلے ہی پاگل ہو یہ بات میں جانتی ہوں بلکہ جب سے ہماری دوستی ہوئی ہے پہلے دن سے جانتی ہوں تم پاگل ہو، تعجب کی بات ہے تمہیں ابھی پتا لگا"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

حور عین نے مانوناک سے مکھی اڑائی

"میں سنجیدہ ہوں حور"

حیا کی بات پر حور عین کا موڈ بدلہ اس نے ہاتھ میں پکڑی مسالوں کی پلیٹ زمین پر دے ماری

"نہیں ہو تم سنجیدہ، نہیں ہو، تم حیا ہو سمجھیں"

Posted On Kitab Nagri

حورین حلق کے بل چینی تھی

شور پر شاہ زر اور شانزل بھی باہر نکل آئے

"نہیں ہوں میں حیا،،،،، مرگئی ہے حیا،،،،، مرگئی، تم سمجھتی کیوں نہیں ہو؟ حیا بھی اس انداز میں چینی تھی

"تم زندہ ہو سبھی تھپڑ کھاؤ گی اگر بکواس کی تو"

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

Posted On Kitab Nagri

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

"میں زندہ نہیں ہوں حور،،، میں اپنے ہی وجود کی قبر ہوں، جس میں میری ایک غلیظ روح دفن ہے، حور سمجھو میری بات، جس کی حقیقت سے تم واقف نہیں ہو مت کرید مجھے،،، کچھ حاصل نہیں ہوگا سوائے گلی، سڑی، بدبودار، روح کے،،، تمہیں بھی گھن آئے گی جیسے مجھے آتی ہے،،، میں خود سے نفرت کرتی ہوں حور،،، گھن آتی ہے مجھے اپنے وجود سے،،،، میں اس دنیا کی سب سے بڑی تکلیف سے گزر رہی ہوں حور۔۔۔۔ دنیا کی سب سے بڑی تکلیف یہی ہوتی ہے جب انسان خود سے نفرت کرنے لگے خود سے گھن کھانے لگے اب مجھ پر رحم کرو اور حوصلہ نہیں ہے مجھ میں تمہاری آنکھوں میں اب میں نفرت نہیں دیکھ پاؤں گی۔۔۔۔۔ مجھ پر رحم کرو حور،"

www.kitabnagri.com

وہ چیختے چیختے رونے لگی

"میں ان تقریروں سے متاثر نہیں ہوں گی، تم جتنی بے وقوف ہو مجھے پتا ہے، جتنی من مانی کرنی تھی تم کر چکی ہو اب کیا چاہیے تمہیں؟

Posted On Kitab Nagri

حورین نے نوٹس ہی نہیں لیا تھا

"علیحدگی چاہیے"

شاہ زراور شانزل تو سکتے میں آگئے

حور عین کو بھی جھٹکا لگا تھا

"تم ہوش میں ہو؟ طلاق مانگ رہی ہو"

"نہیں"

حیاتو تڑپ اٹھی



"میں صرف علیحدگی چاہتی ہوں تم شاہ زر کو آزاد کردو میرے بوجھ سے، وہ صرف تمہاری محبت میں خاموش ہیں
انہیں اپنے طریقے سے زندگی گزارنے دو"

"تم کیسے جیو گی؟ صرف نام کے سہارے؟"

Posted On Kitab Nagri

"وہ میرا مسئلہ ہے"

حیاد و بد و بولی

"اور اگر میں ایسا نہ کروں تو؟"

حور عین اس وقت کمزور نہیں پڑنا چاہتی تھی

"میں ایسا کر کے ہی رہوں گی"

آج حورین کو پرانی والی والی حیا کی رفق نظر آئی جو اپنی منوا کر ہی دم لیتی تھی مگر یہ بات فی الحال بہت خطرناک تھی

"تمہاری قسم حیا، میں ایسا نہیں ہونے دوں گی تمہیں اپنے ہاتھوں سے اپنی زندگی برباد نہیں کرنے دوں گی"

"کیوں کر رہی ہو ایسا؟ تم نے کبھی اپنے بھائی کو غور سے دیکھا ہے؟ میں کہیں سے بھی ان کے ساتھ نہیں جیتی، ہو سکتا ہے وہ کسی اور کو پسند کرتے ہو"

Posted On Kitab Nagri

"ایسا کچھ نہیں ہے، بس تمہارے دماغ کا خناس ہے تمہیں کیا لگتا ہے ہم جانور خریدنے نکلے تھے جو تمہاری رنگ اور نسل کو دیکھ کر پسند کیا ہے، نہیں ہم ایک انسان کو رشتے میں باندھنے نکلے تھے، احساس کے رشتے میں، مجھے یہ فضول کے جواز میں مت دو سمجھ میں آیا،"

"تم میری بات مان جاؤ حور"

"تم نے کبھی میری مانی ہے؟"

حور عین نے ہمیشہ کی طرح وہی جملہ ادا کیا جو وہ ہمیشہ کہتی تھی

"عجیب لڑکی ہے، شان اپنے جوتے دیجئے اس کے سر پر مارو تاکہ عقل ٹھکانے آجائے نالائق کی"

www.kitabnagri.com

حیا چونک کر پلٹی تو وہ دونوں بھی کھڑے تھے شانزل کے ازلی غصے نے جوش مارا

"خبردار جو تم نے میری بہن کو ہاتھ لگایا"

جس طرح حورین اس کی ہر بات کو چٹکیوں میں اڑا رہی تھی یہ بات حیا کو سلگائی تھی جس کا غصہ شانزل پر نکلا

Posted On Kitab Nagri

"آپ تو بات ہی نہ کریں کہا بھی تھا حور عین کو لے جائیں وہ نہیں مانے گی مگر نہیں۔۔۔۔۔ آپ نے میری نہیں سنی، اگر میرا علاج نہ ہوا ہوتا تو کچھ دنوں میں مر جاتی لیکن آپ حور کو آپ لے کر ہی نہیں گئے، اب یہ مان نہیں رہی میری،،،، ساری غلطی آپ کی ہے"

شاہزاد ہونقوں کی طرح اپنی غلطی ڈھونڈنے میں مصروف تھا لیکن حیا دوسری چیز کا انتظار نہیں کیا وہ فوراً شاہ زر کے پاس گئی

لائیں وہ ویڈیو دیں، میں حور کو دیکھا دوں شاید اسی طرح آپ کی جان چھوٹ جائے مجھ سے"

شاہ زرا ایک لمحے کے لیے گڑبڑا گیا ان ساڑھے پانچ مہینوں میں یہ پہلی بار تھا کہ وہ خود سے بات کر رہی تھی اسے قطعی امید نہیں تھی کہ وہ ویڈیو حور عین کو دکھانے کے لئے کہی گی

لیکن حورین تو اس سے بھی چار قدم آگے نکلی

Posted On Kitab Nagri

"مجھے کوئی شوق نہیں ہے فضول ویڈیو دیکھنے کا سمجھ آئی،،، آپ لے جا کر کار میں بیٹھائیں نالا لُتق کو،،،، دماغ خراب کر رکھا ہے، کھانا اب باہر سے آرڈر کیجئے گا میں نہیں بناؤں گی حد ہے مطلب۔۔۔ جس کے جو من میں آئے گا کرے جائے گا اور میں کرنے دوں گی" پہلا جملہ حیا سے باقی کا شانزل سے کہا

"میں کہیں نہیں جاؤں گی"

حیا کو بہت غصہ آ رہا تھا حور اس کی کوئی بات سیریس لے ہی نہیں رہی تھی

حور عین حیا کی طرف پلٹی

"تم کیا تمہارے اچھے بھی جائیں گے،،، فردوس بریں ریٹیٹ کرانا ہے، تمہیں یاد دلا دوں میرے ساتھ تم نے بھی سول انجینئرنگ کی ہے چپ کر کے چلو اور ہیلپ کرو، ڈگری کیا دیوار پر لٹکانے کے لیے لی ہے؟ پورے چار سال جو تم نے میرا دماغ خراب کیا ہے ڈگری کو دیوار پر لٹکانے کے لیے کیا ہے؟"

چلو یا حیا، یہ بیوی بننے کے بعد بہت خونخوار ہو گئی ہے اپنی ضد سے بالکل پیچھے نہیں ہٹے گی"

شانزل نے حیا کو پچکارا اھیا پیر پٹختی باہر چلی گئی

Posted On Kitab Nagri

حور عین نے ایک گہری سانس لی اور کرسی پر ڈھے جانے والے انداز میں بیٹھی اس کی سانسیں پھول رہی تھیں جیسے بہت مسافت طے کر رہی ہو

شانزل نے پانی کا گلاس اس کے لبوں سے لگایا

"ہمت کرو حور تم منزل کے بہت نزدیک ہو، مضبوط بنو میری جان"

حور عین نے اثبات میں سر ہلایا

"آپ جائیں کار میں اکیلی ہوگی میں بھی تھوڑی دیر میں آتی ہوں"

شانزل چلا گیا شاہ زرنے بھی تھکے قدموں سے اپنے کمرے کا رخ کیا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"شاہ"

حور عین نے پکارا تو شاہ زرنہ پلٹ کر واپس آیا ان دونوں کے درمیان اب صرف رسمی جملوں کا تبادلہ رہ گیا تھا

"آپ ناراض ہیں مجھ سے؟"

کہتے ہوئے حور عین کا صبر ٹوٹا اور آنسو کرنے لگے ایک گھر میں رہتے ہوئے بھی جیسے ان دونوں میں کوئی بات ہی نہیں ہوتی تھی پچھلے ساڑھے پانچ مہینوں میں

Posted On Kitab Nagri

"گڑیا، ناراض تو تم ہو مجھ سے"

شاہ زربھی دوسری کرسی پر بیٹھ گیا حور عین کی نظریں ٹیبل پر رکھے ہوئے پانی کے گلاس پر تھی

"یہی تو بات ہے میں آپ سے ناراض ہو ہی نہیں سکتی، کوشش کر رہی ہوں مگر ہو نہیں پار ہی۔۔۔۔ آپ نے

دیکھا اسے؟"

شاہ زربخاموش ہی رہا

"وہ نادان تھی مگر مخلص تھی اسی لیے میں نے اسے آپ کو سونپا تھا۔ آپ نے انگلی پکڑ کر مجھے چلنا سکھایا ہے مگر دنیا کے ساتھ قدم ملا کر چلنا میں نے اس سے سیکھا ہے، آٹھ سال کی قید میں گزارنے کے بعد مجھے دنیا سے خوف آنے لگا تھا ہر طرف اندھیرا ہی نظر آتا تھا تب روشنی کی کرن بن کر میری زندگی میں آئی تھی، پہلی کرن، وہ میڈیکل کے سیکنڈ ایئر میں تھی جب میں نے یونیورسٹی میں داخلہ لیا وہ دنیا میرے لئے نئی تھی چار دیواری میں آٹھ سال گزارنے کے بعد ظاہر ہے ایسا ہی ہونا تھا، میں اس سے ٹکرا گئی تھی مگر اس نے مجھے سنبھال لیا کرنے نہیں دیا۔ اگلے دن اسے میں نے اپنی کلاس میں میرے پاس والی سیٹ پر بیٹھے دیکھا، اس نے خود اپنی یہاں موجودگی کی وجہ بتائی مجھے

تم سے love at first sight ہو گیا ہے اسی لئے اب میں بھی تمہارے ساتھ سول انجینئرنگ کروں گی"

Posted On Kitab Nagri

حور عین کی آواز لرز نے لگی

"جب جب میں روئی میرے آنسو پوچھنے والے دو ہاتھ صرف حیا کے تھے جب میں گری ہوں مجھے سنبھالنے والے دو ہاتھ صرف حیا کے تھے، کیا اس کی غلطی ایسی نہیں تھی کہ آپ معاف کر دیتے؟ میرے بارے میں ہی خیال کر لیتے شاہ، میری گڑیا عزیر نے نہیں آپ نے توڑی ہے، آپ ہی اس سے بنائیں گے کیونکہ آپ کے علاوہ اسے کوئی جوڑ ہی نہیں سکتا"

"وہ موقع ہی کہاں دیتی ہے"
پہلی مرتبہ شاہ زرنے لب کشائی کی تھی

"مجھے کچھ نہیں پتا یہ آپ کا معاملہ ہے"

www.kitabnagri.com

اٹھ کر جانے لگی اور پلٹ کر شاہ زرنہ کو دیکھا

"اور میٹنگ ختم کر کے جلدی پہنچے گا ہم آپ کی گاڑی لے کر جا رہے ہیں آپ دوسرے میں آ جانا"

Posted On Kitab Nagri

فردوس بریں آکر حیا کا منہ پھلا ہوا تھا یہ بات حورین کے لیے شکر کا باعث تھی کہ کم از کم وہ انسانوں والے جذباتوں کا اظہار کر رہی ہے ایسا جمود اس کے چہرے پر چھایا ہوتا کہ اسے دیکھ کر لاش کا گمان ہونے لگا تھا

"اس محل کو کیا رینیوٹ کر آؤ گی تم؟ اتنا اچھا بھلا ہے؟"

"صفائی تو کرنی ہے تقریباً سال بھر سے بند پڑا ہے"

"میں تمہیں ماسی نظر آتی ہوں؟ جو تم مجھے صفائی کرنے کے لئے لے کر آئی ہو"

"بالکل حلیہ تو ویسے ہی بنایا ہوا ہے تم نے"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"تم لوگ لڑو میں کھانا لے کر آتا ہوں"

شانزل ان کو بحث کرتا ہوا چھوڑ کر چلا گیا ان لوگوں نے صفائی کی

حیا کو تو وہ گھر بہت پسند آیا تھا فارغ ہو کر شانزل اور حور عین اپنے کمرے میں چلے گئے اور حیا دوسرے

کمرے میں جاتے ہی اسے اپنے کپڑے کا خیال آیا جو دھول مٹی سے اٹے ہوئے تھے جنہیں پہن کر قطعی سویا نہیں جاسکتا تھا

Posted On Kitab Nagri

"میں کپڑے بھی نہیں لائی"

وہ نیچے اتر کر شاہ زر کی گاڑی کے پاس گی اس کی گاڑی میں ہمیشہ ایک جوڑی کپڑا اور ضرورت کا سامان موجود ہوتا تھا یہ بات حیا کو پتہ تھی اس نے کونسا یہاں آنا تھا وہ اکیلی ہی تھی کیا فرق پڑتا ہے اور اکیلے نہ بھی ہوتی تو بھی سب بھاڑ میں جائے

شاہ زر لے کر شاہ زر کے کپڑے پہنے جو کہ بلیک ٹراؤزر اور بلیک شرٹ تھی ٹراؤزر تو پتا نہیں کتنے بل ڈال کر اپنے سائز کا کیا مگر شرٹ؟ اس کا کچھ نہیں ہو سکتا تھا وہ گہری سانس لے کر بیٹھ گئی اور اپنا دماغ بٹانے کے لیے ٹی وی اون کر لیا اتفاق یہ تھا کہ اس کی فیورٹ مووی ice age آرہی تھی اس وقت اسے کوئی دیکھتا تو وہ اسے پہلی والی حیا نظر آتی جو دنیا کو بھاڑ میں جھونک کر خود میں مگن ہوتی

دروازہ کھلنے کی آواز پر اس نے چونک کر دیکھا ایک تو مصیبت یہ تھی کہ شرٹ کے اوپری دو بٹن ٹوٹے ہوئے تھے شاہ زر اندر داخل ہوا تو ٹھٹک گیا

"السلام علیکم"

حیا نے جواب دینے کی بجائے خود پر کمفرٹ لیا اور پھر سے مووی دیکھنے میں مگن ہو گئی

Posted On Kitab Nagri

"مجھے بات کرنی ہے حیا"

حیا کو اسے دیکھتے ہی سب کچھ یاد آیا تھا حیا نے سنی ان سنی کردی اور پھر سے مووی میں کھو گئی شاہ زرنے ٹی وی آف کردی تو حیا نے ریموٹ سے پھر آن کر دیا

"مجھے بات کرنی ہے حیا"

کہتے ہوئے شاہ زرنے ٹی وی کا پلگ ہی اکھیڑ کر ڈالا جس سے پلگ وائر الگ ہو گیا

"لیکن مجھے نہیں کرنی، جو آپ کہنا چاہتے ہیں وہ میں سننا نہیں چاہتی، سکون سے مووی بھی نہیں دیکھنے دیتے"

وہ تن فن کرتی اٹھی اور کمفرٹ سمیت روم سے باہر نکل گئی شاہ زرنے جانتا تھا وہ کہاں جا رہی ہے

حیا نے حور عین کے کمرے کا دروازہ پیٹ ڈالا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

یہ تم کارٹون بنی کیوں گھوم رہی ہو؟"

"ہٹو پیچھے"

حیا حور عین کو دھکیلتی دھپ کر کے بیڈ پر بیٹھ گئی ٹی وی آن کر لی

Posted On Kitab Nagri

"تمہارے روم میں بھی ٹی وی ہے بد تمیز لڑکی"

"مگر وہاں تمہارے بھائی ہیں مجھے ٹی وی دیکھنے نہیں دے رہے"

"حیا چلوروم میں"

شاہ زر بھی آگیا تھا

"نہیں"

شانزل نے شاہ زر کو کوئی اشارہ کیا

"ٹھیک ہے میں بھی یہی بیٹھ جاتا ہوں"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

شانزل نے بہت مشکل سے مسکراہٹ روکی وہ چاروں ہی بیٹھ گئے دس منٹ بعد حیا کو اپنی کمر پر کچھ محسوس ہوا وہ ہاتھ تھا حیا کی سانس رکی اس نے شاہ زر کو دیکھا وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا

شاہ زر نے دوسرے ہاتھ سے حیا کے چہرے پر جھلتی بال کی لٹ کو پیچھے کیا اب وہ مزید اس کی طرف بڑھا ہی تھا کہ حیا اٹھی

Posted On Kitab Nagri

"مجھے نہیں دیکھنی مووی میں جارہی ہوں"

وہ بیڈ پر کھڑی ہو کر ہی کہہ رہی تھی

"دفع ہو جاؤ مگر مجھے مووی دیکھنے دو اتنا چھا سین چل رہا ہے"

"جارہی ہوں میں"

شاہ زربھی اٹھ کھڑا ہوا شانزل نے ایک آنکھ کا دبائی اور شاہ زرنے بھی جواب اسی انداز میں دیا

"آپ کو شرم آنی چاہیے میرے بھائی پر لائن مار رہے ہیں"

www.kitabnagri.com

"تمہیں ماروں تو تم مجھے بے شرم، چھپھورا پتا نہیں کیا کیا کہتی ہو اینڈ فور کائینڈ انفارمیشن میرے پاس لائن مارنے

کے لیے بہت سی لڑکیاں ہیں سبھی میرے اشارے کی منتظر ہیں"

حور عین نے اس کا گریبان دونوں ہاتھوں سے جکڑا "خبردار شانزل ابراہیم جو تم نے میرے علاوہ کسی کو

دیکھا بھی"

Posted On Kitab Nagri

شاہ نزل نے اس کے گرد حصار باندھ کر مزید قریب کیا

"کون کافر تمہارے علاوہ کسی اور کو دیکھنا چاہتا ہے"

حور عین نے نظریں جھکائی فوراً بات بدلی

"بتائیں نا کیا اشارہ کر رہے تھے آپ دونوں"

بواز ٹٹاک مگر تم اس وقت میرے ساتھ صرف ہسبنڈ وائف ٹاک کرو"

حیا کمرے میں آئی تو اس کا غصہ تو انتہا کو پہنچ چکا تھا شاہ زرجب کمرے میں داخل ہوا تو اس پر پھٹ پڑی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"آپ کیا حرکتیں کر رہے تھے"

شاہ زرنے اس کا ہاتھ پکڑ کر کھینچا تو اس کے سینے سے آ لگی اور کمفرٹرز مین بوس ہو گیا

"ابھی میں نے کچھ کیا ہی کہاں ہے"

حیا کی آنکھیں پھیلیں

Posted On Kitab Nagri

"آپ ایسا کچھ نہیں کریں گے"

"کروں گا اگر تم خاموشی سے میری بات نہیں سنو گی تو"

"نہیں سننی مجھے آپ کی بات"

آنسو پوری شد و مد سے برسنے لگے تھے

"کیوں اس علحیدگی کو افیت ناک بنا رہی ہے میں ایک عذاب سے پہلے ہی گزر رہی ہوں مزید کچھ مت کہیں رحم کریں مجھ پر، زندگی اتنی تنگ نہ کریں کہ میں خودکشی کر لوں، عاجز آگئی ہوں زندگی سے مجھے حرام موت نہیں مرنا کچھ تو رحم کریں میرے اوپر"

www.kitabnagri.com

کہہ کر وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

"اگر آپ نے کچھ بھی کہا تو میں خودکشی کر لوں گی"

Posted On Kitab Nagri

شاہ زرا سے چھوڑ کر روم سے ہی باہر نکل گیا جب واپس آیا تو حیا سوچکی تھی چہرے پر آنسوؤں کے نشان واضح تھے وہ بھی سونے لیٹ گیارات شاہ زرنے کروٹ بدلی تو حیا بیڈ پر نہیں تھی وہ نیچے آیا تو وہ سیڑھیوں پر بیٹھی رو رہی تھی

"حیا کیا ہوا ہے"

حیا نے شرمندگی سے سر جھکا لیا اور اس کے آنسوؤں میں مزید روانی آگئی

"خدا کا واسطہ ہے حیا، کچھ تو بولو کیا ہوا ہے کوئی تکلیف ہو رہی ہے"

"م۔۔۔ میں"

"بولو میں سن رہا ہوں"

"میں کمرے کا راستہ بھول گئی ہوں"

"کوئی بات نہیں چلو اٹھو یہاں سے"

وہ اس کا ہاتھ تھامے کمرے میں لے آیا

Posted On Kitab Nagri

"تم نیچے کیوں گئی تھی؟"

"پیاس لگی تھی کمرے میں پانی نہیں تھا لینے گئی تھی"

بغیر کچھ بولے کمرے سے نکل گیا پھر جب داخل ہوا تو اس کے ہاتھ میں ایک جگ اور گلاس تھا پانی نکال کر حیا کو دیا
پانی پینے کے بعد حیا نے سوال پوچھا

"آپ کیوں جاگ گئے"

"پیاس ہی لگی تھی مگر فی الوقت میری پیاس کا علاج نہیں ہو سکتا اسی لئے سو جاؤ اس وقت میں کسی امتحان کا ممتنی
نہیں ہوں"

www.kitabnagri.com

شاہ زہر کی نظروں کا ارتکاز محسوس کر کے ایک نظر خود کے حلیے پر ڈالی پھر فوراً کمفرٹ میں دبک گئی

صبح حور عین نے حیا کے کپڑے گھر سے منگوادے تھے اس وقت حورین اور حیا ٹیرس پر لگے سنگ مرمر کے
جھولے پر بیٹھے تھے حورین حیا کو حتی المقدور سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی وہ کسی بھی طرح اپنے فیصلے سے ہٹ
جائے مگر حیا بہت ثابت قدمی سے ڈٹی ہوئی تھی

Posted On Kitab Nagri

"حور تم صرف اپنے بھائی کو تکلیف دے رہی ہو جس نے تمہارے لیے ہجر کا ٹاہے اپنی زندگی کے قیمتی ماہ و سال تمہارے نام کیے ہیں وہ تمہیں اپنے بچے کی طرح پیار کرتے ہیں کیوں تم ان کی خوشی میں رکاوٹ بن رہی ہو؟"

"اوہ۔ خدا حیا تمہیں میں سب کیوں لگ رہا ہے"

"ان کی خوشی کہیں اور ہے اسی وجہ سے کہہ رہی ہوں مان جاؤ"

"کیا تمہارے دل میں محبت نہیں رہی؟"

"یہ سوال مجھ سے نہ پوچھو حور،،، مجھ سے نہ پوچھو،،، محبت تو بہت زور آور جذبہ ہے بہت بے اختیار جذبہ، میں بھی بہت بے اختیار ہو گئی ہوں محبت تو کبھی ختم نہیں ہوتی میرے اندر محبت چیخ رہی ہے چنگھاڑ رہی ہے بہت شد و مد سے بول رہی ہے محبت تو امر ہونے والا جذبہ ہے یہ کبھی ختم نہیں ہوتا حور"

"کیوں خود کو اذیت دے رہی ہو"

-

Posted On Kitab Nagri

"اس کا جواب میرے پاس نہیں"

"تو کیا تم کبھی نہیں مانو گی؟ کبھی شاہ کے بارے میں بھی تو سوچو"

"انہیں فرق نہیں پڑے گا میں زندہ رہوں یا مر جاؤں میں صرف ان کے لئے ایک غلطی ہوں یا وہ سودا جو انہوں نے اپنی بہن کا گھر بسانے کے لیے کیا ہے۔۔۔"

"صنم"

شاہ زہر کی آواز پر دونوں نے پلٹ کر دیکھا

"نیچے کچھ ڈاکٹر آئے ہیں کہہ رہے ہیں تم نے بلایا تھا چلو اب دیکھ لو انہیں"

www.kitabnagri.com

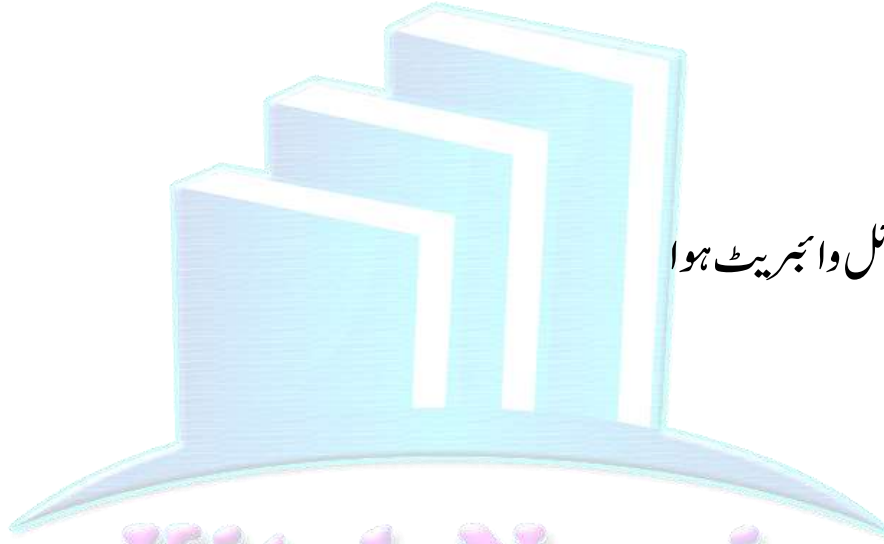
رات کے دو بج رہے تھے حیا کی آنکھوں سے نیند کو سوں دور تھی وہ حور کے سامنے تو بہت مضبوطی سے اپنے فیصلے پر ڈٹی تھی مگر شاہ زہر سے علحیدگی اس کے لئے سوہان روح تھا مگر کوئی راستہ بھی تو نہیں تھا

اس کے ہوتے ہوئے شاہ زہر کبھی اپنی بیوی کو یہاں نہیں لاسکتا تھا

Posted On Kitab Nagri

حور کی خوشی شاہ زر کے لیے سب سے اہم تھی اسے کبھی دکھ نہیں پہنچا سکتا تھا اور حیا کے لیے؟ اس کے لیے تو شاہ زر ہی سب کچھ تھا

وہ اس وقت گہری نیند میں سوئے شاہ زر کو آنکھوں کے ذریعے دل میں اتار رہی تھی چاند کی چاندنی اس کے چہرے پر پڑ رہی تھی اس کے بال کچھ پیشانی پر بکھرے ہوئے تھے تبھی اس کی پیشانی پر ایک لال نقطہ نمودار ہوا جیسے کوئی لیزر لائٹ ہو



اسی لمحے میں حیا کا موبائل واٹس ایپٹ ہوا

حیا نے کال پک کی

اس وقت کس کا فون ہے

"کیسی ہو رانی؟ مجھے بھول تو نہیں گئی؟"

حیا نے کچھ کہنا چاہا کیونکہ وہ پہچان گئی تھی یہ عذیر حیات تھا

Posted On Kitab Nagri

"آواز مت نکالنا اس وقت تمہارا شوہر گن کے نشانے پر ہے"
حیا کی سانس دھڑکن یہاں تک کہ رگوں میں خون کی گردش بھی رک گئیں

"ابھی اور اسی وقت باہر آؤ خبردار جو اپنے شوہر کو اٹھایا وہ جب تک نیند سے جاگے گا تب تک گولی چل چکی ہوگی"

وہ جانتی تھی جو وہ کرنے جا رہی ہے اس کے بعد نہ جانے کیا ہو مگر ایک مرتبہ محبت دل میں کر لائی تھی
وہ ابھی بھی محو استراحت تھا

شاید میں آپ کو آخری بار دیکھ رہی ہوں میں آپ سے بے انتہا محبت کرتی ہوں شاہ زرشک کبھی زندگی نے موقع
دیا ہوتا تو میں آپ کو بتا پاتی لیکن یہ میرے نصیب میں نہیں تھا

وہ اٹھ کر فردوس بریں کے دروازے کی طرف چل پڑی لان میں عزیز حیات اپنے چھ گارڈز کے ساتھ کھڑا تھا اس
کی گاڑی بھی کھڑی تھی

"خوش آمدید،،،، خوش آمدید،،،،، واہ محبت ہو تو ایسی مان گئے تمہیں"

"کیوں بلایا ہے مجھے؟"

Posted On Kitab Nagri

حیا کا لہجہ ایک دم سپاٹ تھا

"یہ تجاہلِ عارفانہ"

وہ حیا کے گرد گول گول چکر کاٹنے لگا عذیر حیات کے چہرے پر ایک مکروہ سی مسکراہٹ تھی

"پتا تو ہے مگر جان کر انجان بن رہی ہو ہے نا؟ دیکھو معاملہ تو صاف ہے جائیداد چاہیے تھی مگر اب وہ مل نہیں سکتی
،،، خدا کی قسم آخری مرتبہ میرا تو تم پر دل آ گیا تھا،،،،، ظاہر ہے بدلہ لینے آیا ہوں تم سے نہیں، تمہارا ایک سر
پھوڑنا تو میں معاف کر چکا ہوں بدلہ تمہارے شوہر سے لینا ہے، تمہارے شوہر اور وہ تمہارا سوکا لڈ بھائی سے
جنہوں نے مجھے کتوں کی طرح گلیوں میں گھما گھما کر مارا تھا،،،،، جانتی ہو پھر بھی انجان بن رہی ہو"
حیا نے اسے نہ سمجھیں سے دیکھا

Kitab Nagri

"لگتا ہے تم ناواقف ہو خیر تم سے بدلہ لینے والا ہوں تو تمہیں پتہ ہونا چاہئے کہ کس چیز کا بدلہ لے رہا ہوں جس
دن تم میرے چنگل سے نکلی تھی اس کے تقریباً ایک ہفتے بعد تمہارے اس شوہر اور تمہارے بھائی نے مجھے ڈھونڈ
نکالا تھا اور پورے شہر میں کتے کا پٹا میرے گلے میں باندھ گلیوں میں گھوما گھوما کر مارا تھا خدا کی قسم ایسی ذلت تو
میں نے کبھی برداشت نہیں کی تھی پھر چوراہے پر مجھے لٹکا کر چلے گئے دنیا کو میرا تماشا دکھانے کے لئے، اس
سے اچھا تو وہ لوگ مجھے مار دیتے سب سے بڑی غلطی ان لوگوں کی یہی تھی کہ انہوں نے مجھے مارا نہیں پچھلے کئی
مہینوں سے میں انتظار میں تھا کہ کب ٹھیک ہو کر تم لوگوں کو بھی اسی ذلت سے نوازاؤں اب پتا چلا کہ میں یہاں

Posted On Kitab Nagri

کیوں آیا ہوں؟، فکر نہیں کرو تمہیں جان سے نہیں ماروں گا مجھے پتا ہے تمہیں تمہاری زندگی عزیز نہیں اور عزیر حیات ایک مرتبہ چھوڑے ہوئے کھانے کو دوبارہ ہاتھ نہیں لگاتا تم میرے لائق نہیں رہی، اسی لئے ایسی سزا دوں گا کہ عمر بھر خود سے نفرت کرو گی"

کہتے ہوئے وہ رکاحیا کی پشت عزیر کی گاڑی کی طرف تھی عزیر نے گارڈ کو اشارہ کیا تو اس نے ایک کانچ کا جار عزیر کی طرف بڑھایا

عزیر نے ڈھکن کھولا ایک شیطانی مسکراہٹ کے ساتھ کہا
"تیزاب ہے۔۔۔۔ جب جب تم اپنا چہرہ دیکھو گی تمہیں یاد آئے گا تم نے اور تمہارے شوہر نے کس سے پنگا لیا تھا"

حیاساکت کھڑی تھی وہ ساری کشتیاں جلا کر یہاں آئی تھی اب تو فرار کا راستہ ویسے بھی کہاں بچا تھا ایک دکھ تو اسے تھا جس پر ایک آنسو چپکے سے گال پر گرا دکھ اسے یہ تھا کہ اب تو شاید شاہ زرا سے دیکھنا بھی پسند نہیں کرے گا

عزیر نے بوتل میں موجود تیزاب اس کے چہرے کی طرف اچھالا اور حیا سختی سے آنکھیں میچ لی اور اگلے ہی لمحے فردوس بریں ہیبت ناک چینخوں سے دہل اٹھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

اس نے بوتل میں موجود تیزاب حیا کے چہرے کی طرف اچھالا حیا نے سختی سے آنکھیں میچ لی اور اگلے ہی لمحے
فردوس بریں ہیبت ناک چسپخوں سے دہل اٹھا

حیا کے دماغ نے کام کرنا شروع کیا تو اسے مخصوص کلون کی خوشبو نے بتایا کہ وہ کسی مہربان کے حصار میں ہے یہ
خوشبو تو وہ پہچانتی تھی یہ شاہ زری کلون کی خوشبو تھی

ذرا کچھ لمحے پیچھے چلتے ہیں

اس نے بوتل میں موجود تیزاب اس کے چہرے کی طرف اچھالا حیا نے سختی سے آنکھیں میچ لی یہ منظر حیا کو
ڈھونڈتے شاہ زری نے دیکھا تو اسے لگا کہ کوئی اس کی جان نکال رہا ہے وہ بھاگتے ہوئے آیا

حیا کو دھکا دیا اور ساتھ ہی بیلنس نہ سنبھال پانے کے وجہ سے خود بھی حیا کے ساتھ زمین پر گرا اور وہ تیزاب گاڑی
کے شیشے پر لگنے کے بعد دوبارہ اچھل کر عزیر حیات کے چہرے پر گرا

چہرے پر ہاتھ رکھے چیخنے لگا جو گڑھا اس نے حیا کے لیے کھودا تھا اس میں خود گر گیا تھا اس وقت حیا شاہ زری کے نیچے
اپنی سانس بحال کر رہی تھی شاید اس نے عذیر کی آواز سنی ہی نہیں تھی اسے تو سمجھ ہی نہیں آیا کہ ہوا کیا ہے

Posted On Kitab Nagri

وہ اب بھی شاہ زر کی خوشبو کے حصار میں تھی شاہ زر نے حیا کو ایسے دبوچا ہوا تھا کہ اب اسے جانے ہی نہیں دے گا
جب چیخوں کہ آواز پر حور عین اور شانزل بھی باہر آئے تو یہ صورت حال سمجھ سے باہر تھی
حور عین کی سہمی ہوئی پکار پر
شاہ زر ہوش میں آیا اور حیا کو بھی اٹھایا

"تم۔۔۔ تم ٹھیک ہو؟"

وہ اس کے چہرے کو چھوتے ہوئے پوچھ رہا تھا

حیا نے نہ سمجھی سے اثبات میں سر ہلایا اسے خود خاک سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ ٹھیک ہے یا نہیں حورین اور
شانزل صورت حال سمجھنے کی کوشش کر رہے

اب شاہ زر کا رخ عزیر حیات کی طرف تھا جو زمین پر تڑپ رہا تھا شاہ زر شیر کی طرح گارڈ پر جھپٹا

"ابھی کے ابھی اسے لے کر یہاں سے دفع ہو جاؤ ورنہ تم سب کو زندہ دفن کر دوں گا"

اس کی دھاڑ پر گارڈ فوراً حرکت میں آئے اور اسے اٹھا کر گاڑی میں ڈالنے لگے

ان لوگوں کے جانے کے بعد شاہ زر حیا کی طرف متوجہ ہوا

Posted On Kitab Nagri

"صرف ایک سوال پوچھوں گا"
اس کا لہجہ آگ برسا رہا تھا

"کیا تم جان بوجھ کر اس کے پاس آئی تھی"
حیا نے بمشکل اثبات میں سر ہلایا
شاہ زرنے آؤدیکھانہ تاؤ ایک کرار اٹھپڑ حیا کے گال پر دے مارا
حیا منہ کے بل زمین پر گری

"شاہ"



حور عین نے بڑھ کر شاہ زرنے کو روکنا چاہا تو اسے اشارے سے روک دیا
تھپڑ اتنا زبردست تھا کہ حیا کو تارے نہیں پورا نظام شمسی آنکھوں کے سامنے ناچتے نظر آ رہے تھے وہ سنبھل بھی
نہ پائی تھی کہ شاہ زرنے جھٹکے سے کھڑا کیا اس کے دونوں بازو دبوچے اس سے پوچھنے لگا
"کیا سمجھتی ہو تم خود کو ہاں؟ کیا سمجھتی ہو؟ تمہاری ہمت کیسے ہوئی ایسا کچھ کرنے کی؟ سو رہا تھا میں مرنے نہیں گیا تھا
نا؟ کیوں آئی تم یہاں؟"

Posted On Kitab Nagri

وہ اسے جھنجھوڑ کر پوچھ رہا تھا ہاتھوں کے پیالے میں اس کا چہرہ تھا شاہ زری کی آنکھیں آگ برسا رہی تھی سانس یوں پھولی ہوئی تھی جیسے پتہ نہیں کتنی دور سے دوڑ کر آ رہا ہو پیشانی اور گردن کی رگیں پھول گئیں تھیں چہرہ سرخ پڑ رہا تھا

"تمہیں پتا ہے وہ کیا کرنے والا تھا؟ تمہیں کچھ ہو جاتا تو؟

جذبات کا جیسے ایک طوفان آیا تھا

شاہ جہان زیب اس طوفان کی زد میں آیا تھا یہ طوفان اسکی ساری بے نیازی بہا لے گیا شدت جذبات میں آکر اس نے اپنے لبوں کے ذریعے حیا کے لب قید کیے تھے اور تمام جذبات کا اظہار کر دیا حیا ہونق بنی صورت حال سمجھنے کی کوشش ہی کر رہی تھی حور عین اور شانزل زیر لب مسکرائے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

کچھ لمحوں کے بعد شاہ زری نے اسے جھٹکے سے الگ کیا

"لیکن تمہیں کیا فرق پڑتا ہے؟ تمہیں کون سی میری پرواہ ہے؟ خود کو پتہ نہیں کیا سمجھتی ہو؟ جیسا دل کرے گا ویسے ہی کروں گی ہاں؟ خود کی حالت پہلے ہی کیسی کر رکھی ہے۔۔۔۔۔ اور اب۔۔۔۔۔ تمہیں پتا ہے وہ تیزاب

تھا۔۔۔۔۔ تیزاب۔۔۔۔۔"

ایک بار پھر وہ بازو سے پکڑ کر پوچھنے لگا

Posted On Kitab Nagri

"تمہیں کبھی مجھ پر رحم نہیں آتا؟ کس سے پوچھ کر تم من مانیاں کرتی ہوہاں؟ تمہیں مجھ سے لڑنے کا حق ہے، غصہ ہونے کا حق ہے، سزا دینے کا حق ہے، مگر مجھ سے دور جانے کا حق نہیں ہے۔۔۔۔۔ سمجھی"

وہ اتنی زور سے دھاڑا کہ حیا لرز گئی

"ایک بات دماغ میں بٹھالو میری اجازت کے بغیر میں تمہیں مرنے بھی نہیں دوں گا۔۔۔۔۔ مجھے نہیں پتا، تم اچھی ہو یا بری، مجھے نہیں پتا تم خوبصورت ہو یا بد صورت، مجھے نہیں پتا کہ تم میرے لائق ہو یا نہیں، مجھے نہیں پتا تم عقل مند ہو یا پاگل، بس اتنا پتا ہے تم میری ہو، صرف میری، حیا صرف شاہ زہ کی ہے،،،،،"

اس جملے سے فردوس بریں گونج اٹھا

"دوبارہ ایسی کوئی حرکت کی تو مجھ سے برا کوئی نہ ہوگا"

حیاتو آنکھیں پھاڑے اسے دیکھ رہی تھی وہ بات پوری کرنے کے بعد ایک جھٹکے سے اسے چھوڑ کر پلٹا اور گاڑی میں بیٹھ کر سامنے آتی ہر چیز کو روندتے ہوئے گزر گیا

حیا ویسے ہی ساکت کھڑی تھی

حیا نے اپنے کندھے پر ہاتھ محسوس کیا حور عین اس کے پیچھے کھڑی تھی

"اندر چلو بات کرتے ہیں"

Posted On Kitab Nagri

"وہ ناراض ہو کر گئے ہیں مجھ سے"

حیا کی آنکھیں برسے کے لئے تیار تھی شانزل نے بمشکل مسکراہٹ روکی

"نہیں یار غصہ ٹھنڈا ہو گا تو واپس آئے گا چلو اندر"

حور عین نے اسے پانی پلایا

"عذیر حیات نے شاہ زر کے سر پر نشانہ باندھا ہوا تھا میں نہیں جاتی کیا؟"

کہنے کے ساتھ ہی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

"کتنا کچھ سنا رہے تھے، کیا ضرورت ہے جانے کی وہ بھی اتنی رات کو"

"اگر شاہ تھپڑ نہ مرتے تو میں مارتی، تم ہمیشہ اپنی جان خطرے میں ڈال دیتی ہو"

Posted On Kitab Nagri

صبر رکھو حیا، آجائے گا وہ واپس، تم لوگ تو ٹھنڈے ہو جاؤ"

"آپ تو بات نہ کریں، تمہیں پتا ہے حور؟ ان لوگوں نے کیا کیا ہے؟ ان لوگوں نے۔۔۔۔۔ ان لوگوں نے عزیر حیات کو گلے میں کتے کا پٹا باندھ کر پوری شہر کی گلیوں میں گھومایا ہے اسے پیٹ کر چوراہے پر لٹکا دیا تھا"

حور عین نے ایک لمحے کو بے یقین نظروں سے حیا کو دیکھا پھر شانزل کی طرف مڑی جو بہت اطمینان سے کھڑا تھا

"کیا یہ آپ نے کیا ہے؟ جب کہ میں نے منع کیا تھا؟"

"تم نے اپنے معاملے میں منع کیا تھا اور میں نے بھی تم سے کہا تھا میں صبر نہیں کروں گا یہاں بات میری بہن کی تھی میں نے اس کے لئے کیا کیا ہے اور کیا نہیں کیا ہے، اس کے لیے میں تمہیں جواب دہ نہیں ہوں"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"آپ مجھے ہر حالت میں جواب دہ ہیں، بیوی ہوں میں آپ کی"

"اور جس کی اس نے عزت لوٹنے کی کوشش کی تھی وہ میری بہن تھی، اتنا بے غیرت نظر آتا ہوں کہ ایسی حرکت کرنے والے کو میں ایسے ہی چھوڑ دوں گا، خبردار جو تم نے اس معاملے میں ایک لفظ مجھ سے اور کہا جو سوال و جواب کرنا ہے اپنے بھائی سے کرنا وہ بھی اس میں برابر کا شریک تھا"

Posted On Kitab Nagri

"مجھ سے چھپایا کیوں گیا؟ مجھے پتہ کیسے نہیں چلا؟"

"تمہیں کیا لگتا ہے گھر سے اخبار کا front page غائب کرنا اور ٹی وی سے نیوز چینل کچھ دنوں کے لیے غائب کرنا وہ بھی اس وقت جب تمہیں حیا کے علاوہ کچھ نظر نہیں آ رہا تھا مشکل کام ہے؟ بالکل نہیں اور میں اس کے لئے بالکل شرمندہ نہیں ہو تو تم مجھے گھور کر شرمندہ کرنے کی کوشش نہ کرو یہ کوشش بیکار ہے، بدلہ لینے کا حق مجھے تھا جو میں نے لیا ہے، شاہ زہ کو بھی تھا اس نے بھی لیا ہے،

"اس بدلے نے میری زندگی اجیرن کر دی ہے آپ لوگ سمجھتے کیوں نہیں؟"

"اس معاملے میں تمہاری بالکل نہیں سنوں گا سمجھ میں آیا؟ ہم نے جو کیا ایک دم صحیح تھا کبھی بھی تم اسے غلط نہیں ٹھہرا سکتی ہونا میں ایسی کوئی غلطی کی معافی مانگوں گا جو میں نے نہیں کی، میں حیا نہیں ہوں، میں شانزل

ابراہیم ہوں

www.kitabnagri.com

I own my words and action, stick to them till the end of life

".and I m ready for their retribution

حور عین کو چپکی لگ گئی ایک عرصے بعد اسے ہٹ دھرم شانزل ابراہیم کی جھلک نظر آئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

حیا جلے پر کی بلی بنی یہاں سے وہاں ٹہل کر شاہ زر کا انتظار کر رہی تھی رات بھر ایک پل کے لئے بھی وہ سکون سے نہ بیٹھی صبح ہو گئی یہاں تک کہ گیارہ بجے مگر شاہ زر نہیں آیا

"پریشان مت ہوں حیا شان گئے ہیں نادیکھنے ویسے بھی شاہ بچے نہیں ہیں"

"کیسے پریشان نہ ہوں فون بھی آف آرہا ہے"

تقریباً ایک بجے شانزل کا فون آیا حیا نے لپک کر فون اٹھایا

"حیا تم ایک کرسی پر بیٹھ جاؤ اور حور کو فون دو"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"نہیں بتائیں کہاں ہیں شاہ زر"

"وہ آفس میں ہی تھا مگر صبح حیات سکندر ملنے آیا تھا وہ اسی کے ساتھ گیا ہے آفس سے بس مجھے اتنا ہی پتہ لگا ہے"

"ن۔۔۔ن۔۔۔نہیں۔۔۔وہ۔۔۔انہیں نقصان پہنچائے گا۔۔۔نہیں۔۔۔م۔۔۔میں۔۔۔"

ایسا نہیں ہونے دوں گی"

Posted On Kitab Nagri

حیا کہتے ہوئے وہ دروازے کی طرف بھاگی

"حیار کو کہاں جا رہی ہو؟ ہم۔۔۔ ہم پولیس کو فون کرتے ہیں"

"دور ہٹو مجھے جانا ہے"

وہ حیا ہی کیا جو کسی کی بات مان لیں
بنار کے گاڑی لے کر چلی گئی

"حیا میری بات۔۔۔"



حور عین بس چیختی رہ گئی

"پاگل ہو گئی ہے بالکل، ہال سے کمرے تک کاراستہ یاد نہیں رہتا پتہ نہیں کہاں چلی گئی وہ بھی گاڑی لے کیسے
ڈرائیو کرے گی"

Posted On Kitab Nagri

حیا کو نہیں پتا تھا وہ گاڑی کیسے چلا رہی ہے؟ اسے راستہ کیسے یاد ہے؟ بس اس کے ذہن پر شاہ زر سوار تھا

وہ تیزی سے ڈرائیو کرتے ہوئے حویلی پہنچی

اسے نہیں یاد کے کتنی مرتبہ اس کا ایکسیڈنٹ ہوتے ہوتے بچا حویلی پوری بھاں بھاں کر رہی تھی

حویلی میں کوئی نہیں تھا مایوس ہو کر ایک بار پھر شاہ زر کا نمبر ڈائل کیا مگر بند تھا

کہاں جاسکتے ہیں وہ؟

آنسو آنکھوں سے اسی طرح بہہ رہے تھے جیسے باہر بارش برس رہی تھی

www.kitabnagri.com

حورین نے بدحواسی میں شانزل یہاں تک کہ اشعر ہانیہ کو بھی فون گھوما ڈالا

شاہ زر بہت سمجھ دار اور باشعور تھا اسے شاہ زر سے زیادہ حیا کی فکر تھی وہ اتنی بیمار تھی اوپر سے وہ سب باتیں بھول جاتی تھی

Posted On Kitab Nagri

اشعر ہانیہ دوڑے دوڑے پہنچے

"کہاں جاسکتی ہے وہ اشعر؟"

"ہم ڈھونڈ لیں گے اسے حور"

شانزل اور اشعر الگ الگ سمت میں اسے ڈھونڈنے نکلے شام کے پانچ بجے تک وہ نہ ملیں تو وہ لوگ مایوسی سے لوٹ آئے

شانزل نے سارے شہر کی پولیس کو دوڑائے حیران کر ڈالا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"تم فون لگاتی رہو"

"کب سے تو لگا رہی ہو اٹھا ہی نہیں رہی، آنے دو ایک بار بس۔۔۔"

حور عین ہر منٹ بعد اسے فون لگا رہی تھی

Posted On Kitab Nagri

"ہیلو۔۔۔" شکر تھا اس نے فون اٹھایا

وہ اسٹیرنگ پر سر رکھے آنسو بہا رہی تھی

تبھی ایک خیال جھماکے ساتھ ذہن میں آیا

"یا اللہ یہ میں نے پہلے کیوں نہیں سوچا۔۔۔۔۔ ہو سکتا ہے وہ اپنی بیوی کے پاس گئے ہو"

اس کے ساتھ ہی اس کے آنسو میں اور روانی آگئی



"یا اللہ میں کسی اور کو ان کے پہلو میں نہیں دے سکتی"

www.kitabnagri.com

اس نے فیصلہ کر لیا وہ حور کو سب سچ سچ بتا دے گی اگر وہ اب بھی نہیں مانی تو کار کہیں ٹکرا کر قصہ ہی ختم کر دے گی

اس نے موبائل اٹھایا جو کب سے بج رہا تھا

Posted On Kitab Nagri

"حور۔۔"

"حیا۔۔ حیا تم کہاں ہو؟ تم ٹھیک ہو؟"

"شاہ زرا آئے گھر پر؟"

سوال پوچھا

"ہاں آگئے ہیں تم فوراً گھر آؤ"



حور عین نے جیسے ہی فون رکھا نظر شانزل پر گئی جو اسے خطرناک تیوریوں سے گھور رہا تھا

www.kitabnagri.com

"کیا ہوا؟"

حور عین جان کر انجان بنی

"تم نے جھوٹ کیوں کہا جب واپس آئے گی تو کیا ہو گا تم جانتی ہو؟ اس قدر شدید ریکشن دے گی، خدا خدا کر کے

تو وہ نارمل ہو رہی ہے اب اس کا ذہن ایک اور جھٹکا برداشت نہ کر پایا تو؟"

Posted On Kitab Nagri

"جو بھی ہو گا میں سنبھال لوں گی ویسے بھی یہ آئیڈیا شعر کا تھا"
اسے فل وقت یہاں ہونا چاہیے باہر تھانہ جانے کیا ہو

بارش تھم چکی تھی مگر حیا پوری طرح بھیگ چکی تھی یہاں تک کہ اب کپڑے سوکھنے والے تھے اس وقت رات کے نو بج رہے تھے وہ فردوس بریں پہنچنے والی تھی اس کا دل ایک آگ میں جل رہا تھا ایسی آگ جو صرف شاہ زر کے دیدار سے ہی بجھ سکتی تھی

حیا کا روم روم شاہ زر کی سلامتی کی دعا مانگ رہا تھا عزیز حیات کی جو حالت تھی اس کے بعد حیات سکندر نہ جانے کیا کر ڈالے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اس نے گاڑی روکی اور گاڑی کا انجن اور دروازہ کھلا چھوڑ کر فردوس بریں کے دروازے کی طرف دوڑی

اندر سب تھے مگر شاہ زر نہیں تھا

"ش۔۔۔ شاہ زر کہاں ہے؟"

Posted On Kitab Nagri

اس کی لٹی پٹی حالت دیکھ کر حور عین کی تیار کردہ تمام دلیلیں، ساری تسلیاں، سارے جواز کہیں جاسوئے تھے

"وہ یہاں نہیں آئے مگر ایسا کہنے کے لئے مجھے اشعر نے کہا تھا"

حیا کو محسوس ہوا اس کے دماغ کی کوئی نس پھٹ جائے گی حیا کا دل چاہا وہ اشعر کو جھنجھوڑ کر رکھ دے
وہ زخمی شیرنی کی طرح اس کی طرف لپکی اس کا گریبان دونوں ہاتھوں میں پکڑ کر اسے جھنجھوڑ ڈالا

"کیوں؟۔۔۔ کیوں؟۔۔۔ کیوں کیا تم نے ایسا؟ کیوں؟" اپنے ہاتھوں کے مکے بنا کر اس کے سینے پر برسائے لگی
اشعر بیچارہ مار کھا رہا تھا حیا جب مار مار کر تھک گئی تو رونے لگی وہ ہندیانی انداز میں خود سے باتیں کر رہی تھی یا اشعر
سے یا حور عین سے یا شانزل سے یہ اندازہ لگانا مشکل تھا

www.kitabnagri.com

"تم کیوں کر۔۔۔۔۔ کیوں کرتے ہو ایسا؟ میں ڈھونڈ رہی تھی نہ انہیں"

"کیسے ڈھونڈ رہی تھی"

اشعر نے بھی اسے آڑے ہاتھوں لیا

Posted On Kitab Nagri

"انہیں ڈھونڈنے کے لئے کسی کی اجازت کی ضرورت نہیں ہے مجھے۔۔۔۔ حیا بھی اتنی کمزور نہیں ہوئی کہ شاہ زر کو ڈھونڈنے کے لئے اسے کسی سہارے کی ضرورت پڑے"

حیا کی آواز غصے سے کانپ رہی تھی

"اگر شاہ زر کو کچھ ہوا تو میں پوری دنیا کو آگ لگا دوں گی"
وہ حقیقتاً جلالی ہو رہی تھی

"کسی نے بھی شاہ زر اور میرے درمیان آنے کی کوشش کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا، شاہ زر جہانزیب کو ایک خرونج بھی آئی تو حیات سکندر کا انجام دنیا دیکھے گی"
وہ حلق کے بل چیخ رہی تھی کہ حور عین کی نظر دروازے کی طرف اٹھی

www.kitabnagri.com

"شاہ"

حیا نے فوراً پلٹ کر دیکھا

یہ ایک جلتے دل میں سکون اتر اوہ کل کے ہی لباس میں اپنی تمام تر وجاہت سمیٹے سن سا کھڑا تھا حیا دوڑ کر اس کے پاس گئی

بے قراری سی بے قراری تھی

Posted On Kitab Nagri

"آ۔۔۔آ۔۔۔آپ ٹھیک ہے نا؟ میں۔۔۔؟ سوری۔۔۔مجھے معاف کر دیجیے۔۔۔۔۔میں۔۔۔میں آپ سے پوچھے بغیر کہیں نہیں جاؤں گی۔۔۔۔۔م۔۔۔میں سچ بول رہی ہوں بس آپ ایسے چھوڑ کر مت جائیے گا میں آپ کی ساری بات مانوں گی پکا"

شاہ زرنے دیکھا وہ کل کے لباس میں ننگے پیر کھڑی تھی آنسو پورے شد و مد سے برس رہے تھے دوپٹہ ایک کندھے پر جھول رہا تھا پتا نہیں وہ خوف سے کانپ رہی تھی کہ سردی کی شدت سے۔۔۔۔۔مگر ہمیشہ کی طرح وہ شاہ زرنہ جہانزیب کی دنیا ہلا گئی

"میں ساری بات مانوں گی آپ کی سچ میں"

اس کے ہونٹ نیلے پڑ رہے تھے شاہ زرنہ کو تشویش ہوئی وہ بھول گیا تھا کہ وہ گھر کس ارادے سے آیا تھا

Kitab Nagri

"حیا میں ٹھیک ہوں، دیکھو مجھے، میں ٹھیک ہوں، لیکن تمہیں کیا ہوا ہے؟"

اس کی سلامتی پر حیا کی رگ رگ میں سکون اترتا مگر جسم میں جیسے جان ختم ہو گئی وہ وہیں ڈھے گئی اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

"میں ڈر گئی تھی۔۔۔۔۔میں ڈر گئی تھی"

Posted On Kitab Nagri

شاہ زربھی وہیں پنچوں کے بل اس کے سامنے بیٹھا

"حیا ادھر دیکھو"

شاہ زرنے اس کا چہرہ اوپر کرنا چاہا تو حیا نے اس کے ہاتھ جھٹک دیے

"بات مت کریں مجھ سے"

وہ ہدیائی انداز میں چینی

"اب تو بالکل آپ کے ساتھ نہیں رہوں گی"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ اتنی زور سے چیخ رہی تھی کہ اس کی رگیں پھول گئیں شاہ زرق حق و دق اسے دیکھ رہا تھا وہ پل پل میں رنگ بدل رہی تھی

بغیر انتظار کیے تن فن کرتی اٹھی اور اپنے کمرے میں چلی گئی

شانزل اپنی پوری کوشش کے باوجود اپنی مسکراہٹ نہ چھپا سکا منہ بند کر و شاہ زرق، حیا چلی گئی ہے"

Posted On Kitab Nagri

شانزل کے کہنے پر شاہ زرنے اپنا کھلا ہوا منہ بند کیا

"میں پانی لے کر آتی ہوں آپ کے لیے"

حورین فوراً اٹھی

نہیں صنم میں ٹھیک ہوں، تم حیا کے پاس جاؤ"

شاہ زرنہ کہتے ہوئے شکستہ انداز میں صوفے سے ٹیک لگا کر آنکھیں موند گیا

"شاہ۔۔۔۔۔ وہ حیات سکندر آپ کے پاس کیوں آیا تھا"

www.kitabnagri.com

جو بھی تھا مگر حورین کافی فکر مند تھی اس کے لئے

"میں ٹھیک ہوں میں کافی تھک گیا ہوں صنم، ہم اس بارے میں بعد میں بات کریں گے"

شاہ زرنہ کے چہرے پر برسوں کی تھکن نمایاں تھی حورین کو حقیقتاً شاہ زرنہ پر ترس آیا

Posted On Kitab Nagri

نہ جانے شاہ کی زندگی کب normal ہوگی
وہ سوچ ہی سکیں

شاہ زر کی حالت دیکھ کر حورین کی آنکھیں بھی اداس ہو گئی یہ منظر شانزل کو کافی نہ گوار گزر شاہ زر نے دو تین گہری گہری سانس لی اور اٹھ کھڑا ہوا

"تم خوا مخواہ پریشان ہوئی میں بچہ تھوڑی ہوں"

اس نے مسکرا کر حور عین کے سر پر ہاتھ پھیرا

حور عین کو زندگی میں پہلی بار محسوس ہوا کہ شاہ زر کو اپنی کیفیت چھپانے مشکل پیش آرہی ہے مگر جتنا ہو سکتا تھا اپنا لہجہ متوازن رکھنے کی کوشش جی جان سے کر رہا تھا

"چلو اب بے فکر ہو کر آرام کرو"

شاہ زر کی مسکراہٹ ایک جلتا ہوا تیر پیوست کر گئی تھی حور عین کے دل میں وہ پلٹ کر جانے لگا پھر واپس آیا کچھ خیال سے چونکا ہو جیسے

"تم نے کھانا کھایا؟"

حور عین کے حلق میں آنسوؤں کا گولا اٹکنے لگا وہ اس کی کتنی فکر کرتا تھا حور عین نے بمشکل نامیں سر ہلایا اور وہ چلتا ہوا اس کے پاس آیا

Posted On Kitab Nagri

"میں بالکل ٹھیک ہوں میرا بچہ، چلو جلدی سے کھانا کھاؤ پیٹ بھر کر، اور حیا کو بھی کھلا دینا"

وہ ایک باپ کی طرح اس کے بالوں کو سہلا کر اسے بہلانے کی کوشش کر رہا تھا وہ ہمیشہ اسکا دھیان خود سے ہٹا دیا کرتا تھا ایسا ہی تو تھا وہ، خاموش سمندر جیسا، جس میں کتنی طغیانی ہے کوئی نہیں دیکھ سکتا تھا اس طغیانی کو محسوس کرنے کے لیے اس سمندر میں اترنا پڑتا

جس میں اترنے کی اجازت شاہ زہرا جہانزیب نے کسی کو نہیں دی، اس سمندر کی گہرائی کے خوف سے صنم کو بھی نہیں، نو عمری میں ہی زندگی کے بے رحم کھیل اور پے در پے حادثوں نے اسے خود میں سمٹنے میں مجبور کر دیا۔ اپنی سلطنت میں پوری شان سے حکومت کرتے شہزادے سے اچانک سب کچھ چھین لیا گیا وہ سرِ آسمان خالی ہاتھ رہ گیا۔ ایسے خالی ہاتھ جس میں سے تقدیر نے بڑی بے دردی سے خوشیوں کی لکیریں مٹا ڈالی تھی۔



حور عین نے زبردستی مسکرا کر اثبات میں سر ہلایا

www.kitabnagri.com

"تم کہاں جا رہے ہو؟

شانزل حور عین کے چہرے کے اتار چڑھاؤ بخوبی دیکھ رہا تھا اور پوری جان سے محسوس بھی کر رہا تھا اسی لیے شاہ زہرا سے پوچھ لیا

"کہیں نہیں یار ٹیرس پر ہوں"

Posted On Kitab Nagri

وہ کہہ کر رکا نہیں جیسے یہاں سے فرار چاہ رہا ہوں

حورین کھانا لے کر حیا کے پاس آئی تو وہ اسی حلیے میں بیٹھی تھی نہ جانے کونسی سوچ میں ڈوبی تھی

"کھانا کھا لو حیا"

"من نہیں کر رہا"

"رہنے دیں آپ یہ کسی کی نہیں سننے والیں"

تبھی ہانیہ عانیہ کو لے کر آن وارد ہوئی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"تو پھر کیوں مجھ پر وقت برباد کر رہے ہو؟ اتنی ہی بوجھ ہوں تو اٹھا کر پھینک دو مجھے"

ہانیہ تو کھڑے کھڑے شرمندہ ہو گئے اس نے تو مذاق کیا تھا مگر حیا نے تو سیریس ہو گئی

حور عین خاموشی سے ٹرے لے کر باہر آگئی اس کے قدم بہت بھاری ہو رہے تھے اس نے ملازمہ کے ہاتھ سے

ٹرے کچن میں بھجوائی

Posted On Kitab Nagri

اتنے مہینوں کی برداشت جیسے اب جواب دینے لگی تھی اس کا دل کہیں ڈوبا جا رہا تھا جیسے ہی اس نے کمرے کا دروازہ کھولا شانزل فون پر محو گفتگو تھا اسے دیکھتے ہی حورین کے ضبط کے بندھن ٹوٹ گئے وہ دوڑ کر شانزل کے سینے سے جا لگی

شانزل دم بخود رہ گیارخصتی کو تقریباً ایک سال ہو رہا تھا مگر حور عین کی طرف سے یہ پہلی پیش رفت تھی شانزل کو شرارت سو جھی تھی

اس نے فون کان سے ہٹایا

"مجھے پتا ہے میں ہینڈ سم ہوں اس لیے تم مجھ سے دور۔۔۔۔۔"

شانزل کے تمام الفاظ منہ میں ہی رہ گئے کیونکہ اس نے اپنے سینے پر نمی محسوس کی تھی

اس نے اس کا چہرہ اوپر کیا آنسو ایک تو اتر سے اس کے چہرے کو بھیگ رہا تھا

شانزل کا دل جیسے کسی نے مٹھی میں بھینچ لیا ہو وہ تو اس کی رگوں میں سکون بن کر دوڑتی تھی اس کے آنسو اسے

تکلیف تو دیتے ہی

"بیٹھو یہاں"

Posted On Kitab Nagri

شانزل نے اسے بیڈ پر بٹھایا شانزل کا سہارا پاتے ہی حورین پوری طرح بکھر گئی وہ ہچکیوں کے ساتھ رو رہی تھی اور اس کی ہر ہچکی شانزل کے دل پر ضرب لگائے جا رہی تھی

"لو پانی پیو"

شانزل نے پانی کا گلاس اس کے لبوں سے لگایا

پھر شانزل نے اسے اپنی باہوں میں سمیٹا

"جب میں تمہارے ساتھ ہوں تو تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے، بتاؤ میری جان کیا بات ہے؟ میں سب

ٹھیک کر دوں گا"

اس کی بات سنتے ہی حور عین مزید رونے لگی

www.kitabnagri.com

"میری جان نکل جائے گی حور پلیز بتاؤ کیا پرالیم ہے میں سب ٹھیک کر دوں گا تمہارے آنسو مجھے بہت تکلیف

دے رہے ہیں"

حور عین نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا بھوری آنکھیں جن میں عزم تھا جیسے وہ اس کی ساری پریشانی ختم کر دے گا

Posted On Kitab Nagri

"میں بہت بری ہوں ناشان؟"

گلوگیر لہجہ شانزل کے دل کے سو ٹکڑے کر گیا

"نہیں جانِ شان تم مجھ سے پوچھو تو میرے لیے تم متاعِ حیات ہو، میری زندگی کا سب سے قیمتی اثاثہ ہو،"
اس نے حورین کو خود میں بھیج لیا

"نہیں شان میں بہت بری ہوں، بہت بری، سب میری وجہ سے ہوا، شاہ اور حیا میری وجہ سے اس حالت میں
ہیں"

شانزل نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا اسے اپنے بازو پر لٹایا

"میں تو دونوں ہی سے محبت کرتی ہوں میں نے ان کا اچھا ہی چاہا تھا، آپ جانتے ہیں نا؟"

www.kitabnagri.com

وہ اس کی شرٹ دبوچے یقین چاہتی تھی شانزل نے اس کی نم آنکھیں بہت ملائمت سے چو میں

"میں جانتا ہوں میری جان"

وہ چاہتا تھا حور عین اپنے دل کا سارا بوجھ ہلکا کر دے

Posted On Kitab Nagri

"نہ میں ان لوگوں سے شادی کرنے کا کہتی نہ ایسا کچھ ہوتا، حیا کی حالات مجھے بہت تکلیف دیتی ہے میں نے اس کی زندگی کے سارے رنگ چھین لیے،، شاہ تو سارے درد ساری تکلیف خود تک رکھنے کے عادی ہیں وہ کبھی نہیں بتائیں گے کہ وہ کتنی تکلیف میں ہیں"

"مجھے دیکھو حور"

شانزل نے آنکھیں بند کیے بلکتی ہوئی حور عین سے کہا حور عین نے اسے دیکھا سبز آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوئی تھی

"ان دونوں کے درمیان جو بھی ہوا اس میں تمہاری کوئی غلطی نہیں تھی وہ میاں بیوی ہے جہاں تک مجھے نظر آتا ہے حالات کی وجہ سے ڈگمگائے ہے مگر ان کے راستے ملیں گے ضرور"

"شان مجھے ایسا نہیں لگتا، مجھے لگتا ہے مجھے میری حیا کبھی نہیں ملے گی اور شاہ مجھے یہی تسلی کرانے میں زندگی گزار دیں گے کہ وہ ٹھیک ہے سب میری وجہ سے ہوا سب۔۔۔ میں تو۔۔۔ میں تو آپ کی اولاد کا خیال بھی نہ رکھ سکیں"

Posted On Kitab Nagri

"چپ کرو میری جان"

شانزل نے اسے خود میں بھینچ لیا یہ دکھ تو اس کے لیے بہت بڑا تھا مگر ابھی حور عین کو سنبھالنا بہت ضروری تھا

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

"یہ سب خدا کی مرضی تھی وہ اس کی چیز تھی جو اس نے لے لی میری جان، مایوس مت ہو حوصلہ کرو میں وعدہ کرتا ہوں تمہاری حیا تمہیں ضرور واپس ملے گی اور شاہ زور کا دماغ بھی ٹھکانے لگاؤنگا"

شانزل کی بات پر حور عین نے گھور کر دیکھا

عداوت بھری آنکھوں سے وار مخلصانہ

شانزل واری صدقے ہر وار قاتلانہ

شانزل نے ترنگ میں شعر پڑا جس سے حور عین مسکرائیں شانزل نے اپنے ہونٹوں سے اس کے آنسو چن لئے

حور عین اس کے لبوں کا لمس محسوس کر رہی تھی جو سکون بن کر اس کے دل میں اتر رہا تھا جلتے دل پر ابر کرم بن کر برس رہا تھا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"اپنی آنکھوں پر ظلم مت کیا کرو میری جان، شانزل ابراہیم تم سے عشق کرنے لگا ہے تمہارا ہر آنسو میرا دل چیر دیتا ہے، تمہیں جو چاہیے تم مجھ سے حق سے مانگو، شانزل ابراہیم دنیا کی ساری خوشیاں تمہارے قدموں میں ڈھیر کر دے گا تم یہی چاہتی ہو نا کہ شاہ زور اور حیا خوش رہے تو شانزل ابراہیم تم سے وعدہ کرتا ہے کہ ایسا ہی ہو گا بس تم خود کو اذیت مت دیا کرو میری جان"

شانزل ابراہیم اپنی بیوی کو اعتماد بخش رہا تھا معتبر کر رہا تھا اور حور عین ایک دم ہلکی پھلکی ہو گئی

Posted On Kitab Nagri

حورین کے چہرے پر اترتے سکون کو دیکھ کر شانزل کی جان میں جان آئی اور اس نے حور عین کی پیشانی پر محبت کی مہر ثبت کی

"بالکل ٹینشن فری ہو کر لیٹو میں ابھی آیا"

"کہاں جا رہے ہیں آپ"

"لوہا گرم ہیں ہتھوڑا مارنے جا رہا ہوں"

حور عین نے نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگی



"بھروسہ کرو جانِ شان"

حور عین مسکرائی

شانزل کمرے کا دروازہ کھولتا باہر نکل گیا

Posted On Kitab Nagri

شاہ زرسنگ مر مر سے بنے جھولے پر بیٹھانہ جانے کن سوچوں میں گم تھا آہٹ پرپٹ کر دیکھا تو شانزل ملازم کے ساتھ کھڑا تھا جس کے ہاتھ میں کھانے کی ٹرے تھی ملازم ٹرے رکھ کر چلا گیا

"چند نوالے کھا لو تا کہ میری بیوی سکون سے سو سکے"

شانزل کی بات سن کر شاہ زرنے بمشکل تین نوالے زہر مار کیے پھر پلٹ کھسکا دی

"اب تم جاؤ مجھے اکیلے بیٹھا ہے"

"تم اپنی الجھن کسی سے شیر کیوں نہیں کر لیتے"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

شاہ زرنے جواب نہ دیا

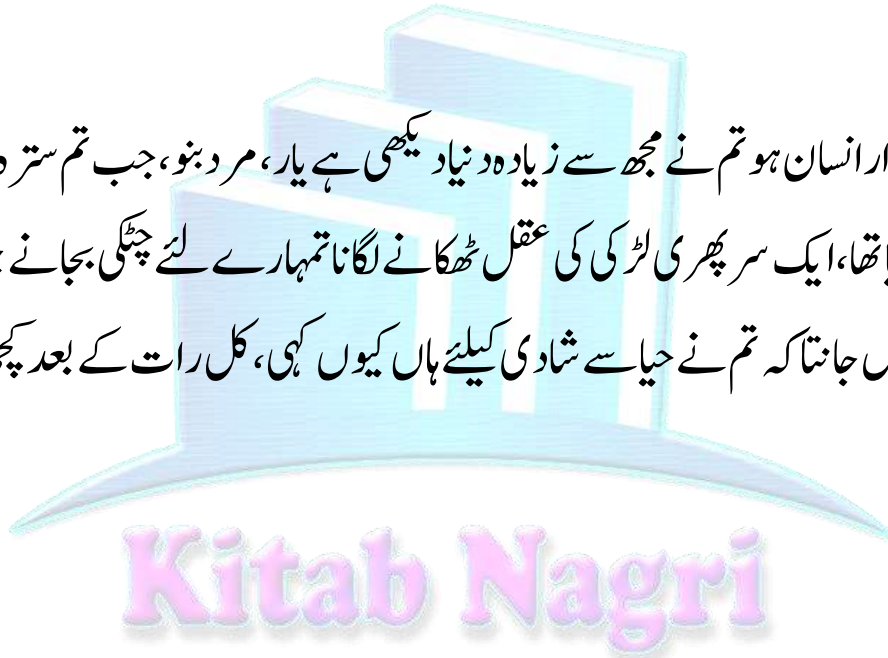
"تم نے کہا تھا جہاں محبت ہوتی ہیں وہاں جھگڑا ہوتا ہے ناراضگی ہوتی ہے اور پھر صلح ہوتی ہے لیکن تمہارے معاملے میں تو مجھے صلح کہیں نظر ہی نہیں آرہی آخر تم بات کو سلجھا کیوں نہیں لیتے یا پھر محبت ہے ہی نہیں اسی لئے صلح نہیں ہو رہی"

Posted On Kitab Nagri

"ہاں اور کچھ تم تو ایسے کہہ رہے ہو جیسے سلجھانا نہیں چاہ رہا، میں جانتا ہوں صنم بہت پریشان ہے اور فی الوقت کوئی بات کرنے کے موڈ میں نہیں ہوں اور کس سے شیئر کروا لجھن"

یقیناً اس کا اشارہ حیا کی طرف تھا

"شاہ زرم ایک سمجھدار انسان ہو تم نے مجھ سے زیادہ دنیا دیکھی ہے یار، مرد بنو، جب تم سترہ سال کے تھے تب تم نے اتنا بڑا قدم اٹھایا تھا، ایک سر پھری لڑکی کی عقل ٹھکانے لگانا تمہارے لئے چٹکی بجانے جتنا آسان ہے، میں نہیں جانتا بلکہ کوئی نہیں جانتا کہ تم نے حیا سے شادی کیلئے ہاں کیوں کہی، کل رات کے بعد کچھ اندازہ ہو رہا ہے مجھے"



www.kitabnagri.com

اس بات پر مسکرایا

"لیکن یہ بات حیا کو سمجھانا ہوگی مگر اس سے پہلے اسے سمجھو یار، وہ تھوڑی جذباتی اور پاگل ہے اور لڑکیاں بیوی بننے کے بعد اچھی خاصی ضدی بھی ہو جاتی ہیں، ماشاء اللہ تمہاری والی تو ہٹلر کی نانی ہے اسے صرف تم ہینڈل کر سکتے ہو"

Posted On Kitab Nagri

"کیسے ہینڈل کروں اس کی حالت دیکھی ہے؟"

"مجھے وہ سب نہیں پتا تم پتا لگاؤ کہ ایسا کیوں ہے آج کی رات ہے تمہارے پاس، مجھے میری بہن اور حور اس کی حیا واپس لا دو میں اپنی بیوی سے وعدہ کر چکا ہوں"

"میں بہت ڈسٹرب ہوں یا راتنا بڑا کام مجھے مت سونپو"

شانزل نے دیکھا وہ کافی ڈسٹرب تھا

"تم خود سے کیوں بھاگ رہے ہو؟ تم شاہ زہر جہانزیب ہو جو کبھی مشکل کو پیٹ دکھا کر نہیں بھاگتا"

Kitab Nagri

"یہی تو بات ہے مشکل نہیں ہے جس کا مقابلہ کر لوں شاید آج میرے لیے آزمائش اتری ہے اور مجھے لگتا ہے اس آزمائش میں سرخرو نہیں پاؤں گا،،،،، یار کتنی مرتبہ کہہ چکا ہوں اکیلا بیٹھنا ہے جا کر صنم کو سنبھالو وہ بہت پریشان ہے"

شانزل کو تشویش ہوئی یقیناً آج وہ حیات سکندر سے مل کر آیا تھا کوئی نہ کوئی بات تو ضرور تھی اوپر سے کل رات عزیز حیات کی جو حالت تھی حیات سکندر خاموش نہیں بیٹھنے والا تھا

Posted On Kitab Nagri

"شاہ ز کوئی بات ہے تو مجھے بتادو ہم مل کر سلجھالیں گے"

"کوئی پریشانی والی بات نہیں بے فکر ہو سب ٹھیک ہے اب خدا کا واسطہ مجھے اکیلا چھوڑ دو"

"تم۔۔۔ تم۔۔۔ تم نا اکیلے گھٹ گھٹ کر مر جاؤ گے اگر اسی طرح سب کچھ اندر رکھتے رہے تو، بھاڑ میں جاؤ میری طرف سے، حد ہے منتیں کیے جا رہا ہوں جو میں کسی کی نہیں کرتا مگر تمہارے خزانے ختم نہیں ہو رہے،،،، ڈھیٹ ہڈی پر کوئی اثر نہیں ہوتا،،، جو کام کہا ہے وہ ہو جانا چاہیے باقی مجھے کچھ نہیں پتا"

ناک کرنے کے بعد شانزل اندر داخل ہوا تو حیا عانیہ کو سلانے میں مصروف تھی جو نہ جانے کب کی سو گئی تھی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"کیا ہوا بھائی آپ اس وقت؟ حور ٹھیک تو ہے نا؟"

"سب ٹھیک ہے بس یہی دیکھنے آیا تھا کہ شوہر جب بے سکون ہو تو بیوی کیسے سکون سے رہ لیتی ہے"

تھا تو وہی شانزل ابراہیم جو سامنے والے کی زبان کو گنگ دینے میں ماہر تھا شانزل کی بات حیا کے دل پر لگی وہ کم از کم شانزل سے طنز کی توقع نہیں کر رہی تھی آنسو بہنے کو تیار ہوئے

Posted On Kitab Nagri

"خبردار جو ایک آنسو بھی بہایا، میری بہن کبھی اتنی کمزور نہیں تھی کہ مشکل کا حل اس میں تلاش کرے مجھے نہیں پتہ کہ تم دونوں کے درمیان کیا مسئلہ ہے اور مجھے جاننے کا شوق بھی نہیں ہے مگر۔۔۔"

"مجھے برا لگ رہا ہے مجھے شاہ زر سے بد تمیزی نہیں کرنی چاہیے تھی"

"تم تو اس غلطی کی بھی معافی مانگ لیا کرتی تھی جو تم نے نہ کی ہو لیکن اگر غلطی ہو گئی ہے تو معافی مانگنے میں کیا حرج ہے"

"انہوں نے اس غلطی کے لئے مجھے معاف نہیں کیا جو میں نہیں کرنے والی تھی۔۔۔ اب تو میں نے بد تمیزی کی ہے ان کے ساتھ وہ کیسے معاف کریں گے" شانزل نے ایک گہری سانس خارج کی

www.kitabnagri.com

"یہ سارے معاملے بعد کے لیے رکھو مجھے لگتا ہے اس وقت تمہیں شاہ زر کے پاس ہونا چاہیے، جاتے ہوئے ملازمہ سے کافی لے کر جانا، وہ ٹریس پر بیٹھا ہے"

وہ ازلی شانزل ابراہیم بنا حکم دیتا چلا گیا

Posted On Kitab Nagri

حیا مرتے کیا نہ کرتے مصداق کافی لے کر ٹیرس کی طرف بڑھی

"کافی"

آواز سن کر شاہ زرنے جھٹکے سے آنکھیں کھولیں وہ مر کر بھی توقع نہیں کر سکتا تھا کہ حیا خود اس کے پاس آئے
کافی کا مگ ٹیبل پر رکھ کر شاہ زرنے اس کا ہاتھ تھام لیا

"کچھ دیر یہیں بیٹھ جاؤ"

شاہ زرنے لہجے میں نہ جانے کیا تھا کہ حیا منع نہ کر سکی وہیں جھولے پر اس کے پاس بیٹھ گئی ہاتھ ابھی بھی شاہ زرنے
ہاتھ میں تھا شاہ زرنے تھکے ہوئے انداز میں جھولے کی پشت سے ٹیک لگا کر آنکھیں موند لیں اور انگلیاں اس کی
انگلیوں میں پھنسا دی حیا کی ساری جان سمٹ کر اس کے مضبوط ہاتھ میں قید ہو گئی وہ موم بن کر پگھلنے لگی دل پھر
اس کی طرف ہمکنے لگا تھا

www.kitabnagri.com

حیا نے دیکھا شاہ زرنے کا چہرہ مانو ضبط کی وجہ سے سرخ ہو رہا ہے حیا کو لگا اب اگر وہ مزید یہاں رکی تو شاہ زرنے
قدموں میں بیٹھ کر اپنی جھولی پھیلا کر کہے گی خدا کا واسطہ اپنے سارے غم مجھے دے دو میں آپ کو ایسے نہیں دیکھ
سکتی

Posted On Kitab Nagri

شاہ زری پلکیں جو اس کی نیلی آنکھوں کو ڈھانپنے ہوئی تھی وہ نم ہونے لگی حیا کو لگا اب اس کی سانس رک جائے گی
اس شخص کا یہ ٹوٹا روپ اس کے دل کو چھلنی کر رہا تھا

حیا مزید وہاں بیٹھتی تو اس کی دھڑکن رک جاتی اسی لئے اٹھ کر جانے لگی لیکن شاہ زری نے اس کا ہاتھ نہیں چھوڑا بلکہ
وہ بھی اس کے سامنے اٹھ کھڑا ہوا

حیا نے دیکھا اس کی نیلی آنکھوں میں سرخ ڈورے تیر رہے تھے شاہ زری نے تھاما ہوا ہاتھ اپنے دل کے مقام پر رکھا
حیا بخوبی اس کی دھڑکن محسوس کر سکتی تھی

"میں تم سے صرف ایک سوال پوچھوں گا جواب سچ دینا اگر تم نے جھوٹ بولا تو خدا کرے میری دھڑکن یہیں بند
ہو جائے"

www.kitabnagri.com

"میں تمہیں مزید اذیت میں نہیں دیکھ سکتا مجھے تمہارا ہر فیصلہ منظور ہے، مگر وہ فیصلہ دل سے کرنا، میرے دل پر
ہاتھ رکھ کر بتاؤ، کیا تم علیحدگی چاہتی ہو؟ اگر جھوٹ بولو گی تو خدا کرے کہ یہ دل ابھی دھڑکنا بند کر دے"
شاہ زری کی بات پر حیا کا ہاتھ لرزا

Posted On Kitab Nagri

"بتاؤ حیا، کیا تم علیحدگی چاہتی ہو"
حیا نے ہاتھ ہٹانا چاہا مگر شاہ زر کی گرفت مضبوط تھی
حیا اپنے ہونٹ کچلنے لگی

"ہاں یا نہ"
حیا نے بے بسی سے گردن جھکا کر نفی میں سر ہلایا اور ہاتھ ایک جھٹکے سے گھسیٹنا چاہا مگر شاہ زر نے ہاتھ نہ چھوڑا

"ایسے نہیں منہ سے بولو"



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"نہیں چاہتی میں علیحدگی"
حیا حلق کے بل چینیچی اور ہاتھ چھڑوا لیا
شاہ زر سکون سے جھولے پر بیٹھ گیا

حیا پلٹ کر جانے لگی تبھی اچانک شاہ زر نے حیا کا ہاتھ پکڑ لیا

Posted On Kitab Nagri

"حیا میرا سینا اتنا کشادہ ہے کہ تمہارے سارے غم جذب کر لے اور میرا کندھا اتنا مضبوط ہے کہ تم سر رکھ کر آنسو بہا سکتی ہو، اپنے سارے غم مجھے دے دو آج سارے آنسو میرے کندھے پر سر رکھ کر بہا دو، میں وعدہ کرتا ہوں تمہیں کبھی رونے نہیں دوں گا، آج میں تم سے حیا کو مانگتا ہوں، آج میں تم سے اعتبار مانگتا ہوں، مجھ پر بھروسہ کرو مجھے خالی ہاتھ مت لوٹاؤ"

اتنا سننا تھا کہ حیا کی ضبط تنائیں ٹوٹ گئی اور وہ تڑپ کر شاہ زر کے کندھے سے جا لگی اسے محسوس ہوا کہ وہ تپتے صحرا سے چھاؤں میں آگئی ہو

وہ اس کے پیروں پر بیٹھے اور اس کے کندھے پر سر رکھ کر زار و قطار رو رہی تھی

کیا نہیں تھا ان آنسوؤں میں، وہ تڑپ تڑپ کر رو رہی تھی

www.kitabnagri.com

"م۔۔۔ میں۔۔۔ ایسا۔۔۔ ایسا کچھ نہیں کرنی والی تھی۔۔۔۔"

ن۔۔۔ نہیں کرنے والی تھی، میں۔۔۔ م۔۔۔ حلف اٹھانے کو تیار ہوں میں واپس نہیں جانے والی تھی"

شاہیوں خاموش تھا جیسے اسے صرف سننے کے لیے بیٹھا ہو

Posted On Kitab Nagri

"ایک بار سن لیتے مجھے۔۔۔۔۔ ایک بار۔۔۔۔۔ کتنے یقین سے میں نے کہا تھا عاطف کو کہ آپ مجھے کبھی نہیں دھتکاریں گے۔۔۔۔۔ میں مانتی ہوں میں نے ایسا کہا تھا مگر صرف دادی کو منانے کے لیے۔۔۔۔۔ میں صرف ایک ذمہ داری تھی جسے وہ ادا کرنا چاہتی تھی، انہوں نے میری ماں سے وعدہ کیا تھا، صرف اسی لئے وہ مجھے برداشت کر رہی تھی تاکہ وہ وعدہ پورا کر سکے"

آنسو ایک تواتر سے اس کا کندھا بھگیور ہے تھے

"حور بھی کتنی پریشان ہے میں اس سے بہت محبت کرتی ہوں۔۔۔۔۔ بہت محبت۔۔۔۔۔ مجھے تو اس سے پہلی نظر میں محبت ہو گئی تھی، میں اسے کیوں تکلیف پہنچاؤں گی؟ میں جب سے دنیا میں آئی ہوں ہر کسی کے لئے انچاہا وجود ہوں، کبھی کسی کو میری چاہ نہیں رہی"

وہ بچکیوں کے ساتھ رو رہی تھی اور شاہ زہر بہت ہی نرمی سے اس کی پیٹھ سہلا رہا تھا

"مجھ سے کسی کو محبت نہیں رہی ویسے ہی جیسے میری ماں سے کسی کو محبت نہیں تھی۔۔۔۔۔ میری ماں، میری دادی کی پسند تھیں، میرے ابو کی مرضی نہیں، انہوں نے صرف دادی کی خاطر شادی کی اس طرح میری ماں عائشہ زمان "زمان ہاؤس" آگئی جانوروں سے بھی بدتر زندگی گزارنے کے لئے"

آخر میں پر حیا کے لہجے میں عجیب سی کاٹ تھی

Posted On Kitab Nagri

"میرے ابو نے میری ماں کو کبھی بیوی کا درجہ نہیں دیا وہ کچھ۔۔۔۔۔ کچھ ہی دنوں میں نائلہ زمان کو بیاہ لائے اور وہ اپنی بیوی اور بیٹے کے ساتھ مگن تھے آپ کو پتا ہے میں۔۔۔۔۔ میرے ابو نے نائلہ زمان کو قابو کرنے کے لئے صرف اسے سزا دینے کے لیے مجھے پیدا کیا،

لیکن اس نے میری ماں اور میری زندگی جہنم بنا دیا، میرے ابا نے کبھی مجھے گود میں نہیں لیا، کبھی سر پر ہاتھ نہیں رکھا، گھر میں سب بچوں کے ابا پیار کرتے تھے لیکن میرے ابا مجھے پیار کیوں نہیں کرتے؟ یہ سوال میں امی سے پوچھتی تو وہ مجھے سینے سے لگا کر پھوٹ پھوٹ کر رو دیتیں،،،،، میں اتنی چھوٹی تھی کہ مجھے یہ سمجھ نہیں آتا کہ میرے گھر میں سب کے لیے کھلونے آتے ہیں کپڑے آتے ہیں مگر میرے اور امی کے لیے کیوں نہیں آتے؟ میں اور امی اسٹور روم میں زمین پر کیوں سوتے ہیں؟ اور نائلہ۔۔۔۔۔ نائلہ زمان امی کو کیوں مارتی ہے؟ ابو امی کو کیوں مارتے ہیں؟ امی بہت روتی تھیں اگر رات میں میری آنکھ کھل جاتی تو میں نے اکثر امی کو روتے ہوئے دیکھا لیکن اس وقت مجھے یہ باتیں سمجھ ہی نہیں آتی تھی مگر امی کا رونا مجھے بہت تکلیف دیتا تھا۔۔۔۔۔

میں چھ سال کی تھی شاہ زہر، صرف چھ سال کی،،،،، ایک رات ابو اسٹور روم میں آئے،،،،، میں سو رہی تھی۔۔۔۔۔ ابو امی کو بری طرح مار رہے تھے۔۔۔۔۔ امی کی چیخوں سے میری آنکھ کھل گئی۔۔۔۔۔ میری امی ابو کے پیر پکڑے کہہ رہی تھیں۔۔۔۔۔ مجھے مت چھوڑیں۔۔۔۔۔ مجھے طلاق نہ دیں۔۔۔۔۔ مجھے مت چھوڑیں۔۔۔۔۔ ابو جب مار مار کر تھک گئے تو انہیں دھتکار کر چلے گئے۔۔۔۔۔ میں ایک کونے میں دبک کر امی کو مار کھاتا ہوا دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔"

حیا کے لہجے میں خوف تھا جیسے ابھی بھی وہ منظر اس کے سامنے ہو

Posted On Kitab Nagri

وہ اس قدر تڑپ کر رہی تھی کہ آنکھوں سے گرنے والے آنسو شاہ زر کا دل جلا رہے تھے

"ابو تو چلے گئے مگر۔۔۔۔۔ مگر امی بہت روئیں اتنا روتے ہوئے میں نے انہیں کبھی نہیں دیکھا تھا"

حیاب ہلکا ہلکا کانپ بھی رہی تھی

"دادی آئیں تھی امی کے پاس،،،،، لیکن انہیں بھی امی پر ترس نہیں آیا۔۔۔۔۔ میری امی دادی سے کہہ رہی تھیں کہ میرا خیال رکھیں اور مجھے کسی ایسے شخص کو سونپے جو مجھے چاہے۔۔۔۔۔ میں امی کی بات سن کر بہت ڈر گئی تھی مجھے لگا امی مجھے چھوڑ کر جا رہی ہیں۔۔۔۔۔ میں امی سے لپٹ گئی ساری رات امی نے مجھ سے بہت باتیں کیں بار بار مجھے چوما۔۔۔۔۔ امی کا جسم بہت گرم تھا۔۔۔۔۔ بہت گرم۔۔۔۔۔ وہ مجھے مسکرا مسکرا کر کہہ رہی تھیں کہ حیا کی امی اپنی گڑیا سے بہت پیار کرتی ہیں۔۔۔۔۔ میں جانتی تھی امی کو بہت درد ہو رہا ہے ابو نے مارا ہی اتنا تھا مگر امی مسکرا رہی تھیں۔۔۔۔۔ میں نے امی سے کئی بار پوچھا کہ وہ مجھے چھوڑ کر تو نہیں جائیں گی؟۔۔۔۔۔ اور ہر بار امی کہتی کہ وہ ہمیشہ میرے پاس رہیں گی۔۔۔۔۔ میں ہمیشہ کی طرح امی سے لپٹ کر سو گئی۔۔۔۔۔ لیکن۔۔۔۔۔ لیکن جب اگلی صبح اٹھی تو ان کا جسم بہت۔۔۔۔۔ بہت ٹھنڈا تھا"

Posted On Kitab Nagri

اس کے لہجے میں ایسا ملال ایسا دکھ تھا کہ جیسے بہت قیمتی چیز کھودی ہو وہ اس بری طرح سے کانپ رہی تھی کہ شاہ زر کو ایک لمحے کے لئے خوف آیا حیا کو ایسے بکھرتے ہوئے تو کبھی نہ دیکھا تھا وہ اس قدر سرد پڑ رہی تھی کہ شاہ زر کا دل ایک انجانے خیال کے خوف سے لرزا

مگر اس نے حیا کو ٹوکا نہیں

"امی کا جسم اتنا ٹھنڈا تھا کہ جیسے برف، میں نے۔۔۔ میں نے۔۔۔ امی کو بہت آوازیں دی۔۔۔۔۔ مگر وہ اٹھی ہی نہیں۔۔۔۔۔ وہ۔۔۔۔۔ وہ چلی گئیں شاہ زر۔۔۔۔۔ چلی گئیں۔۔۔۔۔ مجھے چھوڑ کر،،، میں بہت زور زور سے چیخ کر انہیں بلارہی تھی مگر وہ واپس نہیں آئیں۔۔۔۔۔ میں راتوں کو ڈر ڈر کر اٹھ جاتی تھی مجھے بہت ڈر لگتا تھا امی کے بغیر،،،، وہ۔۔۔۔۔ وہ اسٹور روم بہت خوفناک تھا، میں امی کو رو رو کر پکارتی۔۔۔۔۔ مگر۔۔۔۔۔ وہ کبھی نہیں آئیں۔۔۔۔۔ کبھی نہیں۔۔۔۔۔ میں ہمیشہ سے اتنی بری نہیں تھی شاہ زر میں بری نہیں تھی، میں سب کی ڈانٹ مار سب چپ کر کے سن لیتی تھی مگر مجھے برا بنا دیا گیا، میرے معصوم سے دل میں سے اتنی خواہش تھی کہ میرا گھر ویسا ہی ہو جیسا سب کا ہوتا ہے جیسے عاطف کا تھا، جیسے رادیہ بھابھی اور ہانیہ کا تھا، جیسے اعظم بھائی اور اشعر کا تھا، مگر میں ہمیشہ تنہی دامن رہی، ابو میرے سامنے بہت شوق سے عاطف کے لاڈ اٹھاتے، گھر آتے ہی سب سے پہلے عاطف گلے لگا کر گود میں اٹھا لیتے، میں ہمیشہ کی طرح امید بھری نظروں سے انہیں دیکھتی کہ شاید عاطف کے بعد وہ ایک نظر مجھے مسکرا کر دیکھ لے کم از کم میرے چہرے پر پڑے نیل کے بارے میں ہی پوچھ لے،،، جب بھی عاطف گرتا ابو فوراً بھاگ کر اسکے پاس جاتے، اسکے ہلکے سے زکام پر پورا دن اسکے

Posted On Kitab Nagri

سرہانے بیٹھے رہتے مگر انھوں نے کبھی میرے جلے ہوئے ہاتھ کے بارے میں نہیں پوچھا۔۔۔ انھیں کبھی میری سوچی ہوئی آنکھیں نظر نہ آئی، کبھی میرے زخم، کبھی میرا درد نظر نہ آیا۔۔۔۔ میری حسرتیں لا حاصل رہی۔۔۔۔ میں ضدی اور ڈھیٹ نہیں تھی شاہ زمر مگر بننا پڑا میں صرف 13 سال کی تھی جب مجھے معلوم ہوا کہ جس گھر میں میں رہ رہی ہوں وہاں میں محفوظ نہیں ہوں،،،، عطف مجھ سے تین سال بڑا تھا یقین کریں شاہ زمر میں عطف کو بڑا بھائی سمجھتی تھی مگر وہ غلیظ انسان جانور ہے "

حیا کے لہجے میں پھنکار تھی

"اسے خیال نہیں آیا کہ سوتیلی ہی سہی مگر اس کی بہن ہوں،،، اس نے۔۔۔ اس نے مجھے رسوا کرنا چاہا۔۔۔۔ کوئی بھائی ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟ خود کو بچانے کے لئے میں نے عطف کا سر پھوڑ دیا اور پھر میں وہ گھر چھوڑ کر چلی آئی،،، میں بری نہیں تھی شاہ زمر، میں بری نہیں تھی، مگر اس دن سے بری، ضدی، ڈھیٹ، منہ پھٹ، بے حس سب بن گئی"

www.kitabnagri.com

شاہ زمر کا دل کیا وہ اسے کہیں چھپالے کچھ دیر تو وہ اس کے کندھے سے لگی سسکتی رہی اور شاہ زمر خاموشی سے اس کی پیٹھ کو سہلاتا رہا

Posted On Kitab Nagri

"میں حور سے بہت محبت کرتی ہوں اسی کے کہنے پر میں آپ سے نکاح کے لئے راضی ہوئی تھی، خدا گواہ شاہ زر مجھے نکاح تک یہ نہیں پتا تھا کہ میرا نکاح کس سے ہو رہا ہے،،،،، میرا یقین کریں طلال مرزا نے نکاح سے دو گھنٹے پہلے صرف اسی لئے انکار کیا تھا کیونکہ وہ کسی اور سے محبت کرتا تھا میں کسی کی انچاہی بیوی نہیں بننا چاہتی تھی اور اس تمام عرصے میں حور موجود تھی،،،، میں نے حور سے کہا بھی تھا کہ جس سے بھی وہ میری شادی کرنا چاہتی ہے اسے طلال مرزا کے بارے میں بتادے، پتا نہیں کیوں اس نے آپ کو نہیں بتایا اور دادی سے وہ سب میں نے اسی لئے کہا تھا تاکہ وہ میری شادی کے لیے راضی ہو جائے حور اپنی بات منوائے بغیر بھائی کو معاف کرنے کو تیار نہیں تھی، اور دادی کو بھی میں بہت اچھے طریقے سے جانتی ہوں،،، مجھے پتا تھا شادی کے بعد وہ پلٹ کر مجھے پوچھیں گی بھی نہیں، انہوں نے ہمارے نکاح کے بعد میری خبر تک نہیں لی، میں صرف ان کے گلے کا طوق تھی اسی لیے انہوں نے ایک دن کے اندر نکاح پڑھا دیا"

یہ وہ غبار تھا جو سالوں سے اس کے اندر بھرا ہوا تھا نہ جانے کتنے غم اس کے سینے میں قید تھے

www.kitabnagri.com

"میں کبھی کسی کا زندگی کا سکون نہیں بن سکی، میں حور سے بہت محبت کرتی ہوں شاہ زر، وہ بہت بے سکون ہے اور یہ بے سکونی میری ذات کی وجہ سے ہے،،،، اب تو حور کی زندگی میں سب ٹھیک ہے، بھائی اس سے محبت کرتے ہیں،،، آپ۔۔۔ آپ بھی اس کی زندگی میں واپس آگئے ہیں، اگر میرا وجود نہ رہے تو کم از کم آپ لوگ سکون سے رہ سکیں گے، خدا کی قسم میں آپ کے ساتھ مخلص ہوں،،،، خدا کی قسم میں بے وفا نہیں ہوں،،،، وہ جھوٹ صرف اسی لیے بولا تھا کیونکہ مجھے پتا تھا حور بہت ضدی ہے اس نے مجھ سے کہا تھا کہ وہ بھائی کے بارے

Posted On Kitab Nagri

میں تب ہی سوچے گی جب میں شادی کیلئے راضی ہو جاؤں گی، میں تو حور سے محبت کرتی ہوں تو میں کیسے اس کی بات نہ مانتی، حور کے لیے میں ہر حد سے گزر سکتی ہوں،"

شاہ زر کو پتہ تھا وہ جھوٹ نہیں بول رہی تھی کیونکہ جب حور نے یہ بات کہی تھی تب وہ وہاں موجود تھا

"میری ماں نے مرنے سے پہلے بہت دعائیں مانگی تھیں مرتے وقت بہت شدت سے دعا کر رہی تھی کہ میرا نصیب ان جیسا نہ ہو، مجھ پر کبھی سو کن نہ آئے مگر میری ماں کی دعائیں قبول نہیں ہوئی۔۔۔۔ بلکہ نائلہ زمان کی ساری بد دعائیں قبول ہو گئیں شاہ زر۔۔۔ ساری بد دعائیں قبول ہو گئی۔۔۔ شاہ زر میں عائشہ زمان نہیں ہوں مجھ میں اتنی سکت نہیں ہے، انہوں نے نو سال اپنے شوہر میں شراکت داری برداشت کی مگر مجھ میں اتنا ظرف نہیں ہے، میں نہیں دیکھ سکتی آپ کے پہلو میں کسی اور کو،،،، مجھے اس عذاب سے نجات دے دیں۔۔۔۔ شاہ زر میں آپ کو اپنا خون معاف کرتی ہوں،،،، خدا کا واسطہ ہے مجھے مار ڈالیں۔۔۔ خدا کا واسطہ ہے آپ کو۔۔۔ خدا کا واسطہ۔۔۔۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

حیا کے لہجے میں اتنا درد تھا اتنی تڑپ تھی کہ شاہ زر کو لگا کسی نے اس کا وجود دہکتے ہوئے کونلوں کی بھٹی میں دھکیل دیا ہو

اور حیا کی التجاسن کر شاہ زر کی روح تک کانپ گئی

Posted On Kitab Nagri

"حیا"

شاہ زرنے بے اختیار ہو کر اسے پکارا
ذہن میں جیسے دھماکے ہو رہے تھے
تو کیا حیا کی حالت اس وجہ سے ایسی ہے؟

"حیا یہاں دیکھو میری طرف"

وہ اس کے کندھے پر سر رکھے لرز رہی تھی

شاہ زرنے ایک ہاتھ سے اس کا چہرہ تھام کر سامنے کیا ایک ہاتھ سے اس نے حیا کے ڈھال وجود کو تھاما ہوا تھا اور نہ
یقیناً وہ اب تک گر چکی ہوتی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

حیا نے نظر اٹھا کر دیکھا

آنسوؤں سے تر چہرہ اکپکپاتے ہونٹ، سوجی ہوئی آنکھیں جن میں غم کے سمندر سمائے ہوئے تھے

"میری صرف ایک ہی بیوی ہے اور وہ تم ہو، میں نے صرف تم سے شادی کی ہے بس"

حیا کی اندر کی سانس اندر اور باہر کی باہر رہ گئی وہ بے یقین آنکھوں سے دیکھنے لگی

Posted On Kitab Nagri

شاہ زرنے اس کی آنکھوں میں بے یقینی دیکھی

"میں سچ کہہ رہا ہوں"

انگوٹھے سے اس کے تھپڑ کی وجہ سے سرخ ہوتے رخسار کو سہلایا وہ حیا سے صرف تین انچ کی دوری پر تھا اس کی نیلی آنکھیں کسی بھی فریب سے پاک تھیں وہ جھوٹ نہیں بول رہا تھا

حیات کو کرنٹ لگا

چار لاکھ والٹ کا کرنٹ لگا

وہ ایک جھٹکے سے کھڑی ہوئی گھنٹوں سے ایک ہی پوزیشن میں شاہ زرنے کے پیروں پر بیٹھی تھی جھٹکے سے اٹھنے پر اچھا

خاصا لڑکھڑائی

زمین آسمان آنکھوں کے سامنے گھوم گئے

Posted On Kitab Nagri

"سنجھال کر"

حیا نے لمحے بھر میں خود کو سنبھالا بغیر کوئی جواب دیے نیچے کی طرف جانے لگی

"حیا میری بات تو سنو"

"حیا۔۔۔"

مگر وہ ان سنی کرتی سیڑھیاں اترنے لگی شاہ زہرا بھی اس کے پیچھے گیا

حیا کے ذہن میں دھماکے ہو رہے تھے

"میں نے اپنی حالت صرف ایک جھوٹ کی وجہ سے خراب کر لی۔۔۔۔ مطلب جس افیت اور عذاب سے گزر رہی ہوں وہ کوئی معنی نہیں رکھتا کیونکہ وہ جھوٹ تھا"

اس کے دماغ میں آتش فشاں بننے لگا اس نے نیچے اتر کر دیکھا کہ اشعر روتی ہوئی عانیہ کو بہلا رہا تھا اشعر کی بھی نظر اس پر پڑی حیا کے چہرے پر جو تاثرات تھے اشعر سمجھ گیا کہ آگے کیا ہونے والا ہے مگر اشعر تو اشعر ہے

Posted On Kitab Nagri

"اللہ کو مانو حیا اتنی رات ایسے ہی گھوم رہی ہو میری بیٹی پہلے ہی ڈری ہوئی ہے تم جیسی مخلوق کو دیکھ کر اور ڈر جائے گی"

اشعر کی بات پر حیا کے چہرے کے زاویے مزید بگڑے اس نے آگے بڑھ کر جھٹکے سے عانیہ کو اس سے لیا

عانیہ حیا کی گود میں آتے ہی چپ کر گئی

حیا نے آس پاس نظر دوڑائیں شاہ زرا اور اشعر کے دل فل سپیڈ میں دھڑکنے لگے

حیا نے پاس پڑا کالج کا ڈیکوریشن پیس اٹھایا اور پوری قوت سے اشعر کو دے مارا
اشعر ہمیشہ کی طرح اس وار سے بچ گیا عانیہ صاحبہ خوش ہو کر تالیاں بجانے لگی جیسے اس نے اس منظر کو بڑا
انجوائے کیا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"تمہارا دماغ جگہ پر ہے حیا"

اشعر نے بظاہر غصے سے کہا تھا مگر اندر سے دل چاہ رہا تھا یہیں پر بھنگڑا ڈالنا شروع کر دے

"دماغ تو اب جگہ پر آیا ہے، اب دیکھو تمہارا دماغ کیسے ٹھکانے لگاتی ہوں"

وہ لوگ کاریڈور میں کھڑے تھے ڈیکوریشن پیس ٹوٹنے کی آواز پر حور عین اور شانزل بھی کمرے سے باہر نکلے

Posted On Kitab Nagri

ہانیہ بھی باہر آئی

"ایسے ہی لگا لوگی اتنا آسان ٹارگٹ نہیں ہوں میں، اور یہ تم کس انداز میں بات کر رہی ہو" اشعر فل بحث کے موڈ میں تھا باقی سب ہونقوں کی طرح دونوں کو بحث کرتے دیکھ رہے تھے

"تمہیں ٹارگیٹ بناتی ہے میری جوتی، تم تو خیر مناؤ اشعر احمد، اور مجھ جیسی مخلوق سے کیا مطلب ہے تمہارا؟"

"تمیز سے بات کرو وودن بڑا ہوں تم سے، اور اپنے بارے میں تم زیادہ بہتر جانتی ہو"



اشعر کا جملہ حیا کو سلگا کیا

"ر کو تم"

حیا نے عانیہ کو حور عین کو تھمایا

"پکڑو اسے"

کہہ کر یہ جاوہ جا

Posted On Kitab Nagri

"اوہ خدا یا میں خواب تو نہیں دیکھ رہی، یہ ہماری حیا ہی ہے"
حور عین نے بے یقینی سے شانزل سے کہا

"پہلے مجھے یقین کر لینے دو پھر جواب دوں گا"
شانزل بھی بے یقین سا تھا

وہ وہی تھی، ہاں ویسی ہی تھی جیسی پہلی ملاقات میں ملی تھی

جمود ٹوٹا تھا

حیا چالیس سیکنڈ کے اندر واپس آئی اس کے ہاتھ میں دو اینیاں تھیں جو وہ پچھلے 6 مہینوں سے کھا رہی تھیں

"اسی وجہ سے تم کہہ رہے ہو نہ؟"

میں۔۔۔ پاگل۔۔۔ نہیں۔۔۔ ہوں۔۔۔ میں حیا ہوں، سمجھے؟"
حورین کے دل میں لڈو پھوٹنے لگے وہ حیا ہی تھی

Posted On Kitab Nagri

حیا نے ساری دوائیاں ڈسٹ بن میں پھینکی اور ہاتھوں کو جھاڑا

"بہت پاگل بنالیا مجھے"

حور عین کو تو سمجھ نہیں آیا راتوں رات ایسا کیا ہو گیا جو وہ لوٹ آئی ہے زندگی کی طرف

"اوہیلو تم تو پیدائشی پاگل ہو وہ تو دنیا جانتی ہے، میں تو تمہیں چڑیل کہہ رہا تھا"

ہیا مسکرائی جیسے کوئی بچے کی نادانی پر مسکراتا ہے

"تو اشعر احمد مجھے یہ بتاؤ تم نے تمہارا لپ ٹاپ کہاں رکھا تھا؟"

www.kitabnagri.com

اشعر ٹھٹھکا

"حیا کیا کیا ہے تم نے؟"

اب وہ حیا تھی اس سے ہر کام کی توقع رکھی جاسکتی تھی

Posted On Kitab Nagri

"میں تو پیدائشی پاگل ہوں مجھ سے تو کچھ بھی توقع رکھی جاسکتی ہے"

"حور دیکھو اسے بولو میرا لپ ٹاپ واپس دے دے"

اشعر نے حور عین کو گھسیٹا

"حیا دے دو اسے واپس"

"بالکل نہیں، مجھے بہت ہلکا لیا ہوا ہے سب نے، اب اپنی خیر منائیں"

کہتے ہوئے شاہ زر کے سامنے کھڑی ہوئی اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالی

"آپ سے تو بعد میں نمٹوں گی پہلے اشعر کو مزہ چکھالیا جائے"

حیا نے حور عین کی گود سے عانیہ کو لیا

www.kitabnagri.com

"چلو تمہارے باپ کا کچو مر بناتے ہیں"

عانیہ کو پتا نہیں کیا سمجھ میں آیا وہ کھلکھلا کر ہنسنے لگی

"چلو اشعر احمد میرے لیے مینگوشیک بناؤ اور بناتے ہوئے تمہیں کہنا ہے"

Posted On Kitab Nagri

'حیا خوبصورت اور عقلمند ہے میں پاگل اور بھوت ہوں'

ہانیہ کی توہنسی چھوٹ گئی

"آپی میں بھی چلونگی کیچن میں، بڑا مزہ آئے گا اس کی درگت بنتے دیکھنے میں"

اشعر پیر پٹختا ہوا کچن کی طرف چلا گیا

حیا حور عین کی طرف آئی

"بے فکر سو جاؤ، صبح بات ہوگی"

وہ مسکراتی ہوئی کچن میں چلی گئی شاہ زہر تھکن زدہ انداز میں سیڑھیوں پر ہی بیٹھ گیا وہ اتنی دیر میں تھک گیا تھا حیا کے غم اتنے بھاری تھے جس سے اس کے پیر تھک گئے

حور عین کمرے میں چلی گئی

شانزل شاہ زہر کی طرف آیا

Posted On Kitab Nagri

"خوش ہو جاؤ یا ر وہ نار مل ہو گئی ہے، تم تو سچ میں بہت فاسٹ فور ورڈ ہو، کاش کل رات والا ڈوز میں تمہیں بہت پہلے دے دیتا، ویسے سچ بتاؤ کوئی اظہار محبت ہوایا نہیں؟"۔

شانزل کی بات پر شاہ زرنے گھور کر دیکھا

"اس نے میری پناہ میں کم از کم 5 پر یہ بات کہی کہ وہ حور سے بہت محبت کرتی ہے"

شانزل کا قہقہہ فضا کو معطر کر گیا

"تم اسی لائق ہو، شاہ زر جہانزیب اب اپنی خیر مناء، چلو تم سوچو کہ اپنی بیوی کو کیسے بینڈل کرو گے میں چلا سونے"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

شانزل جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا حور عین چینخ مارتی ہوئی اسکے سینے سے آ لگی یقیناً وہ بہت خوش تھی
 "اوہ،،،،، شان تھینکیو۔۔۔ تھینکیو ویری ی ی ی ی ی۔۔۔۔۔" مچ
 اسکی خوشی لہجے سے چھلک رہی تھی۔

شانزل نے اسکا چہرہ تھام کر اوپر کیا سبز آنکھیں خوشی سے لبریز تھیں اس سے بھی زیادہ حسین منظر ہو سکتا ہے

Posted On Kitab Nagri

"خوش؟"

"میں بیان نہیں کر سکتی کہ میں کتنی خوش ہوں"

شانزل فرط جذبات سے اسے بانہوں میں سمیٹنے کے بعد بیڈ پر لٹایا۔

حور عین نے اسکا بازو سیدھا کر کے سر رکھ دیا

شانزل اسکی اس ادا پر فریفتہ ہی ہو گیا اور اسکی پیشانی عقیدت بھرے لمس سے معطر کر دی

"ایسے ہی خوش رہا کرو میری جان"

"شان آپ بہت بہت بہت بہت زیادہ والے اچھے ہیں"

شانزل چونکا وہ ہمیشہ سے حور عین کی محبت محسوس کرتا آیا تھا مگر اپنے لئے کبھی بھی تعریفی جملے نہیں سنے تھے

ابھی وہ پہلے جھٹکے سے ہی نہیں سنبھلا تھا کہ حور عین نے شانزل کے رخسار چومے

"خدا یا حور یہ تم ہی ہونا؟"

حور عین کھلکھلائی اور اس کے سینے پر سر رکھ لیا

Posted On Kitab Nagri

شانزل ہکا بکارہ گیا اس کی رخصتی کو ایک سال ہو گیا تھا مگر اب بھی حور عین شرمائی سی رہتی تھی، رفاقتوں کے لمحوں میں وہ سمٹ کر شانزل میں پناہ ڈھونڈتی تھی

اسے پتا تھا وہ اس سے محبت کرتی ہے مگر وہ اب بھی اس سے شرماتی تھی

اگر کچھ سیکنڈ اسے یک ٹک دیکھنے لگتا تو پزل ہو جاتی

اسے سوچوں کے بھنور سے حور عین کی آواز نے نکالا

"شان"



"جی جان شان"

حورین نے سراٹھا کر دیکھا

"آپ دنیا کے ہیپی ہسپیٹ ہسپینڈ ہے"

Posted On Kitab Nagri

شانزل نے دل تھام لیا

"کچھ تو خیال کرو حور، میرا نازک سادل ایک ساتھ اتنے جھٹکے برداشت نہیں کر پائے گا"

"ایویں یہ دل میرا ہے بلکہ آپ پورے کے پورے میرے ہیں"

شانزل نے بغور اس کے جھلملاتے چہرے کو دیکھا اور بے اختیار بہت ملائمت سے اس کے ہونٹ چومے تھے پہلی مرتبہ حورین جھجک کر پیچھے نہیں ہٹی تھی پلکیں جھکا کر فرار نہیں چاہی، کتر اکر موضوع تبدیل نہیں کیا بلکہ آنکھوں میں آنکھیں ڈالے بہت محبت سے اسے دیکھ رہی تھی

"آپ میرے لئے کیا ہے میں آپ کو بتا نہیں سکتی، آپ میرے لئے سب کچھ ہیں، میں آپ سے بہت محبت کرتی ہوں"

وہ کہہ کر کھلکھلائی اور پھر شانزل کے دونوں رخسار چومے اور کہا

"I love u the most"

شانزل کی روح اندر تک شاد ہو گئی

Posted On Kitab Nagri

محبوب سے اظہار محبت سننا ہر کسی کے نصیب میں نہیں ہوتا مگر شانزل ابراہیم بہت خوش نصیب تھا حور عین نے رخصتی کے دوسرے دن شانزل سے کہا تھا کہ وہ اس کے لئے نعمت ہے مگر اظہار محبت نہیں کیا تھا

"and I ishq u the most"

شانزل نے اسی لہجے میں جواب دیا اسے اثنا میں اذان ہونے لگی

"چلو میں نماز پڑھ آؤں پھر اس کا ثبوت بھی دوں گا"

اس کی ذومعنی بات پر حور عین کے گال گلابی ہوئے

"جلدی سے ہٹو میرا ایمان خراب کر رہی ہو تم"

"آپ کتنے بے شرم ہیں شان"

www.kitabnagri.com

"میری بے شرمیاں تو تم پچھلے ایک سال سے دیکھ رہی ہوں جان، نماز پڑھ کے آنے دو پھر۔۔۔۔۔"

"اچھا جائیں نا باقی کی باتیں آکر کرے گا"

حور عین نے فوراً اس کی بات کاٹ کر کہا

Posted On Kitab Nagri

"خیر۔۔ آکر تو میں بات کرنے کا ارادہ بالکل نہیں رکھتا"
حور عین نے اسے گھور کر دیکھا مگر زیادہ دیر نہ دیکھ سکی اور گردن جھکا کر مسکرا دی



آذان کی آواز پر شاہ زہی چکن کی طرف بڑھا

"حیا آؤ نماز پڑھ لیں"

"جی" وہ اٹھنے ہی لگی کہ عانیہ صاحبہ بول پڑی

www.kitabnagri.com

"پھتو"

اس نے اپنی زبان میں پھوپھو کو پھتو بنادیا اور اپنی بانہیں پھیلا دیں تاکہ وہ اسے بھی اٹھالے

اشعر اور ہانیہ چونک گئے

Posted On Kitab Nagri

"لوجی بچے عموماً پہلے امی ابو کہتے ہیں انہیں دیکھو پہلا لفظ بولا بھی تو کیا؟ پھٹو، ہانیہ میں تمہیں خبردار کر رہا ہوں ایک گھنٹے میں اس نے ہماری بچی کو قابو کر لیا ہے"

اشعر نے پھر حیا کو سلگایا

"یہ میری بیٹی ہے سمجھے، میرا پیارا بچہ"

کہہ کر ہی عانیہ کے گال چومے اور باہر نکل گئی

آج سبھی نے شکرانے کے نوافل ادا کئے تھے حیا کی واپسی پر خوشی منائی تھی

شاہ زرنے سلام پھیرا تو دیکھا حیا دعا مانگتے مانگتے جا نماز پر ہی سو گئی تھی

www.kitabnagri.com

شاہ زرنے ایک گہری سانس خارج کی

حیا کو دیکھ کر کوئی اندازہ نہیں لگا سکتا تھا کہ اچھلتی کودتی واویلا مچاتی حیا کے سینے میں کتنے غم تھے

تیری آزمائشوں سے ہوں بے خبر

Posted On Kitab Nagri

یہ میری نظر کا قصور ہے
تیری راہ میں ہر قدم
کہیں عرش ہے کہیں ظہور ہے

شاہ زرنے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے



یہ بجا ہے مالک دو جہاں
میری بندگی میں فتور ہے
یہ خطا ہے میری خطا مگر
تیرا نام بھی تو غفور ہے
تو بخش دے میرے سب گناہ
تو رحیم ہے تو غفور ہے

اس نے احتیاط سے حیا کو اٹھا کر بیڈ پر لٹایا اس وقت اسے لگا اس کے اعصاب جواب دے جائیں گے

Posted On Kitab Nagri

اس نے سوچا تھا اس کے سینے میں جو غم کا سمندر موجزن ہے حیا کے غم اس میں چند قطرے ہی اضافہ کریں گے مگر وہ خود اپنے سینے میں غم کی سناٹیاں لیے پھر رہی تھی جس سے شاہ زمر کی دل کی دنیا میں ایک بار پھر طوفان اٹھا تھا

غم بہت بھاری ہوتے ہیں اتنے بھاری کہ ان کے بوجھ تلے انسان دب جاتا ہے

حیا کے جملے اسکی سماعت میں ہتھوڑے کی مانند برس رہے تھے ایک بوجھ سا سینے پر محسوس ہو رہا تھا اسکی آزمائشیں، اسکے غم، اس نے ہاتھ پھیلا کر اپنی ہتھیلیوں کو غور سے دیکھا کیا کوئی سکون کی لکیر بھی تھی ان ہتھیلیوں میں؟

اس نے بالوں میں ہاتھ پھیر کر خود کو پر سکون کرنا چاہا

بے چینی ہی بے چینی تھی

تبھی کسی نے اسکی پشت پر پیشانی ٹکائی

اور اسکے جلتے ہوئے دل پر ہاتھ رکھا

"تھک گئے ہیں؟"

حیا کے لہجے میں نیند کی رمت تھی

شاہ زمر نے گردن جھکالی اور حیا کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیا

کچھ لمحے خاموشی کے نظر ہوئے شاید دونوں کے پاس الفاظ نہیں تھے

Posted On Kitab Nagri

شاہ زر کو احساس ہوا وہ خواہ مخواہ اپنی وجہ سے حیا کی نیند میں خلل ڈال رہا ہے اسے لگا تھا وہ خود ہی لیٹ جائے گی مگر ایسا نہیں ہوا

بل آخر اس نے پلٹ کر حیا کو لٹا کر کمفرٹ اور ڈھایا اس دوران اسے دیکھنے سے مکمل گریز کیا اسے پتہ تھا اسکی اندرونی کیفیت آنکھوں سے جھلک رہی ہے

اسکا ارادہ باہر جانے کا تھا مگر حیا نے اسکا ہاتھ پکڑ کر ناکام بنا دیا کچھ کہا نہیں مگر پلکوں کی ایک جنبش کا اشارہ کافی تھا شاہ زر نے تھکن زدہ انداز میں اپنا سر اسکے کاندھے پر رکھ دیا اور آنکھیں موند لی حیا نے بھی پرسکون ہو کر آنکھیں موند لی دونوں ہی کو اس وقت نیند کی اشد ضرورت تھی

رات سبھی نے جاگ کر گزاری تھی اسی لیے سبھی دیر سے اٹھے حیا جب نیچے آئی تو حور عین اور ہانیہ ناشتہ بنانے میں مصروف تھیں

www.kitabnagri.com

عانیہ ڈاننگ ٹیبل پر بیٹھی پلیٹ سے ڈھول بجا رہی تھی اس نے حیا کو دیکھتے ہی پلیٹ چھوڑ دیں اور

"پھتو" کا نعرہ لگاتے ہوئے بائیں پھیلا دیں

Posted On Kitab Nagri

حیا نے پھتو کا بچہ کہتے ہوئے اسے گود میں اٹھالیا

"یہ تو تمہاری دیوانی ہو گئی ہے"

حور عین نے حیا کو چھیڑا

"ہاں تو ہر کوئی حدید کی طرح بے وفا نہیں ہوتا"

وہ حیا تھی باتیں اسی لہجے میں لوٹانے والی

"ویسے حیا۔۔۔ سچ بتاؤ کل رات ایسا کیا ہوا تھا یا پھر مجھے یہ پوچھنا چاہیے کہ شاہ نے ایسا کیا کیا کہ۔۔۔۔۔"



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"بکومت"

حور عین نے حیا کی بات کاٹی

حور عین دبی دبی مسکان سمیت اسکے پاس والی کرسی پر بیٹھی

"بتاؤ نہ یار مجھ سے کیا شرمانا"

Posted On Kitab Nagri

"جیسا تم سوچ رہی ہو ویسا کچھ بھی نہیں کیا تھا"

حیا نے تپ کر کہا تو حور عین سنجیدہ ہوئی

"حیا دیکھو شاہ میرے بھائی سہی مگر تمہیں ان سے جو بھی شکایت ہے مجھے بتا سکتی ہو"

حیا تو جھنجھلا گئی

"تو کان کھول کر سن لو حور عین شانزل ابراہیم تمہارے بھائی شاہ زر جہانزیب جو کہ میرے شوہر کے عہدے پر

فائز ہیں، انتہائی ان رومنٹک اکھڑ اور روکھے مزاج کے شوہر ہیں"

باہر کھڑا جو یہ سوچ رہا تھا کہ وہ یقیناً ساری خطائیں گنوائے گی مگر وہ بھول گیا تھا اسے ہر الٹی بات کی امید رکھی

جاسکتی تھی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

حور عین کھلکھلائی

"شرم کرو لڑکی"

"تمہیں ہی شوق تھا شکایتیں سننے کا"

Posted On Kitab Nagri

اس نے سچ ہی کہا تھا اسے اب کوئی شکایت نہیں تھی اس کے لئے صرف اتنا ہی کافی تھا کہ وہ صرف اس کا ہے، اس کی روح کے سکون کے لیے یہ بہت تھا

شاہ زرگلا کنکھار کر اندر داخل ہوا سب ناشتہ وغیرہ میں مصروف ہو گئے شاہ زراور شانزل آفس کے لیے نکلے

ڈور بیل کی آواز پر حیانے دروازہ کھولا سامنے موجود ہستی کو دیکھ کر وہ گنگ رہ گئی

"ابو آپ؟"

سامنے زمان عبیر بھی اسے دیکھ کر چونک گئے

"تم واپس کب آئیں؟"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"میں؟"

"ہاں تم"

"آپ اندر آئیں"

Posted On Kitab Nagri

اندر آنے کے بعد انہوں نے پھر پوچھا

"تم کل کہاں گئی تھی؟ اور کب واپس آئیں؟"

"میں کل رات نوبے واپس آگئی تھی"
جان کر پہلا سوال نظر انداز کیا اپنی ذات کا تماشا کم از کم ان کے سامنے نہیں لگا سکتی تھی

"کہاں ہے وہ ناہنجار"
وہ دھاڑے تھے ان کی دھاڑ پر سبھی ہال میں آگئے وہ جارحانہ انداز میں اشعر کی طرف بڑے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"تم نہ عقل انسان، تم بتا نہیں سکتے تھے یہ واپس آگئی ہے ہاں؟"
حیائے نا سمجھی سے دونوں کو دیکھا

"میں کل سے لے کر ابھی تک خوار ہو رہا ہوں رات بھر پاگلوں کی طرح پولیس کے ساتھ سڑکیں ناپ رہا ہوں،
کل تو گھر آ کر اتنی باتیں سنا کر گئے تھے تم سے یہ نہیں ہوا کہ فون کر کے بتا دو کہ یہ واپس آگئی"
حیا ہکا بکا کھڑے سن رہی تھی

Posted On Kitab Nagri

"مجھے کیسے پتہ ہوتا کہ آپ کو 24 سال بعد میری دھمکیوں کی وجہ سے بیٹی یاد آجائے گی ویسے آپ کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ جا کر اپنے بیٹے کو یہ خبر کر دیں حیا شاہ زراپنی زندگی میں خوش ہے، اللہ کے فضل سے اسکا شوہر اس کا بہت خیال رکھتا ہے، عاطف زمان کا منصوبہ بری طرح سے ناکام ہو چکا ہے"

حیا چونکی تو کیا وہ جانتا تھا

"کون سا منصوبہ؟"

زمان عبیر نے پوچھا

"کبھی آپ نے اپنی بیٹی سے نفرت کرنے کے علاوہ اپنی بیٹی کی تربیت پر دھیان دیا ہوتا تو یہ سوال نہ پوچھنا پڑتا، اپنے بیٹے سے جا کر یہ بھی کہہ دیجئے گا کہ ہر شوہر زمان عبیر جیسا درندہ نہیں ہوتا کچھ شوہر شادی کے بعد بیوی کو بیوی کا درجہ بھی دیتے ہیں"

"زبان کو لگام دو اشعر احمد"

اشعر ویڈیو کے بارے میں جانتا تھا

حیا کی سوچ کی سوئی وہیں اٹکی ہوئی تھی

Posted On Kitab Nagri

"میری بات ختم نہیں ہوئی آپ اپنے بیٹے سے جا کر یہ بھی کہیے گا کہ سارے بھائی عاطف زمان جیسے بہن کی عزت پر ہاتھ ڈالنے والے نہیں ہوتے، بہن کا گھر توڑنے والے نہیں ہوتے، کچھ بھائی شانزل ابراہیم اور اشعر احمد جیسے بھی ہوتے ہیں، خیر۔۔۔۔۔ ہماری بے خبری میں وہ اتنا آگے بڑھ گیا مگر اب اگر دوبارہ اس نے میری بہن کا گھر توڑنے کی کوشش کی تو میں اس کا منہ توڑ دوں گا"

سبھی ساکت کھڑے اشعر کے نئے روپ کو دیکھ رہے تھے تبھی لان میں گاڑیوں کی آواز آئی ہے
حیا نے باہر جھانکا طمینان سے واپس آئی

"حور ذرا کمرے میں آؤ مجھے تم سے بات کرنی ہے"

حور عین نے سمجھ کر سر ہلایا اور کمرے کی طرف بڑھی اشعر اور زمان عبیر اس دوران ایک دوسرے کو ایسے گھور رہے تھے جیسے سالم نگلنے کا ارادہ ہو

www.kitabnagri.com

جیسے ہی حور عین کمرے میں داخل ہوئی حیا نے کہا

I am sorry hoor

حور عین کچھ سمجھ پاتی اس سے پہلے حیا نے باہر نکل کر دروازہ لاک کر دیا

Posted On Kitab Nagri

"حیادروازہ کھولو،،،،حیا،،،کون آیا ہے باہر"

حیاد وڑتی ہوئی ہال میں آئی

"اشعر تم فوراً شانزل بھائی اور شاہزر کو فون لگاؤ ان سے کہو کہ باہر حیات سکندر آیا ہے، ہانیہ تم عانیہ کو لے کر کمرے میں جاؤ اور خبردار جو کسی نے حور کے کمرے کا دروازہ کھولا"

کہتے ہوئے وہ تیزی سے اپنے کمرے کی طرف دوڑی حیات سکندر آیا ہے سن کر سب ہی بوکھلا گئے اور فوراً ہدایت پر عمل کرنے لگے

کچھ سیکنڈ میں حیا واپس آتی نظر آئی دوڑتی ہوئی دروازے کی طرف جا رہی تھی اس کے ہاتھ میں گن تھی

"تم کیا پاگل پن کرنے جا رہی ہو"

اشعر برہم ہوا

"جو میں کرنے جا رہی ہوں مجھے کرنے دو"

Posted On Kitab Nagri

حیا میری شانزل بھائی سے بات ہوئی ہے وہ آرہے ہیں

اتنے میں ڈور بیل بجی

یقیناً حیات سکندر ہی تھا

"ایک دم خاموش اشعر احمد میرے پاس بحث کا وقت نہیں ہے اور خبردار جو تم باہر آئے"

کہہ کر ہی دروازے کی طرف جانے لگی تو اشعر نے اسکا بازو تھام لیا

"میں تمہیں نہیں جانے دوں گا"

"مجھے کچھ نہیں ہوگا، اشعر یہاں وہ مجھ سے بدلہ لینے نہیں آیا ہے حور کو اندر رہنے دینا"

ایک مرتبہ پھر فضا میں ڈور بیل کی آواز گونجی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"میرا ہاتھ چھوڑو اشعر احمد"

حیا غرائی تھی

"میں نہیں چھوڑوں گا"

اس نے ایک ایک لفظ پر زور دے کر کہا اور پھر کیا تھا حیا نے پوری قوت سے دوسرا ہاتھ گھما کر تھپڑ جڑ دیا تھا اسے

Posted On Kitab Nagri

"حور کی جان خطرے میں ہے، اب اگر تم نے مجھے روکا تو حیات سکندر مجھے نقصان پہنچائے یا نہ پہنچائے میں خود کو شوٹ کر لوں گی"

کہہ کر حیات نے جھٹکے سے ہاتھ چھڑا کر دروازہ کھولا اور باہر نکل کر دروازے کو بند کر دیا ایک زوردار دھک حیات سکندر کو مارا

"میری بات۔۔۔"

اسنے حیات سکندر کی بات درمیان سے کاٹ دی



"تم مجھے جانتے نہیں ہو حیات سکندر"

www.kitabnagri.com

حیات نے اسکے سر پر گن تان دی

"ابھی فوراً چلے جاؤ"

"مجھے صرف حور عین۔۔۔۔۔"

اس کی بات پر حیات نے دانت پیسے

Posted On Kitab Nagri

"اپنی زبان سے میری حور کا نام مت لو، شاہ زراور بھائی تمہارا انتظام بعد میں کریں گے اگر تم نے میری حور کے بارے میں سوچا بھی تو عبرت کا نشان بنادوں گی، یہ محض دھمکی نہیں ہے میں ایسا کر بھی سکتی ہوں، یقیناً جانو مجھے اپنی جان کی ذرا بھی پروا نہیں ہے ابھی کی ابھی دفع ہو جاؤ"

حیات سکندر نے ایک گہری سانس لی اور ایک قدم آگے بڑھا

ایک لمحے غور سے حیا کی آنکھ میں دیکھا
جہاں ضد ہلکورے لے رہی تھی

حیات سکندر نے ایک گہری سانس خارج کی اور پلٹ کر چلا گیا۔ حیا کے لیے یہ تعجب کی بات تھی کہ وہ بغیر کسی جھجھکی کے چلا گیا۔

وہ وہیں دہلیز پر بیٹھ گئی۔ حیات سکندر سے کچھ بعید نہ تھی کچھ بھی ہو سکتا تھا۔ جب شانزل کی مر سیڈیز اندر آئی تب حیا کی جان میں جان آئی۔

www.kitabnagri.com

"اوہ بھائی خدا کا شکر ہے آپ آگئے۔"

"کیا ہوا؟ کہاں ہے حیات سکندر؟ تم۔۔۔ تم باہر کیوں بیٹھی ہو؟" شانزل آتے ہوئے شانزل نے جتنے سوال منہ میں آئے پوچھ لیے۔

Posted On Kitab Nagri

سب ٹھیک ہے حور اندر ہے۔ "آگے کچھ بھی سنے بغیر شانزل اندر چلا گیا۔ کمرے سے حور کی آواز آرہی تھی حیا بھی اندر چلی آئی۔ پیچھے سے شاہ زرخواس باختہ سا اندر داخل ہوا۔ شانزل نے آگے بڑھ کر کمرے کا دروازہ کھولا۔ حور عین تو چونک گئی۔

"آپ کب آئے؟! ایک منٹ تم نے مجھے اندر لاک کیوں کیا؟"

"وہ۔۔۔ وہ۔۔۔" حیا کچھ جواب دیتی اس سے پہلے ہی زمان عبیر بول اٹھے۔

یہ ہو کیا رہا ہے سب ان کی موجودگی کو فراموش کر چکے تھے۔

"خیر جو بھی ہو رہا ہو، ایک بات میری کان کھول کر سن لو اشعر دوبارہ میرے گھر اس کے تعلق سے "انہوں نے انگلی سے حیا کی طرف اشارہ کیا۔ "کوئی بھی دھمکی دینے کی کوشش مت کرنا آئی سمجھ اب اس کی شادی ہو چکی ہے۔ اب یہ ہماری ذمہ داری نہیں ہے۔" حیا کے چہرے پر سایہ لہرایا جسے صرف شاہ زرخ نے محسوس کیا۔ اشعر استہزائیہ ہنسلا۔

"حیا کی ذمہ داری لینے کی آپ کی اوقات ہے کیا؟" اس نے بہت سخت بات کہہ دی تھی۔ زمان عبیر کے چہرہ کا رنگ سرخ ہو گیا۔ وہ اسے تھپڑ مارنے کے لیے آگے بڑھے ہی تھے جب حیا درمیان میں آگئی۔

"بس کیجیے تماشا لگانے سے کیا حاصل ہوگا لیکن آپ کا بہت ساقیمتی وقت ضائع ہو چکا ہے۔"

"اس سے پہلے مجھے تمہیں تھپڑ لگانا چاہیے مجھے تمہاری وجہ سے کل تک جو لڑکا میرے سامنے آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتا تھا آج سراٹھائے کھڑا ہے۔ صحیح کہتی ہے نائلہ بہت ڈھیٹ اور کپٹی ہو تم۔"

"اب آپ حد سے گزر رہے ہیں۔" شانزل کی برداشت یہیں تک تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"ریلیکس بھائی یہ سب تو مجھے پتا ہے کوئی نئی بات کیجئے۔" پہلا فقرہ شانزل سے کہہ کر باقی کا جملہ زمان عبیر سے کہا۔

"تم چپ کرو۔" اشعر نے حیا کو ڈپٹا۔

"آپ برائے مہربانی یہاں سے تشریف لے جائیں۔" وہ وہاں سے تن فن کرتے چلے گئے۔

"تم یہ گن لے کر کیوں کھڑی ہو؟" حور عین نے پوچھا۔

"حیات سکندر کیوں آیا تھا؟" شانزل نے سوال کیا۔

"واٹ حیات سکندر آیا تھا!"

"تم نے مجھے تھپڑ مارا ہے۔" اشعر کا تور و ناہی الگ تھا۔

"تمہارے ابو کیوں آئے تھے؟" سب ایک ساتھ بول رہے تھے۔ گھر کم اور مچھلی بازار زیادہ لگ رہا تھا۔ شاہ زر کا

ضبط جواب دے گیا

"چپ!!" سب ایک دم چپ ہو گئے۔

"بیٹھو سب" سب ایک ایک کر کے صوفے پر بیٹھ گئے۔

"حیات سکندر کا کیا معاملہ ہے؟" شاہ زرنے پوچھا تو اشعر نے الف سے ے تک ساری کہانی سنادی۔ باقی کہانی حیا

نے پوری کی۔

تم۔۔۔ تم تھپڑ کھاؤ گئی مجھ سے۔ تم نے اتنا بڑا قدم اٹھایا اگر تم بھول گئی ہو تو یاد دلا دوں پر سوں رات کو عزیر

حیات کا چہرہ تیزاب سے جھلس گیا تھا تمہیں اندازہ ہے وہ کیا کر سکتا تھا اف خدا کتنی احمق ہو تم!" حور عین تو حیا پر

برس پڑی۔

Posted On Kitab Nagri

"لیکن اگر حیات سکندر نے کوئی نقصان نہیں پہنچایا تو آیا ہی کیوں تھا؟" شانزل نے ذہن میں کلبلا تے سوال کو زبان دی۔

"معافی مانگنے" شاہ زر کی بات سب کو ساکت کر گئی۔ "کل صبح حیات سکندر آفس آیا تھا مجھ سے بھی معافی مانگی کہہ رہا تھا عذیر حیات کی حالت اس کے گناہوں کی وجہ سے ایسی ہوئی ہے میں نے صرف خاموشی سے اس کی بات سنی حقیقت میں مجھے اس پر بھروسہ نہیں ہے۔"

"ٹھیک ہے میں سکیورٹی بڑھوا دیتا ہوں" شانزل میں پر سوچ انداز میں کہا۔

"ہانیہ سامان باندھو ہم ابھی نکل رہے ہیں۔" اشعر کہہ کر اٹھا اور اپنے کمرے میں جانے کے لیے سیڑھیاں چڑھنے لگا۔ اور حیا اس کے پیچھے۔

"اوائے تمہیں بیٹھے بٹھائے کون سے کیڑے نے کاٹ لیا کو یار۔" وہ لوگ آدھی سیڑھيوں پر کھڑے تھے۔
"تم نے مجھے تھپڑ مارا ہے حیا" اشعر نے جیسے یاد دلایا۔

"تم تو بچپن سے ہی مجھ سے تھپڑ کھاتے آئے ہو۔"

"میں بحث نہیں کروں گا۔ میں جارہا ہوں حیا سے روکنے کے لیے آگے بڑھی جب اس کا پیر پھسلا۔ بے اختیار اس کے منہ سے چیخ نکلی۔ حور عین دہل کر آگے بڑھی۔ شاہ زر کا دل اچھل کر حلق میں آگیا۔ وہ تو اشعر نے برق رفتاری سے اسے تھام لیا ورنہ وہ ایک بار پھر بری طرح گرتی۔ حور عین نے دل تھام لیا۔ حیا بھی ایک لمحے کے لئے ڈر گئی۔

"وہیں سے ایک تھپڑ لگاؤں اس کے اشعر اتنی بڑی ہو گئی ہے لیکن سیڑھی چڑھنے کی تمیز نہیں ہے اسے۔"
حور عین بھنا گئی۔ حیا وہی سیڑھیوں پہ پلائی مار کر بیٹھ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"سب سے پہلے ڈیسا بیڈ کر لو کون کس کو کتنے تھپڑ مارے گا"

"اشعر تمہیں عقل سے کام لینا چاہیے یہ کونسا طریقہ ہے آرام سے بیٹھ کر انسانوں کی طرح بات کرو۔" شانزل نے اشعر کو گھر کا وہ شرمندہ سا ہو گیا۔

"اس کے پاس عقل ہوگی تو عقل سے کام لے گاناں!" حیا کی بات پر اشعر کی ساری شرمندگی اڑن چھو ہو گئی۔
تم تو چپ ہی بیٹھو

"کیوں چپ بیٹھوں؟ تم زمان ہاؤس کیوں گئے تھے ہاں؟ کیوں وہاں پر میرا تماشا لگانے گئے تھے؟!" اشعر بھی وہیں سیڑھیوں پر بیٹھ گیا۔

میں وہاں پر تمہارا تماشا لگانے نہیں گیا تھا انہیں آئینہ دکھانا از حد ضروری تھا تاکہ وہاں سے دوبارہ کوئی ایسی حرکت نہ ہو حالانکہ یہ کام تمہارا تھا لیکن تم حیا ہو بالکل غیر متوقع قسم سے جب تمہاری حالت کی وجہ معلوم ہوئی تو دل چاہا کہ دو تھپڑ تمہیں لگاؤں یہ تمہارا کام تھا کہ عطف زمان کا حشر حشر کر دو مگر نہیں تم تو دیو داس کی لیڈر زورژن بن کر بیٹھ گئیں۔ اوپر سے تم جب ہوش میں آئی تو تم نے شاہ زربھائی کو فون کیا حیا کو فون کیا مگر مجھے نہیں کیا میں پاگلوں کی طرح تمہارے گھر کے چکر لگاتا رہا مگر تم نے نوکروں سے کہہ دیا کہ کوئی بھی آئے تو کہہ دینا کہ حیا گھر پر نہیں ہے کیوں؟ تم لاوارث نہیں ہو حیا۔۔۔ کم از کم جب تک میں زندہ ہوں تب تک تو نہیں ہو۔ ہم دونوں بچپن سے ساتھ ہی بچپن سے ایک دوسرے کا ہر راز جانتے ہیں۔ میں نے تم سے کبھی کچھ نہیں چھپایا تو تم نے مجھ سے باتیں کیوں چھپائیں۔ تم بس ایک بار مجھے آواز دیتی کیا میں نہیں آتا یہ مسئلہ بہت بہتر طریقے سے تحمل کے ساتھ حل ہو سکتا تھا۔ مگر تم انتہا کی جذباتی ہو تم مجھ سے کہہ کر تو دیکھتیں تم مجھے صرف غصہ نکالنے کے لیے بلاتی ہو

Posted On Kitab Nagri

کیوں؟ میں تمہیں بیوقوف نظر آتا ہوں؟" عشر کی بات پر حیانے مسکراہٹ روک کر پورے شد و مد سے اثبات میں سر ہلایا۔ وہ جو اتنی جذباتی تقریر کر رہا تھا۔ جھنجلا گیا۔

"دفع ہو جاؤ حیا کی بچی لعنت ہو مجھ پر جو ہر دفعہ مار کھانے کے بعد تمہارے پاس دوبارہ آ جاتا ہوں۔" ہاں تو کیوں آئے ہو

نہیں آؤں گا اب

اور اگر آئے تو حیانے جیسے چلینج کیا۔

"تو مجھ سے بڑا بے وقوف اس دنیا میں کوئی نہ ہوگا۔ چاہے تم کتنی ہی تکلیف میں کیوں نہ ہو۔" وہ کہہ کر اٹھ کھڑا ہوا۔

"جاؤ جاؤ۔" حیانے بھی کہا اور اٹھ کھڑی ہوئی مگر کراہ کر دوبارہ بیٹھ گئی۔ حشر نے پلٹ کر دیکھا کہ وہ پیر پکڑے بیٹھی تھی۔ وہ فوراً اس کے پاس آیا۔

"کیا ہوا ہے؟ پیر دکھاؤ!" بچے میں تشویش تھی۔ حیا سراٹھا کر مسکرائی اور ہانک لگائی۔

"ہانیہ ذرا دنیا کے سب سے بڑے بیوقوف کا نام تو بتاؤ۔" سب ہی ہنس پڑے۔

"اشعر احمد" ہانیہ نے بھی اسی لہجے میں جواب دیا۔ اشعر نے حیا کی شرارت سمجھ کر پہلے تو اسے گھورا مگر پھر خود بھی ہنسنے لگا۔

"تف ہے تم پر اشعر احمد" خود کو ملامت کی۔

"چلو بھائی زوروں کی بھوک لگی ہے میں کھانا آرڈر کرتا ہوں۔" شانزل کہہ کر کھانا آرڈر کرنے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

دوپہر کا کھانا بہت خوشگوار ماحول میں کھایا گیا۔ حور عین کھانا کھا کر اٹھی ہی تھی کہ اسے زور کا چکر آیا۔ حیا نے گرنے سے پہلے اسے تھاما لیکن وہ حواس کھو چکی تھی۔

اس سے پہلے کہ وہ دونوں زمین بوس ہوتیں۔ شاہ زور اور شانزل ان کی طرف بڑھے۔
"حور آنکھیں کھولو حور" شانزل نے اور بے چینی سے پکارا۔ اسے دیکھ کر تو حیا بھی سفید پڑ گئی۔
"میری حور شاہ زور۔" شاہ زور نے اس کا ہاتھ پکڑ کر تسلی دی۔

"اشعر فوراً ڈاکٹر کو فون کرو۔ شانزل تم صنم کو کمرے میں لے کر چلو۔" کمرے میں جانے کے بعد چہرے پر پانی کے چھینٹے مارے۔ حور عین نے آنکھیں کھولیں تو سب کی جان میں جان آئی۔

"ٹھیک ہوں میں" حور عین نے تسلی دینی چاہی لیکن نقاہت محسوس ہو رہی تھی۔ شانزل نے اس کا ہاتھ تھامے رکھا تھا جیسے چھوڑے گا تو وہ کہیں چلی جائے گی۔ اتنے میں اشعر ڈاکٹر کے ساتھ داخل ہوا۔

"آپ لوگ ذرا باہر جائیں میں چیک کر لوں" ڈاکٹر پیشہ وارانہ انداز میں کہہ رہی تھی جسے سن کر حیا کا منہ بن گیا لیکن وہ سب کے ساتھ باہر آ گئی۔ پریشان تو سب ہی تھے مگر جتنی دیر ڈاکٹر چیک اپ کر رہی تھی حیا جلے پاؤں کی بلی بنے یہاں سے وہاں گھوم رہی تھی۔ عانیہ جو کہ اشعر کی گود میں تھی۔ توجہ نہ ملنے پر رونے کی تیاری کرنے لگی۔ اشعر اسے بہلانے لگا تبھی دروازہ کھلا ڈاکٹر نے مانوا ندر آنے کی اجازت دے دی۔ سب ہی اندر داخل ہوئے۔

Posted On Kitab Nagri

"پریشانی کی بات نہیں ہے شی از پر یگنٹ۔ اس کنڈ لیشن میں ایسا ہو جاتا ہے اٹس نارمل۔" ڈاکٹر نے جیسے کوئی بم پھوڑا تھا۔ شانزل کے چہرے پر طمانیت بھری جاندار مسکراہٹ نے احاطہ کیا۔ سبھی کے چہرے کھلے۔ حیا کو چند لمحوں بعد ہوش آیا تھا جیسے ہی اسے ہوش آیا۔ اسے سمجھ ہی نہیں آیا کہ کیسے ری۔ ایکٹ کرے۔ اس نے ایک زور دار چیخ ماری۔

"آآآ۔۔۔" اور حور عین سے لپٹ گئی اور اپنے مخصوص انداز میں چٹا چٹ اس کے دونوں رخسار چوم لیے۔ حور عین جو سب کی موجودگی کی وجہ سے زورس ہو رہی تھی۔ حیا کی حرکت پر مزید سرخ ہو گئی۔ اور پھر پتہ نہیں عانیہ کو کیا سوچھی کہ اس نے ایک زوردار چیخ ماری۔ جی ہاں آپ صحیح سمجھ رہے ہیں۔ اس نے حیا کو کاپی کرنے کی کوشش کی تھی۔ چونکہ وہ اس وقت اشعر کی گود میں تھی۔ اسی لیے اس نے اشعر کے گال پر حملہ کیا اور تبھی اشعر بھی چیخا۔ کیوں کہ عانیہ نے اس کا رخسار چوما نہیں تھا بلکہ اپنے نئے نئے نکلے چار دانتوں سے کاٹا تھا۔ اب عانیہ تو تھی ہی بچی اس نے اپنی سمجھ کے حساب سے حیا کو کاپی کیا تھا۔ مگر یہ اشعر کو کافی بھاری پڑا تھا۔ اشعر کی حالت اور عانیہ کی شرارت پر سب قہقہے لگانے لگے۔

"اف خدایہ تو دوسری حیا ہے" شانزل نے کہا تو اشعر چونک گیا۔

"نہ کریں بھائی ایک برداشت نہیں ہوتی اف ہانیہ اسے حیا سے دور رکھو مجال ہے جو اس نے ہماری کاپی کی ہو۔" حیا چڑ گئی۔

"تم سے تو میں بعد میں نمٹوں گی۔" حور عین کی طرف متوجہ ہوئی۔

Posted On Kitab Nagri

"اوہ حور میں بہت خوش ہوں میں۔۔۔ میں بے بی کی ساری شاپنگ کروں گی۔۔۔ اس کا کمرہ، اس کے کپڑے سب میں ریڈی کروں گی اور۔۔۔ اور میں اس کے ساتھ کھیلوں گی بھی اور۔۔۔ اور اس کو اسکول بھی میں ہی لے کر جاؤں گی۔" وہ بے حد ایکسائٹڈ ہو رہی تھی۔

"لگے ہاتھوں بے بی کی شادی میں کون سا ہال بک کرنا ہے یہ بھی ڈیٹائیڈ کر لو" اشعر نے ٹکڑا لگایا تو وہ جھینپ گئی۔ پھر بولی وہ تو میں کہیں لوں گی مگر پہلے بھی وہ ڈاکٹر کی طرف متوجہ ہوئی آپ مجھے پہلے do's and don'ts کی لسٹ بنوادیں اور حور کے لیے diet chart بھی بتادیں۔ چلو ہانیہ اٹھو۔"

"ہیں مجھے کیوں ساتھ لے جا رہی ہیں آپ؟"

"افوہ مجھے اب کہاں پڑھنا لکھنا آتا ہے اٹھو بھی کتنی دیر لگاؤ گی" حیا کی بات پر سب کے چہرے متغیر ہوئے لیکن سب نے نارمل ری۔ ایکٹ کیا۔ اشعر، حیا، عانیہ، ہانیہ ڈاکٹر کے ساتھ کمرے سے باہر نکلے تو شاہ زہر حور عین کے پاس آیا۔

"خوش رہا کرو میری بچی، میری ساری دعائیں تمہارے لیے ہیں۔ خدا تمہیں ہر خوشی سے نوازے" اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر ایک باپ کی طرح دعائیں دیں اور کمرے سے باہر نکل گیا۔

شانزل نے گلا کھنکھار کر اپنی موجودگی کا احساس دلایا حور عین نے شرما کر پلکوں کی جھالر گرا دی۔ شانزل نے اس کا ہاتھ تھام کر اپنی موجودگی کا احساس دلایا۔

"تھینک یو حور تھینک یو ویری مچ" حور عین نے اس کے سینے میں منہ چھپایا۔

"میں اب بے بی کا بہت خیال رکھوں گی آئی پرامس"

"اور میں بے بی کی ممی کا بہت خیال رکھوں گا"

Posted On Kitab Nagri

"اور میں بے بی کے بابا کا بھی بہت خیال رکھوں گی۔ شان ایک بات پوچھوں؟"

"پوچھو ناں میری جان"

"جب۔۔۔ جب میرا مس کیرج ہوا تھا۔ تب آپ کو مجھ پر غصہ آیا ہو گا ناں کہ میں آپ کے بچے کا خیال نہیں رکھ سکی۔" شانزل نے ایک گہری سانس لی اور اس کے بال سہلائے۔

"اس میں تمہاری کوئی غلطی نہیں تھی۔ وہ خدا کی مرضی تھی اور رہی بات غصہ ہونے کی تو مجھے غصہ نہیں آیا تھا بس دکھ ہوا تھا جو ہر باپ کو ہوتا ہے۔ لیکن اتنا ہی دکھ تمہیں بھی ہوا تھا تم قصور وار نہیں ہوں میری جان، دیکھنا خدا ہمیں ایک نیک اور صالح اولاد سے نوازے گا۔" اور حورین کے دل میں ڈھیروں سکون اتر گیا۔ اس نے چپکے سے دل میں آمین کہا۔

رات کے کھانے کے لئے شاہ زمر کے گیسٹ آرہے تھے۔ حیا اور ہانیہ پانچ بجے سے تیاری کرنے لگیں۔ دوپہر میں جو خوشخبری کی آمد ہوئی تھی۔ خوشی ہر ایک کے چہرے سے چھلک رہی تھی۔ حور عین وہیں سب کے درمیان بیٹھی تھی۔

www.kitabnagri.com

"حور آج سے تم کسی چیز کو ہاتھ نہیں لگاؤ گی۔ کھانا بھی ڈائٹ چارٹ کے حساب سے کھاؤ گی۔ بھائی آج میں نے ایک لسٹ بنائی ہے پلیز لاد دیجئے گا اور حور ڈاکٹر نے تمہیں سیڑھیاں چڑھنے اترنے سے منع کیا ہے اس لیے تمہارا سامان میں ابھی تھوڑی دیر میں نیچے شفٹ کر دوں گی" شانزل ٹھٹکا مگر حیا نے بات جاری رکھی۔

"اور میں۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

"بریک لگاؤ حیا اور خبردار جو تم نے میری بیوی پر قبضہ جمانے کی کوشش کی بلکہ حور کے ساتھ میں بھی اسی کمرے میں شفٹ ہو جاؤں گا۔" حیا نے منہ بسورا۔

"پہلے سن تو لیا کریں۔ نہیں کر رہی آپ کی بیوی پر قبضہ اور میں کہہ رہی تھی کہ میں حور کے پاس والے بیڈروم میں آ جاؤں گی۔" سب نے جاندار قہقہہ لگایا۔

اسی طرح رات کے کھانے کا وقت بھی ہو گیا۔ شاہ زمر کے گیسٹ کی آمد بھی ہو گئی۔ حیا تو گیسٹ کے نام پر لڑکی کو دیکھ کر چونک گئی۔ لڑکی کیا تھی نیلم پری تھی جو شاید آسمان سے سیدھا فردوس بریں میں اتری تھی۔ وہ گولڈن بالوں اور دودھ جیسی سفید رنگت کے ساتھ ماحول پر چھائی ہوئی لگ رہی تھی۔ شاہ زمر نے اس کا تعارف اپنی بزنس پارٹنر کے طور پر کرایا۔ انجیلینا آپ نے موتی جیسے سفید دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے سب سے ملی مگر حیا کو اس کی مسکراہٹ بہت بری لگی۔ حیا کو خود پر بہت غصہ آیا کیا ضرورت تھی اسے ماسیوں والے حلیے میں گھومنے کی۔ اتنے میں کھانا بھی لگ گیا وہ شاہ زمر جو مسکراتا کم تھا۔ انجیلینا کی باتوں پر بے دریغ قہقہہ لگا رہا تھا۔ اس کا ہر قہقہہ حیا کو سلگا جاتا۔ وہ اس قدر بے تکلف ہو کر شاہ زمر سے باتیں کر رہی تھی اور انتہا کا کم گو شاہ زمر بھی مسلسل بول رہا تھا۔ حیا کا بدن ایک اندیکھی آگ میں جل رہا تھا۔ وہ جب بھی باتوں کے درمیان شاہ زمر کو 'اوہ شازی' کہہ کر مخاطب کرتی حیا کا دل چاہتا ہے کہ اس کا منہ نوچ لے۔ مگر شاہ زمر صاحب بھی تو وارے نیارے ہوئے جا رہے تھے۔ شہر باتوں میں اتنا لگن تھا کہ اس کی پلیٹ میں سارا کھانا ایسے ہی پڑا رہا۔

انجیلینا کے والد برٹش تھے اور والدہ پاکستانی تھیں۔ اس لیے وہ ٹوٹی پھوٹی اردو بول لیتی تھی جاتے وقت جب اس نے انتہائی شستا انگریزی میں شاہ زمر سے کہا

Posted On Kitab Nagri

"اوہ شازی تم کبھی اپنی وائف کو میرے گھر لے کر آؤناں!" وہ حیا کی ٹھوڑی پکڑ کر ایسے کہہ رہی تھی جیسے حیات کوئی بچی ہو اس وقت ہے حیا کا دل چاہا کہ سنگ مرمر کا بھاری بھر کم ڈاننگ ٹیبل اس کے سر پر دے مارے۔ مگر حیا نے صبر کا دامن نہیں چھوڑا اور انتہائی مؤدبانہ انداز میں کہا

"جی باجی ضرور میں اور آپ کے بھائی ضرور آئیں گے۔" شانزل نے بمشکل اپنی ہنسی روکی مگر اشعر نے اس کی بھی زحمت نہیں کی۔ وہ زوردار قہقہہ لگا گیا اور شانزل کی بھی ہنسی چھوٹ گئی۔ انجیلینا نے کچھ سمجھی اور نہ سمجھی کی کیفیت میں شاہ زہر کی طرف دیکھا۔ شاہ زہر نے yes of course کہہ کر بات ختم کی طرح انجیلینا رخصت ہوئی۔

رات جب حیا کمرے میں آئی تو شاہ زہر موبائل میں محو گفتگو تھا۔ اس نے عجلت بھرے انداز میں فون رکھا اور کپڑے لے کر واش روم میں گھس گیا۔ حیا نے اپنا عکس آئینے میں دیکھا اس گھر کے نوکر بھی مجھ سے اچھے اچھے حوالے میں رہتے ہیں حیا کا جی چاہا اپنا سر پیٹ لے کم از کم اچھے کپڑے پہن سکتی تھی۔ تبھی شاہ زہر واش روم سے باہر نکلا وائٹ جینز پر بلوہائی نیک ٹی شرٹ میں وہ دل چرا لینے کی حد تک خوبصورت لگ رہا تھا۔ اس نے جلدی جلدی بالوں میں برش پھیرا گھڑی پہنی جیکٹ پہنی اور پرفیوم چھڑکنے لگا تبھی اس کا فون بجا۔

اس نے فون رسیو کیا اور yes yes I am coming Angelina کہا۔ یعنی وہ اس سے ملنے جا رہا تھا یہ ایک جملہ حیا کو دہکتے شعلوں پر دھکیل گیا۔ حیا نے جھپٹ کر اس سے موبائل چھینا اور کھڑکی سے باہر پھینک دیا۔ اور پرفیوم کی بوتل بھی لے کر زمین پر دے ماری شاہ زہر جب شاک سے باہر نکلا اور کہا

"واٹ دا ہیل کیا کر رہی ہو؟" حیا نے کہا

Posted On Kitab Nagri

"میں آپ کو نہیں جانے دوں گی"

"واٹ" حیا کا رویہ اس کی سمجھ سے باہر تھا۔ حیا ہے اس کی جیکٹ کی زپ کھول دی اور ہاتھوں سے بال بکھیر دیے۔ شاہ زرنے اس کے دونوں ہاتھ کلائیوں سے پکڑ کے کے پشت سے لگا دیے جس سے وہ اس کے انتہائی قریب ہو گئی۔

"میں نے تم جیسی احمق بیوی کہیں نہیں دیکھی جو شوہر کو روکنے کے لئے ایسی حرکتیں کرتی ہو۔" حیا نے اس کے جملے پر غور نہیں کیا بس احمق سن کر اس کا دماغ بھک سے اڑ گیا۔ اس نے جھٹکے سے خود کو چھڑوایا۔

"میں احمق نہیں ہو حیا ہوں آپ کی بیوی میں بھی دیکھتی ہوں آپ اس چڑیل سے کیسے ملنے جاتے ہیں

حیا غرائی اور پھر ڈریسنگ ٹیبل پر رکھی شاہ زرن کی گاڑی کی چابی اٹھائیں اور جھپاک سے کمرے سے باہر نکل کر دروازہ بند کر کے لاک کر دیا۔ اور شاہ زرن منہ کھولے کھڑا رہ گیا۔

ہمیشہ کی طرح حیا جودل میں آیا کرتی تو آئی مگر اب اسے اپنی غلطی کا احساس ہوا اگر شاہ زرن مجھ سے ناراض ہو گئے تو؟

حیا کا دل چاہا اپنا سر کسی دیوار میں دے مارے۔ میں انتہائی بے وقوف پاگل اور کوڑھ مغز ہوں اف اللہ شاہ زرن مجھ سے ناراض ہو جائیں گے۔ نہیں میں معافی مانگ لیتی ہوں۔ بس حیات و زندگی بھر معافیاں ہی مانگتی رہنا۔

کمرے کا دروازہ کھولتے وقت اس کا ہاتھ کانپا مگر پھر اس نے خود کو ڈپٹا میں ڈرپوک نہیں ہوں میں حیا ہوں زیادہ سے زیادہ کیا ہو گا وہ ڈانٹیں گے ہی ناں کچا تھوڑا ہی چبا جائیں گے۔ حیا نے دروازہ کھولا۔ وہ دروازے کے سامنے ہی ہاتھ باندھے کھڑا تھا جیسے اسے پتہ تھا کہ وہ آنے والی ہے۔ حیا سر جھکا کر کان پکڑے

Posted On Kitab Nagri

"ایم سوری مجھے آپ کے ساتھ ایسا ہی ہو نہیں کرنا چاہیے تھا پلیز ناراض مت ہوئے گا" حیا کو لگا وہ مبہم سا مسکرایا۔ شازر آگے بڑھا اور حیا سے دو قدم کے فاصلے پر رکا اور اس کے سامنے اپنی مضبوط ہتھیلی پھیلائی۔ حیا نے گاڑی کی چابی اس کی ہتھیلی پر رکھ دی وہ ہلکا سا جھکا۔

"پندرہ منٹ ہیں تمہارے پاس فوراً ریڈی ہو کر نیچے آؤ" حیا نے چونک کر سراٹھایا وہ مسکرا رہا تھا۔
"بے فکر ہو ہم اینجلینا کے پاس نہیں جائیں گے اور ہاں نو میک اپ نو جیو لری۔" وہ کہہ کر رکا نہیں چلا گیا ہاں فوراً حور کے کمرے کی طرف دوڑی۔
"کیا ہوا حیا؟"

"حور پلیز مجھے کوئی ڈھنگ کا سوٹ سلیکٹ کروادو" حور عین مسکرائی۔
"رکو میرے پاس ایک ہے میں لے کر آتی ہوں شاہ کمرے میں ہیں؟"
"نہیں"

"اچھا تم کمرے میں چلو میں لے کر آتی ہوں"
"تم آؤ جلدی سے تب تک میں شاور لے لوں" جب حیا شاور لے کر نکلی تب حور عین اس کے انتظار میں تھی۔
"یہ لویہ پہن لو" حور عین نے اس کے سامنے لال رنگ کی نائٹی کی اور حیا کا دماغ گھوم گیا۔

"اف حور یہ واہیات نائٹی پہن کر جاؤں گی میں شاہ ز کے ساتھ"

"اچھا تم باہر جا رہی ہو مجھے لگا کہ تم" حور عین نے جان بوجھ کر بات ادھوری چھوڑ دی۔ حیا کے گھورنے پر حور عین نے کہا

Posted On Kitab Nagri

"اچھا رکھو" پھر اس نے وارڈروب میں سے کالی شیفون کی ساڑھی نکالی۔ جس پر دو دور آئینے لگے ہوئے تھے جو دمک رہے تھے۔

حور میرے پاس صرف نومنت ہیں۔ ساڑھی کیسے پہنوں؟"

"تم بلاؤز وغیرہ چینج کر آؤ باقی میں تمہیں دو منت میں ریڈی کرتی ہوں" اس طرح وہ صرف پندرہ منت میں شاہ زر کے سامنے موجود تھی۔ بال چونکہ نم تھے اس لئے کھلے ہیں رہنے دیے تھے۔ شاہ زر ڈرائیو کر رہا تھا اور حیا کو پروا نہیں تھی کہ وہ لوگ کہاں جا رہے ہیں۔ اس کے سکون کے لیے شاہ زر کا ساتھ ہی کافی تھا۔ کچھ دیر بعد جب گاڑی رکی تو شاہ زر کی آواز میں اسے سوچوں کے بھنور سے نکالا۔ وہ سوچوں میں اتنی غلطاں تھی کہ اسے گاڑی روکنے کا احساس بھی نہیں ہوا۔

"حیا سینڈل کار میں اتار دو" حیا نے چونک کر اس کی طرف دیکھا وہ بھی جوتے موزے اتار رہا تھا۔ خیالی جھک کر سینڈل اتارنی چاہی لیکن سینڈل میں بکل والی اسٹریپ تھی۔ اسے یاد نہیں آیا کہ بکل کیسے اترتی ہے اور اس ایک لمحے میں حیا کو آسمان سے زمین پر لا پٹھا۔

اس نے اسٹریپ کھینچ کر کھولنے کی کوشش کی مگر نہیں کھلی

حیا کے اندر کوئی بہت زور سے ہنس کر اس کا مذاق اڑا رہا تھا

"ہا ہا ہا۔۔۔۔۔ تم۔۔۔۔۔ تم۔۔۔۔۔ حیا تم ایک سینڈل کا اسٹریپ نہیں کھول سکتی ہو اور تمہیں شاہ زر جہانزیب کی چاہ ہے؟ اسے حاصل کرنا چاہتی ہو؟۔۔۔۔۔ ہا ہا ہا۔۔۔۔۔ کیا تم اس کے لائق ہو؟۔۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

غصے میں آکر حیانے سینڈل کھینچنی شروع کی

"اب اس سے کیوں لڑ رہی ہو؟"

آواز پر سراٹھا کر دیکھا تو شاہ زرا اس کی سائیڈ کا دروازہ کھولے جھک کر پوچھ رہا تھا
حیانے شرمندگی سے سر جھکایا

"وہ۔۔۔۔۔ وہ۔۔۔۔۔ سینڈل کی سٹریپ۔۔۔۔۔ کھولنے۔۔۔۔۔ نہیں آ۔۔۔۔۔ رہی ہے"

اٹک اٹک کر جملہ مکمل کیا اور آنسوؤں کو بہت مشکل سے روکا لہجہ ایسا تھا جیسے بڑے گناہ کا اعتراف کر رہی ہو اور
پھر اگلے لمحے حیانے دیکھا شاہ زرا جھک کر اس کی سینڈل کی اسٹریپ کھولنے لگا حیا بس اسے دیکھ کر رہ گئی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"سینڈل کھینچ کھینچ کر پورا پاؤں سرخ کر لیا ہے، تھوڑا کم جلا کرو"

وہ ہنس کر کہہ رہا تھا اگر حیا موڈ میں ہوتی تو ضرور جواب دیتی مگر اس کا موڈ بری طرح آف ہو چکا تھا اس نے صرف
مسکرا نے پر اکتفا کیا

"چلیں"

Posted On Kitab Nagri

کہہ کر شاہ زرنے اپنی مضبوط ہتھیلی حیا کے آگے پھیلانی حیا نے پھیکی سی مسکراہٹ کے ساتھ اس کی ہتھیلی پر اپنا ہاتھ رکھ دیا اور ساڑھی سنبھالتی باہر نکلی باہر نکلتے ہی ٹھنڈی ہوا نے استقبال کیا وہ لوگ سمندر کے کنارے آئے تھے مگر اسے پیروں کے نیچے ریت محسوس نہیں ہو رہی تھی

حیا نے گردن جھکا کر نیچے دیکھا تو پیروں کے نیچے گلاب کی پنکھڑیاں بچھی ہوئی تھی وہ دونوں چھوٹے چھوٹے قدم لیتے آگے بڑھنے لگے اس کا ہاتھ اب بھی شاہ زرنے کے ہاتھ میں تھا

بہت تجسس سے حیا نے اس کے چہرے پر کچھ تلاش کرنا چاہا مگر وہاں ایسے ہی تاثرات تھے جن سے اندازہ لگانا ناممکن بات تھی

اس نے ایک گہری اور تھکی ہوئی سانس لی اس کے اعصاب کو سکون پہنچانے کے لیے یہ سب کافی نہ تھا یہ خوبصورت رات، یہ ٹھنڈی ہوا، یہ سمندر، یہ گلاب سے سجا رہا ہے، یہ چاند، یہ ستاروں بھرا آسمان۔۔۔۔ مگر یہ سب کچھ اس کی خوشی کا باعث تو نہیں تھے۔۔۔۔ اس کی خوشی؟ اس کی خوشی تو کچھ اور تھی۔۔۔۔

اس کے اندر پھر کوئی بہت زور سے چینٹا

"یہ شخص کسی اور کا نہیں ہے تو کیا ہوا؟ تمہارا بھی تو نہیں"

Posted On Kitab Nagri

اسی ایک لمحے میں حیا کے دل نے وہ فیصلہ لیا جو وہ پچھلے 6 مہینوں سے نہیں لے پار ہی تھی شاہ زرا سے لیے ایک چبوترے پر آیا چبوترے تین سیڑھیوں کے اوپر بنا ہوا تھا چاروں کونوں پر ستون تھے جو مہکتے گلابوں سے ڈھکے ہوئے تھے چھت پر ننھے ننھے قمقمے چمک رہے تھے درمیان میں کھانے کی گول میں پر موم بتی روشن تھی

شاہ زرا نے حیا کو ایک کرسی پر بٹھا کر خود دوسری کرسی سنبھالی
ایک لمحے کو اسے غور سے دیکھا

"میرے خیال میں تمہیں یہ سب پسند نہیں آیا"

"یہ سب بہت خوبصورت ہے"

شاہ زرا کے ہونٹوں پر مبہم سی مسکراہٹ ابھر کر غائب ہوئی

www.kitabnagri.com

"میں نے یہ نہیں پوچھا کہ یہ سب خوبصورت ہے یا نہیں، میں نے پوچھا کہ یہ تمہیں پسند آیا یا نہیں۔۔۔
خیر۔۔۔"

ہلکی پھلکی باتوں میں کھانا ختم ہوا حیا کا ذہن اپنے فیصلے پر ہی اٹکا ہوا تھا کھانے کے بعد وہ دونوں چبوترے کے کنارے کھڑے دور ٹھاٹھے مارتے سمندر کو دیکھ رہے تھے

Posted On Kitab Nagri

"حیاء میں تمہیں یہاں اسی لئے لے کر آیا ہوں کیونکہ مجھے تم سے کچھ باتیں کرنی ہے"

حیا ایک تھکی سی سانس خارج کی

"مجھے بھی آپ سے کچھ بات کرنی ہے، صبح سے اتنا کچھ ہوا کہ موقع ہی نہیں ملا"

"بولو میں سن رہا ہوں"

شاہ زکریا آپ یقیناً حیات سکندر کی وجہ سے کافی پریشان تھے،،، یہ بات مجھے نہیں پتہ تھی اور۔۔۔۔ اور

میں ایک جذباتی لمحے میں کمزور پڑ گئی اور بہت سی بکواس کر گئی"

وہ انگلیاں مروڑتے ہوئے شرمندگی بھرے لہجے میں کہہ رہی تھی شاہ زکریا نے 'جذباتی لمحے' اور 'بکواس' لفظ پر

بھنویں سکیرٹی اور گردن موڑ کر اسے دیکھا کیا وہ سب بکواس تھی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

حیا نے بات جاری رکھی

"سچ میں۔۔۔۔ وہ سب میں نے آپ سے ہمدردی سمیٹنے کے لیے نہیں کہا تھا"

شاہ زکریا کے ذہن نے لمحے بھر میں ساری جمع تفریق کر لیں اور اسے ساری تمہید کا مطلب سمجھ میں آیا

Posted On Kitab Nagri

"میں نے کبھی آپ کو پریشان کرنا نہیں چاہا مگر ایسا ہو نہیں سکا مجھے پتا ہے کہ میں کئی مرتبہ آپ کی پریشانی کا باعث بنی ہوں"

"تم کہنا کیا چاہتی ہو"

یہ سوال نہیں تھا یہ تنبیہ تھی کہ آگے کے جملے سوچ سمجھ کر کہنا مگر حیا نے شاید محسوس ہی نہیں کیا

"میں صرف یہ کہنا چاہتی ہوں کہ میں اپنے عیبوں اور خامیوں سے بخوبی واقف ہوں اپنے مکمل اور بافخر ہمسفر کے ساتھ زندگی کی خوشیاں سمیٹنے کا حق ہر کسی کو ہے اور آپ کو بھی ہے اس حقیقت کو قبول کرنے میں مجھے کافی وقت لگا مگر میری طرف سے اب آپ پر کسی قسم کا دباؤ نہیں ہوگا"

وہ بہت بے رحم بنی اپنے دل پر خنجر چلا رہی تھی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"اچھا؟"

کہہ کر شاہ زراستتزازئیہ ہنسا

حیا کو لگا سا منے موجود سمندر کی طرح ہی ایک غم کا سمندر اس کے دل میں ابل رہا ہے جسے آنکھوں کے ذریعے بہنے سے وہ بہت مشکل سے روک رہی تھی

Posted On Kitab Nagri

"کہہ تو تم ٹھیک رہی ہو لیکن اگر میں۔۔۔۔۔ کسی مکمل اور بافخر ہمسفر کے ساتھ خوشیاں سمیٹوں تو تمہارا کیا ہوگا؟
کیا تمہیں مجھ سے کچھ نہیں چاہئے؟"

وہ اس کی طرف نہیں دیکھ رہی تھی مگر شاہ زر کے طنزیہ لہجے نے اس کے دل پر کاری ضرب لگائی

کل اس نے اپنی ساری کمزوریاں شاہ زر پر عیاں کر دی تھی اور شاہ زر نے اس کی دکھتی رگ پر پاؤں رکھا تھا

وہ جانتا تھا

سب جانتا تھا۔۔۔۔۔ پھر بھی۔۔۔۔۔

حیا نے جان کر پہلا سوال نظر انداز کیا اور اپنی تمام تر قوت اکٹھا کر کے کہا

www.kitabnagri.com

"کل میں نے آپ سے وہ باتیں بھی کہہ دیں جو میں خود سے بھی کہنے سے ڈرتی تھی اور میں آپ سے صرف اتنا
چاہتی ہوں کہ آپ ان باتوں کو لے کر کسی کے سامنے میرا تماشہ مت بنائیے گا، میری ذات کا بھرم دنیا کے سامنے
قائم رہنے دیجئے گا"

پوری کائنات میں حیا زمان واحد لڑکی تھی جس کے آگے شاہ زر جہان زیب کا صبر جواب دے جاتا تھا آج بھی وہی
ہو اس کا صبر جواب دے گیا

Posted On Kitab Nagri

اس نے حیا کا بازو پکڑ کر جھٹکے سے اس کا رخ اپنی طرف کیا

"تمہیں کیا لگتا ہے میں اتنا گرا ہوا ہوں کہ دنیا کے سامنے تمہارا تماشاہ بناؤں گا؟ تمہاری ذات کا غرور توڑوں گا؟"

"جواب دو"

لہجہ بلا کا سخت تھا حیا گڑ بڑائی

"م۔۔۔۔۔ میں۔۔۔ میں"

"بولو حیا۔۔۔۔۔ تمہیں جو کہنا تم کہہ چکی ہو، اب میرے سوالوں کا جواب دو۔۔۔۔۔ تم تو اپنی چیزیں کبھی نہیں چھوڑتی چاہے وہ کپڑے ہی کیوں نہ ہو تو تم مجھ سے دستبردار ہونے کے لیے کیسے تیار ہو گئیں؟ تم بلا کی ضدی ہو مگر میرے معاملے میں تمہاری ضد کہاں جاتی ہے؟ میرے معاملے میں تم نے ضد کیوں نہیں کی؟"

حیا کے پاس کے تمام سوالوں کے جوابات تھے مگر وہ دینا نہیں چاہتی تھی کیونکہ جوابات دینے سے اس کی ذات کا رہا سہا مان بھی ختم ہو جاتا

شاہ زرنے اسے مزید قریب کیا

Posted On Kitab Nagri

نبلی آنکھوں میں اندر تک اتر جانے کا جنون تھا

"جواب دو حیا"

وہ کائنات کا واحد شخص تھا جس کے آگے حیا زمان بے بس ہو جاتی تھی اور آج بھی ہو گئی تھی

"کیونکہ ضد کسی کو حاصل کرنے کے لیے کی جاتی ہے،،،، مجھے آپ کو حاصل نہیں کرنا تھا بلکہ میں تو آپ کی بن جانا چاہتی تھی"

اس نے اپنا رہا سہا مان بھی اس شخص کے آگے کھو دیا کب کے ر کے آنسو ایک ساتھ بہہ نکلے شاہ زرتو مانو پتھر کا ہو گیا تھا چند لمحوں کی بے یقینی سے کیفیت کے بعد اس کے لب لب ہلے

"پھر سے کہو"

شاہ زرت کی فرمائش پر حیا نے اسے ایسے دیکھا جیسے اس کی دماغی حالت پر شبہ ہو

"کیا کہوں؟"

حیا کی بات پر شاہ زرت مسکرایا حیا کو پکا یقین ہو گیا کہ اس کا دماغ چل گیا ہے

شاہ زرت نے اس کا بازو چھوڑا

Posted On Kitab Nagri

"تمہیں کیا لگتا ہے میں تمہیں یہاں کیوں لے کر آیا ہوں؟"

"کیوں"

حیا نے روٹھے انداز میں اپنے آنسو پونچھے

"تم پہلے بیٹھ جاؤ ورنہ مجھے ڈر ہے کہ کہیں تم گر ہی نہ جاؤ"

کہہ کر شاہ زرنے اسے چبوترے کے زینے پر بٹھایا اور خود بھی اس کے قریب بیٹھ گیا اس نے حیا کے دونوں ہاتھ تھامے اور ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہنا شروع کیا

"کل رات میں نے تمہاری ساری بات سنی، آج کی رات مجھے دے دو، آج میری سن لو حیا"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

حیا سے یک ٹک دیکھنے لگی

"کیا ہو جاتا اگر یہ شخص میرا نصیب ہوتا۔"

"کیا تم پہلی نظر کی محبت پر یقین رکھتی ہو؟"

اور حیا کا دل دھڑک اٹھا بالکل ویسے ہی انداز میں جس انداز میں نکاح کی رات دھڑکا تھا

Posted On Kitab Nagri

"میں نہیں رکھتا تھا"

اتنے مہینوں بعد اس نے اپنے دل کی دھڑکن سنی تھی زندہ ہونے کا احساس ہوا تھا مگر دل اتنی زور سے دھڑک رہا تھا جیسے ابھی باہر آجائے گا

"مگر یقین آگیا پتا ہے کب؟"

وہ پوچھ رہا تھا اور حیا کی سانس تک رک گئی

"تمہیں دیکھ کر۔۔۔۔۔ ہاں حیا مجھے تم سے پہلی نظر میں محبت ہو گئی تھی"

حیا کا دھڑکتا دل ایک پل کے لیے رک سا گیا

Kitab Nagri

حیا کو لگا جیسے کسی نے ستاروں بھرا آسمان دھڑام سے اس کے سر پر گرا دیا ہو

حیا کے اعصاب ایک جھٹکے کے زد میں آئے تھے، اگلے ہی لمحے اسے اپنی آنکھوں کے سامنے زمین و آسمان گھومتے نظر آئے اور وہ اپنے حواس کھوتی چلی گئی وہ لڑھک کر زمین پر جا گرتی اگر شاہ زرنے بروقت اسے سنبھالا نہ ہوتا

"حیا آنکھیں کھولو حیا۔۔۔۔۔ حیا۔۔۔۔۔ کیا ہوا ہے۔۔۔"

حیا۔۔۔۔۔ حیا میری طرف دیکھو"

Posted On Kitab Nagri

جب دوبارہ اس کی آنکھ کھلی تو شاہ زراس پر جھکا پریشانی سے پکار رہا تھا اس کے چہرے پر ہوائیاں اڑی ہوئی تھی

"are you ok، حیا میں کچھ پوچھ رہا ہوں۔۔۔۔ حیا جواب دو۔۔۔۔"

حیا نے ایک لمحے کو نہ سمجھی سے اسے دیکھا

"خدا کا واسطہ ہے حیا۔۔۔۔ جواب دو تم ٹھیک ہو؟

میری جان نکل جائے گی حیا۔۔۔۔ تمہیں سنائی دے رہا ہے میں کیا بکواس کر رہا ہوں۔۔۔۔ جواب دو تم

ٹھیک ہو؟"

حیا نے ہاں میں سر ہلایا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"تم میری سوچ سے بھی زیادہ جذباتی ہو"

"آ۔۔۔۔ آپ نے ابھی۔۔۔۔ آپ نے ابھی کیا کہا تھا؟"

حیا نے بمشکل کپکپاتے ہونٹوں سے سوال

"I fell in love with you at first sight"

Posted On Kitab Nagri

یہ معجزہ ہی تھا

پھر اگلے ہی لمحے وہ شاہ زر کے ہاتھ پر سر رکھ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی
شاہ زر نے دونوں ہاتھوں سے اس کا چہرہ تھام کر اوپر کیا اور انگوٹھے کی پور سے آنسو پونچھے

"بالکل ان آنسوؤں کو مت بہاؤ، بس مجھے سنو بغیر روئے"

اپنی نیلی آنکھوں سے اس کی آنکھوں کو باندھے وہ کہہ رہا تھا اور حیا کا روم روم عضو سماعت بن گیا

"حیا مجھے آج یہ اعتراف کر لینے دو مجھے تم سے محبت ہو گئی ہے، پہلی نظر میں،"

حیا اب بھی بے یقین سی تھی

"یہ کیسے ہو سکتا ہے شاہ زر۔۔۔۔۔ آپ۔۔۔۔۔ مطلب۔۔۔۔۔ میں تو خوبصورت بھی نہیں ہوں"

"کیا میں تمہیں اتنا سطحی مرد لگتا ہوں جس کی محبت کا معیار ظاہری خوبصورتی پر منحصر ہو؟ اور حیا تم اتنی
خوبصورت ہو کہ تم نے شاہ زر جہانزیب کو اسیر کر لیا ہے ایک نظر میں، بلکہ جس حیا سے میں نے محبت کی ہے اگر
اس سے پوچھا جائے کہ کیسی ہو تو اس کا جواب ہو گا میں خوبصورت ہوں"

Posted On Kitab Nagri

شہر کی بات پر حیانم آنکھوں سے مسکرائی

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

"حیا میں نے سچ میں تمہاری ظاہری خوبصورتی سے محبت نہیں کی ہے، ایسا نہیں ہے کہ میں نے حسن نہیں دیکھا، میں نے اپنی زندگی کا ایک اہم حصہ دیار غیر میں گزارا ہے۔۔۔۔۔ شاہ زہرا جہانزیب کو کوئی تسخیر نہیں پر کر پایا مگر

Posted On Kitab Nagri

تم۔۔۔۔۔ تم جب دوڑتی ہوئی صنم کے پاس آئی تھی اور اپنی چادر اتار کر صنم کو ڈھانپا تھا تم بلا اجازت میرے دل کے تمام دروازے کھول کر سب سے اونچی سند پر براجمان ہو گئی تھی تمہاری اس ادا نے شاہ زہرا جہانزیب کو تسخیر کر لیا۔

وہ مسکرایا جیسے اس بات نے اسے بہت مزہ دیا ہو

"حالانکہ وہ وقت ایسا نہیں تھا،،،،، جب میں نے پہلی مرتبہ تمہاری آنکھوں میں دیکھا۔۔۔۔۔"

کھوئے ہوئے انداز میں بول رہا تھا جیسے اب بھی اس واقعے کو پوری جان سے محسوس کر رہا ہو اور حیا زمان کی جان سمٹ کر شاہ زہرا جہانزیب کی آنکھوں میں قید ہو گئی

"جب میں نے پہلی مرتبہ تمہاری آنکھوں میں دیکھا۔۔۔۔۔"

وہ ایک لمحے کو پھر رکانیلی آنکھیں اس لمحے کے سحر میں کھوئی تھی

www.kitabnagri.com

"نہیں دیکھنا چاہیے تھا۔۔۔۔۔ جو کچھ میرے پاس تھا۔۔۔۔۔"

براہ راست حیا کی آنکھوں میں دیکھا

"اس ایک نظر کے صدقے میں اپنا سب ہار گیا"

حیا کو لگا آسمان میں تارے اتنی زور سے ٹمٹمائے ہو جیسے اس اعتراف کا جشن منا رہے ہو

Posted On Kitab Nagri

"یقین جانو حیا جب تم میرے سامنے ڈٹ کر کھڑی تھی، جب تم سے مجھ پر بندوق تانی، یہاں تک تم صرف اپنی دوست کے لیے میں میرے یعنی ایک اجنبی کے ساتھ چلی آئیں اتنا تو کوئی کسی کے لیے نہیں کرتا، جب تم صنم کے لئے رو رہی تھی تمہارے آنسو میں نے اپنے دل پر گرتے ہوئے محسوس کئے۔۔۔ میں خود اپنی کیفیت پر حیران تھا،،، جس طرح تم صنم کو مجھ سے بچا رہی تھی تم جتنی حوصلہ مند لڑکی میں نے اپنی پوری زندگی میں نہیں دیکھی۔۔۔۔"

وہ ایک ایک کر کے سارے واقعے دہرا رہا تھا

"تم مجھے قدم قدم پر حیران کر رہی تھی جب میں نماز پڑھ رہا تھا تو تم نے مجھے سہارا دیا اتنی شفاف روح، اتنا صاف دل۔۔۔۔ کوئی کیسے خود کو تمہارے سحر سے بچا سکتا ہے؟ میں بھی نہیں بچا پایا، شاہ زہرا جہانزیب بھی حیا زمان کے سحر میں تاقیامت قید ہو گیا۔۔۔۔ منہ بند کرو حیا"

شاہ زہر نے بات کے درمیان اچانک اس کے کھلے منہ پر چوٹ کی حیا اپنی بیوقوفی پر خود ہی مسکرائی اچانک یہ رات اسے دنیا کی سب سے حسین رات لگنے لگی جیسے جیسے شاہ زہر بول رہا تھا سارے منظر اس کی آنکھوں کے سامنے چلنے لگے

وہ ایسی باتیں کر رہا تھا جنہیں ان کے خواب میں بھی نہیں سوچا تھا

Posted On Kitab Nagri

"جب صنم نے تم سے بے دریغ اور بلاوجہ جھگڑا کیا اور تم روتے ہوئے جانے لگی تمہارے اداس چہرے کو دیکھ کر میرا دل کٹ کر رہ گیا میں تمہارا مذاق اڑانے کے لیے تمہیں نہیں روکا تھا بلکہ مجھے لگا تم روتی ہوئی صنم کے آنسو پونچھتی ہو مگر تمہارے آنسو کون پوچھے گا؟ شاید یہ بات میں تمہیں اسی وقت کہہ دیتا مگر جب میں نے اشعر کو پٹتے ہوئے دیکھا تو اپنا ارادہ بدل دیا"

شاہ زر کے لہجے میں شرارت تھی

"تم نے جب صنم سے اس غلطی کی معافی مانگی جو تم نے کی ہی نہیں تھی تمہاری اس لوٹ لینے والی ادا نے ایک بار پھر میری روح کو باندھ لیا یہ بات واضح ہو گئی کہ تمہارے لئے انا سے زیادہ بلکہ سب سے زیادہ محبت عزیز ہے، مجھے کبھی کبھی صنم اور تمہاری دوستی پر رشک آتا ہے تمہیں پتا ہے جب تم حویلی سے وہ کاغذات چرا کر لائی تھی تم نے مجھے جتا دیا تھا۔۔۔۔۔ حیا بھلے تم حورین کے لئے لے کر آئی تھی لیکن جیت تو میری ہوئی تھی نہ،،،، اگر تم وہ کاغذات نہیں لاتی تو میں جنگ ہار جاتا، ایک بار تم نے پھر تم نے شاہ زر جہانزیب کو جیت لیا۔۔۔۔۔ تم آندھی طوفان کی طرح آئیں میرے ہاتھ میں کاغذات کے ساتھ خواہش کا ایک جگنو بھی تھما گئی۔۔۔۔۔ پتا ہے کون سی خواہش؟"

آج حیا صرف اسے سننا چاہتی تھی

Posted On Kitab Nagri

"میں بتاتا ہوں وہ ننھا سا جگنو اس خواہش سے روشن تھا کہ کاش حیا زمان کو مجھ سے ایسی ہی محبت ہو جائے وہ میرے لیے بھی حد سے گزر جائے، آگر حیا زمان کے سامنے کوئی ایک طرف شاہ زر جہانزیب اور دوسری طرف دنیارکھ دے تو حیا ایک لمحہ سوچے بغیر دنیا ٹھکرا دے،"

شاہ زر کے لہجے میں ایک زمانے کی حسرت تھی

"جب اس شور و م میں صنم کے خاطر تم نے اپنی جان خطرے میں ڈالیں میں بدحواس سا شور و م پہنچا تو صنم نے مجھے بتایا کہ تمہارے پیچھے وہ لوگ گئے ہیں میرا دل ڈوبنے لگا مجھے لگا ایک مرتبہ پھر شاہ زر جہانزیب سر آسمان خالی ہاتھ رہ جائے گا،،، اگر تمہیں کچھ ہو گیا تو۔۔۔۔۔ اس کے آگے میں سوچ ہی نہیں سکا،،، وہ آدمی تم پر چاقو سے وار کر رہا تھا مجھے لگا مجھے اگلی سانس نہیں آئے گی،،، تمہیں تو اپنے وجود سے کوئی سروکار ہی نہیں تھا میں تم سے کہنا چاہتا تھا کہ تمہاری جان قیمتی ہے حیا میرے لیے قیمتی ہے۔۔۔۔۔ اور پھر۔۔۔۔۔ پھر تم میرے نصیب میں لکھ دی گئیں، تمہیں لگتا ہے کہ تم میری زندگی کی غلطی ہو یا پھر وہ سودا جو میں نے اپنی بہن کی خوشی کے لئے کیا تھا؟ نہیں حیا، تم میری زندگی کی سب سے بڑی خواہش ہو، اولین جستجو۔۔۔۔۔ ہماری شادی اس قدر ہنگامی صورت حال میں ہوئی اس کے بعد بی اماں وغیرہ مجھے یہ سب کہنے کا موقع ہی نہ ملا، تمہیں میں نے اپنی تمام تر شدت سے چاہا ہے، میری زندگی تمہارے گرد گھومنے لگی تھی، تمہارے دم سے میرے گھر میں رونق تھی، تمہاری وجہ سے میرے گھر میں کھلکھلاتی ہنسی گو نجی تھی ورنہ تو میرے گھر میں اداسیاں راج کرتی تھیں، تم ہی بتاؤ جب ایک دن مجھے پتہ چلے کہ جس کا وجود میرے جینے کا باعث ہے وہ ایک دن مجھے چھوڑ کر چلی جائے گی، اس کی زندگی میں میری ذات کوئی معنی ہی نہیں رکھتی میں کیا کرتا؟"

Posted On Kitab Nagri

حیاء نے کچھ کہنا چاہا تو شاہ زرنے روک دیا

"جانتا ہوں مگر تب تو میں یہی سمجھا تھا نا، میں کیا کوئی بھی یہی سمجھتا تمہاری حور عین کے لیے دیوانگی سے ہر کوئی واقف تھا، تم حورین جہانزیب کے لیے کس حد تک جاسکتی ہو یہ میں بھی جانتا ہوں اور تم بھی جانتی ہو بلکہ محبت کے معاملے میں تمہارے لئے حدود و قیود کوئی معنی نہیں رکھتے تو میں کیا کرتا؟ تم جس سے محبت کرتی ہو اس کے لئے کوئی حد متعین نہیں کرتی تم مجھ سے کیا کسی سے بھی پوچھو کیا تم حور عین کے لیے ایسا کر سکتی ہو؟ کوئی بھی کہے گا ہاں حور عین جہانزیب کے لیے حیا زمان ہر حد سے گزر سکتی ہے، آگ کا دریا پار کر سکتی ہے، تمہیں لگتا ہے میں تمہیں دھتکار کر گیا تھا؟ نہیں حیا زندگی میں پہلی بار شاہ زرن جہانزیب کسی مشکل کو پیٹھ دکھا کر چلا گیا تھا، میں ڈر گیا تھا، کہ اب تو صنم بھی نہیں ہے کہیں تم نے مجھے کہہ دیا کہ مجھے آزاد کر دو تو میں کیا کروں گا؟ میری یہ جھنجھلاہٹ یہ خوف، غصے کی شکل میں باہر نکلا، میں نے سوچا کہ کچھ دنوں تک یہاں سے ہٹ جانا ہی ٹھیک ہے زندگی میں پہلی بار تم مجھ سے کچھ مانگو گی تو میں تمہیں کیسے منع کروں گا۔۔۔۔۔ یقین جانو حیا مجھے نہیں پتا تھا کہ تم سیڑھیوں سے گر گئی ہو،،،، مجھے بالکل نہیں پتا تھا،،،، میں نے تو جان بوجھ کر کبھی تمہاری خبر نہیں لی کہیں تم ایسا مطالبہ نہ کر دو جو میں پورا نہ کر سکوں، میں تو یہی سوچتا رہا کہ اگر کہیں سے تم آ جاؤ اور مجھے منالو۔۔۔۔۔ پل پل بے چین تھا کیونکہ تم مجھے منانے نہیں آئی تھی حالانکہ حیا زمان چاہے تو کیا نہیں کر سکتی،،،، یقین کرو حیا اگر تم ایک بار مجھے آ کر کہتی کہ میں صرف آپ کی ہوں تو میں سب بھول جاتا مگر تم نہیں آئیں،،، میں نے دہکتے انگاروں پر وہ ڈیڑھ مہینے گزارے۔۔۔۔۔ تم نہیں آئی تو میں نے وہ خط لکھا کیونکہ جس حیا زمان کو میں جانتا تھا وہ اپنی چیز پر کسی کا قبضہ برداشت نہیں کر سکتی تھی، میں نے تمہارا بہت انتظار کیا اس دن، مگر تم تب بھی نہیں آئی اسی لیے میں

Posted On Kitab Nagri

نے دوسرے دن وہ خط لکھا کہ میں شادی کر چکا ہوں میں نے سوچا تم شاید باز پرس کرنے لڑنے جھگڑنے ہی آ جاؤ مگر تم نہیں آئی، میں بے قرار تھا وہ پانچ مہینے تم نے اگر عذاب میں گزارے ہیں تو سکون سے تو میں بھی نہیں رہا تھا، میں صنم کے ساتھ واپس آ رہا تھا میں نے سوچا شاید اپنی حور کے صدقے تم میری ہمراہی قبول کر لو لیکن جب میں واپس آیا تو تمہیں عذیر حیات کے شکنجے میں دیکھ کر میری روح تک کانپ گئی تھی،،،،، تم میرے قدموں میں نہیں گری تھی حیا،،، میری محبت منہ کے بل گری تھی۔۔۔ میں اس قدر شک میں تھا کہ مجھے اپنی آتی جاتی سانسوں کا خیال تک نہ تھا،،، جن دودنوں میں تم زندگی اور موت کے درمیان جھول تھی یقین جانو میری جان سولی پر لٹکی ہوئی تھی،،، مجھے محسوس ہو رہا تھا کہ اب یہ لمحہ آخر ہے اب میرا دل بند ہو جائے گا، صنم مجھ سے بہت سے سوال پوچھ رہی تھی جس کے میرے پاس کوئی جواب نہیں تھے،،، تمہارے ہوش میں آنے کے بعد میں اس قدر شرمندہ تھا کہ تمہارے سامنے آنے کی ہمت ہی نہیں تھی جس حیا سے مجھے محبت تھی وہ تو کہیں تھی ہی نہیں۔۔۔۔۔ اور شاہ زہرا جہانزیب بھی تو کہیں نہیں رہا تھا۔۔۔۔۔ جب تم درد کی شدت سے رو پڑتی اور چیختی تھی میری روح بھی تڑپ کر چیختی تھی حیا مگر فرق صرف اتنا تھا کہ اس کی آواز نہیں آتی تھی تمہیں اس درد سے گزرتا دیکھنا میرے لئے اتنا بڑا عذاب تھا جس کا اندازہ تم کبھی نہیں لگا سکتی ہو۔۔۔۔۔ میں نے سوچا اب بس میں تمہارا فیصلہ قبول کر لوں گا چاہے جو بھی ہو، مگر تم مجھے موقع ہی نہیں دیتی تھی، تمہاری آنکھوں کی ویرانیاں تمہاری تکلیف میرا دل چیر دیتی تھی اگر تم رات کو بے چین رہتی تو چین سے میں بھی نہیں رہتا تھا میں تمہیں کیسے ثبوت دوں کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں کیا یہ کافی نہیں کہ جب تم بستر پر نہیں ہوتی تو میں بے چین ہو کر گہری نیند سے اٹھ جاتا ہوں۔۔۔۔۔ تمہارے ہونے کا احساس میرے لاشعور کو ہمیشہ ہوتا ہے۔۔۔۔۔ لیکن ایک بار پھر تم نے اپنی جان کو خطرے میں ڈالا تھا عذیر حیات آیا تھا تو مجھے اٹھا دیتی، شاہ زہرا جہانزیب پر گولی چلانے کا جگر نہیں

Posted On Kitab Nagri

ہے اسکے پاس،،،،، مگر تم چلی گئیں اگر اس رات تمہیں بیڈ پر نہ پا کر میں تمہیں ڈھونڈنے نہ آتا تو؟۔۔۔۔۔ پھر ایک بار تمہیں کھودینے کا خوف غصے کی شکل میں باہر نکلا اور ہر بار کی طرح میں اپنی محبت کی زد میں آ کر تمہارے ساتھ زیادتی کر گیا۔۔۔۔۔ ہر بار میں تمہارے ساتھ زیادتی کر جاتا ہوں اور اس رات بھی کر گیا۔۔۔۔۔ مجھے تم پر ہاتھ نہیں اٹھانا چاہیے تھا"

شاہ زرنے بہت ملائمت سے اس کے اس رخسار کو سہلایا جس پر اس کی انگلیوں کے نشان ماند پڑ گئے تھے

"مجھے معاف کر دو ہر زیادتی کے لئے مگر یہ جدائی میرے مقدر میں مت لکھو۔۔۔۔۔ تمہارے بغیر میں زندگی سے خوشیاں کیسے سمیٹوں گا جب تم ہی میری زندگی میں نہیں رہو گی۔۔۔۔۔ مجھے نہیں پتا تھا حیا کہ جو لڑکی دوسروں کی زندگی میں خوشیوں کے رنگ بکھیرتی ہے وہ اتنی محرومیوں کا شکار ہے۔۔۔۔۔ مجھے ہر اس زیادتی کے لیے معاف کر دو جو جانے انجانے میں مجھ سے ہو گئی ہے۔۔۔۔۔ میں ہار گیا ہوں حیا۔۔۔۔۔ مجھے میری ساری شکست قبول ہے۔۔۔۔۔ مگر تم چاہتی ہو میں کسی مکمل اور با فخر ہمسفر کے ساتھ زندگی گزاروں۔۔۔۔۔ تو یہ مجھے قبول نہیں"

www.kitabnagri.com

"شاہ زرنے پلینز۔۔۔۔۔ میں آپ کو ہر انا نہیں چاہتی بلکہ میں تو آپ کو جیتنا چاہتی ہوں۔۔۔۔۔ میری زندگی میں آنے والے واحد شخص آپ ہیں"

چاند کی روشنی سے اس کے چہرے پر پڑ رہی تھی اور ساڑھی پر لگے ننھے آئینے ستاروں کے مانند دمک رہے تھے شاہ زرنے کو وہ اسی خوبصورت رات کا حصہ لگ رہی تھی

Posted On Kitab Nagri

"محبت تو نکاح کے وقت ہی میرے دل میں نازل ہو گئی تھی۔۔۔ مجھے آپ سے بالکل ویسے ہی محبت ہو گئی تھی جیسی آپ نے خواہش کی تھی۔۔۔۔۔ یقین کریں مجھے دنیا سے کبھی فرق نہیں پڑا کہ وہ میرے بارے میں کیا سوچتی ہے مجھے آپ سے فرق پڑتا ہے۔۔۔۔۔ حیا زمان ایک لمحہ سوچے بغیر شاہ زہرا جہانزیب کے لیے دنیا ٹھکرا سکتی ہے۔۔۔۔۔ لیکن یہ بھی سچ ہے۔۔۔ تلخ ہے مگر حقیقت ہے۔۔۔۔۔ میرا ساتھ آپ کے لیے شرمندگی کا باعث ہو گا۔۔۔۔۔ آپ نے ابھی دیکھا ہے مجھے ایک سینڈل تک اتارنے کے لیے کسی کی ضرورت پڑتی ہے۔۔۔۔۔ میں چیزیں بھول جاتی ہوں، کبرڈ کیسے لاک کرنا ہے؟ کسی کو کال کیسے کرنا ہے؟ یہاں تک کہ کمرے سے ہال تک کا راستہ۔۔۔۔۔ اگر کچن میں کبھی چلی جاؤں تو کچن سے واپس کمرے تک کیسے آنا ہے وہ راستہ تک کبھی میں بھول جاتی ہوں کبھی میں مجھے یاد رہتا ہے۔۔۔۔۔ پتا نہیں ہوتا کب کوئی چیز یاد رہے کب کوئی چیز بھول جاؤں۔۔۔۔۔ جس سوسائٹی میں آپ مود کرتے ہیں وہاں آپ کے ساتھ چلنے کے میں لائق نہیں ہوں۔۔۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"حیاتم میرے ساتھ یہ بکواس باتیں مت کیا کرو۔۔۔۔۔ تم۔۔۔۔۔ تم کیسی باتیں کر رہی ہو۔۔۔۔۔ تم چیزیں بھولی نہیں ہو، ڈاکٹر سے میں نے بات کی ہے حیا، انہوں نے کہا ہے تم چیزیں بھولی نہیں ہو بلکہ تم نے اس خط اور اس واقعہ کو اتنا سوچا ہے کہ باقی چیزیں پس منظر چلی گئی ہے تمہیں سب یاد ہے۔۔۔۔۔ جیسے جیسے تم اس واقعے کو سوچنا چھوڑ دو گی دھیرے دھیرے تمہیں سب یاد آ جائے گا اور اگر نہ بھی آئے تب بھی مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔۔۔ تم مجھے ہر حال میں قبول ہو۔۔۔۔۔ تمہیں قبول کرنے کے لئے صرف ایک جواز کافی ہے۔۔۔۔۔ تم

Posted On Kitab Nagri

حیا ہو! بس۔۔۔۔۔ محبت تو کبھی کسی وجہ سے نہیں ہوتی اور جو کسی وجہ سے ہو وہ محبت نہیں ہوتی۔۔۔۔۔ تم کس سوسائٹی کس دنیا کی بات کر رہی ہو؟ ایک بات یاد رکھنا اگر حیا زمان، شاہ زہرا جہانزیب کے لیے دنیا ٹھکرا سکتی ہے تو شاہ زہرا جہانزیب بھی حیا زمان کے لیے دنیا کو ٹھکرانے کی ہمت رکھتا ہے۔۔۔۔۔ میں نے تم سے پہلے بھی کہا تھا اب بھی کہہ رہا ہوں مجھے اس بات سے فرق نہیں پڑتا تم میرے لائق ہو یا نہیں،،، تمہیں چیزیں یاد رہتی ہیں یا نہیں۔۔۔۔۔ تم عقل مند ہو یا بے وقوف۔۔۔۔۔ مجھے نہیں پتا تم پاگل ہو یا نہیں۔۔۔۔۔ تم خوبصورت ہو یا نہیں۔۔۔۔۔ مجھے بس اتنا پتا ہے کہ تم حیا ہو اور تم میری ہو بس۔۔۔۔۔ تم میری ہو جاؤ حیا۔۔۔۔۔"

"شاہ زہرا میری بات سمجھنے کی کوشش کریں۔۔۔۔۔ میں قدم قدم پر لڑکھڑاتی ہوں، قدم قدم پر مجھے ٹھوکروں سے بچانا پڑے گا ایک وقت کے بعد آپ مجھے ٹھوکروں سے بچاتے بچاتے اکتا جائیں گے۔۔۔"

"حیا میں تم سے وعدہ کرتا ہوں جب بھی ٹھوکر لگنے پر تم لڑکھڑاؤ گی میں تمہارا اسہارا نہیں بنوں گا میں تمہارے پنکھ بنوں گا۔۔۔۔۔ حیا ہم ساتھ اٹھیں گے۔۔۔۔۔ ساتھ اڑیں گے۔۔۔۔۔ تم بے خوف ہو کر خواہشوں کے آسمان کو چھونا۔۔۔۔۔ ہم تمہارے خواہش کے آسمان کو ساتھ چھوئیں گے۔۔۔۔۔ میری ہمراہی میں نہ تمہیں گرنے کا خوف ہو گا نہ ٹھوکر لگنے کا خدشہ، بولو حیا بنو گی میری؟"

حیا کی آنکھوں سے ایک مرتبہ پھر آنسو جاری ہو گئے آج خدا نے اس کے دامن میں اس قدر خوشیاں ڈالی تھی کہ اس کا دامن تنگ پڑنے لگا تھا

Posted On Kitab Nagri

"میں توازل سے آپ کی ہوں،،،، حیاتوازل سے شاہ زر کی ہے۔۔۔۔ مجھے اعتراف کرنے دیں کہ حیا آپ کی دیوانی ہے"

دونوں ہی دل سے مسکرائے تھے کہیں دور بہت دور محبت بھی انہیں دیکھ کر مسکرائی تھی

"لیکن آپ کا بھی مجھے بھلکڑ ہونے کا طعنہ نہیں دیں گے"

"نہیں دوں گا"

"آپ کبھی دوسری شادی نہیں کریں گے"

"نہیں کروں گا"



www.kitabnagri.com

"آپ ہمیشہ صرف میرے رہیں گے"

"صرف تمہارا رہوں گا"

"آپ انجلینا کو بہن بنالیں گے"

Posted On Kitab Nagri

شاہ زرنے ایک لمحے کو چونکا پھر زوردار قہقہہ لگایا لیکن حیا کے گھورنے پر کہا

"بالکل بنالوں گا"

"اور آپ مجھے اپنے دل تک۔۔۔۔ اپنے غموں تک رسائی دیں گے"
شاہ زرنے مسکراتے ہوئے لب سکڑے اور وہ خاموش ہو گیا حیا مزید قریب ہو کر بیٹھی

"مجھے شاہ زرنے جہانزیب کو جاننا ہے اس کے دل کا حال سننا ہے"

شاہ زرنے نگاہیں چرائی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"ابھی سنا تو دیا"

"نہیں شاہ زرنے یہ اعتراف تھا مجھے آپ کے دل کا حال سننا ہے۔۔۔ وہ خول جس میں شاہ زرنے جہانزیب قید ہے اس

کا حصہ بننا ہے"

یہ لمحہ یہ فیصلہ شاہ زرنے جہانزیب کے لیے بہت مشکل تھا

Posted On Kitab Nagri

"آپ نے ابھی کہا تھا کہ اگر میں آپ سے پہلی بار کچھ مانگو تو آپ منع نہیں کر پائیں گے"

شاہ زر خاموش ہی رہا حیا اٹھی اور کل رات کی طرح شاہ زر کے پیروں پر بیٹھی
شاہ زر نے نظر اٹھا کر اسے نہیں دیکھا

حیا نے بہت ملائمت سے اپنا دایاں ہاتھ اس کے دل کے مقام پر رکھا جہاں اس کا دل دھڑک رہا تھا اس کی
دھڑکنوں کا زیر و بم اپنی ہتھیلی پر محسوس کر سکتی تھی

"یوں مت کرو حیا۔۔۔۔۔ تم اس طرح کرو گی تو میں منع کیسے کروں گا"
شاہ زر کا لہجہ امید سے پر تھا التجا سے بھرپور تھا حیا نے اپنی پیشانی شاہ زر کی پیشانی پر ٹکادی

اس کے دل پر رکھے ہوئے ہاتھ سے دل کو سہلایا وہ ایک ایک کر کے اس کی راہیں مسدود کر رہی تھی۔
شاہ زر نے کچھ گہری سانسیں لیں

حیا نے دوسرے ہاتھ سے اس کے رخسار کو سہلایا یقیناً شاہ زر جہاں زیب کے لیے یہ انتہائی مشکل کام تھا شاہ زر نے
آنکھیں بند کر لیں

Posted On Kitab Nagri

اپنے رخسار کے اوپر رکھے ہوئے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا

"میرے دل میں بہت طغیانیاں ہے حیا۔۔۔ تم ان کی زد میں آ جاؤ گی"

"قبول ہے"

"بہت سے طوفان ابل رہے ہیں تم زخمی ہو جاؤ گی"

"قبول ہے"

"آگ کا دریا ہے حیا۔۔۔ مان جاؤ۔۔۔ نہیں تو جھلس جاؤ گی"

www.kitabnagri.com

"قبول ہے"

وہ حیا تھی وہ پیچھے نہیں ہٹنے والی تھی۔۔۔۔۔

وہ کائنات کی واحد لڑکی تھی جس کے آگے شاہ زہر جہانزیب کی ثابت قدمی گٹھنے ٹیک دیتی تھی

Posted On Kitab Nagri

وہ واحد لڑکی تھی جس کے آگے شاہ زہر جہانزیب بے اختیار ہو جاتا تھا آج بھی ہونے لگا تھا

یا شاید وہی لڑکی تھی جو شاہ زہر جہانزیب کو بے اختیار کر سکتی تھی

کچھ ساعتیں تو ایک دوسرے کو محسوس کرتے گزری

اس کا یہ انداز برسوں سے جلتے شاہ زہر جہانزیب کے دل میں موجود طوفانوں کو متاثر کر رہا تھا پھر بھی وہ بھرپور
کوشش کر رہا تھا کہ کسی طرح حیا کو ٹال دے

"ایک عرصے سے آپ مہربہ لب ہیں اب بس کر دیں کب تک خود کو نظر انداز کریں گے۔۔۔۔۔ آپ کسی کے
ساتھ نا انصافی نہیں کرتے مگر اپنی ذات پر ظلم کر جاتے ہیں۔۔۔۔۔ شاہ زہر کب تک اپنی تکلیف کو خود سے
چھپاتے رہیں گے"

شاہ زہر جہانزیب ان لوگوں میں سے تھا جو دوسروں کے زخموں پر مرہم تو رکھتے ہیں مگر اپنے زخموں کو کچھ سے
بھی چھپا لیتے ہیں

"حیا پلیز میرے زخم نہ ادھیڑو"

Posted On Kitab Nagri

شاہ زر کے لہجے میں ایک زمانے کا کرب تھا

حیا زمان نے آج ارادہ کر لیا تھا

شاہ زہرا جہانزیب کے زخموں اور اس کے درمیان موجود بے نیازی کی دیوار کو گرا کر ہی رہے گی

"نہیں شاہ زہر میں تو آپ کے زخموں کی مسیحائی کرنا چاہتی ہوں، آج حیا زمان، شاہ زہر جہانزیب سے پہلی اور آخری بار کچھ مانگتی ہے، آج حیا زمان، شاہ زہر جہانزیب سے مسیحائی کا حق مانگتی ہے، شاہ زہر میں آپ کی دیوانی ہوں اس دیوانگی کے صدقے اپنے غموں کے چند سکے میرے کشکول میں ڈال دیں"

شاہ نے جھٹکے سے سراٹھایا نیلی آنکھیں اپنے اندر کا حال چھپانے کی پوری کوشش کر رہی تھی

"اس دیوانگی کے صدقے شاہ زہر جہانزیب قربان میری جان۔۔۔۔"

اس کے لفظوں پر تڑپ ہی تو اٹھاتھا وہ اپنے رخسار پر رکھے ہاتھ کو چوما

"اس دیوانگی کے صدقے شاہ جہانزیب کی خوشیاں قربان، اس دیوانگی کے صدقے شاہ زہر جہانزیب کی زندگی قربان۔۔۔۔۔۔ تم خود کے لیے ایسے لفظوں کا استعمال نہ کیا کرو"

Posted On Kitab Nagri

"تو بس مجھے شاہ زر جہانزیب ہی چاہیے، مجھے کسی چیز کی چاہ نہیں رہی، مجھے شاہ زر جہانزیب چاہیے، اس کی ذات کا حصہ بننا ہے کیونکہ شاہ زر جہانزیب ہی میری دنیا ہے"

شاہ زر کی نظر اپنے ہاتھ میں موجود حیا کے ہاتھ پر جاٹکی یا شاید وہ حیا کی آنکھوں میں نہیں دیکھنا چاہتا تھا

"ایک عرصے سے میں نے خود کو محسوس نہیں کیا پتا نہیں شاہ زر جہانزیب کا وجود کس حال میں ہے"



"آج محسوس کر لین شاہ زر"

حیا نے ایک مرتبہ پھر اس کا دل سہلا کر تسلی دی

"خوف آتا ہے"

"کس سے؟"

"بکھرنے سے"

شاہ زر کے خول کے ساتھ حیا کہ دل میں کہیں بہت اندر کچھ ٹوٹا تھا

اس طرح شاہ زر جہانزیب کو دیکھنا بہت مشکل کام تھا

Posted On Kitab Nagri

"میں سمیٹ لوں گی"

اور آخر کار شاہ جہانزیب کی بے نیازی نے گٹھنے ٹیک دیئے اس نے تھکن زدہ انداز میں اپنی پیشانی حیا کے کندھے پر رکھ دی اور اپنے ہاتھوں کو اس کے گرد باندھ لیا

"حیا"

اس کا کرب آلود پکار پر ہی حیا کی آنکھیں نم ہو گئیں
شاہ زہر کی سانسین کچھ تیز ہو گئی تھی شاید وہ ضبط کر رہا تھا

"میں آپ کے پاس ہوں اور آپ کے ساتھ بھی"

حیا نے اپنے ہاتھ اس کے چوڑے شانوں کے گرد باندھے کر اپنے ہونے کا یقین دلایا اپنی انگلیاں اس کے گھنے ملائم بالوں میں پھیری
کئی عرصے پہلے کی خواہش پوری ہوئی تھی

"بس یہی تو شاہ زہر جہانزیب کے جینے کی وجہ ہے ورنہ زندگی کے راستے تو شاہ زہر جہانزیب گیارہ سال پہلے خود پر بند کر چکا ہے۔۔۔۔۔ میں ایک جدی پشتی رعیس جہانزیب سکندر کی پہلی اولاد تھا مجھے ویسے ہی آسائشیں ملی

Posted On Kitab Nagri

جیسی ملنی چاہئے تھی مگر ایک جھٹکے سے زندگی نے مجھے عرش سے فرش پر لا پٹھا۔۔۔۔۔ میں یتیم ہو گیا۔۔۔۔۔ اس دنیا میں یتیمی سب سے بڑی محرومی ہے۔۔۔۔۔ وہ صنم جو میرے جگر کا ٹکڑا تھی خون آلود کپڑوں میں دوڑتی ہوئی آکر میرے گلے لگ کر رو پڑی۔۔۔۔۔ اس بری طرح کانپ رہی تھی کہ میں سن رہ گیا۔۔۔۔۔ میں 17 سال کا تھا، نہ مجھے دنیا کی سمجھ تھی نہ دنیا داری کی، میں نے دنیا کا بہت بھیانک روپ دیکھا اس وقت نہ میرے پاس سر رکھ کر رونے کے لئے کندھا تھا نہ چھپ جانے کے لیے آغوش، حیات سکندر کی شرط قبول کرنے کے علاوہ میرے پاس کوئی راستہ نہیں تھا میں سب چھوڑ بھی دیتا مگر ماں باپ کے بعد صنم کو اس درندے کے حوالے کرنا۔۔۔۔۔ بے بسی کیا ہوتی ہے کوئی مجھ سے پوچھتا۔۔۔۔۔ حیا مجھ سے بڑا بد نصیب کون ہو گا۔۔۔۔۔ مجھے تو میرے باپ کی قبر کے نشان تک کا نہیں پتا۔۔۔۔۔ حیات سکندر نے انہیں مٹی تک نصیب نہیں ہونے دی، میں بھی تو انسان ہوں جب میرا دل ماں باپ کی جدائی سے کر لائے تو میں کہاں جا کر فاتحہ پڑھوں؟ حیات سکندر نے میرے پیروں کے نیچے سے زمین ہی نہیں سر سے آسمان بھی کھینچ لیا۔۔۔۔۔"

اس نے بولنا شروع کیا تو بولتا ہی چلا گیا آواز اتنی بھاری تھی اس میں برسوں کے غموں کا بوجھ تھا

www.kitabnagri.com

"حیات سکندر مجھ سے چمٹی ہوئی صنم کے لئے شرائط سامنے رکھ رہا تھا جن کے مطلب تو اسے سمجھ ہی نہیں آتے تھے۔۔۔۔۔ اس وقت جو میں نے فیصلہ کیا اس سے کرنے کے لیے بہت بڑا جگر چاہیے جو شاید ہی دنیا میں کسی کے پاس ہے، آناؤنا حیات سکندر نے پیپر سائن کر وائے، دے لفظوں میں مجھے اشارہ دیا کہ اپنی جان بچ جانے پر شکر کروں اور لوٹ کر نہ آؤ، دوسری طرف صنم۔۔۔۔۔ وہ بچی تھی۔۔۔۔۔ دس سال کی بچی، جو اس حادثے کو قبول نہیں کر پار ہی تھی وہ خون آلود کپڑوں، ماں باپ کے خون سے سنے ہاتھ اور چہرہ لئے اس قہر سے بکھر رہی

Posted On Kitab Nagri

تھی۔۔۔۔۔ میں اس سے کہہ رہا تھا میں واپس آؤں گا وہ مان ہی نہیں رہی تھی،،،،، مجھے کھودینے کے خوف سے وہ مر جانے کو ہوئی حیا۔۔۔۔۔ وہ۔۔۔۔۔ اس نے کہا بھی اگر میں اسے چھوڑ کر گیا تو وہ مر جائے گی۔۔۔۔۔ لیکن میں بے بس تھا، میں اسے ہمت دے رہا تھا صبر کرنے کی تلقین کر رہا تھا، وہ دس سال کی بچی تھی بہت سی باتیں تھیں جو میں اس سے سمجھا نہیں سکتا تھا۔۔۔۔۔"

اس کی آواز نم ہو رہی تھی یہ نمی برسوں کے غموں کے سمندر کی تھی
یہ نمی اپنے آپ میں طغیانیاں لیے ہوئے تھی اس نے کہا تھا کہ تم ان طغیانوں کی زد میں آ جاؤ گی
اور حیا زمان ان طغیانوں کی زد میں آ گئی تھی

"میں ایک انتظار کی آس تھا اسے چھوڑ آیا۔۔۔۔۔ انتظار بھی گیارہ سال کا۔۔۔۔۔ یہ گیارہ سال میں نے کیسے کاٹے ہیں یہ صرف میرا رب جانتا ہے حیا۔۔۔۔۔ جب میں وہاں سے نکلا تو بالکل خالی ہاتھ تھا دنیا کی ٹھوکروں نے مجھے اتنا کمزور کر دیا کہ موت میں اور مجھ میں صرف ایک قدم کا فاصلہ تھا۔۔۔۔۔ سترہ سال کا لڑکا کتنی ہمت کا مظاہرہ کر سکتا ہے مگر سرکاری ہسپتال کے بیڈ پر پڑے میرے بے یار و مددگار وجود کو اچانک احساس ہوا کہ اگر میں اپنے زخموں اور غموں پر ہی روتا رہوں گا تو جلد ہی مر جاؤں گا۔۔۔۔۔ اگر میں مر گیا تو میرے جگر کا ٹکڑا جو میرے انتظار میں ہے، اس کے ساتھ وہ لوگ نہ جانے کیا کریں گے، اسی دن شاہ زہرا جہانزیب نے اپنے غم، تکلیف، درد، زخم سب خود ہی سے چھپا لیے۔۔۔۔۔ میں نے اپنے آپ کو خود میں دفن کر لیا۔۔۔۔۔ کبھی کبھی زندہ رہنے کے لیے خود کو اپنے ہی وجود میں دفن کرنا پڑتا ہے۔۔۔۔۔ آہ۔۔۔۔۔ یہ بڑا تکلیف دہ عمل ہوتا ہے۔۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

شاہ زرجہا نزیب کی ایک آہ ہی حیا زمان کے دل کے ہزار ٹکڑے کر گئی اس نے کہا تھا کہ بہت سے طوفان ابل رہے ہیں ان میں زخمی ہو جاؤ گی

شاہ زرجہا نزیب کی ایک آہ نے حیا زمان کو طوفانوں میں دھکیل دیا تھا

"اس دن سے میں نے اپنے زخم خود سے بھی چھپانے لگا کیونکہ میرے پاس کوئی اور راستہ نہیں تھا، دن بھر کی محنت کے بعد جب ایک وقت کا کھانا نصیب ہوتا، پہلا نوالہ منہ میں ڈالتے ہی صنم کا خیال آتا نہ جانے اس نے کچھ کھایا ہو گا یا نہیں اور میری بھوک مر جاتی، پانی پیتے وقت خیال آتا کہیں وہ پیاسی تو نہیں ہو گی، کبھی کبھی تو میں بے چین ہو کر گہری نیند سے اٹھ جاتا کہ کہیں وہ کسی تکلیف پر رو تو نہیں رہی ہو گی، خود کو بغیر کسی سہارے کے کھڑا کرنا کتنا مشکل ہوتا ہے کوئی مجھ سے پوچھے۔۔۔۔۔ میرے سامنے کئی مرتبہ دور استے تھے صحیح اور غلط، غلط راستہ تو ہمیشہ آسان ہوتا ہے اور صحیح راستہ مشکل مگر اس سے بھی مشکل صحیح راستے کا چناؤ کرنا ہوتا ہے۔۔۔۔۔ بہت محنت کے بعد میرے پاس پیسہ آگیا، نام آگیا، رتبہ آگیا، شہرت آگئی، پھر ایک دن میرے پاس صنم بھی آگئی، صنم کے ساتھ زندگی میں ٹھہراؤ بھی آگیا۔۔۔۔۔ مگر۔۔۔۔۔ مگر حیا۔۔۔۔۔ مجھے چین نہیں آیا"

ساتھ ہی ایک آنسو ڈھلک کر حیا کے کندھے پر گرا

شاہ زرنے کہا تھا جھلس جاؤں گی اور وہ آنسو حیا زمان کی روح جھلسا گیا

ایک عورت دنیا کی سب سے بڑی تکلیف، محرومی، غم، درد سب سہ لیتی ہے مگر اپنے مرد کی آنکھ سے گرے

ایک آنسو کا بوجھ اس کی برداشت سے باہر ہوتا ہے

ایک عورت کے لیے دنیا کا سب سے بڑا بوجھ اس کے مرد کی آنکھ کا ڈھلکا ہوا آنسو ہوتا ہے

Posted On Kitab Nagri

اولاد کے آنسو دل پر گرتے ہیں مگر اس مرد کے آنسو روح پر۔

شاہ زرخچہ دیر کے لیے خاموش ہو گیا ورنہ یقیناً پھوٹ پھوٹ کر رونے لگتا

"جب صنم اور شانزل کے درمیان سب ٹھیک ہونے لگا تھا میرے پاس جینے کی کوئی وجہ ہی نہیں بچی تھی۔۔۔۔۔ میں اپنے کھوکھلے وجود کا کیا کروں گا؟ میں یہی سوچ رہا تھا کہ صنم نے میرے ہاتھوں میں زندگی کی کرن تھما دی، اس نے تمہیں مجھے سوئپ دیا، برسوں سے ویرانیوں نے میرے وجود میں بسیرا کر رکھا تھا مجھے لگتا تھا آؤ گی تو بہار لے آؤ گی،

میں نے سوچ رکھا تھا تمہیں ہر خوشی دوں گا مگر۔۔۔۔۔ وہ ویڈیو۔۔۔۔۔ تمہیں کھودینے کا خوف۔۔۔۔۔ مجھے لگا میں پھر خالی ہاتھ رہ جاؤں گا،،،،، تم واحد ہو جس کی وجہ سے میں نے جینے کا فیصلہ کیا ہے۔۔۔۔۔ بہت چھوٹی عمر میں ہی میں نے قریب ترین رشتوں کا بھیانک چہرہ دیکھا تھا، قسمت نے میرے ساتھ اتنے کھیل کھیلے ہیں کہ ہر حادثہ ممکن لگنے لگا ہے۔۔۔۔۔ ہر جھٹکے کے لیے میں نے خود کو تیار کر رکھا ہے۔۔۔۔۔ مگر تمہاری جدائی میری ہستی ہلا گئی۔۔۔ پہلی بار میرے مردہ وجود نے کسی کی تمنا کی وہ بھی لا حاصل رہے گئی تو؟۔۔۔۔۔ اس لئے میں اس دن بغیر ر کے چلا گیا۔۔۔۔۔ میں نے اپنی زندگی کی سب سے بڑی غلطی کی مجھے معاف کر دو حیا۔۔۔"

"شاہ زریوں معافی مانگ کر مجھے شرمندہ مت کیجئے، جو ہو گیا ہم اسے بدل نہیں سکتے نہ میرے بس میں ہے کہ میں آپ کے گیارہ سال واپس لاسکوں مگر محبت کا مرہم ضرور ہے جو میں آپ کے زخموں پر رکھ سکتی ہوں"

Posted On Kitab Nagri

شاہ زرنے چہرہ اٹھا کر اپنی پیشانی اس کی پیشانی پر ٹکائی اور اس کا چہرہ دونوں ہاتھوں سے تھاما آنکھیں بند تھیں اور پلکیں نم۔

"تمہارا وجود ہی شاہ زرنہ جہاں زیب کے ہر غم کی دوا ہے"
حیا نم آنکھوں سے مسکرائی

"مسیحائی کا حق دے کر آج آپ نے حیا کی محبت کو معتبر کر دیا ہے"

"مگر میں ایسا ہی ہوں مشکل پسند، ہر بات کہہ کر سمجھانے کی عادت نہیں ہے مجھے"

"قبول ہے"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"شانزل کی طرح علی الاعلان اپنی محبت کا اظہار نہیں کر سکتا"

"قبول ہے"

Posted On Kitab Nagri

حیا نے مسکرا کر سر اٹھایا آپ نے ساڑھی کے پلو سے شاہ زمر کی نم آنکھیں پونچھیں شاہ زمر نے آنکھیں کھول کر اپنی مسکراتی زندگی کو دیکھا

"نامیں تمہارے آئیڈیل جیسا ہوں"

قبول ہے قبول ہے قبول ہے۔۔۔۔ شاہ زمر جہانزیب مجھے اپنی تمام تر بے نیازی کے ساتھ کو قبول ہے"

"اور حیا شاہ زمر مجھے اپنی تمام تردیوانگی کے ساتھ کو قبول ہے"

"اچھا اب چلیں، اتنی رات ہو گئی ہے"

"محترمہ رات نہیں صبح ہو گئی ہے" شاہ زمر نے اسکا چہرہ سمندر کی طرف کیا جہاں سورج کی پہلی کرن پھوٹ رہ تھی۔

پھر حیا اور شاہ زمر نے اسی چبوترے پر نماز ادا کی اور گھر کی طرف روانہ ہو گئے۔

Posted On Kitab Nagri

واپسی کا سفر حیا کے لیے دنیا کا سب سے حسین سفر تھا۔ وہ خود کو ہواؤں میں اڑتا ہوا محسوس کر رہی تھی جیسے ہی وہ فردوس بریں میں داخل ہوئی۔ ڈائمنگ روم سے آوازیں آرہی تھیں حیا نے اندر جا کر چمکتے ہوئے لہجے میں سب کو سلام کیا۔

اور سلام کا جواب اس سے بھی بھرپور انداز میں آیا تھا۔ سب سے زیادہ پر جوش تو عانیہ تھی جو پھتو کا نعرہ لگا کر اس کی طرف لپک رہی تھی۔ حیا نے فوراً اسے اٹھالیا۔ اشعر چپ کیسے رہ سکتا تھا۔

"محترمہ حیا صاحبہ آپ صبح صبح کہاں کی سیر کو نکلی ہوئی تھیں۔ آپ کے پیچھے میری بیٹی پھتو پھتو کا رونا رو کر نڈھال ہو گئی تھی۔"

"ارے میرا بچہ پھتو کو یاد کر رہا تھا۔" حیا کی بات پر عانیہ مزید اس کی طرف لپکی۔ اسی طرح ہلکی پھلکی باتوں میں ناشتہ ہوا۔ شاہ زرسونے چلا گیا، اشعر کسی کام سے، شانزل آفس اور ہانیہ محترمہ عانیہ کو نہلانے لے کر چلی گئی وہ الگ بات ہے کہ عانیہ حیا کو چھوڑنے کو تیار نہیں تھی۔ سب سے فراغت ملتے ہی حور عین حیا کو کمرے میں لے آئی۔

"چلو حیا جلدی سے مجھے تمہارے چہرے پر یہ کھلتی کلیوں سی مسکان کی وجہ بتاؤ۔ کہیں میں پھوپھو تو نہیں بننے والی؟"

Posted On Kitab Nagri

حیا ایک جھینپ گئی۔

"دھت پاگل ہو کیا ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟"
حور ٹھٹکی۔

"کیوں نہیں ہو سکتا؟"
حور کی بات پر حیا گڑبڑا گئی۔ انجانے میں وہ کافی کچھ عیاں کر گئی تھی۔ وہ جواب نہ دے پائی۔

"وہ۔۔۔ وہ۔۔۔"

"کیا وہ۔۔۔ وہ لگا رکھی ہے؟ کیوں نہیں ہو سکتا ایسا؟ چلو شروع کے دو مہینے میں تمہارے ساتھ تھی لیکن اس کے بعد تو تم لوگ ایک ہی کمرے میں۔۔۔۔"

حور نے حیا کو کھوجتی ہوئی نگاہوں سے دیکھا۔ حیا جزبز ہو گئی۔

"حور مجھے کیوں گھور گھور کر دیکھ رہی ہو؟"

Posted On Kitab Nagri

"حیا سچ سچ بتاؤ مجھے تم کیا پاگل پنا کرتی رہی ہو اب تک؟"

"تم کیوں مجھ پر برس رہی ہو میں نے تو کچھ بھی نہیں کیا۔" حور نے ایک دھپ حیا کی پیٹھ پر لگائی۔

"ہائے ظالم!"

"کیوں نہیں کیا تم نے؟ تم کس قدر پاگل ہو۔ کل شاہ جو ذرا ہنس کر اینجلینا سے بات کر رہے تھے تو تمہارا خون خشک ہو رہا تھا۔ اور اب۔۔۔ یا اللہ۔۔۔ اف حیا! کچھ دنوں میں تمہاری شادی کو ایک سال ہونے والا ہے۔ اور۔۔۔ اور اف حیا میں تمہارا کیا کروں!"

"میں کیا کروں؟ کب سے ڈانٹ رہی ہو۔"

حیا نے سارے جہاں کی مظلومیت خود پر طاری کی۔

www.kitabnagri.com

"تھپڑ کھاؤ گی مجھ سے کیوں اپنا گھر خراب کر رہی ہو؟ اور اب تم ہی پہل کرو۔"

حیا بدک گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"تمہارا دماغ جگہ پر ہے میں کیوں اپنا گھر خراب کرنے لگی؟ اور۔۔۔ اور میں کیسے پہل کر سکتی ہوں؟ میں ایسا کچھ نہیں کرنے والی"

"تمہارے تو اچھے بھی کریں گے۔ سب سے پہلے تو میں تمہارے سڑے ہوئے کپڑے اٹھا کر پھینکوں۔ اتنے اچھے اچھے سوٹ تمہاری بری کے لیے خریدے تھے میں نے، مگر نہیں تم وہی تین جوڑی پہنتی ہو۔" حورین نے سچ میں اٹھ کر وارڈروب سے تینوں جوڑی کپڑے نکال کر پھینک دیے۔

"آج سے جوڈریس میں سلیکٹ کرونگی تم وہی پہنوگی ویسے تم مجھے یہ بتاؤ تم لوگ کل رات گئے کہاں تھے؟ مجھے تو لگا تھا کہ شاہ نے کسی ہوٹل میں کمرہ بک کیا ہو گا مگر اب مجھے ایسا نہیں لگتا کہ ایسا کچھ ہوا ہو گا۔" حیا خواجہ ہی سرخ پڑ گئی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"حور تم کس قدر بے شرم ہو گئی ہو۔"

"مجھے تو لگتا ہے سارے جہاں کی شرم تم پر آ کر ختم ہو گئی ہے۔" حور نے بھی فوراً جواب دیا۔

"ہم لوگ کل ساحل سمندر گئے تھے۔"

Posted On Kitab Nagri

کہہ کر حیانے گردن جھکائی۔

"کل۔۔ کل میں نے شاہ زر سے کہہ دیا کہ میں ان سے محبت کرتی ہوں۔ اور۔۔ اور پتا ہے شاہ زر بھی مجھ سے محبت کرتے ہیں۔"

اپنی طرف سے توحیانے زوردار دھماکہ کیا تھا مگر اس کا حور عین پر کوئی اثر نہیں ہوا۔ الٹا حورین نے اپنا سر پیٹ لیا۔

"تم لوگ دنیا کے پہلے میاں بیوی ہو گے جنہوں نے شادی کے ایک سال بعد اظہار محبت کیا ہو گا۔ مجھے تو پہلے سے پتہ ہے بلکہ پہلے دن سے اب اٹھو جا کر شاور لو اور سو جاؤ۔ شام تک اٹھنا پھر میں ڈریس اور جیولری بتاؤں گی وہ پہن کر انسانوں والے حلیے میں آجانا۔"

Kitab Nagri

شام میں حیا سو کر اٹھی تو حور نے اس کو سترنگی ریشم کے دھاگوں والا سوٹ پہننے کو کہا۔ سترنگی دوپٹے، کا جل، گلابی لپ اسٹک، سات رنگ کے نگوں سے مزین ٹاپس اور دونوں ہاتھوں میں بھر بھر کر سات رنگ کی چوڑیاں پہنائیں۔

"اف حور تم کیوں یہ سب کر رہی ہو؟"

Posted On Kitab Nagri

"چپ کر کے بیٹھو"

حور نے اس کی ایک نہ سنی۔

جب حیاتیار ہو کر ہال میں آئی تو اشعر واپس آچکا تھا۔ عانیہ تو حیا کو ٹکر ٹکر دیکھ رہی تھی۔ اور اس ہی کی گود میں چڑھی بیٹھی تھی۔ اس کے لیے یہ سچی سنوری پھتو بڑی نئی تھی۔ وہ اس کی چوڑیوں سے کھیل رہی تھی اور خوش ہو رہی تھی تبھی اس کی نظر میں حیا کے کانوں کے ٹوپس پر گئی۔ شاید اسے کچھ زیادہ ہی پسند آگئے تھے تبھی وہ انہیں کھینچ کر نکالنے لگی۔

"نہیں کرو عانیہ پھتو کو درد ہو رہا ہے۔"

مگر شاید عانیہ کو یہ بات پسند نہیں آئی تھی اس نے غصے میں چیخ ماری اور وہی گود میں مچلنے لگی۔ مگر وہ بھی حیا تھی۔ اس نے عانیہ کو گود سے اٹھا کر اپنے بازو میں بٹھایا۔ اور انگلی دکھا کر کہا۔

www.kitabnagri.com

"میں تم سے ناراض ہوں بالکل میرے پاس مت آنا" کہہ کر چہرہ دوسری طرف گھمالیا۔ اشعر ہانیہ حور عین سب دلچسپی سے یہ منظر دیکھ رہے تھے۔ ہانیہ 2 سیکنڈ حیا کو دیکھتی رہی پھر پکارا۔

"پھتو"

Posted On Kitab Nagri

مگر حیا نے مڑ کر نہ دیکھا تو پھر پکارا مگر حیا نہ مڑی۔ تو وہ الٹی پلٹی ہوتی ہوئی اس کے پاس آئی اور صوفے کی پشت کے سہارے کھڑے ہوتے ہوئے اسے پھر پکارا

"پھتو"

اور اپنی گردن ٹیڑھی کر کے اسے دیکھا اور اپنے چار دانت نکال کر مسکرائی۔ مگر اپنے پھتو پر کوئی اثر نہ ہوتے دیکھ کر وہ مزید حیا کے قریب آئی۔ اور اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھ اپنے گال پر رکھ کر اور اپنے ہونٹ چونچ کی شکل میں بنائے اور اپنے ہونٹ حیا کے ہونٹوں کے قریب کرنے لگی۔ حیا فوراً پیچھے ہوئی۔ ہانیہ تو وہاں سے اٹھ کر کمرے میں گئی۔ اشعر کا چہرہ دیکھ کر حیا کو معاملہ سمجھ میں آیا دراصل اشعر صاحب ہانیہ محترمہ کو اسی طریقے سے مناتے تھے۔ ایسی چیز کو ہانیہ کاپی کر رہی تھی۔ حیا کو جیسے ہی معاملہ سمجھ میں آیا وہ کھلکھلا کر ہنسنے لگی۔

"اشعر خوش ہو جاؤ یہ اب تمہاری بھی کاپی کرنے لگی ہے۔"

حیا مسلسل ہنس رہی تھی۔

www.kitabnagri.com

"عانیہ کی بچی شرم نہیں آتی باپ کی پول کھولتے ہوئے۔"

کہہ کر اشعر عانیہ کو اٹھاتا ہوا جھینپ کر باہر چلا گیا۔

حیا تو ہنسی سے لوٹ پوٹ ہونے لگی حور کا بھی یہی حال تھا۔

Posted On Kitab Nagri

تبھی شاہ زرنے گھر میں قدم رکھا وہ حیا کو دیکھ مہوت ہوا۔ وہ بہار کا کھلکھلاتا چمن لگ رہی تھی۔ قلقل کرتی ہنسی اس نے ایک سال بعد سنی تھی۔ آخری بار کھلکھلاتے ہوئے اس نے حور کی رخصتی کی رات دیکھا تھا ایک سال بعد بھی یہ منظر ہر دل باندھ لینے کی حد تک خوبصورت تھا۔

اس کی ست رنگی چوڑیاں کھنک کر اس کی قلقل کرتی ہنسی کا ساتھ دے رہی تھیں۔ اس کے شکر فی گلابی ہونٹوں میں شاہ زرنے کی جان اٹک سی گئی۔ اچانک اس کے جذبات میں ایک طوفان سا اٹھا تھا جسے اس نے دبانے کی کوشش نہیں کی۔ وہ چلتا ہوا ان لوگوں کے پاس آیا اور حور عین سے مخاطب ہوا۔

"صنم تمہارے پیچھے جو پینٹنگ لگی ہے اس میں کتنے پھول ہیں؟"
لہجہ کافی سنجیدہ تھا۔ حور عین پہلے چونکی پھر کھڑی ہوئی اور مڑ کر پھول کرنے لگی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"ایک۔۔۔ دو۔۔۔ تین۔۔۔"

تبھی شاہ زراطمینان سے حیا کے بازو میں بیٹھا۔ ایک ہاتھ اس کی کمر میں ڈال کر اسے اپنے قریب کیا اور دوسرے ہاتھ سے اس کا چہرہ تھام کر اپنے ہونٹ نرمی اور حلاوت کے ساتھ حیا کے ہونٹوں پر رکھ دیئے۔

کچھ سیکنڈ بعد اس نے حیا کے ہونٹ آزاد کئے اور حیا کے ہونٹ بنے چہرے کو دیکھ کر مسکرا دیا۔ حور ہنوز پھول گننے میں مصروف تھی۔ شاہ زرنے اپنے کمرے کا رخ کیا۔ حیا کو اپنے گال دہکتے ہوئے محسوس ہوئے۔

Posted On Kitab Nagri

"اف خدا!"

تبھی حور پیچھے مڑی۔

"اٹھائیس پھول۔۔۔"

مگر یہ کیا شاہ زر تو غائب تھا۔ تبھی اس کی نظر سرخ چہرہ لیے بیٹھی حیا پر پڑی۔

"تمہیں کیا ہوا؟"

"ک۔۔۔ ک۔۔۔ کچھ ن۔۔۔ نہیں"

حیا نے بمشکل کہا اور اپنے چہرے پر ہاتھ پھیر کر تاثرات مٹانے چاہے۔ اسے ابھی بھی شاہ زر کے پر حدت لبوں کا لمس اپنے لبوں پر محسوس ہو رہا تھا جو اس کے دل کی دنیا میں طوفان مچا رہے تھے اور حور عین اس سے بے نیاز تھی۔

"چلو اپنے کمرے میں جاؤ اور دیکھو شاہ کو کچھ چاہیے کیا؟"

"م۔۔۔ م۔۔۔ میں ک۔۔۔ کیوں جاؤں؟"

Posted On Kitab Nagri

حیا نے ابھی تک کر بمشکل جملہ مکمل کیا۔ حور نے اسے گھورا۔

"یہ تمہیں اتنا تیار میں نے خود دیکھنے کے لئے کیا ہے، شاہ کے لئے کیا ہے، جاؤ کمرے میں، نہیں تو ابھی میرا میٹر گھوم جائے گا۔"

حور نے اسے کمرے کی طرف دھکا دیا۔

"تم دنیا کی سب سے ظالم نند ہو۔"
حیا تو چیخ گئی۔

"اور تم دنیا کی احمق ترین بھابھی ہو!"
حور نے دو بدو جواب دیا



حیا منہ بناتی ہوئی کمرے میں چلی گئی۔ مگر اس کا دل ٹرین کی رفتار سے دھڑک رہا تھا۔

"اف ابھی باہر حور کی موجودگی اس قدر بولڈ اسٹیپ لیا تھا۔ اب تو وہ کمرے میں تنہا۔۔۔"
اچھا تھا کہ وہ واشروم میں تھا کچھ دیر تک تو وہ جی کڑا کر کے کھڑی رہی لیکن جیسے ہی واشروم کا دروازہ کھلنے کی آواز آئی۔ اس کی ہمت جواب دے گئی۔

Posted On Kitab Nagri

حیا نے پوری رفتار سے باہر کی طرف دوڑ لگائی۔ مگر شاہ زرا سے زیادہ تیز تھا اس میں کمرے کے دروازے سے باہر نکلنے سے پہلے ہی اس کی کلائی تھام کر اسے روکنا چاہا۔ اسی افتاد میں ٹک کی آواز کے ساتھ حیا کی ناک سیدھا شاہ زر کے سینے سے ٹکرا گئی۔ حیا کو تارے نظر آ گئے۔



"ہائے۔۔۔۔ ناک توڑ دی میری۔"
حیا اپنی ناک پکڑے بول رہی تھی۔

"دکھاؤ۔۔۔۔ یار کہاں لگی ہے؟"

"اف اللہ شہید کر دی میری ناک۔"

www.kitabnagri.com

"تو تم سے کس نے کہا تھا اس طرح بھاگنے کو، کیوں بھاگ کر جا رہی تھی تم؟"

اس کی بات پر حیا اپنا درد بھول گئی۔ پھر اسے احساس ہوا کہ وہ شاہ زر کے حصار میں کھڑی ہے اور شاہ زر اس کے کافی قریب کھڑا ہے۔ وہ فوراً اس سے دور ہوئی۔

"وہ۔۔۔۔ وہ۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

حیا کو جواب سمجھ نہ آیا۔

"ہاں چائے۔۔۔ ہاں چائے ہی تو لینے جا رہی تھی میں آپ کے لیے۔"

شاہ زرا اس کی گھبراہٹ سے محظوظ ہوا۔ اس نے نرمی سے حیا کا ہاتھ تھام کر اسے اپنے قریب کیا۔ پھر سے اپنے حصار میں لیا۔

"میں مم۔۔۔ میں چائے چ۔۔۔ چائے لے لے آؤں؟"

شاہ زرا مسکرایا۔ حیا کی نروس نیس اسے مزہ دے رہی تھی۔ اس نے حیا کے کان میں سرگوشی کی۔

"سویت ڈش کے بعد چائے کون پیتا ہے؟" وہ جس سویت ڈش کی بات کر رہا تھا حیا اسے سوچ کر تو گلابی ہو گئی۔ شاہ زرا انہماک سے اس کے تاثرات دیکھ رہا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"ہاں تم اگر مزید سویت ڈش آفر کرو تو میں منع نہیں کروں گا"

حیا نے آنکھیں پھاڑ کر اسے دیکھا تبھی دروازے پر دستک ہوئی۔ شاہ زرا کچھ بد مزہ ہوا مگر دروازہ کھولا تو سامنے حور عین تھی۔

"شاہ دیکھیں شان کا فون ہے۔ انہیں کچھ ضروری بات کرنی ہے۔"

وہ موبائل لیے کھڑی تھی۔ شاہ زرا نے موبائل تھام کر کان سے لگایا۔

Posted On Kitab Nagri

"ہاں یار وہ سائلنٹ پر ہے۔"

"ہاں بھائی تم پہنچو تو، ہاں۔۔۔ ہاں دس منٹ میں ہیلی کاپٹر آرہا ہے۔"
حیا ٹھٹکی۔ شاہ زرنے فون حور عین کو تھمایا۔

"تم ذرا شانزل کے کچھ کپڑے پیک کر دو"
"آپ لوگ کہیں جارہے ہیں؟"
حور عین کے سوال پر حیا کا دل اندیشوں سے گھرنے لگا۔



"ہاں کچھ آفس ورک ہے انشاء اللہ پرسوں تک واپس آجائیں گے"
حیا کو اطمینان ہوا مگر حورین تو اپنی ہی سوچوں میں غلطاں تھی
"تو آپ حیا کو لے جائیں ساتھ"

"میں کہیں نہیں جاؤں گی، تمہارا دھیان کون رکھے گا"

"میرا خیال رکھنے کے لیے اشعر اور ہانیہ تو ہے نا، وہ رکھ لیں گے میرا خیال"

Posted On Kitab Nagri

"میں تمہیں چھوڑ کر نہیں جاؤں گی"
بحث کو لمبا ہوتا دیکھ شاہ زرنے مداخلت کی

"دیکھو صنم میں اور شانزل بھی یہاں نہیں ہوں گے تمہارا خیال رکھنے کے لیے حیا کا یہاں ہونا ضروری ہے ویسے
بھی حیا سے زیادہ تمہارا خیال کون رکھ سکتا ہے، پبلنگ کرو شانزل پہنچتا ہوگا"
وہ چلی گئی تو شاہ زرنہ حیا کی طرف مڑا

"ہاں تو کہاں تھے ہم؟"



"پبلنگ پر"

حیا نے اطمینان سے جواب دے کر اچھے خاصے موڈ کا بیڑا غرق کر دیا تھا

"تمہاری خبر تو میں واپس آ کر لوں گا"

حیا نے اس کی بات سنی ان سنی کر دی

Posted On Kitab Nagri

"آپ کچھ کھائیں گے؟"

شاہ زرنے منہ بنایا

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

"پرسوں تک میں نہیں ہوں تب تک تم سیکھ لینا"

Posted On Kitab Nagri

"کیا"

"شوہر کے دلجوئی کے طریقے، شوہر کو روکنے کے طریقے، شوہر کا استقبال کرنے کے طریقے"
حیا وار ڈروب میں منہ دیئے کپڑے نکال رہی تھی سر باہر نکال کر کہا

"اللہ کس قدر ہولادینے والا سلیمس بتا رہے ہیں آپ"
کہتے ہوئے سارے کپڑوں کو بیگ میں رکھنے لگی حیا کے آنکھ پھاڑ کر کہنے پر شاہ زرنے قہقہہ لگایا اور آکر بیڈ پر بیگ کے پاس ہی کروٹ کے بل لیٹا لیٹ گیا
مٹھی بنا کر سر کے نیچے رکھی

"جلدی سے سلیمس پورا کرو تمہیں اچھی بیوی ہونے کی ڈگری ملے گی"

www.kitabnagri.com

"صدقے جاؤں ایسی ڈگری کے۔۔۔۔۔ یہ اچھی بیوی ہونے کی ڈگری ہے یا چھپچھورے پن میں ماسٹر کی ڈگری"

"تم یہ چوڑیاں اتار کر کام کرو"
شاہ زرن کی بات پر بیگ کپڑے رکھتی حیا چونکی

Posted On Kitab Nagri

"کیوں"

شاہ زرنے بہت نرمی سے اس سے کی چوڑیوں سے بھرے ہاتھ تھامے

"کیونکہ یہ مجھے ڈسٹرب کر رہی ہیں، میرا جانا از حد ضروری ہے اور تمہاری چوڑیاں میرا ایمان خراب کر رہی ہیں"

"میں۔۔۔ میں حور کی ہیلپ کر کرادوں پینگ میں؟"

"مت جاؤ یار"

شاہ زرا سے اس وقت جانے نہیں دینا چاہتا تھا

Kitab Nagri

"حور کے کمرے میں بیگ الماری کے اوپر رکھا ہے اسے تو عادت ہے سپرو و من بننے کی، مجھے جانے دیں پلیز"

شاہ زرنے مسکرا کر اس کا ہاتھ چھوڑا

"جاؤ"

یہی ادا دل چرا لیتی تھی اس کی

Posted On Kitab Nagri

"سنو"

شاہ زرنے پکارا تو حیا نے مڑ کر دیکھا

"تھینک یو صنم کا اتنا خیال رکھنے کے لیے"

"اپنا تھینک یو اپنے پاس رکھیں میری حور کا خیال میں رکھ سکتی ہوں"

"ٹھیک ہے تو پھر یہ بتائیے یہ اہتمام تم نے میرے لیے کیا ہے؟"

شاہ زرنے کا اشارہ اس کی تیاری کی طرف تھا

"صرف بات کو طول دینے کے لئے آپ کس قدر بے تکے کی سوال کر رہے ہیں۔۔۔۔۔ کس کے لئے تیار ہو گئی

میں؟ آپ کے لئے ہی ہوں"

www.kitabnagri.com

شاہ زرنے نے تاسف سے سر ہلایا وہ حیا تھی کبھی سیدھا جواب نہیں دینے والی تھی

"اچھی لگ رہی ہو"

حیا مسکراتی ہوئی باہر چلی گئی

Posted On Kitab Nagri

شاہ زراور شانزل کے جانے کے بعد تو مانو حیا کا دل ہی نہیں لگ رہا تھا مگر یہ تسلی تھی کہ وہ پرسوں تک آجائے گا
رات وہ حور کے ساتھ سوئی

دوسرے دن وہ لوگ شاپنگ کرنے گئے حیا کا بس چلتا تو وہ بے بی کے لیے ساری دنیا خرید لیتی شاید ایسا کر بھی لیتی
مگر واپسی تک اس کی طبیعت خراب ہو گئی اور اچھی خاصی خراب ہو گئی حورین کے تو ہاتھ پاؤں پھول گئے اچھا تھا
کہ اشعر اور ہانیہ ساتھ تھے ورنہ شاہ زراور شانزل کی غیر موجودگی میں تو اس کے دماغ نے کام کرنا ہی بند کر دیا تھا

ہاسپٹل میں بروقت اسے ڈرپ چڑھائی گئی پھر خیر و عافیت سے گھر آ گئی

رات وہ اپنے کمرے میں لیٹی تو شاہ زراور کا فون آ گیا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"السلام علیکم"

"وعلیکم السلام پیپی اینیور سری زوجہ محترمہ"

"ہیں؟ کیا ہماری شادی کو ایک سال ہو گیا؟"

Posted On Kitab Nagri

"جی بالکل ہو گیا ہے"

"تو پھر آپ کو بھی مبارک ہو"

"شکریہ شکریہ کاش میں وہاں ہوتا تو کسی دوسری طریقے سے مبارکباد وصول کرتا مگر خیر ہے کل تو آ رہا ہوں"

"کل کب تک آئیں گے؟"

"ابھی آ جاؤں"



"چپ کر بیٹھیں، بتائیں کب تک آئیں گے؟"

www.kitabnagri.com

"انشاء اللہ دو پہر تک ویسے تم کس قدر ظالم ہو انسان اپنے شوہر کی خیر و عافیت کے لیے ہی فون کر دیتا ہے مگر تم

نے مجھے یاد نہیں کیا، اشعر نے فون کر کے تمہارے ڈاکٹر کا نمبر کیوں لیا تھا؟ تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے؟"

اچانک شاہ ز کو یاد آیا تو بات کرتے کرتے درمیان میں سوال پوچھ لیا

"لو اس اشعر کے بچے نے آپ کو فون کر دیا؟ بس ہلکی سی ویکنیس تھی اور کچھ نہیں"

Posted On Kitab Nagri

"تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں اور صنم نے بھی نہیں بتایا؟"
لہجے میں فکر مندی تھی

"ارے کچھ نہیں ہوا بس میں نے ایک دم سے دوائیاں لینے بند کر دی تھی نہ، اسی کا سائیڈ افیکٹ ہے میں تو ایک دم فٹ ہوں"

"حد ہوتی ہے غیر ذمہ داری کی بھی میں وہاں نہیں ہوں تو کسی کو خیال نہیں کہ مجھے فون کر کے انفارم کرے، اچھا فون رکھو میں کچھ گھنٹوں میں پہنچ رہا ہوں"
شاہ زراڑ کر آنے کو تیار تھا

"ارے ارے۔۔۔۔ کچھ نہیں ہوا اور خبردار جو آپ آئے میں ایک دم ٹھیک ہوں سچ میں چپ چاپ بیٹھیں
رہے وہاں پر اور ویسے مجھے بتائیں میرے لیے کوئی گفٹ لیا ہے یا صرف خالی خولی مبارکباد سے کام چلانا پڑے گا"
شاہ زرد دوسری طرف مسکرایا

"بتادو؟"

مسکراتا لہجہ، اتنی دور سے بھی حیا نے اس کی مسکراہٹ پوری جان سے محسوس کی تھی

Posted On Kitab Nagri

"جلدی بتائیں"

"چھوڑو تم کل خود دیکھ لینا ویسے مجھے کیا دوگی؟"

"میں مل گئی ہوں آپ کو یہی بہت ہے"
شاہ زرنے جاندار قہقہہ لگایا

"اف حیاتم بالکل سوچ کر نہیں بولتی ویسے یہ سب سے بہترین تحفہ ہو گا تم خود کو میرے حوالے کر دینا"
اور یہ ہوئی تھی حیا کی بولتی بند
شاہ زرنے بات جاری رکھی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"اور خبردار جو تم کل بے ہوش ہوئی"

"آپ فلرٹ کر رہے ہیں میرے ساتھ؟"

"پرمیٹ ہے میرے پاس"

Posted On Kitab Nagri

جواب پورا آیا تھا

"اللہ شاہ زہر پہلے کتنا کم بولتے تھے"

"بولنے کے علاوہ بھی بہت کچھ ہے جو تم نے دیکھا نہیں ہے"

میں فون رکھ رہی ہوں"

"رکھ سکتی ہو؟"



شاہ زہر نے جیسے چیخ کیا تھا حیا خاموش ہو گئی

www.kitabnagri.com

"باگڑ بلبلہ ہر بات کا جواب ہوتا ہے"

"حیا"

شاہ زہر نے پکارا اچانک اسکا لہجہ بدل گیا تھا

Posted On Kitab Nagri

"جی"

"مجھے تمہارے بال بہت پسند ہیں"

حیائے بے اختیار اپنے بال چھوئے

"جب میں نے پہلی بار تمہارے بال دیکھے تو بے اختیار دل چاہا انہیں چھو کر دیکھوں"
شاہ زرخوئے ہوئے لہجے میں بول رہا تھا

"تمہیں یاد ہے ہماری شادی والے دن تم نے کہا تھا ہماری حور کتنی خوش لگ رہی ہے حالانکہ وہ صرف تمہاری
تھی مگر اسے ہماری کہہ کر تم نے میرا سیروں خون بڑھادیا تھا، اف۔۔۔۔۔ کاش میں اس وقت وہاں ہوتا"
حیا سکی بے تابی پر ہنس پڑی

www.kitabnagri.com

"ہنس لو تم، بس ایک بار آ جاؤں"

"آپ مجھے دھمکیاں دے رہے ہیں؟"

Posted On Kitab Nagri

"تم دھمکیوں سے ڈرنے والی ہو کیا؟"

"بالکل نہیں"

"I miss you حیا"

حیا شاہ زر سے اس طرح کے جملے کی توقع نہیں رکھتی تھی

"تمہارے بغیر میرے دل کو چین نہیں آتا، پتہ ہے مجھے کیسا لگ رہا ہے"

"کیسا؟"

حیا نے بے اختیار پوچھا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"تمہارا قرب اور با نہیں تمہاری

یہ سب حسرت سے سوچا جا رہا ہے

جلن، وحشت، خماری، اضطرابی

یہ سب ایک ساتھ ہوتا جا رہا ہے"

Posted On Kitab Nagri

حیا کی دھڑکن شور مچانے لگی

"اف حیا تمہاری دھڑکن مجھے یہاں تک سنائی دے رہی ہے"

حیا نے اپنے دل پر ہاتھ رکھا

"تمہارا بھی سے یہ حال ہے تو کل کیا ہوگا"

"اب آپ ڈرائیں تو مت، کس قدر نروس کر رہے ہیں مجھے"

"تم نروس کب سے ہونے لگی، ویسے پتا ہے میں نے کل کے بارے میں کیا سوچا ہے"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

حیا خاموش ہی رہی شاہ زرنے خود ہی کہنا شروع کیا

"لفظوں کی شرارت سے بدن کے چور ہونے تک

میں تجھ کو اس طرح چاہوں کہ دل میری سانس رک جائے

خطاؤں پر خطائیں ہونہ ہو کچھ بات کہنے کو

Posted On Kitab Nagri

میں تجھ میں یوں سما جاؤ کہ میری سانس رک جائے

نہ ہمت تجھ میں باقی ہو نہ ہمت مجھ میں باقی ہو
مگر اتنا قریب آؤ کہ میری سانس رک جائے

میں اپنے لب یوں رکھ دوں تیرے لبوں پر
یا تیری پیاس بجھ جائے یا میری سانس رک جائے"

گمبھیر لہجے میں کہتا حقیقتاً حیا کی سانس روک گیا
حیا خاموشی رہی اس کی سانسیں منتشر ہو رہی تھی کچھ لمحے تو معنی خیز خاموشی سے گزرے پھر شاہ زرنے پوچھا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"حیا تم میرا انتظار کرو گی نا؟"

حیا نے بمشکل "جی" کہا اور فون رکھ دیا اور اپنا چہرہ تکیہ میں چھپا لیا

"اللہ خیر پتہ نہیں اچانک کیا ہو گیا ہے انہیں"

Posted On Kitab Nagri

دوسرے دن شاہ زراور شانزل سے واپس آئے تو دیکھا حیا حور کے سر پر کھڑے ہو کر برہم ہو رہی ہے اشعر اور ہانیہ عانیہ مزے لے لے کر یہ منظر دیکھ رہے تھے

حیا جب بھی کوئی جملہ جھنجھلاہٹ میں کہتی عانیہ پوری طرح اپنی زبان میں ساتھ دیتی اسکے ہاتھوں کی حرکتیں یہاں تک کہ سر ہلانے کا انداز بھی اپنے انداز میں نقل کرتی

"اسلام علیکم"

شانزل نے با آواز سلام کیا تو سب ہی متوجہ ہوئے

حیا فوراً ان دونوں کے پاس آئی اس نے کچھ کہنے کو منہ کھولا ہی تھا کہ شاہ زرا آگے بڑھا اور نرمی سے پیشانی چومی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"طبیعت کیسی ہے اب؟"

حیا کو سمجھ نہیں آیا کہ وہ سب کی موجودگی فراموش کر گیا ہے یہ جان کر نظر انداز کر رہا ہے

وہ جواب کیا دیتی بلکہ سب کی موجودگی میں جھجک سی گئی

Posted On Kitab Nagri

"ٹھیک ہوں"

گر جتنی برستی حیا ایک دم شانت ہو گئی

شاہ زرنے ایک ہاتھ حیا کے شانے پر رکھ کر اپنے ساتھ لگاتے ہوئے سونے تک لایا اسے بٹھا کر خود بھی ساتھ بیٹھ گیا

تبھی اچانک اشعر کو مصنوعی کھانسی کا دورہ پڑا وہ زور زور سے کھانسنے لگا

حیا نے کشن اٹھا کر پوری قوت سے اسے مارا جس سے کھانسی کا دورہ ہنسی کے دورے میں بدل گیا سبھی مسکرانے لگی

"تمہیں تو بعد میں دیکھتی ہوں، بھائی آپ ہی سمجھائیں حور کو محترمہ میری ایک نہیں سنتی کتنی بار منع کیا ہے اسے کیچن میں نہ جائے مگر یہ میری سنتی نہیں ہے اوپر سے وہ منہوس کافی کا ڈبا ہی پھینک دوں گی اب میں نہ رہے گا بانس نہ بجے گی بانسری حد ہوتی ہے دوسرا کپ ہے یہ کافی کا جبکہ ڈاکٹر نے منع کیا ہے اسے آپ خود منع کریں میری تو سنتی نہیں"

ویسے ہی بولی جس طرح اسے عادت تھی بغیر قومہ اور فل سٹاپ کے اس کی سانس پھول گئی

Posted On Kitab Nagri

"صنم بچے خیال کرو اپنا"
شاہ زرنے مانو حیا کو تسلی دی

حیا نے اسے گھور کر دیکھا

"حور کا خیال رکھنے کے لیے میں ہوں بس اسے کہیں مجھے خیال رکھنے دے"

"رکھتی ہوں اپنا خیال، اب میرا دل ہو رہا تھا کافی پیئے کا انسان کافی بھی نہیں پی سکتا"
حور نے کچھ لاڈ سے کہا

"پی سکتی ہو بالکل پی سکتی ہو لیکن کچھ مہینوں بعد، بلکہ تم کہو تو کافی کی ایک فیکٹری بھی کھول لوں گا"
شانزل بہت آرام سے بات سنبھالی

www.kitabnagri.com

"یہ مجھے کچن میں بھی نہیں جانے دیتی اب انسان کام بھی نہ کرے؟ بیٹھے بیٹھے بور ہو جاتی ہوں مجھ سے بیٹھا ہی نہیں جاتا"

لگے ہاتھوں حور عین نے حیا کی شکایت لگائی جس کا اس پر کوئی اثر نہیں ہوا

Posted On Kitab Nagri

"یہ تو غلط بات ہے حیا، ٹھیک ہے صنم تم جاسکتی ہو کچن میں، مگر صرف شام کی چائے پکانے"
شاہ زرنے فوراً مسئلے کا حل بتایا

"چلو شکر ہے ورنہ دونوں صبح سے دونوں زسری اسکول کی بچیوں کی طرح بحث کر رہی ہیں ایک کہتا ہے "تمہیں ڈاکٹر نے منع کیا ہے" دوسری کہتی ہے "کل تمہاری طبیعت خراب تھی خبردار جو تم نے کسی کام کو ہاتھ لگایا" کون کہے گا یہ معاشرے کے قابل سیول انجینئر ہے، ویسے یہ عجوبہ جوڑی نہیں ہے یہ دنیا کی پہلی نند بھا بھی ہے جو صبح سے اس لیے بحث میں مشغول تھے تاکہ دوسرا کوئی کام نہ کرے"
اشعر کی دہائی پر سب ہنسنے لگے

بیل ہوئی ملازم نے دروازہ کھولا تو عطف زمان کو دیکھ کر سبھی کی ہنسی رکی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"اپنا غلیظ وجود لے کر دفع ہو جاؤ"

اشعر کا لہجہ بہت سخت تھا

"میں تم سے ملنے نہیں آیا ہوں بلکہ میں تو صرف شاہ زرنہ جہانزیب ملنے آیا ہوں"

اس نے شیطانی مسکراہٹ کے ساتھ حیا کو دیکھا

Posted On Kitab Nagri

"شان آپ ابھی اسے باہر نکلوائیں، کوئی ضرورت نہیں ہے اس کی بات سننے کی"
حور عین کی توجان ہی جل گئی

"ارے تم اس قدر مشتعل کیوں ہو رہی ہو میں صرف ایک سوال پوچھنے آیا ہوں"
اس لہجہ اطمینان سے بھرا ہوا تھا جو حیا کو ہولائے دے رہا تھا

"منہ کھولنے سے پہلے ہزار بار سوچنا عاطف زمان، تم اس وقت یہاں صرف اسی لیے کھڑے ہو کیوں کہ تم میری
بہن کے سوتیلے ہی سہی مگر بھائی ہو"
شانزل نے دبے لفظوں میں جیسے دھمکی دی



وہاں اگر کوئی شخص تھا جو نارمل تھا، تو وہ تھا شاہ زہر جہانزیب
سپاٹ چہرے کے ساتھ

"میں تو شاہ زہر جہانزیب سے یہ پوچھنے آیا ہوں کہ کیا انہیں پتہ ہے کہ انکی سو کالڈ بیوی اپنے سابقہ منگیترا
طلال مرزا سے ملتی ہے اور اسے کافی پیسے بھی دیتی ہے"
مانو کوئی بم پھٹا تھا فردوس بریں میں

Posted On Kitab Nagri

"میں اس کامنہ نوچ لوں گی"

حور عین جارحانہ انداز میں آگے بڑھی جسے شانزل نے روکا شعر کا غصے کے مارے برا حال تھا

اور حیا وہ تو پتھر کی ہو گئی

اسے کیسے پتہ چلا؟ وقت یہ سب سوچنے کا نہیں تھا
اسے فرق نہیں پڑتا کہ کوئی کیا کر رہا ہے کہہ رہا ہے اس نے اس شخص کی طرف دیکھا جس سے اسے فرق پڑتا تھا
حیا نے شاہ زمر کی طرف دیکھا

اسی وقت شاہ زمر نے گردن گھما کر منتظر نگاہوں سے حیا کو دیکھا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

تو کیا اسے اب بھی صفائی درکار تھی؟

کیا وہ اب بھی شک کر رہا تھا؟

حیا نے پوری قوت جمع کی اسے صفائی تو دینی تھی اس کے لیے پل صراط سے گزرنا ہی تھا
محبت جو کرتی تھی

"شاہ زمر۔۔۔۔۔ وہ۔۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

حیا نے کہنا شروع ہی کیا کہ شاہ زرنے ہاتھ اٹھا کر روک دیا اور اٹھ کھڑا ہوا
وہاں سب سکتے میں آگئے

وہ اٹھا اور خاموشی سے اپنے کمرے میں چلے گیا

حیا بے دم سی زمین پر گرنے کے انداز میں بیٹھ
اشعر کو حیا پر بہت ترس آیا آنسو حیا کی آنکھ سے موتیوں کی مانند ٹوٹ کر گر رہے تھے

اس سے پہلے کوئی کچھ کرتا ہے شاہ زرنے سے نکلتا ہوا نظر آیا چہرے پر پتھر یلے تاثرات تھے اور ہاتھ میں گن

وہ بڑھتا ہوا حیا کی طرف آیا سے ایک جھٹکے سے کھڑا کیا پھر اپنی گن لوڈ کی
اور اس سے پہلے کوئی کچھ سمجھ پاتا وہ مڑا اور ایک فائر کیا

گن سے گولی ٹھاہ کی آواز کے ساتھ نکلی اور عاطف زمان کی ہتھیلی چیرتی ہوئی آر پار ہو گئی عاطف زمان چیخا
تبھی شاہ زرنے دوبارہ گن لوڈ کی اس کے خطرناک ارادے دے کر سب اس کی طرف بڑھے

"شاہ زردماغ سے کام۔۔۔۔۔"

شانزل کا آدھا جملہ منہ میں ہی رہ گیا کیوں کہ شاہ زرنے دوسرا فائر کیا تھا

Posted On Kitab Nagri

یہ گولی عاطف کے دوسرے ہاتھ کی ہتھیلی چیرتی ہوئی چلی گئی

"شاہ زر"

حیا ہوش میں آئی

"تم تو خاموش ہی رہو"

وہ غراہٹ حیا کو سہاگئی

اس سے پہلے حیا کچھ کر پاتی وہ جارحانہ انداز میں عاطف زمان کی طرف بڑھا

شاہ زر سے کچھ بعید نہ تھا کہ وہ اسے جان سے ہی مار ڈالتا

سب نے شاہ زر کو روکنا چاہا مگر

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اس نے زمین پر گٹھنے کے بل تڑپتے عاطف کا چہرہ بالوں سے پکڑ کر اوپر کیا

"اسی ہاتھ سے تم نے میری بیوی کو رسوا کرنا چاہا تھا نا"

"چھوڑو اسے شاہ زر"

Posted On Kitab Nagri

شاہ نزل اسے پیچھے کرنے لگا

"شاہ زربھائی ہوش میں آئیں۔۔۔۔"

اشعر بھی پوری کوشش کر رہا تھا مگر شاہ زر کسی کی نہیں سن رہا تھا

"شاہ۔۔۔ آپ کیا کر رہے ہیں"

سب کے سب اسے مل کر پیچھے کرنے کی کوشش کر رہے تھے مگر وہ جنونی بنا کسی کی بھی سننے کو تیار نہ تھا وہ تو اپنی صنم کی بھی سن نہیں رہا تھا

"نہیں آج میں یہ قصہ ہی ختم کر دوں گا جہاں زندگی میں سکون آتا ہے اسے دیکھا ہی نہیں جاتا بس بہت ہو گیا"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اس نے گن کی نالی عاطف کے منہ میں ڈال دی

سبھی کی جان اچھل کر حلق میں آگئی

ہر کوئی اسے پیچھے کھینچنے کی کوشش کر رہا تھا مگر وہ اپنی جگہ سے ایک انچ نہیں ہل رہا تھا

Posted On Kitab Nagri

یقیناً آج وہ اسے زندہ نہ چھوڑتا

عاطف کی آنکھیں باہر کو ابلنے لگی

"اسی زبان سے تم میری بیوی کے بارے میں بدفعالی کرتے ہو نا آج تو میں یہ بھی ختم۔۔۔۔۔"

"شاہ زار آپ کو میری قسم چھوڑیں اسے ابھی اور اسی وقت"

حیا کی دھاڑ پر شاہ زار نے عاطف کو پٹخنے کے انداز میں چھوڑا

حیا اتنی زور سے چیخ پڑی تھی اس کی سانسیں پھول گئیں

"اسے ابھی کے ابھی باہر پھینکو ورنہ میں اس کی جان نکال دوں گا"

شاہ زار بمشکل خود پر قابو پا رہا تھا

ضبط سے اس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا شانزل نے فوراً گارڈز کو بلوا کر عاطف زمان کو باہر پھینکوا دیا

اب تو یقیناً اس کے فرشتے بھی فردوسِ بریں کا رخ نہیں کریں گے

Posted On Kitab Nagri

شاہ زرنے گھور کر حیا کو دیکھا وہ دنیا کی واحد لڑکی تھی جس کے لئے وہ بے اختیار ہو جاتا تھا اور آج بھی ہو گیا تھا

گھبراہٹ دور ہوئی تو حیا کے اندر آتش فشاں بننے لگا شاہ زرنے ایک سرد نگاہ ڈالی

حیا آگے بڑھی اور اس کا گریبان جکڑ لیا

"جب مجھ پر بھروسہ تھا تو کیوں؟ ہاں کیوں؟ کیوں آپ چاہتے تھے میں صفائی پیش کروں؟ آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ وہ منتظر نگاہ میرے وجود کے ہزار ٹکڑے کر گئی"

شاہ زرنے کا گریبان جکڑ کر جھنجوڑ کر پوچھ رہی تھی چیخ رہی تھی رو رہی تھی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

شاہی زرنے ایک جھٹکے سے اپنا کالر حیا کی گرفت سے آزاد کروایا

"کس قدر احمق ہو تم؟ تمہیں لگا میں تمہاری صفائی کا منتظر ہوں؟ مجھے سمجھ نہیں آ رہا میں اپنا سر کس دیوار میں دے ماروں، میں نے تمہاری طرف اس لیے دیکھا تھا کیونکہ میں منتظر تھا کہ تم خود جا کر عاطف زمان کا حشر نشر کر دو، یہ حق تمہارا تھا، مگر تم تو مجھے ہی صفائی دینے لگیں، میں بتا نہیں سکتا اس وقت کتنا غصہ آیا تم پر، صرف اور صرف تمہارے سامنے اپنا دل کھول کر رکھ چکا ہوں جو کہ شاہ زرنے جہاں زیب کسی کے سامنے نہیں کرتا صرف تم پر

Posted On Kitab Nagri

اپنے سارے جذبات عیاں کر چکا ہوں پھر بھی تمہیں لگائیں تم پر شک کر رہا ہوں ایک کام کرو یہ گن لو اور ایک ہی دفعہ مجھے مار دو"

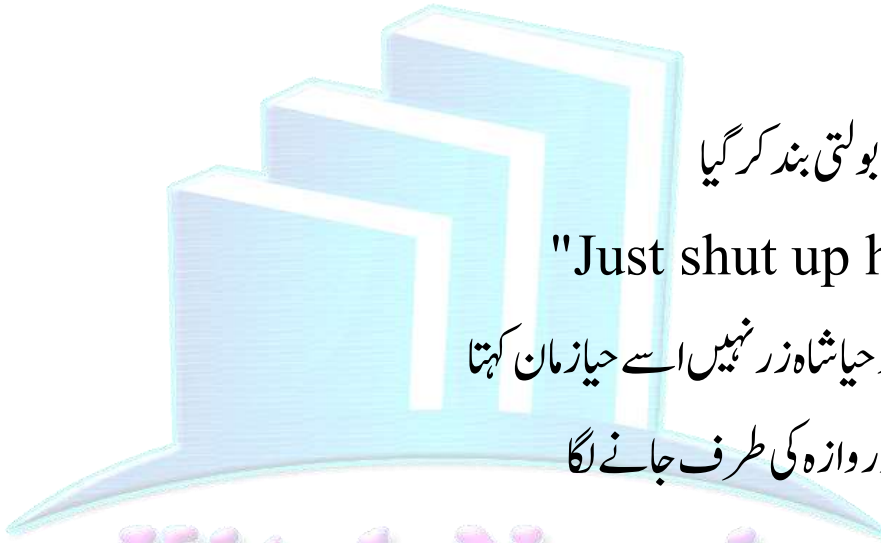
دوسری طرف شاہ زہر بھی کم تپا ہوا نہیں تھا، جملے کے آخر میں حیا کو گن تھما دی
حیا نے وہ گن ڈر کر پھینک دیں

"مجھے لگا۔۔۔"

ہمیشہ کی طرح وہ حیا کی بولتی بند کر گیا

"Just shut up haya zaman"

جب وہ غصہ میں ہوتا تو حیا شاہ زہر نہیں اسے حیا زمان کہتا
پھر وہ اس کی سنے بغیر دروازہ کی طرف جانے لگا



آنکھوں ہی آنکھوں میں شانزل کو کوئی اشارہ کیا تھا اس سے پہلے حیا سے روکتی اس نے دروازے پر بغیر مڑے کہا

"میں ناراض ہو کر نہیں جا رہا بس آدھے گھنٹے میں واپس آتا ہوں"

شانزل بھی اسکے پیچھے باہر نکلا

Posted On Kitab Nagri

جب دونوں دروازے سے باہر نکلے تو فردوس کے گیٹ کے باہر گارڈ نے عاطف زمان کانڈھال وجود پکڑا ہوا تھا

شاہ زرنے کوٹ اتار کر ہوا میں اچھالا

قدم آگے بڑھاتے ہوئے آستین کے بٹن کھول کر کف فولڈ کرنے لگا

وہ عاطف زمان کو جن نظروں سے دیکھ رہا تھا عاطف زمان کی سانس اوپر نیچے ہو رہی تھی

گردن موڑ کر شانزل کو دیکھا

"اس معاملے سے تم دور رہو گے"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"تمہاری غلط فہمی ہے"

شانزل ابراہیم نے بھی کوٹ اتار کر ہوا میں اچھالا

"یہ میرا اور میری بیوی کا معاملہ ہے دور رہنا ہے"

شاہ زرنے گلے سے ٹائی نکال کر اچھالی شرٹ کے اوپر والے بٹن کھولے

Posted On Kitab Nagri

"یہ معاملہ میری بہن کا بھی ہے"

شانزل نے بھی گلے سے ٹائی نکال کر اچھالی شرٹ کے اوپر والے بٹن کھولے
"ٹھیک ہے تمہیں موقع دوں گا مگر پہلے میری باری"

"چلو تم بھی کیا یاد رکھو گے دیا موقع"

شانزل کی فیاضی دیکھنے سے تعلق رکھتی تھی

شاہ زرنے کہنی تک کے آستین چڑھائی اور گارڈ کو اشارہ کیا شاہ زرنے کے قدموں کی دھمک ہی عاطف زمان کو دہلائے
دے رہی تھی اپنے زخمی ہاتھوں کو سنبھالنا اس کے بس سے باہر ہو رہا تھا

شاہ زرنے آہستہ آہستہ اس کے قریب آ رہا تھا اور تیزی سے اس کے چہرے پر سختی میں اضافہ ہو رہا تھا

عاطف زمان کی جان نکلی جا رہی تھی

www.kitabnagri.com

شاہ زرنے کے اشارے پر گارڈ اسے چھوڑ کر دور کھڑے ہو گئے

شاہ زرنے قریب آیا اور ایک زوردار مٹکا عاطف کے منہ پر مارا نتیجہ یہ نکلا کہ اس کی ناک ٹوٹ گئی اور بھل بھل خون
نکلنے لگا

Posted On Kitab Nagri

اور اس کے بعد کیا تھا اس نے عاطف پرگموں اور گھونسوں کی برسات کر دی

وہ جنونی انداز میں اسے مار رہا تھا جانے اس کی کون سی ہڈی ٹوٹی اور کون سے زخم لگے تھے

جب وہ نڈھال ہو کر گر جاتا تو وہ پھراٹھا کر اس پر پل پڑتا

شور کی آواز پر فردوس بریں کے سبھی مکین باہر نکل آئے اور وہاں کی صورت حال دیکھ کر بھونچے رہ گئے

شاہ زرنے عاطف زمان کا سر جب گاڑی کے بونٹ پر مارا تو وہ اپنے حواس کھونے لگا

"خبردار خبردار جو تم نے اپنے ہوش کھوئے آنکھیں کھولو ابھی اور مار کھانی ہے"

www.kitabnagri.com

عاطف زمان اپنے زخمی ہاتھوں کو اس کے آگے جوڑ رہا تھا

حیاد وڑتی ہوئی اس کے پاس آئی

اور بازو تھام کر پیچھے گھسیٹا

Posted On Kitab Nagri

شاہ زرنے چھوڑ دیا پھر جھٹکے سے اپنا بازو چھڑوایا

شاہ زرنے پیچھے ہوا اور اپنی پیشانی سے پسینہ پوچھا حیا کا بازو تھا ما اور پھر ایک بار عاطف زمان پر جھک گیا حیا بھی نیچے بیٹھتی چلی گئی

"اٹھو خبیث انسان اٹھو آنکھیں کھولو ادھر دیکھو یہ میری بیوی ہے اور اگر کسی نے اس کے بارے میں برا سوچا بھی تو میں تباہی لا دوں گا"

آہ۔۔۔۔۔ کون کہتا تھا وہ علی الاعلان اپنی محبت کا اظہار نہیں کر سکتا تھا
یہ اظہار نہیں تو کیا تھا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ایک بار پھر حیا نے اسے ایک بازو تھا م کراٹھانے کی کوشش کی

stay away haya"

حیا ایک لمحے کو اسکے غصے سے سہم گئی وہ ہمیشہ آہستہ آواز میں بات کرتا بہت کم حیا نے اس کا یہ روپ دیکھا تھا

Posted On Kitab Nagri

"پین پیپر لے کر آؤ"

شاہ زرنے گارڈ کو حکم دیا

حور اس پر خاموش کھڑی تھی کہیں نہ کہیں دل میں وہ عاطف زمان کی ایسی ہی تواضع چاہتی تھی اشعر اور ہانیہ کا خیال بھی مختلف نہیں تھا

حیا ایک لمحے کے لیے ان کے اس طرح آنکھیں پھیر لینے پر حیران ضرور ہوئی تھی

گارڈ نے اسے پین اور پیپر تھمایا تو اس نے پیپر گاڑی کے بونٹ پر رکھا اور کچھ تحریریں گھسیٹنے لگا

پھر ایک گٹھنے کے بل نیچے عاطف کے پاس بیٹھا اور ایک پاؤز مین سے کچھ اوپر تھا

اس نے عاطف زمان کے ادھ موئے وجود کو کالر سے پکڑ کر اٹھا کر بٹھایا

"آنکھیں کھولو خبیث انسان، یہ پیپر اپنے باپ کے منہ پر دے مارنا اس میں لکھا ہے کہ شاہ زرن جہانزیب علی الاعلان یہ بات کہتا ہے کہ عاطف زمان کی اس حالت کا ذمہ دار شاہ زرن جہانزیب ہے جو ہو سکتا کر لے، اور اگر دوبارہ تم نے میری بیوی کی طرف دیکھا بھی تو پھر سے یہی حال کروں گا بلکہ اس سے بھی بدتر حالت میں تمہیں تمہارے گھر کے باہر پھینک کر آؤں گا بلکہ جو بھی میری بیوی کی طرف غلط نگاہ سے دیکھے گا اس کی حالت میں

Posted On Kitab Nagri

موت سے بھی بدتر کردوں گا تم نے یا زمان ہاؤس کے کسی بھی فرد نے دوبارہ یہاں کا رخ کیا تو ایسی موت ماروں گا کہ تمہاری سات پشتیں یاد رکھیں گی، اور اپنی ماں سے ضرور کہنا کہ ماں کا کیا اولاد کے آگے ضرور آتا ہے تمہاری حالت میں وہ اپنے اعمال کا عکس دیکھ لے"

پھر شاہ زرنے وہ کاغذ عاطف کی خون سے رنگی شرٹ کی جیب میں ڈالا

گارڈ کو حکم دیا کہ اسے زمان ہاؤس کے باہر پھینک آؤ

گارڈ اسے اٹھا کر گاڑی میں ڈالنے لگے تو شانزل نے روک دیا

اس کے قریب آیا اور ایک مکا بڑے جان دار انداز میں اس کے پیٹ کے کچھ اوپر مارا یقیناً اس کی کوئی نہ کوئی پسلی کی ہڈی ٹوٹی ہوئی ہوگی اور شدید تکلیف ہوئی ہوگی جس کا اندازہ اس کے چیخنے سے ہو گیا

حیا نے شانزل کو بہت بری طریقے سے گھورا تھا یہاں کوئی نہیں تھا جو اس کی بات سن رہا تھا

"میں نے تمہارے شوہر سے پہلے کہا تھا مجھے مارنے دے مگر اس نے کہا تمہیں بعد میں موقع ملے گا اب مجھے موقع نہیں ملا تو میں کیا کرتا"

Posted On Kitab Nagri

(ہمارا معصوم شانزل ابراہیم)

شانزل نے آرام سے کندھے اچکاتے ہوئے بات کہی
جیسے بڑی عام سی بات ہو

گارڈ اسے گاڑی میں ڈال کر لے گئے تو شاہ زہر بھی غصے سے باہر جانے لگا

"کہاں جا رہے ہیں آپ؟"
حیا اس کے راستے میں آئی اور کمر پر ہاتھ رکھے بھنویں سکیرے پورے رعب سے پوچھنے لگی
"جہنم میں"

شاہ زہر ویسے ہی تپا بیٹھا تھا اور جواب بھی تپے ہوئے انداز میں دیا تھا
www.kitabnagri.com

حیا نے اسے سینے پر دونوں ہاتھ رکھ کر روکا
آنکھوں میں آنکھیں ڈالی اور کہا

"جو لوگ بیوی کو ڈانٹتے ہیں انہیں تو جہنم میں بھی انٹری نہیں دی جاتی"
لہجہ شرارتی تھا لبوں میں دبی دبی مسکان لے کر وہ بڑے ہی دلفریب انداز میں بولی

Posted On Kitab Nagri

اور۔۔۔۔۔

شاہ زر کا غصہ جھاگ کی طرح بیٹھ گیا وہ خود بھی مسکرا دیا
(☺The million dollar smile)

ہاش شاہ زر بھائی آپ بالکل حیا کی طرح ریگٹ کر رہے تھے "
اشعر نے سکون کی سانس لی

"چلو بھائی اچھا خاصہ ڈرامہ ہو گیا محترمہ آپ لوگ اندر جائیں اور تیاریاں شروع کریں "
شانزل کی بات پر حیا نے حیران نظروں سے دیکھا



www.kitabnagri.com

"I m sorry haya"

حیا نے پھٹی آنکھوں سے حور کو دیکھا
جو اپنے ہاتھوں میں جلی ہوئی کوٹی لے کر کھڑی تھی جو اسے شرارہ کے اوپر پہننا تھا

Posted On Kitab Nagri

"کوئی بات نہیں جانے دو، میں کچھ اور پہن لوں گی"

حیا نے حور عین کی شرمندگی کم کرنی چاہی

"رکومیرے پاس تمہارے شرارے سے میچنگ بلاؤز ہے شاہ اتنے ارمان سے تمہارے لیے یہ کپڑے لائے تھے کچھ اور پہنو گی توفیل کریں گے"

کہہ کر رکی نہیں جا کر بلاؤز لے آئی اور حیا بلاؤز دیکھ کر ہی سٹپٹا گئی بلاؤز کیا تھا ہاف بلاؤز تھا جس سے پیٹ اور کمر واضح ہو جاتی آستین تو نام کو بھی نہیں تھی کاندھے پر دو انچ چوڑی پٹی تھی اوپر سے اتنا گہرا گلا اور سونے پر سہاگ بیک لیس تھا پیچھے صرف ڈوری تھی

"حور تمہارا دماغ چل گیا ہے پارٹی میں پہنوں گی میں؟:"
حیا منہ کھولے کہنے لگی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"ارے تم یہ چیخ کر آؤ تمہارا دوپٹہ نیٹ کا نہیں ہے نا، میں تمہارا دوپٹہ ایسے سیٹ کروں گی کہ تم پوری چھپ جاؤ گی"

حیا شش و پنج میں مبتلا ہو گی

"پلیز حیا پہن لو میرے لیے"

Posted On Kitab Nagri

اب حیا کے پاس کوئی چارہ نہ تھا حور کے لئے تو وہ کچھ بھی کر سکتی تھی جب وہ بلاؤز اور شرارہ چیلنج کر کے باہر آئی تو آئینے میں خود کو دیکھ کر ہی نظریں چرائیں

"اف حور تمہارے لئے کیا کر رہی ہوں میں"

اس نے سوچا اور پھر حور عین نے حقیقتاً اور اس کا دوپٹا اس طرح سیٹ کیا کہ وہ پوری طرح چھپ گئی تھی حیا کے سر پر بھی دوپٹہ پن لگا کر سیٹ کیا پھر میک اپ کیا اور طلائی زیور پہنائے

"حور میرا ولیمہ ہو چکا ہے آج صرف پارٹی ہے بس تم تو ایسے تیار کر رہی ہو جیسے میرا ولیمہ ہے"

جب حور عین نے مانگ ٹیکا لگایا تو وہ بول پڑی

"کیا ہو گیا ہے یا راتنی تو پیاری لگ رہی ہو چلو یہ جوڑیاں ڈالو ہاتھ میں"

حیا سچ میں پیاری لگ رہی تھی اسے تیار کر کے حور عین تیار ہونے لگی باہر مہمان آنا شروع ہو چکے تھے کافی تو آ بھی چکے تھے حور عین جلدی جلدی تیار ہوئی تبھی شانزل کی کال آگئی کہ خالہ خالو کو ایرپورٹ سے لینے جانا ہے وہ جلدی سے باہر آئے

Posted On Kitab Nagri

حور عین ایک مطمئن نظر آئینے پر ڈال کر باہر کی طرف چلی گئی

پھر حیا انتظار میں ہی رہی کہ کوئی آئے اور پائل اور سینڈل پہننے میں مدد کر دے کافی دیر تک وہ پائل سے الجھتی رہی بڑی مشکل سے پتہ نہیں کیسے ایک پائل پہن لی مگر دوسری تو بڑی مشقت کے بعد بھی پہن نہ پائی اور اب تو سینڈل بھی باقی ہے اپنی بے بسی پر حیا کی آنکھیں نم ہونے لگی یہ ایک خلا اس کی زندگی کا نہ جانے کب پورا ہوگا؟ ہوگا بھی کہ نہیں؟ کتنی دیر تک موبائل دیکھتی رہی کیسے ہانیہ کو فون لگا کر بلا لے مگر اسے یاد ہی نہ آیا کہ فون کیسے لگائے

بے بسی ہی بے بسی تھی
اسے باہر تو جانا ہی تھا جب باہر نکلی تو فردوس بریں بھاں بھاں کر رہا تھا پارٹی چونکہ لان میں تھی اسی لئے سب ہی یہاں تک کہ ملازم بھی ادھر ہی تھے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

کتنی سبکی ہوگی سب کے سامنے

حیا صرف سوچ سکی

وہ جی کڑا کر کے لان کی طرف آئی تاکہ ہانیہ مل جائے اس نے لان میں نظر گھمائی

کافی مہمان لان موجود تھے لان پھولوں قمتوں سے سجا ہوا تھا

Posted On Kitab Nagri

حیا نے سینڈ والا ہاتھ پیچھے کر لیا تب ہی ہجوم میں کھڑے شاہ زر کی نظر اس پر پڑی لمحے بھر کو مبہوت ہوا تھا
بھاری کام دار آئینوں سے مزین لہنگے اور طلائی بھاری زیورات میں وہ کسی ریاست کی ملکہ ہی لگ رہی تھی سر پر
اوڑھا دوپٹہ اس کے وقار میں اضافہ کر رہا تھا
وہ مسکراتا ہوا اس کی طرف قدم بڑھانے لگا

حیا نے دیکھا بلیک ڈنر سوٹ میں نیلی آنکھوں اور نفاست سے سیٹ کیے ہوئے بالوں میں وجاہت کا شاہکار اس کی
طرف آرہا تھا

"مجھے تو لگا آج تم انتظار کروانے کے موڈ میں ہو، ڈیڑھ گھنٹے سے انتظار میں ہوں، چلو اب مہمان کب سے تمہارا
پوچھ رہے ہیں"

کہہ کر اس نے حیا کی کلائی تھامی اور اسے لے کر مہمانوں کے پاس جا رہا تھا کچھ قدم کے بعد حیا رک گئی

"سنیں پلیز۔۔۔۔۔"

شاہ زر نے تعجب سے اسے دیکھا

"کیا ہوا؟"

Posted On Kitab Nagri

"آپ ہانیہ کو میرے پاس بھیج دیں پلیز"
وہ آنکھیں جھکائے کہنے لگی باقی کا جملہ ادا ہی نہ ہو سکا
شرمندگی سی شرمندگی تھی ہیں حیا نے گردن جھکالی

تبھی شاہ زمر کی نظر اس کے ہاتھ میں موجود سینڈل اور پائل پر پڑی وہ ٹھٹک گیا

"تم۔۔۔ تم ننگے پیر گھوم رہی ہو لان میں؟ ملتے ہی
مجھے کیوں نہیں کہا"

پھر شاہ زمر نے جواب کا انتظار کئے بغیر ویٹر سے کہا کرسی لے کر آئے ویٹر نے فوراً حکم کی تعمیل کی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"بیٹھو اس پر"

"پلیز شاہ زمر سب دیکھ رہے ہیں۔۔۔۔ مجھے جانے دیں اور ہانیہ یا کسی کو بھیج دیں"

"اف حیا کب وہ دن آئے گا جب تم میری بات بغیر بحث کے مان لو گی"

Posted On Kitab Nagri

کہنے کے ساتھ شاہ زرنے اس کے ہاتھ سے سینڈلی اور کاندھے سے تھام کر نرمی سے کرسی پر بٹھایا اتنے لوگ موجود تھے سب ہی متوجہ تھے

سب حیران رہ گئے جب ایک دنیا کا مشہور بزنس مین شاہ جہان زیب اپنی بیوی کے سامنے گٹھنے کے بل زمین پر بیٹھا ایک گھٹنا زمین سے کچھ اوپر تھا سب مزید حیران رہ گئے جب اس نے نرمی سے حیا کا پیر اپنے گٹھنے پر رکھا وہ بالکل نارمل تھا نہ اسے مہمانوں سے فرق پڑتا تھا نہ حیا کی حیران نظروں سے

اس نے جیب سے رومال نکال کر حیا کے پیر کا تلو ا صاف کیا لمحے بھر کو اس کے پیر کا معائنہ کیا

"سدھر جاؤ حیا ابھی کچھ چبھ جاتا تو؟ تم اندر ہی انتظار کر لیتی میں تو آتا نہ تمہارے پاس"

کہتے ہوئے اس نے حیا کے پیر میں پائل پہنائی اور سینڈل بھی

حیا کی ساری مایوسی ساری شرمندگی بھی سے اڑ گئی

"آپ میرے پاس ہیں تو مجھے راستوں کی فکر کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ آپ کے ہوتے ہوئے کبھی کوئی کاٹا مجھے

چبھ نہیں سکتا"

حیا کی بات پر شاہ زرد لفریب انداز میں مسکرایا اسے حیا کی اس بات نے بڑا مزہ دیا تھا

Posted On Kitab Nagri

پھر اس نے دوسرا پیر اپنے گٹھنے پر رکھا اور اسی طرح تلو ا صاف کیا اور سینڈل پہنائی

حیاب اس سے دیکھ کر رہ گئی

معاشرے میں ایک بیوی کو کتنی عزت ملے گی یہ شوہر پر منحصر ہوتا ہے

ایک ایسا مرد جو اس کی عزت کرے اور کروا سکے ایسا مرد ہر لڑکی کی خواہش ہوتا ہے اور خدا نے ایسا مرد حیا کے نصیب میں لکھ دیا تھا ان ساری محرومیوں کے بدلے جو اس کے مقدر میں تھیں۔

اس نے ایک مرتبہ عاطف سے کہا تھا کہ خدا نے اس کے نصیب میں خوشیاں نہیں لکھی کیونکہ ان خوشیوں کے بدلے خدا نے اس کے نصیب میں شاہ زہر جہانزیب کو لکھا ہے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

حیا کو یک لخت اپنا آپ معتبر محسوس ہونے لگا

اپنے رب کا جتنا شکر کرتی کم تھا شاہ زہر گٹھنوں پر لگی گرد جھاڑتا ہوا اکھڑا ہوا اور مسکراتے ہوئے کہنے لگا

"کہاں گم ہو؟"

حیا نے چونک کر اسے دیکھا اور کہا

Posted On Kitab Nagri

"تھینک یو"

"It is honoure for me ma'am"

(یہ تو میرے لیے اعزاز ہے میم)

اس نے ہلکا سا گردن کو خم دیتے ہوئے کہا

"اس لیے نہیں بلکہ میری زندگی میں آنے کے لیے"

حیا نے صدقِ دل سے کہا تھا آنکھوں میں تارے جھلملا رہے تھے

شاہ زہرا جہانزیب ان آنکھوں میں تارے جھلملاتے دیکھ فدا ہی تو ہوا تھا

Kitab Nagri

"That is also honour for me and u r blessing for me"

(یہ بھی میرے لیے اعزاز ہے اور تم میرے لئے نعمت ہو)

شاہ زہرا بھی ایک جذب سے کہا وہ دونوں شاید لوگوں کی موجودگی فراموش کر چکے تھے وہ تو مہمانوں کی تالیوں نے

دونوں کو ہوش دلایا

حیا نے چونک کر مہمانوں کو دیکھا اور ویڈیو بناتے اشعر کو کچھ شرم غالب آگئی

Posted On Kitab Nagri

جس سے اس نے گردن جھکالی

حور عین شانزل بھی خالہ خالو کے ساتھ تالیاں بجاتے ہوئے اس کے پاس آئے

حیا کو لگا اس کی بے اختیاری پر اب اشعر اسے خوب زچ کرے گا اسی لیے اس نے نظر انداز کیا

اور خالہ خالو سے ملی وہ اس سے مل کر بڑے خوش ہوئے خاص کر شانزل کے خالو عثمان سفیر

"مبارک ہو، بلکہ تم لوگ مجھے مبارکباد دو میرے سارے بچے اس طرح شاد و آباد ہے کہ میرا دل خوش ہو گیا،

خدا تم لوگوں پر رحمت بنائے رکھے اور ڈھیروں خوشیوں سے نوازے"

انہوں نے دعائیں دیں اور حیا کو ساتھ لگایا

www.kitabnagri.com

عانیہ کو مل کر بڑے خوش ہوئے جو بار بار لپک لپک کر حیا کی طرف جانے کی کوشش کر رہی تھی

"آپ بس اسی طرح ہمیں دعاؤں میں یاد رکھئے"

شانزل نے لب کشائی کی

Posted On Kitab Nagri

"مجھے تو کسی نے بتایا ہی نہیں کہ آپ لوگ آنے والے ہیں"
حیا کچھ حیران تھی

"ہم نے تو کسی کو بھی نہیں بتایا تھا اگر بتا دیتے تو اتنا کھلا کھلا چہرہ کیسے دیکھتے آپ لوگوں کا"
عثمان سفیر کو تو ویسے بھی شوخ چنچل سی حیا بہت پسند تھی

"ایک سرپرائز اور دوں؟"
انہوں نے سوالیہ نظروں سے حیا کو دیکھا

"رکیں مجھے guess کرنے دیں.... آپ میرے لیے کرکٹ کٹ لائے ہیں جو آپ پچھلی بار شرط کے طور پر
ہارے تھے"

www.kitabnagri.com

حیا کی بات پر عثمان سفیر نے ماتھے پر ہاتھ مارا جیسے بھول گئے ہو

"اویار کل تمہیں پکا لادوں گا مگر سرپرائز تو یہ ہے کہ ہم ہمیشہ کے لئے آپ کے پاس رہنے آگئے ہیں"

"ہائے سچی۔۔۔؟"

Posted On Kitab Nagri

خوش تو سبھی ہوئے تو مگر حیاتو وارے نیارے ہو گئی تھی

"ہاں"

"مطلب ہم روز کرکٹ کھیلیں گے؟"

"بالکل ہم تو ہماری بیٹی کے ساتھ روز کھیلیں گے"

شانزل تقریباً منہ کھولے دونوں کو دیکھ رہا تھا

"ہیں یہ آپ لوگ کب ملے؟ کب کرکٹ کھیلیں؟ کب شرط ہاری؟"

www.kitabnagri.com

"جب تم لوگ ہنی مون پر گئے تھے اس کے دوسرے دن یقیناً جانو ہماری بیٹی تم لوگوں جیسی اکھڑ مزاج نہیں

ہے میری بیٹی مجھ جیسی ہے زندہ دل، تم لوگ اکڑو ہو، میری بیٹی دنیا کی سب سے اچھی بیٹی ہے"

اور حیا کو لگا کسی نے اس کی زبان گنگ کر دی ہو الفاظ جیسے کسی نے چھین لیے ہو، یہ وہ جملے تھے جو اپنے باپ کے

منہ سے سننے کی خواہش رکھتی تھیں

Posted On Kitab Nagri

شاہ زرمسلسل حیا کو اور اس کے چہرے پر اتار چڑھاؤ کو دیکھ رہا تھا

عثمان سفیر حیا کی حالت سے بے نیاز اسے ساتھ لگائے بولتے ہی جارہے تھے

"خالو یہ چیٹنگ ہے اب مجھے جیس فیل ہو رہا ہے"

"کوئی نہیں میں تو آپ کو بھائی بولتی ہوں تو آپ کے خالو بھی میرے خالو ہوئے نہ"

حیانم آنکھوں سے مسکراتے ہوئے بولی تھی

"چلو یہ بھی ہے"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"وہ تو تم اب بیوی آنے کے بعد خوش مزاج ہو گئے ہو ورنہ تمہاری شکل پر بارہ بجے ہی رہتے تھے"

شانزل تو خاموش ہو گیا تھا مگر عثمان سفیر جیسے آج الگ ہی موڈ میں تھے

"خالہ دیکھ لیں اب خالو کو"

Posted On Kitab Nagri

"تمہاری خالہ ہمیں سالوں سے دیکھتی رہی ہیں اور اب تمہاری ویلیو ختم، اب ہمارے پوتا پوتی کی ویلیو ہے" عثمان
سفیر کافی سنجیدہ مزاج کے تھے مگر آج بہت خوش تھے

"ابھی پوتا پوتی آئیں گے، آئے نہیں ہیں"

"تو کیا ہوا اتنے سالوں تک تم ہمارا پیار بھرتے رہے ہو اب تو ہمیں بیٹی ملی ہے اس کا بھی حق ہے اور پوتا پوتی جب
آئیں گے تب دیکھی جائے گی"

"چلیں جانے دیں یہ بھی میری بہن ہی ہے"

"شانزل بھائی بحث بعد میں کریئے گا اسٹیج پر سارے انتظامات ہو گئے ہیں چلیں، آپ اسٹیج کی طرف آئیں"

www.kitabnagri.com

"چلو"

شانزل نے شاہ زر سے اسٹیج پر چلنے کو کہا

شاہ زرنے نفی میں سر ہلایا شانزل نے اسے گھورا

Posted On Kitab Nagri

"بہت ہی کوئی بد ذوق انسان ہو"

شاہ زردھٹیائی سے مسکرایا شانزل سیٹج پر چڑھا اور مائیک لے کر کہنا شروع کیا

”السلام علیکم، سب سے پہلے تو بہت بہت شکریہ کہ آپ اتنے شارٹ نوٹس پر پارٹی میں آئے مگر کیا کریں یہ سب کافی ہنگامی صورتحال میں ہوا، پارٹی کی کئی وجہ ہے سب سے پہلے آج میرے سالے صاحب مسٹر شاہ زر جہانزیب کی پہلی اینیورسری ہے اور کل میری، تو ہم نے سوچا آپ لوگوں کو بھی اپنی خوشیوں میں شریک کیا جائے، اب اینیورسری ہے تو گفٹ تو بنتا ہے۔۔۔۔۔۔so the gift is..... آپ لوگوں کو یہی سمجھ آرہی ہوگی کوئی جویلری ہوگی

زیادہ شوہر یہی دیتے ہیں مگر آپ غلط سوچ رہے ہیں کیونکہ ہماری بیویاں بہت ہی قابل سیول انجینئر ہے۔ فردوس بریں اسی قابلیت کا ایک نمونہ ہے تو ان کی قابلیت اور دوستی کو مد نظر رکھتے ہوئے ہم یہ تحفہ دینا چاہتے ہیں۔۔۔۔"

تبھی ایک پردے پر پرو جیکٹر کی روشنی پڑی اور اس پردے پر ایک شیشے سے چمکتی بلڈنگ کا عکس تھا

"The HOORYA Company"

حور اور حیا کی ساجھے داری کی نشانی جس کو فائننس ہم کر رہے ہیں hayar, hoor , HOORYA اور, hayar
سے مل کر بنا ہے, ان لوگوں کو دیکھ کر میرے دل میں شدید خواہش ہوتی ہے کاش میری دوستی بھی اس طرح کی
ہوتی "

Posted On Kitab Nagri

حورین ایک لمحے کو چونکی مگر حیاتو منہ کھولے دیکھ رہی تھی

حیا نے گردن گھوما کر شاہ زر کو دیکھا جو آنکھوں میں محبت کا جہاں آباد کیے اسے ہی دیکھ رہا تھا

"ویسے ابھی تھوڑی دیر پہلے میرے خالو مجھے کہہ رہے تھے کہ شادی سے پہلے میں کافی اکھڑ مزاج تھا میرے چہرے پر بارہ بجے رہتے تھے"

لوگ ہنسنے لگے ہیں وہ صحیح تو کہہ رہا تھا

"لوگ مجھ سے بات کرنے سے پہلے دس بار سوچتے تھے مگر۔۔۔۔ مگر میں داد دینا چاہوں گا حیا زمان کے حوصلے کی جس نے اس اکھڑ مزاج، بد دماغ اور مغرور انسان کو بھائی بنالیا۔ یقین جانیں ایسا ہی تھا، حالانکہ ہماری بیگم صاحبہ بھی ہم سے خائف رہتی تھیں مگر حیا ویسی ہی تھی بے خوف، اور اس کی اسی خوبی نے مجھے بہت متاثر کیا۔ دوسرا اس کی دوستی نے، میں نے اسے پہروں حور کے انتظار میں دھوپ میں جھلتے دیکھا ہے، حور کی محبت میں لوگوں کے سر پھوڑتے دیکھا ہے، حیا کو ایسا ہی ہونا چاہیے بلکہ شانزل ابراہیم کی بہن کو ایسا ہی ہونا چاہیے۔ رشتوں کو نبھانا اور بے لوث محبت کرنا میں نے اسی سے سیکھا ہے، بغیر کسی صلے کے کسی کو اپنا مان لینا میں نے حیا سے سیکھا ہے،

Posted On Kitab Nagri

فردوسِ بریں میرا خواب تھا،،،،، اس پتھروں سے بنے گھر میں رونق میری بیوی اور بہن کی وجہ سے ہی ہے آج میرا گھر مکمل ہے اور ہاں میں یہ بھی بتا دو کہ فردوس بریں ایکسٹینڈ extend کرنا چاہتا ہوں یعنی اور بڑا کرنا چاہتا ہوں جس کا کانٹریکٹ دی حوریہ کمپنی کو دیتا ہوں

جو اس کے بورڈ ممبر پورا کریں گے۔ حور اور حیا کے ساتھ ساتھ میں اس کمپنی کے تیسرے بورڈ ممبر کا نام بھی بتا دوں اشعر احمد، جی ہاں ویسے موصوف ہزار نخرے دکھانے کے بعد راضی ہوئے ہیں مگر ہو گئے۔۔۔۔۔ میں نے فردوس بریں کے دروازے پر ایک آیت لکھوائی ہے اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے میرا گھر مکمل ہے بیوی، بہن ماں باپ، اشعر جیسا ساتھی، شاہ زہر جیسا دوست، بہت ساری نعمتیں ہیں جس کے لیے میں خدا کا شکر ادا کرتا ہوں"

شانزل نے اپنی تقریر ختم کی تو حور عین اسٹیج پر چڑھنے لگی شانزل نے ہتھیلی پھیلائی تھام کر اوپر چڑھ کر مانگ ہاتھ میں لے لیا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"السلام علیکم۔۔۔۔۔ میری زندگی ایک تکنوں میں قید ہے، شاہ زہر جہانزیب، شانزل ابراہیم اور حیا شاہ زہر۔ مجھے بالکل تعجب نہیں ہو رہا اس گفٹ پر کیوں کہ پوری دنیا میں مجھے کوئی اتنا خوبصورت تحفہ دے سکتا ہے تو صرف یہی دونوں ہے بلکہ انہوں نے مجھے اس سے بھی خوبصورت تحفے دیے ہیں

Posted On Kitab Nagri

اور رہی بات حیا کی تو حیا شاہ زرمیری زندگی میں تب آئی جب میں بالکل اکیلی تھی، ایک دم تنہا ویسے ہی جیسے کوئی بچہ کھوجانے کے بعد پریشان ہوتا ہے، میں بالکل ویسی ہی تھی۔ کچھ لوگ آپ کی زندگی میں ستاروں کے مانند ہوتے ہیں جو بغیر اپنی موجودگی کا احساس دلائے ٹھنڈک پہنچاتے ہیں

حورین کی زندگی میں حیا شاہ زرمیری کا مقام بھی اس سے تارے کا سا ہے۔ اسے مجھ سے پہلی نظر میں محبت ہوئی تھی

۔۔۔۔۔

کہہ کر مسکرائی

"اس نے میرے لیے، صرف میرے لیے میڈیکل چھوڑ کر سول انجینئرنگ پڑھا، جی بالکل میں نے بھی سوچا تھا یہ لڑکی بالکل پاگل ہے۔۔۔۔۔ مگر صرف میرے لیے۔۔۔۔۔ جب جب میں گری ہوں مجھے سنبھالنے والے ہاتھ حیا شاہ زرمیری کے تھے۔۔۔۔۔"

جب جب میں روئی میرے آنسو پوچھنے والے دو مہربان ہاتھ حیا شاہ زرمیری کے تھے۔۔۔۔۔

کوئی اگر بغیر سوچے میرے لئے حد سے گزر سکتا ہے تو وہ حیا شاہ زرمیری ہے۔۔۔۔۔

میں اپنا غصہ بلا وجہ کسی پر اتار سکتی ہو تو وہ حیا شاہ زرمیری ہے۔۔۔۔۔

کوئی ہے جو مجھ سے بغیر غلطی کے معافی مانگ سکتا ہے تو وہ حیا شاہ زرمیری ہے۔۔۔۔۔

کوئی اگر اپنی چادر اتار کر مجھے ڈھانپ سکتا ہے تو وہ حیا شاہ زرمیری ہے۔۔۔۔۔"

حورین کی آواز نم ہونے لگی اور حیا تو باقاعدہ آنسو بہا رہی تھی

Posted On Kitab Nagri

"کوئی اگر بلاچوں چرا کے مجھ سے خاموشی سے تھپڑ کھا سکتا ہے تو وہ حیا شاہ زر ہے۔۔۔۔۔
تھپڑ کھانے کے بعد بھی میری غلطی پر کوئی معافی مانگ سکتا ہے تو وہ حیا شاہ زر ہے۔۔۔۔۔
میرے لیے گھنٹوں کوئی انتظار کر سکتا ہے۔۔۔۔۔

میرے لیے کوئی اپنی آخری سانس تک انتظار کر سکتا ہے تو وہ حیا شاہ زر ہے۔۔۔۔۔
میرے لیے اپنی شادی کے دن ہزاروں لوگوں کی موجودگی میں کوئی کسی کا سر پھوڑ سکتا ہے تو وہ حیا شاہ زر
ہے۔۔۔۔۔

مجھے جنگ جیتانے کے لیے کوئی خود کو گولی مار سکتا ہے تو وہ حیا شاہ زر ہے۔۔۔۔۔
میری زندگی بچانے کے لئے اگر کوئی دشمن سے میری زندگی کا پروانہ لا سکتا ہے تو وہ حیا شاہ زر ہے۔۔۔۔۔"

حیا چونک گئی حور عین کی آنکھوں سے آنسو گرنے لگے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"تمہیں کیا لگا میں نہیں جانتی کہ حویلی سے وہ پیپر کون لایا تھا؟"

حیا نے گھور کر شاہ زر کو دیکھا

"انہیں مت گھوروا انہوں نے نہیں بتایا ہے، کیا مجھے نہیں پتا کہ تم میرے لیے کس حد تک جاسکتی ہو؟"

حیا مسکرائی

Posted On Kitab Nagri

"مجھے زخم لگنے پر کوئی درد محسوس کر سکتا ہے تو وہ حیا شاہ زر ہے۔۔۔۔۔"
کوئی میری جان بچانے کے لئے خود کو موت کے منہ میں جھونک سکتا ہے تو وہ حیا شاہ زر ہے۔۔۔۔۔
دنوں تک خوار ہوتے ہوئے مجھے کوئی مجھے پاگلوں کی طرح ڈھونڈ سکتا ہے تو وہ حیا شاہ زر ہے۔۔۔۔۔
میری بیماری میں اپنا آپ بھول کر کوئی میری تیمارداری کر سکتا ہے تو وہ حیا شاہ زر ہے۔۔۔۔۔"
آنسو موتیوں کے مانند اس کا چہرہ بھیگور ہے تھے اور شدت جذبات سے حور عین کی آواز کپکپا رہی تھی

"پوری دنیا میں میری ایک آواز پر حاضر ہونے والا کوئی ہے تو وہ حیا شاہ زر ہے۔۔۔۔۔"
میری تنہائیوں کا ساتھی کوئی ہے تو وہ حیا شاہ زر ہے۔۔۔۔۔
چاہے ساری دنیا مجھے ٹھکرا دے مجھے چھوڑ دے مگر ان حالات میں میری ڈھال بن کر کوئی میرے ساتھ کھڑے
ہونے والا ہے تو وہ حیا شاہ زر ہے۔۔۔۔۔
ساری دنیا مجھ سے محبت کرنا چھوڑ دے مگر کوئی ہے جو ہر حال میں ہر صورت میں میری ہر خوبی ہر خامی کے ساتھ
مجھ سے محبت کرے گا تو وہ حیا شاہ زر ہے۔۔۔۔۔
جسے اپنی ہر چیز چھان پھٹک کر خریدنے کی عادت ہے بغیر کسی سوال کے اپنے جملہ حقوق کسی شخص کے نام کرنے
کے لئے تیار ہو جائے صرف میری خواہش کی وجہ سے ایسا میرے لیے کوئی کر سکتا ہے تو وہ حیا شاہ زر
ہے۔۔۔۔۔

میری ساری کمزوری اپنی ذات میں کوئی چھپا سکتا ہے تو وہ حیا شاہ زر ہے۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

میں روتے بلکتے اس کے پاس جاؤں تو وہ گلے لگا کر سب ٹھیک کر دینے کا یقین دلائے کوئی ایسا کرنے والا اس دنیا میں موجود ہے تو وہ حیا شاہ زر ہے۔۔۔۔۔

اپنے مایوں والے دن سب سے چھپ کر صرف اسی لئے میرے ساتھ چل پڑنا کہ میں ڈری ہوئی ہوں ایسا کوئی کر سکتا ہے تو وہ حیا شاہ زر ہے۔۔۔۔۔
صرف اور صرف حیا شاہ زر ہے۔۔۔۔۔"

حور عین کی سسکی بندھ گئی جیسے جیسے وہ بول رہی تھی ایک تو اتر سے سارے منظر یاد آرہے تھے
شانزل نے اسے ساتھ لگا کر تسلی دی حیا کا حال بھی کچھ مختلف نہ تھا وہ بھی سسکیوں کے ساتھ رو رہی تھی
لان میں زیادہ تر لوگوں کی آنکھیں ان کی دوستی پر نم تھیں

www.kitabnagri.com

لمحے بعد حور عین نے پھر کہنا شروع

کیا کیا گنواؤں؟ رات کم پڑ جائے گی مگر تمہاری محبت بیان نہیں کر سکتی"
حور عین نے پھر سسکی لی

Posted On Kitab Nagri

"رب کی عطا کردہ نعمتوں میں سے ایک نعمت تم بھی ہو حیا، ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا حیا چاہے ساری دنیا تمہارے خلاف ہو میں تمہارے ساتھ کھڑی رہوں گی۔۔۔۔۔ یہ سات مہینے میں نے کیسے گزارے ہیں میں بتا نہیں سکتی کیونکہ میری حیا میرے پاس ہوتے تھے بھی میرے پاس نہیں تھی۔۔۔۔۔ تمہارے ہنسنے سے ہی تو میری زندگی میں رونق ہے۔۔۔۔۔ حیا حور عین کی زندگی کا سکون ہے۔۔۔۔۔ حیا حور عین کی زندگی کا ستون ہے، تمہارے بغیر میں خود کو بے آسرا محسوس کرتی ہوں۔۔۔۔۔ تم کھلکھلاتی ہوئی، ضد کرتی ہوئی، نان اسٹاپ اور بلا تکان باتیں کرتی ہوئی، قلائچیں بھرتی، لڑتی جھگڑتی ہی اچھی لگتی ہو کیونکہ تم میرا چلتا پھرتا ریڈیو ہو۔۔۔۔۔"

کہنے کے بعد وہ کھلکھلا کر ہنسی

"لیکن جب یہ ریڈیو بند ہوتا ہے تو میری زندگی خاموش ہو جاتی ہے"

وہ پھر سے رونے لگی

I never told you but today I want to say that hoor is also "

"loves you.... I love you, I love you haya

حیا روتے روتے ہنس پڑی ایسا پہلی بار ہوا تھا کہ حور نے اتنے کھلے انداز میں اپنے محبت کا اظہار کیا تھا

حیا نے اسٹیج پر چڑھ کر حور کے آنسو پونچھے اور گلے لگ گئی

Posted On Kitab Nagri

"I love you to hoor, I love you"

آنسو تھے کہ بند ہی نہیں ہو رہے تھے حیا خود ہی الگ ہوئی

"بس بھی کرو خواہ مخواہ رلا دیا، خود تو تم میک اپ کے بغیر اچھی لگو گی مگر تم نے رلا کر میرے میک اپ کا ستیاناس
مار دیا ہے"

حیا کی بات پر سب ہی ہنس پڑے

"ہاں بالکل پتہ چلا شاہ زہرائی ڈر کر بھاگ گئے"

حیا نے زوردار دھموکا اشعر کو لگایا



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اشعر نے حور عین کے ہاتھ سے مائیک لیا

"لیڈیز این جینٹل مین۔۔۔ حور نے خواہ مخواہ اسے سرچڑھا لیا میں اب حقیقت واضح کر دوں

کسی اور کا غصہ مجھ پر کوئی اتار سکتا ہے تو وہ حیا شاہ زہر ہے

بیچ راستے میں میری چپلوں سے تواضع کوئی کر سکتا ہے تو وہ حیا شاہ زہر ہے

میری بیٹی کو گھنٹے بھر میں کوئی اپنا اسیر کر سکتا ہے تو وہ حیا شاہ زہر ہے

Posted On Kitab Nagri

اور ہاں مجھے پختہ بیگ کی طرح کوئی دھو سکتا ہے تو وہ حیا شاہ زر ہے
اور یہ جو محترمائیں اتنا شدید قسم کا اظہار محبت کر رہی تھیں میں شرط لگا سکتا ہوں کہ ایسا اظہار محبت انہوں نے اپنے
شوہر سے بھی نہیں کیا ہو گا کیونکہ ہمت ہی نہیں ہے "
اشعر نے تاک کر تیر مارا

"ہمت کی بات تو تم نہ ہی کرو اشعر احمد، تو خواتین و حضرات اتنی دیر سے جس کے بارے میں بات ہو رہی ہے وہ
میں ہی ہوں، حیا شاہ زر، حیا کے آگے جو یہ نام ہے ناشاہ زر بس یہی میرا اثاثہ ہے اور یہی میری خوش بختی، یہی مجھے
عام سے خاص بناتا ہے، اسی نام نے مجھے فرش سے عرش پر لا بٹھایا ہے، شاہ زر جہانزیب جو ایک دنیا کی خواہش ہے
وہ صرف میرا ہے یہی میرا سکون ہے۔۔۔۔۔ میں ایسی بیماری کے مرض ہوں جس کا نام تک مجھے یاد نہیں، میری
بیماری یہی ہے کہ میں چیزیں بھول جاتی ہوں۔۔۔۔۔ آپ جو روزمرہ کے کام کرتے ہیں شولیس باندھنا، ڈبے
کھولنا، دروازہ لاک کرنا، دروازہ کھولنا، گنتیاں یہ ساری چیزیں میں بھول چکی ہوں مگر مجھے اس پر کوئی شرمندگی
نہیں ہے بلکہ اس بیماری کو علی الاعلان accept کرنے کا اعتماد مجھے میرے شوہر شاہ زر جہانزیب نے دیا
ہے۔۔۔۔۔ میں کیوں کر اس پر شرمندہ ہوں بلکہ مجھے تو خدا کا شکر گزار ہونا چاہیے جہاں عام شوہر ان حالات میں
اپنی بیویوں کے سہارے بنتے ہیں مگر میرے شوہر شاہ زر جہانزیب نے کہا ہے۔۔۔ یہ میرا سہارا نہیں پنکھ بنیں
گے۔۔۔ ہم ساتھ اڑیں گے۔۔۔ کیا یہ میری خوش بختی نہیں ہے؟ بلکہ یہ میری زندگی کی سب سے بڑی
نعمت یہ ہے۔۔۔ اسی بیماری کی وجہ سے میں نماز پڑھنا بھی بھول گئی مگر میری سب سے بڑی نعمت یہ ہے ایک
دنیا کا مصروف ترین انسان شاہ زر جہانزیب اپنا ہر کام چھوڑ کر پانچ وقت گھر آتا ہے اور میں پانچ وقت کی نماز شاہ

Posted On Kitab Nagri

زر کی امامت میں پڑھتی ہوں کیا یہ میرے لئے کافی نہیں ہے؟ نماز کے بعد وہ پورے استحقاق اور ملائمت سے میری انگلیوں کی پوروں پر مجھے تسبیح پڑھاتا ہے اس وقت وہ میرا شاہ زر جہانزیب ہے اور میں اس کی حیا شاہ زر۔۔۔۔۔ کبھی کبھی مجھے لگتا ہے کہ میں موم بن کر ان کے آگے پگھل جاؤں گی۔۔۔۔۔ اگر کبھی بھی پگھل بھی گئی تو مجھے فکر کرنے کی ضرورت نہیں میں جانتی ہوں شاہ زر جہانزیب اس موم کو پھر سے ایک سانچے میں ڈھال لیں گے۔۔۔۔۔ مجھے اپنی بیماری پر بالکل بھی شرمندگی نہیں ہے کیونکہ شاہ زر جہانزیب کا کہنا ہے کہ مجھ سے محبت کرنے کے لئے ایک ہی جواز کافی ہے کہ میں حیا ہوں بس۔۔۔۔۔ ویسے بھی محبت کسی وجہ سے نہیں ہوتی اور جو کسی وجہ سے ہو وہ محبت نہیں ہوتی۔۔۔۔۔ شاہ زر جہانزیب محسوس کیے جانے لائق ہے اور میں نے شاہ زر شاہ زر جہانزیب کو پوری جان سے محسوس کیا ہے۔۔۔۔۔

,I felt safe in his arm

,,,I felt purity in hi soul

,love in his actions

,peace in his voice

,serenity in his smile

,world in his blue eyes

?And me

"I'M IN HIS HEART

Posted On Kitab Nagri

شاہ زر جہانزیب نئے سرے سے اس کی دیوانگی پر ایمان لے آیا۔

کئی مہمان اسے رشک کی نظروں سے دیکھ رہے تھے اس طرح یہ تقریب اختتام کو پہنچی

مہمانوں کے جانے کے بعد سبھی گھروالوں نے کھانا کھایا

"مجھے آپ سے ضروری بات کرنی ہے"

کھانے کے دوران حیانے تقریباً سرگوشی میں شاہ زر سے کہا تھا

خالہ خالو تو سونے چلے گئے سب خوش گپوں میں مصروف تھے تب حیا کچن میں گئی تو شاہ زر خاموشی سے اٹھ کر

اس کے پیچھے چلا گیا

www.kitabnagri.com

حیا چولہے پر چائے چڑھا رہی تھی

"گھر میں اتنی ملازم ہے مگر تم ان کپڑوں میں بھی کچن میں کام کر رہی ہو"

Posted On Kitab Nagri

"ملازم تو بہت ہے مگر کچن میرے ہی ذمے رہنے دیں اور ویسے بھی صرف چائے ہی تو پکانی ہے۔۔۔۔ آپ ذرا یہ برنر آن کر دیں میں بھول گئی اسے کیسے آن کرتے ہیں"

شاہ زرنے مسکرا کر برنر آن کیا پھر ایک کرسی گھسیٹ کر وہیں بیٹھ گیا

"کیا دیکھ رہے ہیں؟"

حیا چائے چڑھا بیٹی تو یوں خود کو تکتا پا کر پوچھ لیا

"اپنی بیوی کو دیکھ رہا ہوں"

جواب بڑا ہی دلفریب تھا حیا مسکرائی پھر کچھ سنجیدہ ہو کر اس سے کہا

"مجھے آپ سے کچھ کہنا ہے"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"بولونا میں نے کب منع کیا ہے"

حیا چلتی ہوئی شاہ زرنے کے پاس آئی اور زمین پر دوزانوں ہو کر نیچے بیٹھ گئی

شاہ زرنے لمحے کو تعجب سے اسے دیکھا پھر اسے اٹھانا چاہا تب ہی حیا نے روک دیا

Posted On Kitab Nagri

"مجھے کہہ لینے دین پہلے"

شاہ زرنے بغور اس کے سنجیدہ چہرے کو دیکھا حیا نے گہری سانس لی اور گردن جھکالی

"مجھے نہیں پتا یہ صحیح ہے یا غلط مگر یہ بات آپ کو پتہ ہونی چاہیے۔۔۔ عاطف نے۔۔۔ عاطف نے جو کچھ کہا

ہے وہ سچ ہے۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595